00048884

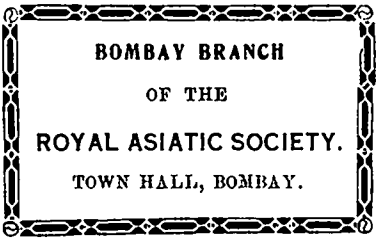

Digitized with financial assistance from the
Government of Maharashtra
on 16 January, 2016

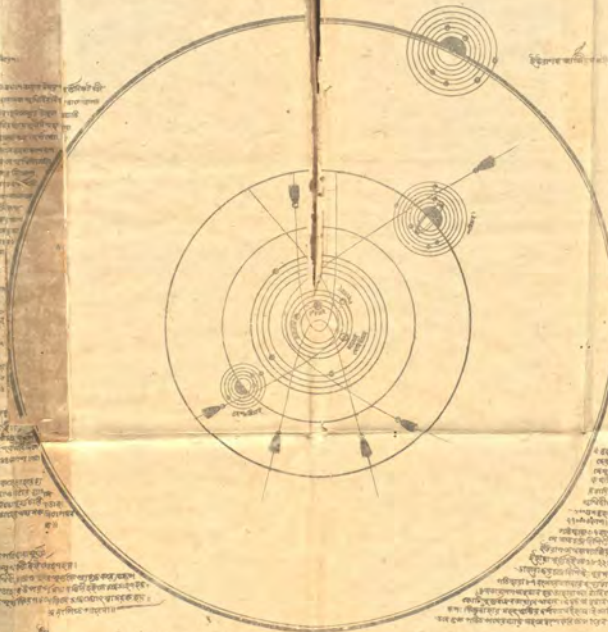

ইংরাজী ভাষাভাষিত
লক্ষ্মণেন্দু রায় শাহ দ্বারা প্রকাশিত
পাঠশালাদ্যুপযোগী

ভূগোল বৃত্তান্তঃ

শ্রীশ্রীযুক্ত মহারাজ কালীকৃষ্ণ বাহাদুর কর্ত্তৃক

বঙ্গভাষায়

অনুবাদিত।

শ্রীযুক্ত
মহারাজার
[illegible] অন্তর [illegible]
সুধিত হইল ॥
১১৯২।

কেনে সাধারণ পদ্য [illegible] অঙ্কিত [illegible] অথবা আদর্শ [illegible] সকলের নাম ও [illegible] অনুরূপ [illegible] যদি শিক্ষকগণ শিষ্যদিগকে [illegible] ভূগোল বৃত্তান্তের [illegible] পারে। [illegible] শিক্ষিত, তাহার [illegible] নকল [illegible] তাহাতে তাহার [illegible] পূর্ব্বে [illegible] পরিষ্কার রূপে [illegible] কালীন [illegible] নির্দ্দেশ হয়।

শ্রীযুক্ত [illegible]

Dedl 10
LIBRARY OF THE ROYAL BRANCH OF THE ASIATIC SOCIETY

W.J.L. Hudson, Pinx.t Krishen Chund, Sculp.t

RAJHA KALEE-KRISHEN, BEHADUR, C.M.R.A.S. &c. &c.

Kaleekishen

راجہ کالی کشن بہادر

Calcutta, 1834.

FABLES,

BY THE LATE

MR. GAY.

With its Translation

18884

INTO

URDU POETRY.

BY

RAJA KALI-KRISHNA BAHADUR,

A CORRESPONDING MEMBER TO THE ROYAL ASIATIC SOCIETY OF GREAT BRITAIN AND IRELAND, HONORARY MEMBER TO THE ASIATIC SOCIETY OF PARIS, &c., &c.

Calcutta:

PRINTED FOR AND BY THE PUBLISHER,

AT THE RAJA'S SOBHA-BAZAR PRESS.

1836.

CRI
398.21
Gray/[illegible]
U8884

00048884

احسن المواعظ

یعنے

کے صاحب کي تصنیف کي ہوئي حکایتیں

زبان انگریزي سے اُردو میں

راجہ کالي کشن بہادر

رُکنِ محفلِ گریٹ بریٹن و آئرلنڈ مُظہرِ علوم کشورِ ہند

مُتعلقِ شاہ اِنگلنڈ اور مجلسِ پارس وغیرہ

کي محنت و مشقّت سے

نظم میں اِتمام پاکر اصل کے مطابق

راجہ ممدوح کے چھاپہ خانے کے مہتمم کے اہتمام سے

شہر کلکتّہ

محلّۂ سوبھا بازار میں

چھپي

سنہ ۱۸۳۶ع

TO

THE HONORABLE

SIR C. T. METCALFE,

BART., G. C. B.

THE LATE GOVERNOR-GENERAL

OF

INDIA

&c. &c. &c.

THIS VERSION

IS

(WITH PERMISSION)

MOST RESPECTFULLY DEDICATED

BY

HIS HONOR'S

VERY HUMBLE AND OBEDIENT SERVANT,

KALI-KRISHNA.

حسب الحکم فیض شیم

اشرف الامرا نوّاب مستطاب معلّی القاب

منتظم الدّولہ مختار الملک اخلاص یار خان

انر بل سر چارلس تھیا فلس متکیف برانٹ بہادر صولت جنگ

جی سی بی

بمابت گورنر جنرل کشور ہند دام اقبالہٗ کے

نام نامی سے نوّاب معظّم الیہ کے

یہہ کتاب

احسن المواعظ

بندۂ ہیچمدان عبودیت توامان

کالی کشن

نے

مترجم اور متبرّک

کی

INTRODUCTION.

These Fables have been so translated into *Urdu*, as to preserve the true meaning of the original, and to make the *Urdu* correspond with the English, without an increase or decrease in the lines; also, so as to preserve the (*Qáfiá*) rhymes, and (*Radif*) syllabic additions with their respective accentuations in every two contiguous lines. Care has also been taken to preserve the *three* (*Rokuns*) poetic divisions or feet, i. e. "*Fáilátun, fáilatun, fáilát*;" and to contract such words in each line, as could possibly be contracted in this (*Bahur*) genus, denominated "*Ramuli-musaddus-i-maqsur*."--Poetry of this description is called "*Musnawi*," or rhyming Verse, where every distich has a similar measure or number of syllables.

In the translation of these Fables, the Translator has had no other object in view, than that of entertaining his *Urdu* Readers: and the tendency of Gay's Fables to promote rational amusement is unquestionable.

The Translator is greatly indebted to his assistant Mowlawi, for the valuable assistance he has afforded in the translation of these Fables.

Any defects, that may occur to the Critic, will, it is humbly hoped, be kindly overlooked for, "To err is human; to forgive divine."

KALI-KRISHNA.

* بسم اللہ الرحمٰن الرحیم *

* دیباچہ *

حمد وثنائے بے نہایت خداوند عالم آفریں کو سزاوار ہی کہ جسنے وجود آدم کا صورت انسانی سے مزین کرکے پردۂ نیستی سے صفحۂ ہستی پر ظاہر کیا اور اُس مشت خاک کو خلعت فہم اور زیور عقل پہنا کر یہہ لیاقت بخشی کہ نصیحتونکے بیان سے ایک دوسریکو آگاہ کرتے ہیں الحمد للہ رب العالمین *

اور تحیّات بے غایات لایق ذات تقدّس صفات اُس سرور عالم کے ہی کہ جسکے باعث علم ہدایت کورونق ہی ع صلّوا علیہ وآلہ *

اما بعد مولف اِس کتاب کا یعنے اضعف العباد کالي کشن نے جو مخاطب بخطاب راجگي اور بہادري ہی اوّل اِس کتاب کا نام احسن الموعظ رکھّا اِسلئے کہ یہہ نسخہ خالي پند واندرز سے نہیں اور اِسطرح سے نظم ہندي میں ترجمہ کیا کہ جسّے اصل انگریزي کے معني تمام اور تطابق ہر مصرع کا منضبط رہا پر الفاظ مع قوافي مثنوي کے طور پر بحرِ رملِ مُسدّسِ مقصور میں جمع کرکر موزوں کئے *

سبب تالیف کا یہہ ہی کہ مترجم نے چاہا جو اِس کتاب کے پڑھنے والونکو معلوم ہونے سے مضامین فرحت آگین قول مُصنّفہٗ کے صاحب کے سرور حاصل ہو چونکہ یہہ امر نہایت

پُر محنت اؤر مشقّت طلب هی ع سخن گفتن و بگرجاں هفتن است *
اِسلئے معاونت سے ایک مؤلوي کے مرتب کیا *

پوشیدہ نرهے که عهد میں سابق گورنر جنرل نواب منتظم الدّولہ
مختارالملک اخلاص یارخان انربل سرچارلس تهیافلس متکیف برانت
بهادر صولت جنگ کے یهه مثنوي شروع هوئي چنانچه چند اؤراق
مطبوعه بهي نظرفیض اثر سے گذرے اؤر نواب معظم الیه نے دو ایک جگهه
اُسمیں لطافت موافقت معلوم کرکے منظوراؤر پسند کیا * پهر عصر میں
زبدۂ نوئنان عظیم الشّان مشیر خاص بادشاه کیواں بارگاه اِنگلستان
اشرف الامرا جارج لارڈ اِکلنڈ گورنر جنرل بهادر کے تمام هوئي *

اب التماس یهه هی که جو خطا یا غلطي اِس مختصر میں
دقیقه سنج اؤر نکته دانونکے مُلاحظه میں آوے تو نظر
مهر سے غلط نامه کے ساتهه مقابله کرکے قلم عفو سے اِصلاح دیں
که اِنّ الله لا یُضیعُ اَجرَ المُحسنینْ فقط *

---

* قطعهٔ تاریخ مِن تصنیف ظهور النّبي المتخلّص بمحزوں :

هی مهاراجه کي جو یهه مثنوي بولا دلسے میں که بس ایکبار کهه
اُسکي کچهه تاریخ ایمحزوں کها مثنوي هی مخزن الاسرار کهه

سنه ۱۸۳۶ ع

CONTENTS.

* فہرست کتاب *

PART I.

* پہلا دفتر *

FABLE.	Page.	صفحہ	قصہ
The Shepherd and the Philosopher, - -	1	۱	ایک چرواہے اور فلسفي کا
The Lion, the Tyger, and the Traveller, - - -	5	۵	سنگھہ ور باگھہ اور مسافر کا
The Spanial and the Chameleon,	9	۹	کتّے اور گرگٹ کا
The Mother, the Nurse, and the Fairy, - - -	11	۱۱	ما اور دائي اور پوپکا
The Eagle and the Assembly of Animals, - -	12	۱۲	عقاب اور جانورونکي مجلس کا
The Wild Boar and the Ram,	15	۱۵	بنیلے اور بھیڑ کا
The Miser and Plutus, -	16	۱۶	بخیل اور لچھمي کا
The Lion, the Fox, and the Geese, - - -	18	۱۸	سنگھہ اور لومڑي اور بط کا
The Lady and Wasp, -	20	۲۰	ایک بي بي اور بر کا
The Bull and the Mastiff, -	23	۲۳	سانڈ اور پہاڑي کتّے کا
The Elephant and the Book-seller, - -	25	۲۵	ہاتھي اور کتاب فروش کا
The Peacock, the Turkey, and the Goose, - -	28	۲۸	طاؤس اور فیلمرغ اور بط کا
Cupid, Hymen, and Plutus, -	30	۳۰	کام دیو اور پرجاپتي اور لچھمي کا
The Tame Stag, - -	33	۳۳	پلے ہوئے بارہ سینگھے کا
The Monkey who had seen the World, - -	34	۳۴	جہاندیدہ بندر کا
The Philosopher and the Pheasants, - - -	37	۳۷	ایک فلسفي اور جنگلي مرغ کا
The Pin and the Needle, -	40	۴۰	الپین اور سوئي کا

The Shepherd's Dog and the Wolf,	42	۴۲	ایک چرواهے اور کتّے اور بھیڑیئے کا
The Painter who pleased nobody and every body,	41	۴۴	مصوّر کا جسنے سبکو خوش کیا اور کسي کو نہیں
The Lion and the Cub,	47	۴۷	سنگھه اور اُسکے بچّے کا
The old Hen and the Cock,	49	۴۹	بڈّھي مرغي اور مرغ کا
The Rat-catcher and the Cats,	51	۵۱	چوہا پکڑنے والے اور بلّیونکا
The Goat without a Beard,	54	۵۴	بے ریش بکرے کا
The Old Woman and her Cats,	56	۵۶	بوڑھي عوْرت اور اُسکي بلّیونکا
The Butterfly and the Snail,	58	۵۸	تیتري اور گھونگھے کا
The Scold and the Parrot,	61	۶۱	اڑک باتوني عوْرت اور طوطي کا
The Cur and the Mastiff,	63	۶۳	چھوٹے اور بڑے کتّے کا
The Sick Man and the Angel,	64	۶۴	ایک بیمار آدمي اور ملک الموت کا
The Persian, the Sun, and the Cloud,	67	۶۷	پارس کے آدمي آفتاب اور ابر کا
The Fox at the point of Death,	69	۶۹	لومڑي کے مرتے وقت کا
The Setting Dog and the Partridge,	71	۷۱	پلے هوئے کتّے اور تیتر کا
The universal Apparition,	73	۷۳	جہانتیں پھیلے هوئے وهم کا
The Two Owls and the Sparrow,	76	۷۶	دو اُلّو اور گنجشک کا
The Courtier and Proteus,	77	۷۷	درباري آدمي اور خواجه خضر کا
The Mastiffs,	80	۸۰	کتّوں کا
The Earl-y-mow and the Dunghill,	82	۸۲	جوکي گھوڑي اور کھات کے ڈھیر کا

Pythagoras and the Countryman, - -	84	۸۴	پیتھہ گِراس اور دھقاني مرد کا
The Farmer's Wife and the Raven, - -	86	۸۶	کشتکار کی جورو اور پہاڑي کوّیکا
The Turkey and the Ant, -	88	۸۸	فیلمرغ او چیونٹي کا
The Father and Jupiter, -	89	۸۹	کسیکے باپ اور حق تعالی کا
The Two Monkeys, -	92	۹۲	دو بندرونکا
The Owl and the Farmer, -	95	۹۵	بوم اور کِسان کا
The Jugglers, - -	96	۹۶	بازیگرونکا
The Council of Horses, -	100	۱۰۰	گھوڑونکي محفل کا
The Hound and the Huntsman, - -	103	۱۰۳	شکاري کُتّے اور شکاري کا
The Poet and the Rose, -	105	۱۰۵	شاعر اور گُلاب کے پھول کا
The Cur, the Horse, and the Shepherd's Dog, -	107	۱۰۷	کُتّے اور گھوڑے اور رکھوالے کے کُتّے کا
The Court of Death, -	108	۱۰۸	ملک الموت کي مجلس کا
The Gardener and the Hog, -	111	۱۱۱	باغبان اور سوّر کا
The Man and the Flea, -	113	۱۱۳	آدمي اور مکّھي کا
The Hare and many Friends,	116	۱۱۶	خرگوش اور دوستونکا

PART II.

* دوسرا دفتر *

The Dog and the Fox, -	119	۱۱۹	کُتّے اور لومڑي کا
The Vulture, the Sparrow, and other Birds, - -	124	۱۲۴	گِد اور کُنجشک اور پرندونکا
The Baboon and Poultry, -	129	۱۲۹	لنگور اور چھوٹے مرغونکا
The Ant in Office, -	135	۱۳۵	عہدے کي دیمک کا

The Bear in a Boat,	142	۱۴۲	کشتي پر چڑھے ہوئے ریچ کا
The 'Squire and his Cur,	148	۱۴۸	کسي متمول اور اُسکے کتّے کا
The Conntryman and Jupiter,	156	۱۵۶	دھقاني آدمي اور حق تعالی کا
The Man, the Cat, the Dog, and the Fly,	162	۱۶۲	آدمي اور بلّي کتّے اور مکّھي کا
The Jackal, Leopard, and other Beasts,	169	۱۶۹	گیدڑ چیتے اور جانورونکا
The degenerate Bees,	175	۱۷۵	مبتذل شہد کي مکّھیرنکا
The Packhorse and the Carrier,	180	۱۸۰	باربردار گھوڑے اور اُسکے سوار کا
Pan and Fortune,	184	۱۸۴	پان نام آدمي اور لچھمي کا
Plutus, Cupid, and Time,	190	۱۹۰	لچھمي کام دیؤ اور وقت کا
The Owl, the Swan, the Cock, the Spider, the Ass, and the Farmer,	198	۱۹۸	اُلّو بگلے مرغ مکڑے گدھے اور دھقان کا
The Cook-maid, the Turnspit, and the Ox,	205	۲۰۵	باورچن کباب کي سیخ اور سانڈ کا
The Ravens, the Sexton, and the Earth-worm,	210	۲۱۰	بھاڑي کوّے اور کلیسا کے مہتمم اور کینچوےکا
Aye and No,	217	۲۱۷	اثبات اور نفي کا

INTRODUCTION

TO THE

FABLES,

PART THE FIRST.

THE SHEPHERD AND THE PHILOSOPHER.

Remote from cities liv'd a swain,
Unvex'd with all the cares of gain;
His head was silver'd o'er with age,
And long experience made him sage
In summer's heat, and winter's cold,
He fed his flock and penn'd the fold;
His hours in cheerful labour flew,
Nor envy nor ambition knew:
His wisdom and his honest fame
Through all the country rais'd his name.
A deep Philosopher (whose rules
Of moral life were drawn from schools,
The shepherd's homely cottage sought
And thus explor'd his reach of thought.
Whence is thy learning? Hath thy toil
O'er books consum'd the midnight oil?
Hast thou old Greece and Rome survey'd,
And the vast sense of Plato weigh'd?

دیباچہ

تعصوں کا

پہلا باب

ایک چرواہے اور فلسفي کا قصہ

دور تھا شہروں سے چرواہا کوئي
اسکو دنیا کي طمع مطلق نہ تھي
اسکا سر چاندي تھا پیري کے سبب
تھا وہ مرد عاقل وصاحب ادب
اپنے گلّے کو چراکر باندھتا
گرمي وسردي میں سبکو چھاندھتا
کرتا وہ محنت زبس خوش ہو بہت
اوڑنتھا اسکو زرا حرص وحسد
نیك نامي اسکي عالم میں بھري
اسکي خوبي خلق پر ظاہر ہوئي
اسطرف تھا ماور کوئي فلسفي
مدرسوں سے اسکو تھي دانش ملي
جھونپڑا اسکا کیا اسنے تلاش
جو تھا مطلب پھر کیا اسپاس فاش
اسسے پوچھا کسطرح دانا ہوا
آدھي راتیں کیا پڑھا روغن جلا
یا گریس اور روم کہنہ میں گیا
علم تو لا وہاں پر افلاطون کا

Has Socrates thy soul refin'd,
And hast thou fathom'd Tully's mind?
Or, like the wise Ulysses, thrown,
By various fates, on realms unknown,
Hast thou through many cities stray'd,
Their customs, laws and manners weig'd?

The shepherd modestly reply'd,
I ne'er the paths of learning try'd;
Nor have I roam'd in foreign parts,
To read mankind, their laws and arts:
For man is practis'd in disguise,
He cheats the most discerning eyes;
Who by that search shall wiser grow,
When we ourselves can never know?
The little knowledge I have gain'd,
Was all from simple nature drain'd;
Hence my life's maxims took their rise,
Hence grew my settled hate to vice.
The daily labours of the bee
Awake my soul to industry;
Who can observe the careful ant,
And not provide for future want?

مثل سقراط اپنا دل صیقل کیا
یا تلي[۲] کا فہم تجکو ہی ملا
یا کہ دانا یولیسس[۳] کي طرح سے
بخت کي شامت سے ملکونمیں پھرے
سیر کي یا خوب سي قصبات کي
جاکے وہاں حاصل مگر یہہ بات کي
سنکے اسنے یہہ سخن بس حلم سے
یہہ کہا واقف نہیں میں علم سے
اور نہ ملکوں میں پھرا ہوں ای عزیز
سیکھتا جو وہاں کا دستور وتمیز
کیونکہ بھیس انسان بس اپنا بدل
دے ہی دھوکہا عاقلوں کو ہر محل
ہوسکے ہشیار کون اس فکر سے
ہم ہیں جب ہرگز نہ واقف ہوسکے
تھوري دانش جو یہہ پیدا کي گئی
قدرت حق سے وہ سب سیکھي گئی
اسّے اپنے یہہ چلن ظاہر ہوئے
فعل بد سے جب سے نفرت ہی مجھے
محنتي ہوتا ہی مز نبور عسل
اسّے چونکا دل منقّت میں سنبھل
دیکھہ چیونتي کو کہ ہی فکر مآل
یوں نہ گھر میں رکھیں اپنے جمع مال

۱ نام شہر کا * ۲ نام دانا کا * ۳ نام پادشاہ کا *

My dog (the trustiest of his kind) ذات کا اچھا ھی یہہ کتّا مرا

With gratitude inflames my mind. اُسسے سیکھا دھب نمک کے پاس کا

I mark his true, his faithful way, نوکري میري ترے کي ایکسي

And in my service copy Tray. بلکہ اکثر پیروي میں اُسکي کي

In constancy and nuptial love, دوستي ثابت محبت بیاہ کي

I learn my duty from the dove. شرط یہہ یاھوسے سیکھي ھی بري

The hen, who from the chilly air, مثل مرغي جب ھوا تھندي چلے

With pious wing protects her care, اپنے بچّوں کو چھپا نا پر تلے

And ev'ry fowl that flies at large, ساتھہ ارنے سے وحوش و طیر کے

Instructs me in a parent's charge. باپ کي الفت ھوي ثابت مجھے

From nature too I take my rule, بھي یہہ خلق اللہ سے سیکھا چلن

To shun contempt and ridicule. نفرت اور ھنسنا مجھے ھی بس کتھن

I never, with important air, میں نہیں مخصوص دھب سے جسم کے

In conversation overbear. بات میں دبا با کیسیکو سامنے

Can grave and formal pass for wise, بھاري پن سے کیونکہ دانا ھوکوئي

When men the solemn owl despise? پھول کر بیتھے ھی یوں توبوم بھي

My tongue within my lips I reign; ھونتھہ میں رکھّي زباں ھی دے لگام

For who talks much, must talk in vain. کیونکہ بکّي جو تھہ بکتا ھی مدام

We from the wordy torrent fly; بھاگتے ھیں ھم کلام سخت سے

Who listens to the chatt'ring pye? کون تیں تیں زاغ کي سنتا رھے

Nor would I, with felonious flight,	هوں خیانت سے نہایت بھاگتا
By stealth invade my neighbour's right.	اور نہ حق همسایه کا چوري کیا
Rapacious animals we hate :	لالچي حیوان سے چڑھی مجھے
Kites, hawks, and wolves, deserve their fate.	چیل باز اور لومڑي بدبخت سے
Do not we just abhorrence find	واجبي کیا همکو نفرت هی نہیں
Against the toad and serpent kind?	سانپ سے اور میڈکونسے بالیقیں
But envy, calumny, and spite,	کینه و بغض و حسد کے واسطے
Bear stronger venom in their bite.	کاٹنا انکا هی زیاده زهر سے
Thus ev'ry object of creation	ایسي شی جتني هی موجودات میں
Can furnish hints to contemplation ;	فہم پر کرتي هی اشا بات میں
And from the most minute and mean,	کنه و باریکیسے خلق الله کي
A virtuous mind can morals glean.	اهل دل چنتے نصیحت هیں بهلي
Thy fame is just, the sage replies.	سن وہ بولا فلسفي صاحب تمیز
Thy virtue proves thee truly wise.	حق ترا هی نیکنا مي ای عزیز
Pride often guides the author's pen,	کلک شاعر کو هی شیخي رهنما
Books as affected are as men :	گن دیکھاتیں هیں کتابیں مرد کا
But he who studies nature's laws,	سیکھتا هی جو که دستور جهاں
From certain truth his maxims draws;	کوئي خالص پند اسمیں هی عیاں
And those, without our schools, suffice	مدرسونسے یہه الگ تادیب هی
To make men moral, good, and wise,	یہه بهي کافی مرد کو ترکیب هی

TO HIS HIGHNESS
WM. DUKE OF CUMBERLAND.

FABLE I.

The Lion, the Tyger, and the Traveller.

Accept, young Prince, the moral lay,
And in these tales mankind survey;
With early virtues plant your breast,
The specious arts of vice detest.
Princes, like beauties, from their youth
Are strangers to the voice of truth;
Learn to contemn all praise betimes;
For flattery's the nurse of crimes;
Friendship by sweat reproof is shown;
(A virtue never near a throne;)
In courts such freedom must offend,
There none presumes to be a friend.
To those of your exalted station
Each courtier is a dedication.
Must I too flatter like the rest,
And turn my morals to a jest?
The Muse disdains to steal from those,
Who thrive in courts by fulsome prose,

شاهزادے ولیم کمبرلنڈ کے نامپر
یہہ تمہید کي

ا قصہ

سنگھہ اور باگھہ اور مسافر کا

سن مِري یہہ پند شہزادے جواں
غور هی انسان کو لازم یہاں
بیج بو دلمیں ابھي سے وصف کے
کوئي هنر سیکھہ اور بدیکو چھوڑ دے
مِثل خوباں شاهزادے ناز سے
بھاگتے هیں صدق کي آواز سے
سیکھو نفرت چاپلوسي سے سدا
هی گُنا هونکي یہہ دائي بد بلا
یار هی وہ جو کہے باتیں کھري
کیا کہے پر تخت پاس آکر کوئي
کون گستاخي کرے ایسي بھلا
هی محب بھي اسے تو وهاں بھاگتا
جسکا درجہ هی تمہارا سا برا
هی وهاں هر ایک خوش آمد میں کھڑا
دوسرے کي طرح البتہ مجھے
هزل سے بدلوں نصیحت چاهئے
میوز کو نفرت هی اُنکي مدح سے
جو بڑھاتے هیں پریشاں نشروے
اعلم اور هنر کي مالکہا کا نہ

But shall I hide your real praise,	پر ترے اوصاف کیا رکھوں چھپا
Or tell you what a nation says?	وہ جو کہتي ھی خلایق بر ملا
They in your infant bosom trace,	تیري دلمیں پاے طفلي سے وہ سب
The virtues of your royal race;	ھیں جو تیرے اصل شاھي کے ادب
In the fair dawning of your mind,	تیرے ایام بلوغت سے شہا
Discern you gen'rous, mild, and kind;	تجمیں ھی لطف وکرم حلم وسخا
They see you grieve to hear distress,	دکھہ ترے سن حیف ھی کہتے ھیں سب
And pant already to redress.	اسکي پھر تدبیر میں رھتے ھیں سب
Go on, the height of good attain;	نیک کامونکو سدا کرتے رھو
Nor let a nation hope in vain.	تا کہ خلقت کو نکچھہ افسوس ھو
For hence we justly may presage,	کیونکہ جرات جو یہہ تجکو ھی ابھي
The virtues of a riper age.	ھی نمونہ بس بزرگي کا یہي
True courage shall your bosom fire,	نیک ھمت دلمیں تیرے نت رھے
And future actions own your sire.	اور تو پاوے فتح مشکل کام سے
Cowards are cruel, but the brave,	مہر دل نامرد ھوتے ھیں کہاں
Love mercy, and delight to save.	مرد ھیں کیا رستگار اور مہرباں
A Tyger roaming for his prey,	شیر بہر صید تھا ایک پھر رھا
Sprung on a trav'ller in the way;	وہ میں حملہ ایک مسافر پر کیا
The prostrate game a Lion spies,	سنگھہ بھي ایک تھا وھاں بھر شکار
And on the greedy tyrant flies;	لالچي ظالم پہ دورا ایک بار
With mingled roar resounds the wood,	انکي غرش سے وہ جنگل گونج اتھا
Their teeth, their claws distil with blood;	دانت پنجونمیں لھو انکے بھرا

'Till vánquish'd by the Lion's strength, زورسے پر سنگھ کے وہ دب گیا

The spotted foe extends his length, وہ علو چیتا وہاں لنبا پڑا

The man besought the shaggy lord, آسرا کر سنگھ کا وہ آدمي

And on his knees for life implor'd, پانوں پر گر کر تضّرع اسکي کي

His life the gen'rous hero gave; بخشي اس مرد سخي نے اسکي جان

Together walking to his cave, لیگیا اسکے تیں اپنے مکان

The Lion thus bespoke his guest. سنگھ بولا اپنے اس مہمان سے

What hardy beast shall dare contest, کون وحشي آسکے ہی سامھنے

My matchless strength! you saw the fight, تونے دیکھي زور و طاقت مزي

And must attest my pow'r and right شاھدي یھہ تجھ اب ثابت ہوني

Forc'd to forego their native home, میں نے گھرانکا چھڑایا زور سے

My starving slaves at distance roam. زرخریدہ بھوکے پھرتے ہیں مرے

Within these woods I reign alone, حکم یہاں ایک مجھہ تن تنہا کا ہی

The boundless forest is my own. ملک اپنا دامن اس صحرا کا ہی

Bears, woles, and all the savage brood, ریچھ و روبہ اور گیدے جنگلي

Have dy'd the regal den with blood. کھوہ شاھي انکے خونسے ہی رنگي

These carcases on either hand, ان سبھي لوتھونکي درنوھا تھہ سے

Those bones that whiten all the land, اُجلي کي جا ھڈیوں سے لیپ کے

My former deeds and triumphs tell, فتح میري کہیوا ور اگلا وہ کام

Beneath these jaws what numbers fell کتنے جبڑے میں پڑے میرے مدام

True, says the Man, the strength I saw, تیري طاقت حق ہی بولا آدمي

Might well the brutal nation awe: دیکھي سب پر میں نے تیري مردمي

But shall a monarch, brave like you.	پر زراور تجسه شه جو هو بهلا
Place glory in so false a view?	مدح خواں هووے وہ ادنی کام کا
Robbers invade their neighbour's right.	چور همسایه میں ایسونکے پر ے
Be lov'd: let justice bound your might.	توهو پیارا عدل تیرے بس رهے
Mean are ambitious heroes' boasts,	لالچي مرد اور کمینه کو ضرو
Of wasted lands and slaughter'd hosts	قتل اور اوجڑ زمیں کا هو غرور
Pirates their pow'r by murders gain,	ڈاکونکا زور هی لگنے سے هاتهه
Wise kings by love and mercy reign.	سلطنت کرتے هیں عادل رحم ساتهه
To me your clemency hath shown,	تیري شفقت سے مجهے ثابت تیههی
The virtue worthy of a throne,	جوهی لایق سلطنت کے نیک شی
Heav'n gives you power above the rest,	اور بخشي حق نے قوت تجکو شاه
Like Heav'n to succour the distrest.	اسلیئے اسکي سي جو تو دے پناه
The case is plain, the Monarch said;	بات یهه حق هي وہ بولا بادشا
False glory hath my youth misled;	میں بهي گمره مدح نالایق سے تها
For beasts of prey, a servile train,	کیونکه ذاکارے شکاري جانور
Have been the flatt'rers of my reign.	تهے خوش آمد میں مري باندهے کمر
You reason well: Yet tell me, friend,	خوب کرتے هوگماں تو بهي کهو
Did ever you in courts attend?	کیا رهے ای یار دربار و نهیں هو
For all my fawning rogues agree,	کیونکه یهه ویسي خوش آمدهی بغور
That human heroes rule like me.	جوکریں هیں مرد شاهي میرے طور

Fable II.

The Spaniel and the Cameleon.

A spaniel, bred with all the care
That waits upon a fav'rite heir,
Ne'er felt correction's rigid hand;
Indulg'd to disobey command,
In pamper'd ease his hours were spent:
He never knew what learning meant.
Such forward airs, so pert, so smart,
Were sure to win his lady's heart;
Each little mischief gain'd him praise,
How pretty were his fawning ways!
The wind was south, the morning fair,
He ventures forth to take the air.
He range all the meadow round,
And rolls upon the softest ground:
When near him a Cameleon seen,
Was scarse distinguish'd from the green.
Dear emblem of the flatt'ring host,
What, live withclowns! a genius lost!
To cities and the court repair;
A fortune cannot fail thee there:

* ۲ قصه *

* کتّے اور گرگٹ کا *

ایک نے پالا تھا کتّا چاہ سے
پاس تھا وہ مالک دلخواہ کے
مار سے اُسنے ادب پایا نہ تھا
سرکشي سے شوخ سا وہ ہوگیا
کھیل میں وقتونکو اپنے ٹالتا
تھا نہ وہ واقف کہ ہے تعلیم کیا
اِسقدر پرچست اور چالاک تھا
جو وہ اپني جوروں کو لے لبھا
تھوري بدیونسے بہت خوشنام تھا
خایہ برداري پر اُسکا کام تھا
صبح روشن اور تھي دکھني ہوا
وہ ہوا کھانے کسي جانب چلا
سارے جنگل میں پھرا وہ سیر کر
لوٹتا تھا پھر زمین نرم پر
دیکھا اپنے پاس ایک گرگٹ عجیب
سبز رنگ اسکا نہایت تھا غریب
اسنے اِس مہمان پیارے سے کہا
جوگوا نرونسا تھہ تھا احمق بنا
جاؤ دربارونمیں اور شہرونمیں جي
بخت کي تم پھرند یکھو گے کبھي

Preferment shall thy talents crown:
Believe me friend; I know the town.
Sir, says the Sycophant, like you,
Of old, politer life I knew:
Like you, a courtier born and bred;
Kings lean'd an ear to what I said.
My whisper always met success;
The ladies prais'd me for address.
I knew to hit each courtier's passion,
And flatter'd ev'ry vice in fashion.
But Jove, who hates the liar's ways,
At once cut short my prosp'rous days;
And, sentenc'd to retain my nature,
Transform'd me to this crawling creature.
Doom'd to a life obscure and mean,
I wander in the sylvan scene.
For Jove the heart alone regards;
He punishes what man rewards.
How diff'rent is thy case and mine!
With men at least you sup and dine;
While I, condemn'd to thinnest fare,
Like those I flatter'd feed on air.

چاپلوسي سے وہاں بڑھه جاؤ گے
دوستو واقف ہیں ہم بھي شہر سے
اُس خوش آمد خور نے اسّے کہا
خلق تجسے پیر کا ہوں جانتا
مثل تیری ہوں پلا دربار میں
جو کہوں ہو شاہ کي سرکار میں
غم کو کھووے مرا پھسلانا مدام
سن خوشی ہوں بیبیاں میرا کلام
میں بھي دربار و نسے ماہر ہوں کہا
پھر برائي کو بنا اچھا کیا
وہ خدا جسکو ہی نفرت جھوتھه سے
ہی گھتا تا نیک دنکو وہ مرے
حکم ہی جو وضع پرا پني نپت
میں رہوں رنگتونسے کر کا یا پلت
حکم ہی جو زندگي تاریک وپوچ
گذرے میري روز ہو جنگل میں کوچ
کیونکہ حافظ سبکے دلکا ہی وہي
اور سزا لایق بھي دیتا ہی وہي
ہم میں تم میں ہی تفاوت کسقدر
تم ہو انسانوں میں پلتے بیخطر
اور ہوا کھانیکو ہم کوسے گئے
قوم کیسے پھر خوشامد میں پرے

Fable III.

The Mother, the Nurse, and the Fairy.

Give me a son. The blessing sent,
Were ever parents more content?
How partial are their doting eyes!
No child is half so fair and wise:
Wak'd to the morning's pleasing care,
The Mother rose, and sought her heir.,
She saw the Nurse, like one possess'd
With wringing hands, and sobbing breast.
Sure some disaster has befel:
Speak, Nurse; I hope the boy is well.
Dear Madam, think not me to blame;
Invisible the Fairy came:
Your precious babe is hence convey'd,
And in the place a changeling laid.
Where are the father's mouth and nose.
The mother's eyes, as black as sloes?
See here a shocking awkward creature,
That speaks a fool in ev'ry feature.
The woman's blind, the Mother cries;
I see wit sparkle in his eyes.
La! Madam, what a squinting leer!
No doubt the Fairy hath been here.

* ۳ قصّه *

* ما اور دائي اور پريکا *

هي جو بخشش سو مجهے ايک طفل در
جسّے فرحت هو بهت ما باپ کو
آنکهيں هيں اِنصاف سے اُنکي پهريں
اُنکا لڑکا سا کوئي دانا نهيں
لے حفاظت سے پهرے تهي صبح کو
نيد سے اُتهه مانے کي پهر جستجو
اُسنے ديکها دائي کو جيسے کوئي
هي جگر پر هاتهه گهبرائي هوئي
جانکر پوچها که کچهه آئي بلا
دائي کهه تو طفل بيشک هي بهلا
بولي هو بي بي نه مجهپر بدگماں
کوئي انديکهي پري آئي تهي ياں
لے گئي لڑکا تمهارا خوب وه
رکهه گئي ايک اور بد اُسلوب وه
اُسميں نقشه باپ کا سا هي کهاں
اور مانکے روپکا سا کچهه نشاں
ديکهو هي بدشکل يهه ايک طرفه شي
جسکي صورت مثل ديوانونکے هي
بولي اُسکي ما که اي ناداں نسا
اِسکي آنکهونميں هي دانش کي جِلا
بي بي بهنگا هي وه بولي يا خدا
بے شک آئي تهي ياں کوئي بلا

Just as she spoke, a Pigmy Sprite
Pops through the key-hole, swift as light;
Perch'd on the cradle's top he stands,
And thus her folly reprimands.

Whence sprung the vain conceited lie,
That we the world with fools supply?
What; give our sprightly race away,
For the dull helpless sons of clay!
Besides, by partial fondness shown,
Like you we doat upon our own.
Where yet was ever found a mother,
Who'd give her booby for another?
And should we change with human breed,
Well might we pass for fools indeed.

کہتے ہي ایک دیو بونا آ گیا
قفل کے منہہ سے وہ شعلہ سا گھسا
جھت ہوا آ کر ہنڈولے پر کھڑا
اُسکے مورکھہ پن پہ یہہ کہنے لگا
ایسي ما دیکھي کسي نے ہی بھلا
اپنے لڑکے سے جو بدلے دوسرا
تو نے پیدا کي کہاں یہہ عقل خام
کیا دوانوسے بھروں دنیا تمام
قوم اپني چھوڑ کر چالاک میں
مورکھونسے بدلوں کیا یہہ خاک ہیں
اُنکو ہم کرتے ہیں بے انصاف پیار
ہیں تمہاري طرح ہم انپر نثار
اور بني آدم سے گر بدلا کریں
سبکوئي پھر ہمکو دیوانہ کہیں

FABLE IV.

The Eagle, and the Assembly of Animals.

As Jupiter's all-seeing eye
Survey'd the worlds beneath the sky
From this small apeck of earth were sent
Murmurs and sounds of discontent:
For ev'ry thing alive complain'd,
That he the hardest life sustain'd,

* ۴ قصہ *

* عقاب اور جانورنکي مجلسکا *

حق تعالي نے جب آنکھیں دوریں
چرخ سے ایکبار کیں سوے زمیں
اور طبق سے اِس زمین خورد کے
شور و غوغا کي صدا پہنچي اُسے
کیونکہ ہیں ذي روح فریادي سبھي
واژگوني سے سب اپنے بخت کي

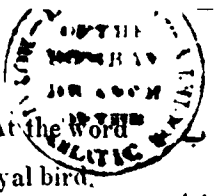

Jove calls his Eagle. At the word
Before him stands the royal bird.
The bird, obedient, from heav'n's height,
Downward directs his rapid flight.
Then cited ev'ry living thing,
To hear the mandates of his king.
Ungrateful creatures, whence arise
These murmurs which offend the skies?
Why this disorder? say the cause:
For just are Jove's eternal laws.
Let each his discontent reveal;
To yon sour dog I first appeal.
Hard is my lot, the Hound replies;
On what fleet nerves the Greyhound flies,
While I, with weary step and slow,
O'er plains, and vales, and mountains go.
The morning sees my chase begun,
Nor ends it till the setting sun.
When, (says the Greyhound) I pursue,
My game is lost, or caught in view;
Beyond my sight the prey's secure;
The Hound is slow, but always sure,

بھیجا تب اسنے بلا اپنا عقاب
حکم سے وہ جانور آیا شتاب
چرخ سے ایکبارگی تابع پرند
سیدھا آیا جلد نیچے بیگزند
کي طلب ذیروح کي اسنے وہاں
اپنے شہکا حکم کرنے کو عیاں
بولا اي زیروح بے اثماں یہہ غل
دِق ہیں اِسے ساکنانِ چرخ کل
یہہ نفاق آپسمیں اُنکا کیا سبب
ہی ہمیشہ اور رہیگا عدل رب
روبرو یہہ سگ ہی اِسکو کہنے دو
پھر نفاق اِتنا سبب اسکا کہو
بولا وہ سگ ہی بري قسمت مري
تازي سگ کي دو مجھے طاقت بري
کیونکہ جاتا ہوں میں ہولے ہولے جو
کوہ کي جانب دَرے میدانکو
ڈھونڈھتا ہوں صید کو پھر صبح سے
شام تک ملتا نہیں ہرگز مجھے
پھر شکاري سگ یہہ بولا ہو خزیں
ہو تو پاؤں صید کو میں یا نہیں
دیکھوں جو میں آنکھ سے پاؤں اسے
پاوے وہ سگ جو نظر سے بچ رہے

And had I his sagacious scent,	سونگھنا اُسکا سا گر آ تا کبھي
Jove ne'er had heard my discontent.	تب خدا فریا د کب سنتي مري
The Lion crav'd the Fox's art;	سنگھه نے کي لومڑي خو طلب
The Fox, the Lion's force and heart.	لومڑي نے اسکا چا ها طورِ سب
The Cock implor'd the Pigeon's flight;	مرغ نے چا ها اُ ڑ و ں مثل حما م
Whose wings were rapid, strong and light:	با ز و نکا اُسکے چا ها اِسنے کا م
The Pigeon strength of wing despis'd	ا سکو اُڑ نے سے تنفّر هو گیا
And the Cock's matchless valour priz'd:	ز و رے همتا سے مرغ ا پنے چرا
The Fishes wish'd to graze the plain,	مچھلیوں نے سیر چاهي د شت کي
The Beasts to skim beneath the main.	بڑیونکو بحر کي خوا هش هوئي
Thus, envious of another's state,	د و سرونکے بخت پریوں هیں لڑے
Each blam'd the p.rtial hand of Fate.	هر کو ي بخت ا پنا بد کہنے لگے
The Lird of heav'n then cry'd aloud,	شور سے ا سد م پکارا یوں عقا ب
Jove bids disperse the murm'ring crowd,	متّفق آپس میں تم سب هوشتا ب
The God rejects your idle prayers.	حق تعالی کو نہیں منظو ر یوں
Would ye, rebellious mutineers,	تم بد لتے ا نکا هو آئں کیوں
Entirely change your name and nature	کھوتے هوا یکبارگي نا م و نشاں
And be the very envy'd creature?	هوکے آپسمیں سبھي تم بد گماں
What, silent all, and none consent!	کرکے صبر آپسمیں سب چپ رهو
Be happy then, and learn content:	خوش رهو قا نع رهو جو هو سو هو
Nor imitate the restless mind,	هو پریشاں مت پریشا نو نکے طور
And proud ambition of mankind.	آ د مي کیسي طمع رکھو نہ ا ور

FABLE V.

* قصہ ۵ *

The Wild Boar and the Ram.

* بنیلے اور بھیڑ کا *

Against an elm a sheep was ty'd,
The butcher's knife in blood was dy'd:
The patient flock in silent fright,
From far beheld the horrid sight.
A savage Boar, who near then stood,
Thus mock'd to scorn the fleecy brood
All cowards should be serv'd like you
See, see, your murd'rer is in view:
With purple hands, and reeking knife,
He strips the skin yet warm with life:
Your quarter'd sires, your bleeding dams,
The dying bleat of harmless lambs,
Call for revenge. O stupid race!
The heart that wants revenge is base.
I grant, an ancient Ram replies,
We bear no terror in our eyes;
Yet think us not of soul so tame,
Which no repeated wrongs in flame;
Insensible of ev'ry ill,
Because we want thy tusks to kill.
Know, those who violence pursue,
Give to themselves the vengeance due;

تھا بندھا ایک میش بو قیضار سے
اور قصائي تھا کھڑا بغدا لئے
نرم دل سب میش چپکے ڈر سے تھے
دور سے تھے خوف سے وے دیکھتے
ایک بنیلا جو کھڑا نزدیک تھا
طعنہ زن یوں اُن بچاروں پر ہوا
تم سے ہیتھے سب مصیبت میں پڑے
دیکھو قاتل ہی تمھارا سامنے
خوں بھرے ہاتھہ اور چھري تتي لئے
پوست کھینچے جان تو بھي کچھہ رہے
مر گئے دادے تمھارے ٹکڑے ہو
ای بیچارے بھیڑ و مرنے والیو
بیوتو فو غل کرو تم بھر داد
جو نچاہے داد وہ دیکھے فساد
ایک بورھا بھیڑ بولا راست ہی
درنہیں آنکھو نمیں ہی ہم چشم کے
تو بھي اِتنا ہمکو تم سمجھو نہ خر
جو نہیں اکثر مصیبت سے خبر
جانکر انجان ہم ہوتے ہیں ہاں
بیر تم سب کے سے ہم میں ہیں کہاں
جان لو یہہ جو بدي کرتا رہے
خود کبھي وہ بھي مصیبت میں پڑے

For in these massacres they find
The two chief plagues that waste mankind:
Our skin supplies the wrangling bar,
It wakes their slumb'ring sons to war;
And well revenge may rest contented,
Since drums and parchment were invented.

FABLE VI.

The Miser and Pintus.

The wind was high, the window shakes.
With sudden start the Miser wakes;
Along the silent room he stalks;
Looks back and trembles as he walks!
Each lock and ev'ry bolt he tries,
In ev'ry creek and corner pries,
Then opes the chest with treasure stor'd,
And stands in rapture o'er his board.
But now with sudden qualms possest,
He wrings his hands, he beats his breast:
By conscience stung, he wildly stares;
And thus his guilty soul declares:
Had the deep earth her store confin'd,
This heart had known sweet peace of mind.

اپنے مرنے سے بھي دو بدلے ملے
آدمي جسکے سبب حيراں هوے
پوست کاغذ ہی عدالت ميں لگا
فيصله فرياد کا اُسپر لکھا
داد پاويں اور آسودہ رهيں
اُسے مرهه تنبور بجواکر ليں

---

* ٦ قصّه *

* بخيل اور لچھمي کا *

گانتے روزں تھے ايسي تھي هوا
ڈر گيا دل ايک بخيلِ نحس کا
وہ ٹہلتا تھا مکانميں هانپ هانپ
پيچھے پھر پھر ديکھتا تھا کانپ کانپ
تھا تتولے قفلِ در اور بلّياں
جھانکتا تھا کونے اور درزِ مکاں
کھولا پھر صندوق جسميں مال تھا
اور هوا اُس ڈھير پر جا کر کھڑا
چونکنے سے درد سينے ميں اُٹھا
ملکے هاتھونکو ليا چھاتي لگا
پھر هوا جسوقت هوش اُسکا درست
اپنے دلکو يوں کہا تب سخت سُست
گر زميں گھري نديتي اپنا مال
تب خوشي سے دل ميرا هوتا بحال

But virtue's sold. Good gods; what price	نیک پھل اُسے بھلا ملتا ہی کیا
Can recompense the pangs of vice !	دھرم دنیا میں نہیں اب یا خدا
O bane of good ! sedu ing cheat !	حرص میں اچھے بھی جاتے ہیں ٹھگے
Can man, weak man, thy power defeat ?	پست کم زور اُسکو کیونکر کرسکے
Gold banish'd honour from the mind,	دولت ایسی ہی جوکھوتی ہی وقار
And only left the name behind ;	حاوے مال اور نام بھی ہوشرمسار
Gold sow'd the world with ev'ry ill;	بیج بدکاریکا دولت ہی عیاں
Gold taught the murdrer's sword to kill ;	قتل سیکھے اُسے تیغ رہزناں
'T was gold instructed coward hearts,	مال سے ہی ہیں کمینے سیکھتے
In treach'ry's more pernicious arts.	ٹھگپنا اور جوکہ ہی اِس جنس سے
Who can recount the mischiefs o'er ?	کون بدیونکو مکرّر گن سکے
Virtue resides on earth no more !	نیک ذاتی ہی زمانے سے پرے
He spoke, and sigh'd. In angry mood,	دا ہ سے باتیں یہہ کہتا تھا بخیل
Plutus, his god, before him stood.	تھی وہاں لچھمی بھی رب اُسکی جلیل
The miser trembling, lock'd his chest;	بند صندوق اپنا کرتا کانپتا
The vision frown'd and thus addrest:	کی پھر اُسکے رب نے اُسکو یوں ندا
Whence is this vile ungrateful rant ?	سیکھی بدگوئی یہہ تونے ہی کہاں
Each sordid rascal's daily cant.	کہتے ہیں بدبد مجھے نت مردماں
Did I, base wretch, corrupt mankind?	بیخطا کوکیا کروں ہوں میں خراب
The falt's in thy rapacious mind.	حرص سے پاتے ہیں سب اپنی عذاب

Because my blessings are abus'd? دوکھتے ہو کسائے نیکي مري

Must I be censur'd, curs'd, accus'd? کیوں مجھے بدنام کرتے ہو اي

Ev'n virtue's self by knaves is made دھرم بھي حراف ہی حراف پاس

A cloak to carry on the trade; ہی تجارت میں چھپاوہ کرتیاس

And pow'r (when lodg'd in their possession) آدمي کے زور جب بازو میں ہو

Grows tyranny, and rank oppression وہ ستاوے آدمي کم زور کو

Thus, when the villain crams his chest, بند کر صندوق تب اپنا بخیل

Gold is the canker of the breast; مال کو بولا توکھن ہی اي ذلیل

'Tis avarice, insolence, and pride, مال ہي ہی صورت حرص و غرور

And every shocking vice beside. اور نہیں وہ اور بھي بد یونسے دور

But when to virtuous hands 'tis given, پاوسا کے ہاتھہ وہ آوے اگر

It blesses, like the dews of heav'n: آسمانکي اوس سانت برسے زر

Like heav'n, it hears the orphan's cries, بیکسونکا وہ سنیں رونا سدا

And wipes the tears from widows' eyes; اشک رانڈونکا وہ پونچھے دلجلا

Their crimes on gold shall misers lay, مال پر رکھتے ہیں شوم اپنے گناہ

Who pawn'd their sordid souls for pay? اور دلکو تنگ رکھتے ہیں وہ آہ

Let bravoes then (when blood is spilt) کہتے ہیں جلّاد اور ہیں مارتے

Upbraid the passive sword with guilt. اپني کیا تقصیر مارا تیغ نے

FABLE VII.

قصہ ۷

The Lion, the Fow, and the Geese.

* سنگھہ اور لومڑي اور بطکا *

A Lion, tir'd with state affairs, سلطنت سے سنگھہ یک اُکتا گیا

Quite sick of pomp, and worn with cares, اور نگہبانی سے وہ فارغ ہوا

Resolv'd (remote from noise and strife)	جنگ سے چھوٹا ہوا اُسکو یقیں
In peace to pass his latter life.	صلح میں چاہا کٹے پیري کہیں
It was proclaim'd; the day was set:	آخر ایک محفل چرند ونگي کري
Behold the gen'ral council met.	دیکھو محفل عام جنگل میں ہوئی
The Fox was Viceroy nam'd. The crowd	سب نے روبہ کو کیا پھر پادشاہ
To the new Regent humbly bow'd.	اور لگے تسلیم کر نے خیر خواہ
Wolves, bears, and mighty tygers bend,	لومڑي ریچھ اور جتنے جانور
And strive who most shall condescend.	کر لیا منظور سب نے چاہ کر
He strait assumes a solemn grace,	تھا نہ کُن اُس شہہ میں سو ظاہر ہوا
Collects his wisdom in his face.	بھاري پن اور علم چہرے پر لکھا
The crowd admire his wit, his sense:	سب ہوے مدّاح عالم جانکر
Each word hath weight and consequence.	کیونکہ نغز اُسکا سخن تھا بیشتر
The flatt'rer all his art displays:	خایہ برداروں نے کي اُسکي ثنا
He who hath power, is sure of praise.	زوروالے کو کہیں ہیں سب بھلا
A Fox stept forth before the rest,	پھر کھڑي آکر ہوئی ایک لومڑي
And thus the servile throng addrest.	اور یہہ وہ کمظرف بس کہنے لگي
How vast his talents, born to rule,	عقل شاہي کي ملي کسجا تجھے
And train'd in virtue's honest school!	سیکھي ہی تو مدرسونہیں کونسے
What clemency his temper sways!	حلم کیا ہی خصلتِ ذاتي ترا
How uncorrupt are att his ways!	خصلتیں ہیں نیک تیري خوب کیا
Beneath his conduct and command,	اور رہیگا چین سے کیا ہي بھلا
Rapine shall cease to waste the land.	تجھسے تیرا ملک پیرنج و بلا

His brain hath stratagem and art ;
Prudence and mercy rule his heart ;
What blessings must attend the nation
Under this good administration!

He said. A Goose who distant stood,
Harangu'd apart the cackling brood.

Whene'er I hear a knave commend.
He bids me shun his worthy friend.
What praise! what mighty commendation!
But 'twas a Fox who spoke th' oration.

Foxes this government may prize,
As gentle, plentiful, and wise :
If they enjoy the sweets, 'tis plain
We Geese must feel a tyrant reign.

What havock now shall thin our race,
When ev'ry petty clerk in place,
To prove his taste and seem polite,
Will feed on Geese both noon and night!

مغز کو پالا هی تیرے مکر نے
هی حکومت میں تو عقل و حلم سے
کیا رهینگے چین سے تابع ترے
دور میں اچھے ترے انصاف کے

بیٹھی محفل سے الگ ایک بط تھی واں
سب بطونکی وهوئی پھر مدح خواں

جب سنی تعریف ایک مکّار کی
بولی نفرت اُنسے مجھکو هوگئی
هی کہاں تعریف یہہ اور یہہ ثنا
حق هی یہہ کہنا بس اُس روباہ کا

لایق شاهی هی روبہ بولی اور
قوم اپنی جسمیں هی دانش کا طور
بولی بط روبہ اگر شاهی کرے
سہل سے پھر بط بھی شاهی کرسکے

اور یہہ کھاوینگے همیں ایکبارگی
جب که ادنے هیں مشیر اِنکے یہی
کیونکہ واقف هیں همارے حظ سے یے
رات دن اچھا سمجھہ کھا جائینگے

Fable VIII.

The Lady and the Wasp.

What whispers must the Beauty bear!
What hourly nonsense haunts her ear!

* ۸ قصّہ *

* ایک بی بی اور بر کا *

سُنتیاں هیں نازنیں نیں بس بدی
کانمیں اُنکے رهیں باتیں بری

Where'er her eyes dispense their charms,
جس جگہہ سحر انکي آنکھونکا پڑے

Impertinence around her swarms.
آکے گستاخي وہاں حاضر رہے

Did not the tender nonsense strike,
بے حجابي اُنکي چونکا وے نہ گر

Contempt and scorn might soon dislike;
ہووے نفرت اُنسے تو بن جا تکر

Forbidding airs might thin the place,
گر وہ بگڑیں تو نہ لے زنبور نام

The slightest flap a fly can chase.
کیونکہ ایک چھکڑ میں ہووہ تو تمام

But who can drive the num'rous breed?
پر کرے کیا دور کوئي ایک جہاں

Chase one, another will succeed.
ایک جاوے دوسرا آوے وہاں

Who knows a fool, must know his brother;
جو کہ جانے خر وہ سمجھے ہی گدھا

One fop will recommend another:
کیونکہ بانکا ایک جیسا دوسرا

And with this plague she's rightly curst,
چاہیئے کوسیں اُسے اِس قہر سے

Because she listen'd to the first.
کیونکہ وہ پہلے کي باتیں کیوں سنے

As Doris, at her toilett's duty,
جبکہ دورس گھر میں کرتي تھي سنگار

Sat meditating on her beauty,
چاہتي تھي نت کہ دوني ہو بہار

She now was pensive, now was gay,
گہہ خوشي ہوتي تھي وہ گاہے خفا

And loll'd the sultry hours away.
اُسکو یوں ہیں وقت اپنا تا لنا

As thus in indolence she lies,
تھي وہ اِتني از خود بیخبر

A giddy Wasp around her flies;
جو پھرے تھي گرد اُسکے ایک بر

He now advances, now retires,
گاہ وہ زنبور آگے گاہ پس

Now to her neck and cheek aspires.
گردن اور رُخ پر کیا کرتا ہوس

Her fan in vain defends her charms;
اُسکا پنکھا تھا وہاں ناحق پڑا

Swift he returns, again alarms;
آکے رولا کر وہ جاتا تھا چلا

For by repulse he bolder grew,
Perch'd on her lip, and sipt the dew.
She frowns, she frets. Good gods! she cries,
Protect me from these teasing flies!
Of all the plagues that heaven hath sent,
A Wasp is most impertinent.
The hov'ring insect thus complain'd,
Am I then slighted, scorn'd disdain'd,
Can such offence your anger wake?
'T was beauty caus'd the bold mistake'
Those cherry lips that breathe perfume,
That cheek so ripe with youthful bloom,
Made me with strong desire pursue
The fairest peach that ever grew.

Strike him not, Jenny, Doris cries,
Nor murder Wasps like vulgar flies:
For though he's free, (to do him right,)
The creatur's civil and polite,
In ecstacies away he posts;
Where'er he came, the favour boasts;
Brags how her sweetest tea he sips,
And sshowshe ugar on his lips.

اُسکے دعیہ کو کب وہ مانتا
بیٹھہ کر هونٹهونپہ وہ کرتا مزا
تب خفا هوکر بہت هانکا اُسے
آسرا چاها خدا اے پاک سے
جوکه پیدا یش خدا کي هی بري
سب سے بدتر قوم هی زنبورکي
اُسنے زاري کرکے اُوپر اُرکها
تجکو رکّها حسن نے اپنے بهلا
تونے جو هوکر خفا مجرم کیا
هوں سبهو نہیں لایقِ تضحیک کیا
هونٹهه تیرے کیاهي هیں شکّر بهرے
گال تیرے هیں جواني سے هرے
اُنسے هی مجکو بہت سي کچهه اُمید
لب هیں شفتالو سے جوسرخ وسفید
پهر جني سے بولی دورس اي کنیز
هانک یہه بر هر مگس سے کر تمیز
گرچه هی گستاخ پر انصاف کر
کیونکه عاجز اوریہه هی اشراف بر
جب وہ بر جاتا کسي جانب چلا
اُسکا هوتا و قروانپر خوب سا
چاے کي مصري وہ لب پر بیٹهه کر
اپنے هونٹهو پر دکهاتي بیخطر

The hint alarm'd the forward crew,
Sure of success, away they flew.
They share the dainties of the day,
Round her with airy music play;
And now they flutter, now they rest,
Now soar again, and skim her breast.
Nor were they banish'd, till she found
That Wasps have stings, and felt the wound.

جوکہ برّیں سامنے اُتما میں تھیں
جاتیں مطلب کے یقیں پروے چلیں
اور پھر لذّت کي شرکت کے لئے
پاس گاتیں آکے یک آوازسے
گاہ لگ جاتیں گلے اُسکے وہیں
گاہ اُڑتیں گاہ آکر بیٹھتیں
جب تلک ہانکیں نہ جاتیں پھرکہیں
اور نکالے جاتیں جب لب چھیدتیں

FABLE IX.

* ۹ قصّہ *

The Bull and the Mastiff.

* سانڈ اور پہاڑي کتّے کا *

Seek you to train your fav'rite boy?
Each caution, ev'ry care employ:
And ere you venture to confide,
Let his preceptor's heart be tried:
Weigh well his manners, life, and scope;
On these depend thy future hope.

اپنے پیارے طفل کو تعلیم دو
اورهر دهب سے خبرداري کرو
اعتباري چاهو گر اپنا پسر
خصلت اُستاد پرکهو پیشتر
اُسکي نیت نیک خو پہچان نا
اِسپہ سکھہ هوتوف هي ما باپ کا

As on a time, in peaceful reign,
A Bull enjoy'd the flow'ry plain,
A Mastiff pass'd inflam'd with ire,
His eye-balls shot indignant fire;
He foam'd, he rag'd with thirst of blood.
Spurning the ground the monarch stood,
And roar'd aloud, Suspend the fight;
In a whole skin go sleep to-night:

تهي حکومت امن وآسایش کي جب
باغ میں ایک سانڈ رهتا تها عجب
آگ هوغصّےسے ایک سگ کوه کا
شعله زن آنکهونسے اُس جا آگیا
پیاس سے لوهوکي تهاکف منهمیں پر
سانڈ بهي ٹهہرا زمیں پر مار کهر
گرگرا کر بولا غل سے مت لڑو
جي بچا کر شبکو گهر میں سوئیو

Or tell me, ere the battle rage,	یا خبر دو پہلے مجکو جنگ سے
What wrongs provoke thee to engage?	کس خطا سے جنگ میں شاغل ہوئے
Is it ambition fires thy breast,	چاہتے ہو فخر سب پر ہو کہیں
Or avarice that ne'er can rest?	یا حسد سے چپ رہا جاتا نہیں
From these alone unjustly springs	اپنے تو غصّے سے ہوگا خود حزیں
The world-destroying wrath of kings.	قہر شاہي تیرا حق ہرگز نہیں
The surly Mastiff thus returns,	خشمگیں ہوسگ نے یہہ پاسخ کہا
Within my bosom glory burns;	فخر مجھپر ہي ہی پھبتا جنگ کا
Like heroes of eternal name,	پہلوانونکي طرح تا زیست نام
Whom poets sing I fight for fame.	چاہتا ہوں شاعر و نسے ہو مدام
The butcher's spirit-stirring mind	ہر برا تا جیسے وہ قصّاب تھا
To daily war my youth inclin'd;	مجکو استعمال ہی نت جنگ کا
He train'd me to heroic deed;	اُسنے پالا مجکو لڑنے میں مدام
Taught me to conquer, or to bleed.	یا سکھائي فتح یا مرنیکا کام
Curs'd Dog, the Bull replie'd no more	سانڈ نے کوسا اُسے اور یہہ کہا
I wonder at thy thirst of gore;	میں حسد سے تیرے حیرت میں پڑا
For thou (beneath a butcher train'd,	کیونکہ پالا تجکو ایک قصّاب نے
Those hands with cruelty are stain'd,	خونسے تر جسکے دونو ہاتھہ تھے
His daily murders in thy view)	تیري ہی آنکھونمیں خوں اُسکا ملا
Must, like thy tutor, blood pursue.	پیروي اُستاد کي حق ہي تیرا
Take then thy fate. With goring wound,	آزمالے بخت کو تو اپنے آ
At once he lifts him from the ground;	کہکے یہہ سینگھوں پر اُسکو لے لیا

Aloft the sprawling hero flies,
Mangled he falls, he howls, and dies.

گیند سا اُڑنے لگا اُوپر کا شور
کانکھہ کر مرکر گرا نیچے ہو چور

Fable X.

The Elephant and the Bookseller.

The man who with undaunted toils
Sails unknown seas to unknown soils
With various wonders feasts his sight:
What stranger wonders does he write!
We read, and in description view
Creatures which Adam never knew;
For, when we risk no contradiction
It prompts the tongue to deal in fiction.
Those things that startle me or you,
I grant are strange; yet may be true
Who doubts that Elephants are found
For science and for sense renown'd?
Borri records their strength of parts,
Extent of thought, and skill in arts;
How they perform the law's decrees,
And save the state the hangman's fees;
And how by travel understand
The language of another land.

* ۱۰ قصہ *

* ہاتھي اور کتاب فروش کا *

راہ سے بیخوف ہی جو آدمي
سیر کرتا ہی وہ بر و بحر کي
خوش وہ ہوتا ہی اچنبھے دیکھہ کے
گر لکھے تو وہ بہت سے لکھہ سکے
ہم اُسے غور و تامل سے پڑھیں
جو کہ آدم کے نہوگا وقت میں
اور نہ اُسپر گر کریں ہم اعتراض
تو لکھے وہ جھوٹھہ کو بس کر ریاض
اور جو چیزیں کہ ہیں کو اوتیاس
ہیں تعجب سچ کي بھي اُنمیں ہی آس
کیونکہ کسکو ہو یقیں یہہ نیل پر
علم کي تحصیل میں جو ہو سمر
ہی لکھا بوري نے اِنکا زور شور
اور اِنکي فہم و دانائي شعور
کیا ہي ہی تجویز اِنکي رحم سے
جو نہیں جلاد واں دھونتے سے ملے
اور کیا ہي وہ سفر کے وقت میں
غیر ماکو نکي زباں پہچان لیں

Let those, who question this report,	بات یہہ جو شخص باور کم کرے
To Pliny's ancient page resort,	وہ پلیني کي کتابیں دیکھہ لے
How learn'd was that sagacious breed !	اُنکي دانائي بھي کیاھي ھی عیاں
Who now (like them) the Greek can read !	سیکھے کون اِنکي سي یوناني زباں
As one of these, in days of yore,	دور میں سابق کے ھاتھي ایک تھا
Rummag'd a shop of learning o'er ;	علم کي دوکان تھا وہ ڈھونڈتا
Not, like our modern dealers, minding	اب جو بیچیں ھیں کتابیں اِس طرح
Only the margin's breadth and binding ;	دیکھہ جلد اچھي نہیں لازم فرح
A book his curious eye detains,	دیکھي اُسنے ایک تامل سے کتاب
Where, with exactest care and pains	جسکو محنت سے لکھا تھا لاجواب
Were ev'ry beast and bird portray'd	اُسمیں تصویریں تھیں وحش وطیر کي
That e'er the search of man snrvey'd.	جستجو سے ویسي کم دیکھے کوئي
Their natures and their powers were writ	خصلتونکا اُنکی ذکر اور زورکا
With all the pride of human wit.	عقل کے مقدور بھر تھا سب لکھا
The page he with attention spread,	اُسنے اوراق اُسکے دیکھے غور سے
And thus remark'd on what he read.	اور پڑھہ اُسکو یہہ بولا دیکھکے
Man with strong reason is endow'd;	آدمي کو فہم جو کچھہ ھی عطا
A beast scarce instinct is allow'd.	ھی وہ کم حیوان مطلق کو ذکا
But let this author's worth be try'd,	پر مصنف کو پرکھنا چاھئے
'Tis plain that neither was his guide.	اُسکا کوئي رھبر تھا سمجھا چاھئے
Can he discern the diff'rent natures;	اُسنے سمجھي کیا طبیعت ھی سبھي
And weigh the power of other creatures,	اور طاقت جنس حیوانات کي

Who by the partial work hath shown — جسنے بے انصاف ہو کچھہ ہی لکھا
He knows so little of his own? — اُسنے خود اپنے تئیں ہلکا کیا
How falsely is the spaniel drawn; — کیا غلط اِس سگ کا نقشہ ہی کھینچا
Did man from him first learn to fawn? — آدمي سیکھا لجاجت اِسّے کیا
A dog proficient in the trade! — ہیں بہت اپنے ہنر میں سگ درست
He, the chief flatt'rer nature made! — چاپلوسي میں وہ ہیں ازبسکہ چست
Go, Man, the ways of courts discern, — جاؤ درباروں میں اور پرکھو ذرا
You'll find a spaniel still might learn — چاہئے سگ کو وہاں کچھہ سیکھنا
How can the fox's theft and plunder — کسطرح دزّاق وسارق لومڑي
Provoke his censure or his wonder; — اپني خصلت پر خفا ہو یا خوشي
From courtiers' tricks, and lawyers' arts, — والیقیں درباریونکے مکر سے
The fox might well improve his parts. — اور بھي تعلیم روبہ ہو سکے
The lion, wolf, and tyger's brood, — سنگھہ وشیر ولوم کے بچّونکو ہر
He curses, for their thirst of blood: — اُسنے کوسا پھر درندے جانکر
But is not man to man a prey? — آدمي بھي آدمي کرتا ہی صید
Beasts kill for hunger, men for pay. — بھوکھہ میں حیوان یہہ ہی لالچ میں قید
The bookseller, who heard him speak, — بات یہہ سب اُسکي بایع نے سني
And saw him turn a page of Greek, — دیکھا یوناني ورق اُلٹا کبھي
Thought, what a genius have I found — سمجھا وہ ہا تھي کو ازبس ہوشیار
Then thus address'd with bow profound. — تب کہا منّت سے اُسنے یوں پکار
Learn'd Sir, if you'd employ your pen — گر لکھو آقا میرے صاحب کمال
Against the senseless sons of men, — بیوقوف اِنسانکے لڑکونکا حال

Or write the history of Siam,	ملکِ سایم کا لکھو احوال یا
No man is better pay than I am;	کب ہو دینے والا پھر مجھسا بھلا
Or, since you're learned in Greek, let's see	یا کہ عاقل ہو یہہ دیکھا چاہئے
Something against the Trinity.	ضد میں کیا ہی مذہب تثلیث کے
When wrinkling with a sneer his trunk,	تب کہا ہاتھی نے سونڈ اپنی سکوڑ
Friend, quoth the Elephant, you're drunk;	بیخودی نے تمکو بس ڈالا ہی توڑ
E'en keep your money and be wise:	زر بچاکر ہوش میں ہو بیٹھئے
Leave man on man to criticise;	قدح انسان آدمی کو چاہئے
For that you ne'er can want a pen	کیونکہ تم بھی تو یہہ لکھہ سکتے ہو جی
Among the senseless sons of men.	بی وقوفی آدمی کے طفل کی
They unprovok'd will court the fray;	وے تہونگے بحث نے سے دق کبھی
Envy's a sharper spur than pay.	کیونکہ اورونسے ہی بات اپنی بڑی
No author ever spar'd a brother;	اپنے بھائی کو بھی شاعر دیویں دوس
Wits are game-cocks to one another.	وے لڑیں آپسمیں جوں جنکی خروس

FABLE XI.

* ۱۱ قصّہ *

The Peacock, the Turkey, and the Goose.

* طاؤس اور فیل مرغ اور بط کا *

In beauty, faults conspicuous grow:	یوں نمایاں حسن میں نقصان ہو
The smallest speck is seen on snow.	برف میں جوں دیکھیں چھوٹے داغ کو
As near a barn, by hunger led,	پاس خرمن کے گیا تھا بھوکھہ سے
A Peacock with the Poultry fed;	چھوٹے چھوٹے جانور طاؤس لے
All view'd him with an envious eye,	کھولیں سب نے اُسپر آنکھیں بغض کی
And mock'd his gaudy pageantry.	خوبیوں پر اُسکی ہنستے تھے سبھی

He, conscious of superior merit,
سمجھا وہ اپنے ہنر کي زيادتي

Contemns their base reviling spirit;
دھيان ميں لايا نہ بيہودہ ہنسي

His state and dignity assumes,
جب بھرک پرا پني وہ نازاں ہوا

And to the sun displays his plumes;
آ زميں سورج کي دُم کو کر ديا

Which, like the heav'n's o'erarching skies,
چرخ کي محراب تھي وہ يا کہ کيا

Are spangled with a thousand eyes,
لاکھوں چشم زرفشاں تھيں آسميں وا

The circling rays, and varied light,
تھي کرن گوں اور چمک ہر طرح کي

At once confound their dazzled sight:
جسے آنکھو نميں چکاچوند آ لگي

On ev'ry tongue detraction burns,
پھر زبان حاسدان جلنے لگي

And malice prompts their spleen by turns.
اور حسد سے آگ سي کچھہ لگ گئي

Mark, with what insolence and pride,
ديکھو کيا ہے بے وقوفي اور غرور

The creature takes his haughty stride,
يہہ گھمنڈ اُسکا اکڑ چلنا ضرور

The Turkey cries. Can spleen contain?
ديکھہ اکڑنا فيل مرغ اُسنے کہا

Sure never bird was half so vain!
ہے بجا تجسا نہيں ہے دوسرا

But were intrinsic merit seen,
وصف ديکھے جائيں بالتخصيص اگر

We Turkeys have the whiter skin.
پوست کے اُجلے ہيں توہم بيشتر

From tongue to tongue they caught abuse;
ہر زباں پر ہي وہ جب دشنام زد

And next was heard the hissing Goose.
پھنپھناتي بولي پھر بطھ بکد

What hideous legs! what filthy claws!
پاؤں اور چنگل ہيں کچھہ مکروہ سے

I scorn to censure little flaws;
تھوتري بد يونسے تنفّر ہي مجھے

Then what a horrid squalling throat!
ديکھو کيا ہے اِسکا چلّانا بُرا

Ev'n owls art frighted at the note.
جسّے اُلو بھي ڈرے اور ہو خفا

True. Those are faults, the peacock cries;	مور بولا راست یہہ اظہار ہی
My scream, my shanks you may despise:	پاؤں میري زشت اور چنگھاڑ ہی
But such blind critics rail in vain :	پرھیں اندّھے نکتہ چیں تشنیعہ زن
What, overlook my radiant train !	وصف دُم کا چھوڑ کہتے ھیں سخن
Know, did my legs (your scorn and sport)	پاؤں اپنے ھي ھین ٹھٹّھے کے لئے
The Turkey or the Goose support,	فیل مرغ اور بط مدد اُسپر ھوے
And did ye scream with harsher sound,	اور تم کیا ھمسے کم ھو چیختے
Those faults in you had ne'er been found	یہہ بدي دیکھوگے تم کسطور سے
To all apparent beauties blind,	دیکھہ حسنِ ظاھری گمرہ رھین
Each blemish strikes an envious mind.	حاسد اور تھوڑي بدي کہتے پھریں
Thus in assemblies have I seen	یوں ھي محفل میں بھي دیکھا گاہ گاہ
A nymph of brightest charms and mien,	ایک پري دلبر جو ھووے مثل ماہ
Wake envy in each ugly face ;	بعض بد رویونکا چونکا کر وھاں
And buzzing scandal fills the place.	چھوٹے عیبوں سے وہ بھرتي ھی مکاں

FABLE XII.

* ۱۲ قصّہ *

Cudid, Hymen, and plutus.

* کام دیو اور پرجاپتي اور لچھمي کا *

As Cupid in Cythera's grove	باغ میں سیتھیریس کے کام دیو
Employ'd the lesser powers of love ;	عشقِ جب کرنے لگا کم کر غریو
Some shape the bow, or fit the string ;	تب چڑھاتا تھا کماں پر کوئي تیر
Some give the taper shaft its wing,	اور لگاتا تھا کوئي پر تیر چیر
Or turn the polish'd quiver's mould,	کوئي ترکش کو دلاتا تھا جلا
Or head the darts with temper'd gold.	کوئي پیکاں پر چڑھاتا تھا طلا

Amidst their toil and various care,
Thus Hymen, with assuming air,
Address'd the God. Thou purblind chit,
Of awkward and ill judging wit,
If matches are not better made,
At once I must forswear my trade.
You send me such ill-coupled folks,
That 'tis a shame to sell them yokes.
They squabble for a pin, a feather,
And wonder how they came together.
The husband's sullen, dogged, shy,
The wife grows flippant in reply:
He loves command and due restrictin,
And she as well likes contradiction:
She never slavishly submits;
She'll have her will, or have her fits.
He this way tugs, she t'other draws;
The man grows jealous, and with cause.
Nothing can save him but divorce;
And here the wife complies of course.
When, says the boy, had I to do
With either your affairs or you?

وقت پر محنت کے اِس انداز کي
اپني صورت لائي وہاں پر جا پتي
یوں ہنسي وہ کام کے اُس دیو پر
مشورت سے عقل بد کي تیرے گر
یہہ نکاح فیک بندھواتي نہ میں
اپنے کامو نسے قسم کھاتي نہ میں
تو تو زوج ایسے نکاتا ہی بُرے
بیاہنے سے جنکے شرم آوے مجھے
وہ لڑیں ادني سي ایک الپین پر
گو مشقت سے ملے ہوں ہمدگر
زوج تو دھقاني اور غصور اُچاٹ
اور قبیلہ بکّي دیوے بات کاٹ
زوج تو چاہے حکومت جو کرے
اور زوجہ اُسّے اُلتي ہو رہے
وہ نہ مانے حکم اُسکا کچھہ ذرا
اور اپني راے کو سمجھے بڑا
ایکطرف کھینچے وہ اور وہ ایک سو
اُسّے وہ بیزار اور ہو کینہ جو
چھوڑے بِن تب مرد کو بنتا نہیں
اور راضي اِسمیں ہو وہ نازنیں
کام دیو اُسوقت بولا گر مجھے
ہوتي طاقت کام کرنیکي ترے

I never idly spend my darts ;
You trade in mercenary hearts.
For settlements the lawyer's feed ;
Is my hand witness to the deed ?
If they like cat and dog agree,
Go rail at Plutus, not at me.

Plutus appear'd, and said, 'Tis true;
In marriage gold is all their view;
They seek not beauty, wit, or sense ;
And love is seldom the pretence.
All offer incense at my shrine,
And I alone the bargain sign.
How can Belinda blame her fate ?
She only ask'd a great estate.
Doris was rich enough, 'tis true;
Her lord must give her title too:
And ev'ry man, or rich or poor,
A fortune asks, asks no more.
Av'rice, whatever shape it bears,
Must still be coupled with its cares.

تب هدف پر باندها ناوک کي شست
کام ميں اپنے تو رہ اي خود پرست
عقد کا وہ کاغذِ کابين لا
هي لکهي ميري گواهي اُسميں کيا
کُتّے بلّي کا سا گر کرتے هيں وے
عقل ٹولچهي سے لڑتي رہ اَرے
آئي پهر لچهمي اور اُسنے يہہ کہا
بياہ سے هي صرف زر کا مُدعا
علم و عقل و حسن وے کرتے هيں کيا
ميري مسجد ميں جلاويں عود سب
اور ميں شادي کي هوں مالک بے سبب
پر محبت ميں نهيں هوتي دغا
تب بلنڈا کيوں کہے قسمت کو بد
کيونکہ اُسکو مال کا ازبس هي کد
حق هي دورس هي غني لا انتہا
اُسکے شوهر نے خطاب اُسکو ديا
اور هي جو کوئي مفلس يا غني
وہ بجز دولت نہ چاهے کچهہ کبهي
حرص کي لالچ کي جو کچهہ شکل هو
صرف کيجے اُسپہ فکر و غور کو

Fable XIII.

* ۱۳ قصہ *

The Tame Stag.

* پلے ہوے بارہ سینگھے کا *

As a young Stag the thicket past,
The branches held his antlers fast;
A clown, who saw the captive hung,
Across the horns his halter flung.
Now safely hampers'd in the cord,
He bore the present to his lord.
His lord was plea'd; as was the clown,
When he was tipt with half-a-crown;
The Stag was brought before his wife;
The tender lady begg'd his life.
How sleek's the skin! how speck'd like ermine!
Sure never creature was so charming!
At first within the yard confin'd,
He flies and hides from all mankind;
Now bolder grown, with fix'd amaze,
And distant awe, presumes to gaze;
Munches the linen on the lines,
And on a hood or apron dines:
He steals my little master's bread,
Follows the servants to be fed:

بارہ سینگھا پھر رہا جنگل میں تھا
سینگھہ اُسکا ڈالیونمیں پھس گیا
دیکھا ایک دھقاں نے اُسکو جھولتے
سینگھہ اُسکے پھانسے ایک رسّي کو لے
اُسمیں وہ آرام سے تب پھس رہا
نذر اُسے دھقان نے مالک کي کیا
اُسکا مالک خوش ہوا جیسے کسان
ایک دوانّي پا ہوا بس شادمان
پاس بي بي کے وہ مالک لے گیا
پالنے کا شوق پھر اُسکو ہوا
بولی اُسکا پوست کیا گلدار ہی
اُسسے بہتر خوشنما ہی کون شی
پہلے آنگن میں اُسے باندھا گئے
آدمي سے بھاگتا تھا وہ ولے
رفتہ رفتہ مت گئي اُسکي بھرک
ہر بلا سے وہ ہوا پھر لادھڑک
گھر کے کپڑونکو چباتا بیشتر
اُنکو دسترخان بناتا بیشتر
چیزیں وہ آقا کے کھانے کي چُرا
کھاتا وہ پھر نوکرونکے پاس جا

Nearer and nearer now he stands,
To feel the praise of patting hands;
Examines ev'ry fist for meat,
And though repuls'd, disdains retreat:
Attacks again with levell'd horns;
And man, that was his terror, scorns.

Such is the country maiden's fright
When first a red coat is in sight!
Behind the door she hides her face;
Next time at distance eyes the lace.
She now can all his terrors stand,
Nor from his squeeze withdraws her hand.
She plays familiar in his arms,
And every soldier hath his charms.
From tent to tent she spreads her flame;
For custom conquers fear and shame.

پاس لوگونکے کھڑا ہونے لگا
تا پھراویں ہاتھہ اُسپر دل لگا
دیکھتا ہاتھونکو کھانیکے لئے
دانت نے سے بھي نہوتا وہ پرے
مست ہوکر سنگھہ سمجھا آپکو
دانتنا اُسکو ہنسي معلوم ہو
عورتیں دھقانیاں یوں ہیں ڈریں
سرخ کپڑے والونکو جب دیکھہ لیں
وہ چھپیں پیچھے در و دیوار کے
دور سے جھانکیں اُنہیں پھر خوف سے
خوف سے ہوتي ہیں آخر کو رِہا
ہاتھہ پکڑو تو نہ بھاگیں وے ذرا
گودیونمیں کھیلتي ہیں مرد کي
جسّے درتي تھیں پھر اُسّے ہیں ملي
دوستي ہر ایک گھر میں وے کریں
کیونکہ ڈر اور شرم سے بے باک ہیں

Fable XIV.

The Monkey who had seen the World.

A Monkey, to reform the times,
Resolved to visit foreign climes;
For men in distant regions roam
To bring politer manners home.

* ۱۴ قصّہ *

* جہاندیدہ بندر کا *

ایک بندر اپني نیکي کے لئے
سمجھا نادر سیر سے ہوگي مجھے
آدمي بھي دور کي کرتا ہی سیر
اسلئے جوگھر میں لاوے وانسے خیر

So forth he fares, all toil defies :
Misfortune serves to make us wise.
At length the treach'rous snare was laid,
Poor pug was caught, to town convey'd,
There sold. How envied was his doom,
Made captive in a lady's room!
Proud as a lover of his chains,
He day by day her favour gains.
Whene'er the duty of the day
The toilet calls; with mimic play
He twirls her knots, he cracks her fan
Like any other Gentleman.
In visits too his parts and wit,
When jests grew dull, were sure to hit.
Proud with applause, he thought his mind
In ev'ry courtly art refin'd;

Like Orpheus burnt with public zeal
To civilize the monkey weal:
So watch'd occasion, broke his chain,
And sought his native woods again.
The hairy sylvans round him press,
Astonish'd at his strut and dress.

کہکے بد رہ گي مصيبت کو کہا
مفلسي ديوے خبرداري سکھا
تھا کسي ساعت کہيں پھندا لگا
شہر ميں لائے اُسے اُسميں پھنسا
واں بکاوہ تھا برا کيا اُسکا بخت
رکھا ايک عورت کے گھر کر قيد سخت
سلسلے ميں مثل عاشق تھا بندھا
رفتہ رفتہ لطف کا مخزن ہوا
جب وہ زيبايش کے گھر ميں برتي آ
يا کہ ہوتا وقت اُسکے رقص کا
بند اُسکے کھول پنکھا توڑ کر
آدمي سا گرد پھرتا بيخطر
عقل وفہم اُسکا يہ جب ظاہر ہوا
اور بُرے کام اُسکے دي اُسکو سزا
تب گھمنڈي ہوکے دلميں يہہ کہا
ہونميں درباروںکي حکمت جانتا
اُ رفيوںکي طرح ہوں ہر کام ميں
تا چھڑاؤں قوم سے بد خصلتيں
کہکے يہہ زنجير توڑي اُس گھڑي
اپنے جنگل کي پھر اُسنے راہ لي
بندروں نے چار سو گھيرا اُسے
ديکھہ اُسکي وضع سب حيراں ہوے

* انام ايک قوم کا *

Some praise his sleeve; and others gloss	کوئي اُسکا پیرهن دیکهه اور کوئي
Upon his rich embroider'd coat;	گرتا زریں آستیں کي مدح هي
His dapper periwig commending,	اُسکي وه بالونکي توپي دیکهکر
With the black tail behind depending	اور سیه دُم مدح کرتے بیشتر
His powder'd back, above, bellow,	تها سفوف اُسپر پڑا خوشبو کا یوں
Like hoary frost, or fleecy snow;	آسمانکي اوس هویا برف جوں
But all with envy and desire,	سبکوئي لیکں حسد اور بغض سے
His flutt'ring shoulder-knot admire.	اُسکے هلتے بند کے مدّاح تهے
Hear and improve! he pertly cries;	سنتے هو سیکهو کها چالاک هو
I come to make a nation wise.	آئے هیں هم هوش دینے قوم کو
Weigh your own words; support your place,	تم نگهه رکّهو جگهه اور بات کو
The next in rank to human race.	آدمي سے نیچے تم ایک درجه هو
In cities long I pass'd my days,	هوں بهت دارالخلافت میں رها
Convers'd with men, and learnt their ways.	آدمي کي پند واں تها سیکهتا
Their dress, their courtly manners see;	دیکهے میں نے اُنکے درباري لباس
Reform your state and copy me.	مجهسے هوجاؤ کرونیکي کا پاس
Seek ye to thrive, in flatt'ry deal:	چاپلوسي سیهکو تا بڑهه جاؤ تم
Your scorn, your hate, with tha conceal,	ذات کي نفرت کو اب چهپواؤ تم
Seem only to regard your friends,	دوستونسے تم فقط ملکر چلو
But use them for your private ends.	خفیه مطلب اپنے بس حاصل کرو
Stint not to truth the flow of wit;	اور دانش میں نه کوتاهي کرو
Be prompt to lie whene'er 'tis fit.	جهوٹهه بهي موقع اگر هو تو کهو

Bend all your force to spatter merit;	گُن کو حتے الوسع بد کہتے رہو
Scandal is conversation's spirit.	کیونکہ طاقت اُسکو لازم ہی سنو
Boldly to ev'ry thing attend,	پیروي ہمّت سے کاموں میں کرو
And men your talents shall commend.	تا تمھارا ہر کوئي مدّاح ہو
I knew the great. Observe me right;	ہمنے دیکھیں صحبتیں سمجھو نہ بد
So shall you grow like man polite.	آدمي ہو جاؤگے جب تو بکں
He spoke and bow'd. With mut-t'ring jaws	اُسنے یہہ جب بسکہ منّت سے کہا
The wond'ring circle grinn'd applause,	تب ہوئے مدّاح ویے منہہ کو پنا
Now, warm with malice, envy, spite,	وہ تکبّر سے ہوا مغرور اب
Their most obliging friends they bite;	وے لگے آپسمیں لڑنے سبکے سب
And fond to copy human ways,	نیک بنّے کو مثالِ آدمي
Practise new mischiefs all their days.	زیست بھر کرتے رہے بدئیں نئي
Thus the dull lad, too tall for school;	مد رسونگے کب ہی لایئے وہ پسر
With travel finishes the fool;	جسکو ہو خفقاں پھرے اِدھر اُدھر
Studious of ev'ry coxcomb's airs,	وتروہوے خوش لباس اور خوشخوراک
He drinks, games, dresses, whores, and swears;	وہ شرابي جواري جھوٹھا سیکھے خاک
O'erlooks with scorn all virtuous arts,	نیک کا مونسے تنفّر ہو اُسے
For vice is fitted to his parts.	کیونکہ بدکاري کو نیکي وہ کہے

FABLE XV.

* ١٥ قصّہ *

The Philosopher and the Pheasants.

* ایک فلسفي اور جنگلي مرغ کا *

The Sage awâk'd at early day,	صبح کو ایک فلسفي گھر سے اُٹھا
Through the deep forest took his way:	ایک بڑے جنگل کي جانب وہ گیا

Drawn by the music of the groves,
وانکي میٹھي سُن صدا دل لگ گیا

Along the winding gloom he roves.
اور بھي جنگل میں اِسّے وہ دھسا

From tree to tree, the warbling throats
ہر شجر پر گانے والے جانور

Prolong the sweet alternate notes:
لحنِ داؤدي سے گاتے تھے مگر

But where he past, he terror threw,
جس جگہہ جاتا وہاں ڈرتے سبھي

The song broke short, the warblers flew;
اُڑتے گانے والے چُپ ہو کے سبھي

The thrushes chatter'd with affright,
چھوٹي چڑیاں خوف سے چلّاتیاں

And nightingales abhorr'd his sight;
بُلبلیں صورت سے نفرت کھاتیاں

All animals before him ran,
سب چرندے سامھنے سے بھاگتے

To shun the hateful sight of man.
کھا کے نفرت آدمي کي شکل سے

Whence is this dread of ev'ry creature?
کس سبب سے جانور ڈرتے ھیں سب

Fly they our figure or our nature?
کیا ھماري شکل و خصلت دیکھہ اب

As thus he walk'd, in musing thought,
تھا وہاں اِس سوچ کے وہ دھیان میں

His ear imperfect accents caught;
ناگہاں آواز آئي کان میں

With cautious step he nearer drew,
ھولے ھولے پھر بڑھا آگے ذرا

By the thick shade conceal'd from view.
جھوڑ میں جنگل کے وہ خود کو چھپا

High on the branch a Pheasant stood,
مرغ تھا بیٹھا ایک اُنچي ڈال پر

Around her all her list'ning brood;
چار سو اُسکے تھے بیٹھے جانور

Proud of the blessings of her nest,
تھا گھمنڈ اُسکو اُس اُنچي ڈال کا

She thus a mother's care express'd:
جس پني ما کي تھا یہہ کہہ رہا

No dangers here shall circumvnt,
کوئي صدمہ اِس جگہہ آتا نہیں

Within the woods enjoy content.
رہ نہ تھا رھنے سے واں مطلق حریں

Sooner the hawk or vulture trust,	باز و گِدھ ہیں معتبر اُسنے کہا
Than man; of animals the worst:	پر ہی جنسِ آدمي ازحد بُرا
In him ingratitude you find,	ذات اِنکي بیوفا ہی دوستو
A vice peculiar to the kind.	یہہ گُنہ مخصوص اِنمیں ہی سنو
The sheep, whose annual fleece is dy'd	ہربرس رنگتے ہیں یے بھیڑونکے بال
To guard his health and serve his pride,	اُسّے پھر محفوظ رھتے ہیں کمال
Forc'd from his fold and native plain,	اور اُن بیچاریونکو وے نکال
Is in the cruel shambles slain.	ذبح گھہ میں لاکے کرتے ہیں حلال
The swarms, who with industrious skill,	شہد کي مکّھي مشقّت یہہ کرے
His hives with wax and honey fill,	جو مدد کرتي ہی موم اور شہد سے
In vain whole summer days employ'd,	کرتي ہی ناحق وہ محنت ہر بہار
Their stores are sold, their race destroy'd,	جمع اُسکي بیچتے ہیں لوگ مار
What tribute from the goose is paid!	نفع بط سے آدمي کو ہی بُرا
Does not her wing all science aid?	پنکھہ اُسکا علم کے ہی کام کا
Does it not lovers' hearts explain,	عاشق اِسّے مدّعا اپنا لکھے
And drudge to raise the merchant's gain?	تاجرونکي وہ مدد اکثر کرے
What now rewards this general use?	اُسکو کیا اُجرت ملے ہی کام کي
He takes the quills, and eats the goose.	پا قلم کھاتا اِسے ہی آدمي
Man then avoid, detest his ways;	خصلتِ انسان سے نفرت کرو
So safety shall prolong your days.	جسکے باعث تم خوش وخُرّم رھو
When services are thus acquitted,	کیونکہ جب اچھونکي یوں تحقیر کي
Be sure we Pheasants must be spitted.	ہم تو بیچارے ہیں مرغ ایک جنگلي

FABLE XVI.

The Pin and the Needle.

A pin, who long had serv'd a beauty,
Proficient in the toilet's duty,
Had form'd her sleeve, confin'd her, hair,
Or giv'n her knot a smarter air,
Now nearest to her heart was plac'd,
Now in her mantua's tails disgrac'd:
But could she partial fortune blame,
Who saw her lovers serv'd the same?
At length, from all her honours cast,
Through various turns of life she past;
Now glitter'd on a taylor's arm;
Now kept a beggar's infant warm;
Now, rang'd within a miser's coat,
Contributes to his yearly groat;
Now rais'd again from low approach,
She visits in the doctor's coach;
Here, there, by various fortune tost,
At last in Gresham hall was lost.
Charm'd with the wonders of the show,
On every side, above, below,

* ۱۶ قصّه *

* الپیں اور سوئي کا *

ایک حسینه پاس ایک الپین تهي
تهي وه آرایش کے ازبس کام کي
رهتي وه بالوں میں چُنکر آستیں
بند کي دوني چتک کرتي کهیں
جسکو رکهتي تهي وه سینے سے لگا
اب اُسے دامن په بے عزّت کیا
کهه نهیں سکتي وه قسمت کو بُرا
کونسے عاشق نے کام ایسا کیا
آخرش عزّت گوائي هر طرح
زندگي اپني گهمائي هر طرح
دنت پر درزیکے اب چمکے هی پر
گرم کرتي هی غریبونکے پسر
رهکے اب کُرتي میں وه کنجوس کي
سال بهرصرفے سے رکهتي هی غني
اب وه پهر نیچے سے اُپر کوگئي
هاتهه گاڑي پر طبیبونکے چڑهي
اپني قسمت کو اُلٹ هر جاگئي
پهر گریشامي مکانمیں گم هوئي
اور چمک سے مهو اپني کر دیا
نیچے اُپر چار سو روشن هوا
* اکسي مقام کا نام *

She now of this or that inquires,
What least was understood admires.
'Tis plain, each thing so struck her mind,
Her head's of virtuoso kind.
And pray what's this, and this, dear Sir?
A needle, says the interpreter.
She knew the name. And thus the fool
Address'd her as a taylor's tool.
A needle with that filthy stone,
Quite idle, all with rust o'ergown!
You better might employ your parts,
And aid the sempstress in her arts.
But tell me how the friendship grew
Between that paltry flint and you?
Friend, says the needle, cease to blame,
I follow real worth and fame.
Know'st thou the loadstone's pow'r and art,
That virtue virtues can impart?
Of all his talents I partake,
Who then can such a friend forsake?
'Tis I direct the pilot's hand
To shun the rocks and treacherous sand:

اب هوئي هر چيز کي تحقيق پر
ديکهه تهورا هوتي حيرت بيشتر
سهل سے هر چيز پر هوتي نظر
ديکهه نادر چيزيں فهم اُسکا بڑها
بولي وه اي دوست يهه کيا چيز هی
ترجماں بولا که سوزن هی يهه شی
جانکر وه نام بولی بے شعور
توبهي هی هتهيار درزيکي ضرور
هوجو سوزن ساتهه مقناطيس کے
هی نکمّي اور زنگ اُسپر چڑهے
اب تم اپنے کام ميں مصروف هو
اور مدد درزن کے کامونميں کرو
پر کهو يهه دوستي کيونکر هوئي
ايسے ادنی سنگ سے اور تم سے جي
بولی سوزن دوست بد نامي نه دو
کيونکه ميں چاهوں هوں خوشنامي که هو
جانو مقناطيس کي تم خاصيت
خاصيت سے خاصيت هی ثابت
اُسکي لے ليتي هوں خاصيت تمام
کون چهوڑے دوست کو ايسے مدام
ميں جهازونکي هوں هادي راهبر
چرسے دهوکهنے سے بچاؤں بيشتر

By me the distant world is known,
And either India is our own.
Had I with milliners been bred,
What had I been? the guide of thread,
And drudg'd as vulgar Needles do,
Of no more consequence than you.

مُلك مجھسے دور کا معلوم ھو
اوْر ھندستان میرا ھی سنو
پاس بزّازونکے پلتي میں اگر
ھوتي رشتے بن میں کسکي راھبر
پوچ سوئیونکي طرح بنتي غلام
تم سے عزّت میں میں رھتي کم مدام

Fable XVII.

The Shepherd's Dog and the Wolf.

* ۱۷ قصّہ *

* ایک چرواھے اوْر کتّے اوْر بھیڑیئے کا *

A Wolf with hunger fierce and bold,
Ravag'd the plains, and thinn'd the fold:
Deep in the wood secure he lay,
The thefts of night regal'd the day.
In vain the shepherd's wakeful care
Had spread the toils, and watch'd the snare:
In vain the dog pursu'd his pace,
The fleeter robber mock'd the chase.
As Lightfoot rang'd the forest round,
By chance his foe's retreat he found.
Let us awhile the war suspend,
And reason as from friend to friend.
A truce; replies the wolf. 'Tis done.
The dog the parley thus begun.

کرکے ھمّت بھیڑیا ایک بھوکھے سے
کھیت اوربھیڑونکو کھاتا لوٹ کے
پھر رھا ایک دشت میں جاکر بڑے
جمع کرتا رات کو دِنکے لئے
جاگتا تھا شبکو چرواھا عبث
اُسنے واں پھندا لگایا تھا عبث
پیچھے پیچھے سگ بھي جاتا اُسکے سُست
پاسباني پر وہ ھنستا دزدِ چست
جلد رو وہ چور جنگل میں پھرا
دیکھا دشمن کا مکاں تھا واں چھپا
جنگ اب مؤقوف رکّھا چاھئے
حال مثلِ دوست سمجھا چاھئے
یہہ کہا اُس بھیڑیئے نے اوْر کیا
پھر وہ سگ تقریر خوش کرنے لگا

How can that strong intrepid mind	کسطرح سے دل نڈر یہہ آپ کا
Attack a weak defenceless kind?	ایسے ادنی جانور پر ہی لگا
Those jaws should prey on nobler food,	کیونکہ اِس منہہ میں پڑے صیدِ کلاں
And drink the boar's and lion's blood;	مارئے حق ہی بنیلے سنگھہ ہاں
Great souls with generous pity melt,	اہل دل ہیں رحم سے ازبس بھرے
Which coward tyrants never felt.	جسکو بدطینت نہیں پہچانتے
How harmless is our fleecy care!	پشم والی قوم ہیں ہم خوب جي
Be brave, and let thy mercy spare.	ہو تم اہلِ دل بچاؤ اُنکا جي
Friend, says the Wolf, the matter, weigh:	دوستو سمجھو بھڑے نے یہہ کہا
Nature design'd us beasts of prey;	ہمکو خالق نے شکاري ہی کیا
As such, when hunger finds a treat,	صید مِلتا بھوکھہ میں ہی اِسلئے
'Tis necessary Wolves should eat.	ہی بِھڑیکي وہ غذا اِسواسطے
If mindful of the bleating weal,	ہو تمہیں منظور بھیڑونکا جو سُکھہ
Thy bosom burn with real zeal;	اور جو کھاؤ رحم اِنپر دیکھہ دُکھہ
Hence, and thy tyrant lord beseech:	پالنے والے کي تب منّت کرو
To him repeat the moving speech:	باتیں رحم آلودہ تم اُسّے کہو
A Wolf eats sheep but now and then,	بھیڑیا کھاتا ہی بھیڑیں گاہ گاہ
Ten thousands are devour'd by men.	آدمي کھاتا ہی ہر شام و پگاہ
An open foe may prove a curse,	ظاہري دشمن کو کوسو تم بکد
But a pretended friend is worse.	ظاہري پر دوست ہی اِنسب سے بد

FABLE XVIII.

* ۱۸ قصّہ *

The Painter who pleased Nobody and every Body.

* مصوّر کا جسنے سبکو خوش کیا *
* اور کسیکو نہیں *

Lest man suspect your tale untrue,
Keep probability in view.

چا ہو گر اپني کہاني معتبر
غیرممکن بات پر رکھّو نظر

The trav'ller leaping o'er those bounds,
The credit of his book confounds.

ایک مسافر نے اِس آئیں کو اُلٹ
ڈالا شک تصنیف میں اپني نپٹ

Who with his tongue hath armies routed,
Makes ev'n his real courage doubted:

منتشر سبکو کتابت سے کیا
حق سخن بھي شک میں اپنا کھو دیا

But flatt'ry never seems absurd;
The flatter'd always take your word:

پر خوش آمد بے ثمر ہوتي نہیں
جو خوش آمد خواہ سمجھیں ہیں یقیں

Impossibilities seem just;
They take the strongest praise on trust.

غیرممکن کو وہ سمجھیں معتبر
جھوٹھہ کو وے حق سمجھتے ہیں مگر

Hyperboles, tho' ne'er so great,
Will still come short of self-conceit.

جھوٹھہ بات اِتني بڑي ہوتي ہی کیا
جسقدر غرّہ خودي کا ہی بڑا

So very like a Painter drew,
That ev'ry eye the picture knew;
He hit complexion, feature, air,
So just, the life itself was there.

ایک مصوّر نے یہہ کھینچي شکل تھي
دیکھکر پہچانے جسکو ہر کوئي
اُسکي وضع وشکل ورنگت خوب تھي
جان تھي گویا کہ اِسمیں بھي پڑي

No flatt'ry with his colours laid,
To bloom restor'd the faded maid:
He gave each muscle all its strength;
The mouth, the chin, the nose's length.

بوڑھي عورت کو بنایا تھا جواں
تھا تفاوت رنگ کا اِسمیں کہاں
اُسکو تھا کھینچا توانا اور چست
بیني ورخ اور زنخ تھا بس درست

His honest pencil touch'd with truth,
پاس کچھہ کلکِ مصوّر کو نہ تھا

And mark'd the date of age and youth.
اُسمیں نقشہ تھا جواني کا کھینچا

He lost his friends, his practice fail'd;
اُسنے کھوئے دوست اپنے کام کے

Truth should not always be reveal'd:
کیونکہ سچ ہروقت پر کیا چاہئے

In dusty piles his pictures lay,
خاک میں تھیں اُسکي تصویریں ملیں

For no one sent the second pay.
کیونکہ جو ایک بار آتا پھر نہیں

Two bustos, fraught with every grace,
کھینچیں تصویڑیں تھیں اِنکي خوب دو

A Venus' and Apollo's face,
کام دیو اوڑھی رتي مشہور جو

He placed in view: resolv'd to please,
تھیں دوکاں کي زیب وہ دونوسدا

Whoever sat, he drew from these;
سبکي صورت ویسي ھی وہ کھینچتا

From these corrected ev'ry feature,
کرتا نقشہ سُبکا وہ اُنسے درست

And spirited each awkward creature.
احمقونکوخوش وہ کرتا چستچست

All things were set; the hour was come,
پاس تھا سامان ھرایک نوع کا

His pallet ready o'er his thumb.
رکھتا برتن ھاتھہ میں ھر رنگ کا

My lord appear'd: and seated right
سامنے پھر خواجہ آکر بیٹھتا

In proper attitue and light,
اپنے تیئں سج کر نہایت بن بنا

The painter look'd, he sketch'd the piece,
کھینچتا نقل اُسکے رخ کي جسگھڑي

Then dipt his pencil, talk'd of Greece,
کرتا بھلا نیکو کپ یونان کي

Of Titian's tints, of Guido's air;
تیئسن وگیڈ و کے نقشے کا بیاں

Those eyes, my Lord, the spirit there
کرکے کہتا ایسي آکھوںمیں ھی جاں

Might well a Raphael's hand require,
رئفیل کا یاں قلم ھو چاھئے

To give them all the native fire;
اوڑ تمہاری شکل کے اِس نور سے

The features fraught with sense and wit,
You'll grant are very hard to hit;
But yet with patience you shall view
As much as paint and art can do.
Observe the work. My Lord reply'd,
'Till now I thought my mouth was wide;
Besides, my nose is somewhat long;
Dear Sir, for me, 'tis far too young.

Oh! pardon me, the artist cry'd;
In this, we painters must decide.
The piece ev'n common eyes must strike,
I warrant it extremely like.

My Lord examin'd it anew;
No looking-glass seem'd half so true.
A lady came, with borrow'd grace,
He from his Venus form'd her face.
Her lover prais'd the painter's art;
So like the picture in his heart!
To ev'ry age some charm he lent;
Ev'n beauties were almost content.
Throug all the town his art they prais'd,
His custom grew, his price was rais'd.

صاف ظاہر ہی کہ ہوصاحب شعور
دیکھکر سمجھوگے محنت کوضرور
تڑ بھي گھبرانا نہیں لازم تمہیں
ہی مصوّر جبتک اپنے کام میں
خواجہ کہتا دیکھو تم اِس شکل کو
منہہ مِرا چوڑا ہی یہہ توتم سنو
ناک لانبي اِسمیں میري سي کہاں
ای مصوّر یہہ تونقشہ ہی جواں

بولتا وہ اِسسے بس کیجے معاف
تبھہ نہیں سکتا ہوں بن لاف وگزاف
ہوتے ہیں خوش دیکھہ سب ایسي کشش
لو اِسے کہتا ہوں میں بے غِلّ وغش

خواجہ کہتا بس تعجب ہی یہي
سچ نہ نصف اِسسے ہی آئینہ میں بھي
خوبصورت زن کوئي گر آ گئي
اُسکي صورت جھٹ رتي کي کھینچ دي
اُسکا عاشق بھي مصوّر کي ثنا
دیکھکر دل میں پھر خوش ہوتا ہوا
سب کي صورت کھینچتا تھا وہ بھلي
عورتیں اِسسے بہت خوش تھیں جبھي
شہر میں خوش نام پھر وہ ہو گیا
گرم بازار اُسکا تب ہونے لگا

Had he the real likeness shown,
Would any man the picture own?
But when thus happily he wrought,
Each found the likeness in his thought.

گر مطابق شکل کے وہ کھینچتا
جنس اُسکي کوٗن پھر لیتا بھلا
کھینچتا جب کچھہ وہ صحت سے وَلے
اپني صورت دلمیں سب تب ٹھانتے

Fable XIX.

* ۱۹ قصّہ *

The Lion and the Cub.

* سنگھہ اوٗر اُسکے بچّے کا *

How fond are men of rule and place,
Who court it from the mean and base!
These cannot bear an equal nigh,
But from superior merit fly.
They love the cellar's vulgar joke,
And lose their hours in ale and smoke;
There o'er some petty club preside!
So poor, so paltry is their pride!
Nay, ev'n with fools whole nights will sit,
In hopes to be supreme in wit.
If these can read, to these I write,
To set their worth in truest light.
A Lion cub, of sordid mind,
Avoided all the lion kind;
Fond of applause, he sought the feasts
Of vulgar and ignoble beasts;

گھر میں رہ جو چاھتے ھیں نیکیاں
پوچ عقلیں اُنکو ملتي ھیں وھاں
چاھتے ھیں ایک سي عزّت رھے
جوٗھرونسے پر بڑے ھیں بھاگتے
ٹھٹھے بازیکو بھلا ھیں جانتے
میکشي قلیاں کشي کرتے ھیں وے
کوئي بنتا صدر ھي محفل میں جا
ھی تکبُّر اِسلئے اُسکا بُرا
بیٹھیں یا راتونکو دیوانونمیں مل
تا کہیں اُنکے تئیں ھشیار دل
جومیں لکھتا ھوں پڑھیں گر غوٗر کر
تب یقیں ھی اُنکو گُن سے ھو خبر
کر حقارت ایک بچّہ سنگھہ کا
قوٗم اپني چھوڑ اوٗرونمیں ملا
شادیاں ڈھونڈے تھا تحسیں کے لئے
نیچ چھوٹے جانور ھمراہ لے

With asses all his time he spent,
ایک گدھے کے پاس پھر رہنے لگا

Their club's perpetual president.
صدر محفل وہ ہمیشہ واں رہا

He caught their manners, looks, and airs;
سب ڈھب اُنکے سیکھے اُنکے درمیان

An ass in every thing, but ears:
وضع خر سب ہوگئي ليکن نہ کان

If e'er his highness meant a joke,
گر کبھي کچھہ رمز کرتا بانکات

They grinn'd applause before he spoke;
تب وہ سب اُسکے صفت کي کرتے بات

But at each word, what shouts of praise!
چاپلوسي کر کے یہہ کہتے سبھي

Good gods! how natural he brays!
واہ بولی تو ہماري سي ہوئي

Elate with flatt'ry and conceit,
اِس خوش آمد پروہ بھولا کر غرور

He seeks his royal sire's retreat;
باپ پاس اپنے گیا کرکر سرور

Forward, and fond to show his parts,
پھر کیا ظاہر وہاں اپنا ہنر

His highness brays; the Lion starts.
وہ ہوا دق جوں یہہ بولا مثل خر

Puppy, that curs'd vociferation
بولا اي احمق گدھا کس جا بنا

Betrays thy life and conversation:
تجھمیں سب خر کا چلن ظاہر ہوا

Coxcombs, an ever noisy race,
بانکے جتنے ہیں وہ کرتے ہیں فساد

Are trumpets of their own disgrace.
بد یئں ظاہر کر نیکو بنتے ہیں راد

Why so severe! the Cub replies;
اُسکے بچّے نے کہا دق کیوں ہوئے

Our senate always held me wise.
تمکو توسب ہیں معزز جانتے

How weak is pride! returns the Sire;
بولا وہ ادنی سي ایک شی ہی غرور

All fools are vain, when fools admire!
جو ہی مورکھہ اِسے وہ خوش ہی ضرور

But know, what stupid asses prize,
جان لو جسکو گدھا اچھا کہے

Lions, and noble beasts despise.
کیوں نہ اُسے سنگھہ کو نفرت رہے

Fable XX.

The old Hen and the Cock.

Restrain your child; you'll soon believe
The text which says, we sprung from Eve.
As an old Hen led forth her train,
And seem'd to peck to shew the grain;
She rak'd the chaff, she scratch'd the ground,
And glean'd the spacious yard around.
A giddy chick, to try her wings,
On the well's narrow margin springs,
And prone she drops. The mother's breast,
All day with sorrow was possess'd.
A Cock she met; her son she knew;
And in her heart affection grew.
My son, says she, I grant your years
Have reach'd beyond a mother's cares.
I see you vig'rous, strong, and bold;
I hear with joy your triumphs told;
'Tis not from Cocks thy fate I dread;
But let thy ever wary tread

* ۲۰ قصہ *

* بُڈّھي مرغي اؤر مرغ کا *

فکر لڑکونکے کرو تعلیم کي
کیونکہ ہم حوّا سے پیدا ہیں سبھي
بچّے لے پھرتي تھي ایک مرغي ضعیف
اُنکو چگنا تھي سکھاتي وہ حریف
کوڑا کرکٹ ڈالتي سارا کُرید
پھرتي آنگن میں وہ رکھکے دلمیں بھید
آزمانے زور ایک چنگنا گیا
مُن پہ وہ ایک چاہ کي اُڑکر چڑھا
بھیتر اُسکے گر کے اپني ما کا دل
دن بھر اُسنے غمسے رکّھا مضمحل
اؤر ایک بچّا جو اُسکے ساتھہ تھا
اُسکا دلمیں رحم پیدا ہو گیا
بولی مرغي بچّے تیري زندگي
اب حفاظت سے مرے باہر ہوئي
کیونکہ تجکو طاقت و ہمّت ہی اب
سُن کے تیري فتح ہوں مغموم کب
موت سے تیري نہیں ڈرتي ہوں میں
تیري کم فہمي سے پر مرتي ہوں میں

Avoid yon well; that fatal place
Is sure perdition to our race.
Print this my counsel on thy breast;
To the just gods I leave the rest.
He thank'd her care; yet day by day
His bosom burn'd to disobey;
And ev'ry time the well he saw,
Scorn'd in his heart the foolish law:
Near and more near each day he drew,
And long'd to try the dangr'ous view.
Why was this idle charge? he cries,
Let courage famale fears despise.
Or did she doubt my heart was brave,
And therefore this injunction gave?
Or does her harvest store the place,
A treasure for her younger race,
And would she thus my search prevent?
I stand resolv'd, and dare th' event.
Thus said. He mounts the margin's round,
Anpd pries into the depth profound.
He stretch'd his neck, and from below
With stretching neck, advanc'd a foe;

پاس جانا چھوڑ دے اِس چاہ کے
تا مِري اؤلاد کچھہ باقي رہے
دل میں رکھو تم نصیحت نت مِري
ہی توکّل بس خدا پر مجھکو بھي
اُسنے اِسکي کي صفت لیکن مدام
اُسکي ضد پر کُل کیا کرتا تھا کام
اؤر ہر دم دیکھکر اُس چاہ کو
پند ما کي جانتا بد یہہ سنو
روز اُسکے پاس وہ پھرنے لگا
مستعد وہ جان کھونے پر ہوا
کیوں نصیحت کي مجھے اُسنے کہا
مردمي سے ما کے ڈرنے پر ہنسا
اؤر کہا ہمّت پہ میري شک کیا
اِسطرح سے اُسنے جو مجکو کہا
واں مگر ہی اُسکے کچھہ کھا نیکي شی
اؤر اُسمیں حق ہمارا بھي تو ہی
چھوڑ دیں کیا اُسکے کہنے پر تلاش
کر شجاعت اِسمیں ڈالیں اپني لاش
کہکے یہہ چہ کے کنارے پر چڑھا
جھانکنے بہتر پھر اُسکے وہ لگا
دیکھا جسں م آب میں سر کو پُھلا
دشمن اُسکا واں مقابل اُسمیں تھا

With wrath his ruffled plumes he rears,
The foe with ruffled plumes appears:
Threat answer'd threat, his fury grew
Headlong to meet the war he flew;
But when the wat'ry death he found,
He thus lamented as he drown'd.

I ne'er had been in this condition,
But for my mother's prohibition.

FABLE XXI.

The Rat-Catcher and Cats.

The rats by night such mischief did,
Betty was every morning chid:
They undermin'd whole sides of bacon,
Her cheese was sapp'd her tarts, were taken.
Her pasties, fenc'd with thickest paste
Were all demolish'd and laid waste.

She curs'd the cat for want of duty,
Who left her foes a constant booty.

An Engineer, of noted skill,
Engag'd to stop the growing ill.

From room to room he now surveys
Their haunts, their works, their secret ways;

خشمگیں ہوکر اُٹھیرے بال و پر
آپ میں ویسا ہی کچھہ آیا نظر
دیکھکر وہ وضع اُسکی یہہ چڑا
خود لڑائی کے لئے نیچے گرا
لیک پانی میں جو وہ مرنے لگا
کیا تاسف اؤر جان کندن ہوا
بولا یہہ مشکل ندیکھی تھی کبھی
منع سے ما کے مگر دیکھی یہی

* ۲۱ قصّہ *

* چوہے اور بلّی کا *

یہہ بلی کرتا وہ شبکو موش تھا
جو بیٹی کی چیزیں لاتا تھا چُرا
گوشت رہتا جس جگہہ وہ کھودتا
اؤر پنیر آچار کھاتا وہ چھپا
جتنی شی کھانے کی تھی محفوظ واں
اُسکو وہ نقصان کرتا اؤر زیاں
اپنی بلّی کو دُعا دل اُسنے دی
کیونکہ وہ چوہونکو کیوں تھی چھوڑتی
ایک تھا کلساز واں مشہور جو
یہہ بلی کھو نیکو آیا شاد ہو
جستجو تہہ خانو نمیں کرنے لگا
راہ چوہونکی وہاں تھا ڈھونڈتا
* انام کسی عؤرت کا *

Finds where they 'scape an ambuscade,
بھاگنے کي اُنکے ديکھي اُسنے راہ

And whence the nightly sally's made.
اؤر کي رہنے کے بِل پر بھي نگاہ

An envious Cat, from place to place,
ايک بِلّي جو وہاں حاسد سي تھي

Unseen, attends his silent pace:
چھپکے وہ کلساز کے پيچھے گئي

She saw that, if his trade went on,
سمجھا اُسنے گر ھنر اِسکا چلے

The purring race must be undone;
تؤ بيچاري گربہہ لاحاصل پھرے

So, secretly removes his baits,
اُسکے پھندونکو تفاوت کر ديا

And ev'ry stratagem defeats.
اُسکي حکمت کو بِگاڑا اُسنے جا

Again he sets the poison'd toils,
پھر لگايا اُسنے پھندا اُس جگہہ

And Puss again the labour foils.
کاٹ دي پھر اُسنے جا اُسکي گرہ

What foe (to frustrate my designs)
بولا کلگر کؤن يہہ دشمن شتاب

My schemes thus nightly countermines?
حکمتونکو ميري کرتا ھی خراب

Incens'd, he cries, this very hour
اؤر کہا اُسنے خفا ھوکر يہي

The wretch shall bleed beneath my power.
ماروں اِس بد بخت کو ميں بس ابھي

So said, a pond'rous trap he brought;
ايک بڑا پھندا لگايا اُسنے واں

And in the fact poor Puss was caught.
اؤر پھسي بِلّي وہ اُسميں ناگہاں

Smuggler, says he, thou shalt be made
تب وہ بولا اب دکھاؤنگا تجھے

A victim to our loss of trade.
لطف چوري کا تجھے ميں مار کے

The captive Cat, with piteous mews,
وہ مُقيّد بِلّي بولي درد سے

For pardon, life, and freedom sues.
چھوڑ دو مجکو خدا کے واسطے

A sister of the science spare;
کيونکہ ميں بھي تمسے ھوں صاحب ھنر

One int'rest is our common care.
دونو ھم گويا کہ ھيں ايک کام پر

What insolence ! the man reply'd ; بولا وہ اللہ تجکو یہہ غرور

Shall Cats with us the game divide ? همسري بلّي کرے اپنے حضور

Were all your interloping band خوب بڑھہ جاوے تمہارا گرگروہ

Extinguish'd, or expell'd the land, تب رہیں دنیا میں ہم ہوکر ستوہ

We Rat-catchers might raise our fees, اؤر نہو یہہ تؤ ہوقدر اپني کثیر

Sole guardians of a nation's cheese ! اؤر بچاویں ہم فقط جنسِ پنیر

A Cat, who saw the lifted knife, دیکھا بلّي نے اُسے کھینچے چھري

Thus spoke, and sav'd her sister's life. جان یہہ کہکر کہ بچوا اپني لي

In ev'ry age and clime we see, همنے دیکھے ملک پر دیکھا نہیں

Two of a trade can ne'er agree. متّفق هم پیشہ آپسمیں کہیں

Each hates his neighbour for encroaching ; کہتے ہیں بد اپنے همسایونکو وے

'Squire atigmatizes 'squire for poaching ; اؤر تونگر کو تونگر بد کہے

Beauties with beauties are in arms, ایک حسینہ دوسري سے نت لڑے

And scandal pelts each others' charms: اصل خوبي کو بدي سے چھوڑدے

Kings too their neighbour kings dethrone, پادشہ کے پادشہ لڑتا هی ساتھہ

In hope to make the world their own. اسلئے جو ملک آوے اُسکے هاتھہ

But let us limit our desires ; چاهئے هم بھي قناعت اب کریں

Not war like beauties, kings, and 'squires ! عؤرتونکي طرح کیا لڑتے رہیں

For though we both one prey pursue, دونوهم پیشہ هیں هم اؤرتم ولے

There's game enough of us and you. جوکہ ملتا هي بہت هي وہ ملے

FABLE XXII.

A Goat without a Beard.

'Tis certain, that the modish passions
Descend among the crowd, like fashions.
Excuse me then, if pride, conceit,
(The manners of the fair and great,)
I give to monkeys, asses, dogs,
Fleas owls, goats, butterflies, and hogs.
I say that these are proud. What then?
I never said, they equal men.

A Goat (as vain as Goat can be)
Affected singularity.
When'er a thymy bank he found,
He roll'd upon the fragrant ground;
And then with fond attention stood,
Fix'd o'er his image in the flood.
I hate my frowzy beard, he cries;
My youth is lost in this disguise.
Did not the females know my vigour,
Well might they loath this rev'rend figure.
Resolv'd to smooth his shaggy face,
He sought the barber of the place.

* ٢٢ قصه *

* بے ریش بکرے کا *

عادتِ اِنسان هی حرص وهوا
آدمي اُسپر نپت هی مبتلا
جب یهه هی معذور مجکو جانئے
اغنیا اؤر مهه رخونکي طرح سے
بندر وسگ بوم وخر یا نحل بس
سؤر وبز تیتري کو هی هوس
تب کهوں اُنکو بهي کیا مغرور میں
یهه نه هرگز آدمي کي طرح هیں

ایک بکرے کو که وه کیسا هي هو
کبرکي اِسمیں بهي کچهه هوویگي بو
هیرکو ایک باغ میں بکرا گیا
اؤر کسي گلبن میں تها وه لوٹتا
لوٹ کر اُٹها په خواهش تهي وهي
آب میں پهرا پني صورت دیکهه لی
اُجلي داڑهي دیکهه نفرت کها گیا
اِسنے کهویا اب جواني کو کها
جانتیں هیں بکریاں طاقت مري
ورنه هوتي خوب مجهپر تؤهنسي
مستعد داڑهي، موڈانے پر هوا
آخرش وه نائي کے خود گهر گیا

A flippant monkey, spruce and smart,
ایک بندر تھا وہاں خوش وضع سا

Hard by, profess'd the dapper art:
وہ نہایت زیرک وچالاک تھا

His pole with pewter basons hung,
تھی چموٹی اُسکی آویزاں وہاں

Black rotten teeth in order strung,
اوڑپروئے دانت کالے تھے عیاں

Rang'd cups that in the window stood,
تھے جھروکھے روھاں برتن دھرے

Lin'd with red rags, to look like blood,
سرخ کپڑونکے سبب وہ سرخ تھے

Did well his threefold trade explain,
تین پیشے اُنسے تھے یہہ بر ملا

Who shav'd, drew teeth, and breath'd a vein.
ایک حجامت فصد دنداں تورنا

The Goat he welcomes with an air
اِسنے اُس بکرے کی جھرتعظیم کی

And seats him in his wooden chair:
بیٹھنے کوایک چوبیں چوکی دی

Mouth, nose, and cheek, the lather hides;
ناک منہہ سابن بھگا کر تر کیا

Light, smooth, and swift, the razor glides.
اُسترا اُسکے دیا مُنہہ پر پھرا

I hope your custom, Sir, says Pug,
بولا بندر اب ہوئی دونی بہار

Sure never face was half so smug!
منہہ تمھارا اب ہوا مہتاب وار

The Goat, impatient for applause,
سُن یہہ وصف اپنا وہ بے دَم ہوگیا

Swift to the neighbouring hill withdraws;
کوہ کی جانب وہ جلد اپنے گیا

The shaggy people grinn'd and star'd.
بکریوں نے دیکھکر اُسکو کہا

Heighday! what's here? without a beard!
واہ یہہ بن ریش کا چہرا ہی کیا

Say, brother, whence the dire disgrace?
کیا بنائی شکل تمنے بھائی آؤ

What envious hand hath robb'd your face?
حاسد ونے کیا کیا منہہ پر چڑھاؤ

When thus the fop, with smiles of scorn,
مسکرا کر بولا وہ بانکا سنو

Are beards by civil nations worn?
چھوڑتے اشراف ہیں کیا ریش کو

Ev'n Muscovites have mow'd their chins.
بعضے هیں داڑهي کتروا تے مدام

Shall we, like formal capuchins,
هم بهي کیا بن جائیں مُلّا نیک نام

Stubborn in pride, retain the mode,
اُڈر غرور اُنکي طرح هم بهي کریں

And bear about the hairy load?
بوجهه بالونکا لئے کیا هم پهریں

Whene'er we through the village stray,
شهرمیں جاتاهوں جب میں خیر سے

Are we not mock'd along the way;
راه میں لڑکے چڑاتے هیں مجهے

Insulted with loud shouts of scorn,
هنستے هیں مجهپر بڑي آواز سے

By boys our beards disgrac'd and torn?
ریش کولڑکے نهیں هیں چهوڑتے

Were you no more with Goats to dwell,
ریش والے گر بزو نمیں تم رهو

Brother, I grant you reason well,
بهائي تب سمجهوں که سمجهے نیک هو

Replies a bearded chief. Beside,
ایک بڑي داڑهي کا بکرا بول اُٹها

If boys can mortify the pride,
یهه که گر لڑکے ستاویں اب بهي آ

How wilt thou stand the ridicule
تو گوارا کسطرح هوگا تجهے

Of our whole flock? affected fool!
اے دوانے بهڑوے اُچهے ذات کے

Coxcombs, distinguish'd from the rest,
سب سے زیادہ توهی شهدا ای لعیں

To all but coxcombs are a jest.
لایق تضحیک هی تو بالیقیں

Fable XXIII.

* ٢٣ قصّه *

The old Woman and her Cats.

* بوڑهي عوڑت اور اُسکي بلّي کا *

Who friendship with a knave hath made,
جو کریں هیں دوستي مکّار سے

Is judg'd a partner in the trade.
کسطرح اس پنتهه سے بچتے هیں وے

The matron, who conducts abroad
خوب صورت گهوڑے جو باهر هو زن

A willing nymph, is thought a bawd;
اُسکو کتني سب کهیں هو طعنه زن

And if a modest girl is seen
پارسا عورت کو دیکھیں گر کبھي

With one who cures a lover's spleen,
فاحشہ عورت کي کرتے همرهي

We guess her, not extremely nice,
تب کہینگے هم اُسے کیا پارسا

And only wish to know her price.
بلکہ پوچھینگے کہ لیگي همسے کیا

'Tis thus, that on the choice of friends
یونہیں موقوف خاص ایک دوستپر

Our good or evil name depends.
اپني خوش نامي و بد نامي مگر

A wrinkled Hag, of wicked fame,
تھي چڑیل ایک جا نپت بوڑهي ضعیف

Beside a little smoky flame
آگ پر دهوني رماکر وہ کسیف

Sate hov'ring, pinch'd with age and frost;
کُبڑے پن سے تاپتي سرما میں تھي

Her shrivell'd hands, with veins emboss'd,
رگ بهرے هاتهہ اوڑتھي وہ کانپتي

Upon her knees her weight sustains,
با رگھٹنوں پڑ دیا تھا رکھہ کے هاتهہ

While palsy shook her crazy brains:
اوڑ لقوے کے سبب خفقان تھا ساتهہ

She mumbles forth her backward pray'rs,
وہ عبادت سے معطّل هو گئي

An untam'd scold of fourscore years.
کیونکہ تھي اسّي برس کے عمر کي

About her swarm'd a num'rous brood
بچّے بلّي کے تھے اُسکے آس پاس

Of Cats, who lank with honger mew'd,
بهوکهہ سے تھے چیختے هو بد حواس

Teaz'd with their cries, her choler grew,
اُنکے چلّانے سے وہ دق هو گئي

And thus she sputter'd. Hence, ye crew.
دورهو بکبک کے یہہ کہنے لگي

Fool that I was, to entertain
میں دواني تھي جو پالیں بلّیاں

Such imps, such fiends, a hellish train!
یہہ نجس دوزخ کي رهنے والیاں

Had ye been never hous'd and nurs'd,
میں نہ تمکو پالتي گر شوق سے

I for a witch had ne'er been curs'd.
تو کوئي ڈاین کہتا پھر مجھے

To you I owe, that crowds of boys
Worry me with eternal noise;
Straws laid across, my pace retard,
The horse-shoe's nail'd (each threshold's guard),
The stunted broom the wenches hide,
For fear that I should up and ride!
They stick with pins my bleeding seat,
And bid me show my secret teat.
To hear you prate would vex a saint;
Who hath most reason of complaint?
Replies a Cat. Let's come to proof.
Had we ne'er starv'd beneath your roof,
We had, like others of our race,
In credit liv'd as beasts of chase.
'Tis infamy to serve a Hag;
Cats are thought imps, her broom a nag;
And boys against our lives combine,
Because, 'tis said, your cats have nine.

ھی تمھارے واسطے لڑکونسے کام
لوگ جا دو کرمتاتے ھیں مدام
نعل گھوڑونکا گڑھے چوکھٹ تلے
تا نہ جاؤں گھرمیں ھوویں تو نکے
گھنہ جھاڑو کوچھپا ویں عورتیں
یہہ سواري کیا چورا ویں عورتیں
فرش پر میرے نہ میخیں ٹھونکتیں
دیکھے چھاتي نہ میري وے کہیں
متقي دق ھوتے سن میري صدا
اور کسپر بنتیں یہہ باتیں بھلا
بولے بچّے بلّي کے یہہ ھی یقیں
گر نکرتے فاقہ یاں ھوکرحزیں
رھتے خوش پھر ھمتو اوروں کي طرح
صید لڑتے دھوند کھاتے با فرح
کام ڈاین کا نہایت ھی برا
بلّي بھوت اورجھاڑو کا گھوڑا ھوا
آتے ھیں لڑکے ھمیں بس مارنے
ھیں یہاں نو بلّیاں یہہ جانکے

FABLE XXIV.

The Butterfly and the Snail.

All upstarts, insolent in place,
Remind us of their vulgar race.

* ٢٤ قصّہ *

* تیتری اور گھونگھے کا *

ھیں نئے جتنے غني مغرور ھو
کہتے پھرتے ھیں وہ اپني اصل کو

As in the sunshine of the morn,
صبح کا جسطرح ہووے آفتاب

A Butterfly (but newly born)
ایک نئي تھي تیتري باآب وتاب

Sate proudly perking on a rose,
تھي وہ آسودہ گلونپر بیٹھہ کے

With pert conceit his bosom glows;
فخر کرتي تھي وہ بس اِسواسطے

His wings (all glorious to behold),
ہرطرح کے بازوؤں پر نقش تھے

Bedropt with azure, jet, and gold,
سبز کالے اوْر سُنہري رنگ کے

Wide he displays; the spangled dew
پنکھہ پھیلا اُوس سا اُجلا کیا

Reflects his eyes, and various hue.
اُسنے آنکھہ اوْر رنگ سب دکھلا دیا

His now forgotten friend, a Snail,
گھونگھا اُسکا تھوڑے دنکا بھولا دوست

Beneath his house, with slimy trail
گھر تلے سے اُسکے بانا صاف پوست

Crawls o'er the grass; whom when he spies,
گھاس پرجاتا تھا دیکھا اُسنے جب

In wrath he to the gard'ner cries;
باغباں سے یوں کہا کہا کر غضب

What means you peasant's daily toil,
روز محنت کیوں کریں ہیں باغباں

From choaking weeds to rid the soil?
جھوڑ جنگل صاف کرتے ہیں یہاں

Why wake you to the morning's care?
صبح کو ہرروز اُٹھتا ہی توکیوں

Why with new arts correct the year?
صاف رکھتا باغ بھی ہرسال یوں

Why glows the peach with crimson hue?
پیچ پھل کیوں پکنے دیتا ہی بھلا

And why the plumb's inviting blue?
سبز بیرونکو توکیوں ہی چھوڑتا

Were they to feast his waste design'd,
ہی لگاتا کیا شجر اِنکے لئے

That vermin of voracious kind?
ایسے پیٹو جانور کے واسطے

Crush then the slow, the pilf'ring race;
رنگنے والے جانور کو قتل کر

So purge thy garden from disgrace.
صاف رکھہ گلشن کو اپنے بیخطر

What arrogance ! the Snail reply'd;
How insolent his ups'art pride!
Had'st thou not thus, with insult vain,
Provok'd my patience to complain,
I had conceal'd thy meaner birth,
Nor trac'd thee to the scum of earth.
For scarce nine suns have wak'd the hours,
To swell the fruit, and paint the flow'rs,
Since I spy humbler life survey'd.

In base, in sordid guise array'd;
A hideous insect; vile, unclean,
You drag'd a slow and noisome train;
And from your spider bowels drew
Foul film, and spun the dirty clue.
I own my humble life, good friend;
Snail was I born, and Snail shall end.
And what's a Butterfly? At best,
He's but a caterpillar, drest;
And all thy race (a numerous seed)
Shall prove of caterpillar breed.

بولا سُن گھونگھا کہ یہہ کیا ھی دماغ
میں نیا آیا نہیں یاں ای کلاغ
گر مجھے تو اِس غرور و کبر سے
یوں نکہتا زشت طعنہ مار کے
تب غلاظت کا تِری کہتا نہ حال
اُس نجاست کی نکرتا قیل وقال
کیونکہ نؤد نسے تو پیدا ھی ھوئی
پھل لگے اؤر پھول پکڑے رنگ بھی
جبسے دیکھی ھی نجس خلقت تِری
تب سے ھی تونیچ گندی شکل کی
جب کہ تھی بد شکل تو اؤر ھؤلناک
تب تو بدوضعی سے رنگتی تھی بخاک
مثل مکڑی پیٹ سے نکلی ھی تو
کام کی سینیکے ھی ای زشت رو
میں غلاظت سے ھوں پیدا بالیقیں
گھونگھے میں پیدا ھوں مرتا ھوں وھیں
کسطرح ھی نیک پیدایش تِری
کیونکہ ایک کیڑے سے ھووے تیتری
جسکی خلقت ھی تمھاری طرح سے
کیڑونسے پیدا وہ نت ھوتا رھے

LIBRARY OF THE BOMBAY BRANCH OF THE ROYAL ASIATIC SOCIETY

Fable XXV.

* ٢٥ قصّه *

The Scold and the Parrot.

* ايک باتوني عورت اور طوطي

The husband thus reprov'd his wife:

اپني زوجہ کو يہہ کہتا تھا کوئي

Who deals in slander, lives in strife.

وقت کو جھگڑے ميں وہ تہي ڈالتي

Art thou the herald of disgrace,

بي بي تم قاصد ہو بد نامي کي کيا

Denouncing war to all thy race?

ذات کے جھگڑے ميں اپني جو بھلا

Can nothing quell thy thunder rage's,

آگ غصّے کي بُجھا سکتي نہيں

Which spares nor friend, nor sex, nor age?

جسّے وقت اُپنے نگہہ رکّھو کہيں

That vixen tongue of yours, my dear,

جانمن اِس سخت تيرے شور سے

Alarms our neighbours far and near.

تر تے ہمسايہ ہيں پاس اور دور کے

Good gods! 'tis like a rolling river,

سخت باتيں يا خدا مانند موج

That murm'ring flows, and flows for ever!

بڑھتيں ہيں اور پھيلتيں ہيں نوچ نوچ

Ne'er tir'd, perpetual discord sowing!

بوتي ہو تم تخم جھگڑ يکا مدام

Like fame, it gathers strength by going.

مثل خوش نامي بڑھے وہ صبح شام

Heighday; the flippant tongue replies,

بولي وہ بحرِ غضب ميں ہو کے غرق

How solemn is the fool! how wise!

احمق اور ہشيار ميں کِتا ہي فرق

Is nature's choicest gift debarr'd?

بات کب دنيا سے يہہ موقوف ہو

Nay, frown not; for I will be heard.

اور ہوا اِسکے نہ دھمکاؤ سنو

Women of late are finely ridden,

عورتونکي آگے آگے قدر تھي

A parrot's privilege forbidden!

طوطيونکا اور نہ تھا کچھہ دخل بھي

You praise his talk, his squalling song;

خوش ہو تم کيا اِنکي تيں تيں سے ميا ں

But wives are always in the wrong.

عورتيں ظالم نہيں ہوتيں ہيں ہاں

Now reputations flew in pieces
Of mothers, daughters, aunts, and nieces;
She ran the Parrot's language o'er,
Bawd, hussy, drunkard, slattern, whore;
On all the sex she vents her fury,
Tries and condemns without a jury.
At once the torrent of her words
Alarm'd cat, monkey, dog, and birds;
All join their forces to confound her!
Puss spits, the monkey chatters round her;
The yelping cur her heels assaults;
The magpye blabs out all her faults;
Poll, in the uproar, from his cage,
With this rebuke out-scream'd her rage.
A Parrot is for talking priz'd.
But prattling women are despis'd.
She who attacks another's honour,
Draws every living thing upon her.
Think, Madam, when you stretch your lungs,
That all your neigbours too have tongues.
One slander must ten thousand get,
The world with int'rest pays the debt.

آج کل عزّت سبھونکي گم ھوئي
ما ھو بیٹي یا چچي یا بھانجي
بات میں طوطي کي حد سے وہ بڑھی
فاحشہ کٹني سیہ رو خانگي
اِنسبھونپر خشم سب ظاھر کیا
بیخطا جرمانے کرتي ھی سدا
مؤج سے باتونکي بس ایک بارگي
بلّیں سگ بندر اؤر حیواں سبھي
ھو کے اِسے دق اِکھٹے ھو گئے
بلّي اؤر بندر سبھي تھے نوچتے
لپٹے آ قدمونسے کتنے جنگ جو
قچل بھي کہتا تھا اُسکي عیب کو
پؤل پنجر یسے نکل باھر ھوا
اپنا غصّہ اُسنے بھي ظاھر کیا
طوطي بد آواز کو گر پالئے
بکّي عؤرت پر نگھر میں ڈالئے
دوسریکا کھووے جو عزّت وقار
اُسے سب بیزار ھوویں ایک بار
کھولو تم اپني زباں کونہم سے
کیونکہ ھمسایہ بھي تمسے خوش رھے
ایک گالی دو ملیں تؤ دس ھزار
دئین کم پر سود ھی یاں بے شمار

Fable XXVI.

The Cur and the Mastiff.

A sneaking Cur, the master's spy,
Rewarded for his daily lie,
With secret jealousies and fears
Set all together by the ears;
Poor puss to-day was in disgrace,
Another cat supply'd her place;
The hound was beat, the Mastiff chid
The monkey was the room forbid;
Each to his dearest friend grew shy,
And none could tell the reason why.
A plan to rob the house was laid,
The thief with love seduc'd the maid
Cajol'd the Cur, and strok'd his head,
And bought his secrecy with bred.
He next the Mastiff's honour try'd
Whose honest jaws the bribe defy'd.
He stretch'd his hand to proffer more
The surly dog his fingers tore.
Swift ran the Cur; with indignation
The master took his information.

* ٢٦ قصه *

* چھوٹے اور بڑے کتے کا *

گرجي ايک سگ مثل گويند يکے تھا
اُسنے پايا آخرش پھل جھوٹھ کا
بغض پنہاں اور دھشت کے کلام
کان ميں مالک کے کرتا تھا مدام
ھوتيں بے عزت تھيں دُبلي بلّياں
اُنکے بدلے اور لاتا تھا وھاں
اچھے تازي سگ نکلواتا تھا مار
بندرونکا بھي چھوڑاتا کاروبار
دوستونسے بدگماں ھونے لگا
کوٹن کہہ سکتا سبب اِسکا ھی کيا
چورايک شب گھرميں آقا کے گھسا
پانسباں کواُسنے راضي کر ليا
پھيرا سر پر ھاتھہ پھسلايا اُسے
اپنا کام اُسنے کيا دولقمہ دے
پر پھاڑي سگ کي خصلت جان لي
جسنے اُن لقمونکي کي بيعزتي
اور وہ دينےلگا نزديک جا
جوں بڑھائے ھاتھہ زخمي کر ديا
تب وہ گرجي دوڑ کر بيھتر گھسا
اُسنے آقا کے تئيں چوکنا ديا

Hang him, the villain's curs'd, he cries,
And round his neck the halter ties.
The Dog his humble suit preferr'd,
And begg'd in justice to be heard;
The master sat. On either hand
The cited dogs confronting stand;
The Cur the bloody tale relates,
And, like a lawyer, aggravates.
Judge not unheard, the Mastiff cry'd,
But weigh the cause of either side.
Think not that treach'ry can be just,
Take not informers words on trust.
They ope their hand to ev'ry pay,
And you and me by turns betray.
He spoke. And all the truth appear'd;
The Cur was hang'd, the Mastiff clear'd.

بولا کیجے قتل اِس دروا مں کو
دي رسن اُسکے گلے میں یہہ سنو
وہ لگا رونے بیچارا زارزار
اؤر کہا اِنصاف کیجے بار بار
بیٹھا تب آقا اؤر اُسکے سامھنے
دونو وہ لسّان جا حاضر ہوئے
قتل کیجے اِسکو پھر اُسنے کہا
کیں وکیلونکي طرح باتیں بنا
تب وہ بولا سُنئے میري بھي ذرا
کہہ چکا وہ میرا بھي سُنئے کہا
حیلہ بازي کو نکیجے حق یقیں
باتیں گویندونکي سچ ہرگز نہیں
وہ تو رشوت کے لئے پھیلائیں ہاتھہ
ہاصي ہم تم کو بنا ویں اپنے ساتھہ
راست ہی یہہ اُسکے مالک نے کہا
مخلصي دي اِسکو قتل اُسکو کیا

Fable XXVII.

The Sick Man and the Angel.

Is there no hope? the sick Man said.
The silent doctor shook his head,
And took his leave with signs of sorrow,
Despairing of his fee to-morrow.

* ۲۷ قصّہ *

* ایک بیمار آدمي اؤر مَلَکُ الموت کا *

بولا ایک بیمار موت آئي قریب
دي جواب اُسکو اُتھا وانسے طبیب
ہوکے رخصت گھر کو آیا وہ حزیں
مِحنتانے کے لئے اپنے غمیں

When thus the Man with gasping breath ;	هانپ هانپ اُسدم کہا بیمار نے
I feel the chilling wound of death :	هی مقرّر موت کي ایذا مجھے
Since I must bid the world adieu,	جبتلک هو کوچ هستي سے مِرا
Let me my former life review.	کام جو کچھه هو سکے کر لوں بھلا
I grant, my bargains well were made,	میں یہه کہتا هوں که یہه اچّھا کیا
But all men over-reach in trade ;	هوتي اکثر هی تجارت میں دغا
'Tis self-defence is in each profession,	هر طرح لازم هي اپني بہتري
Sure self-defence is no transgression !	فی الحقیقت کیا گنہه اِسمیں هی جي
The little portion in my hands,	هی جو تھوڑا پاس میرے مال و زر
By good security on lands,	هی زمیں میں دفن وہ تو بیخطر
Is well increas'd. If unawares,	کم نہیں وہ ناگہاں تجویز سے
My justice to myself and heirs,	گرچه میں نے یا مِري اوْلاد نے
Hath let my debtor rot in jail,	بھیجا زندان میں کوئي هو غار میں
For want of good sufficient bail ;	معتبر ضامن نه پاکر هو غمیں
If I by writ, or bond, or deed,	میں نے دست آویز کي رو سے کبھي
Reduc'd a family to need,	قوْم جو ویراں کري هووے کوئي
My will hath made the world amends;	هی وصیت نامه سے اُسکا بھلا
My hope on charity depends.	جو مِلے بخشش کي پھر مجھکو جزا
When I am number'd with the dead,	بعد مرنے کے مِرے ای دوستو
And all my pious gifts are read,	جب پڑھیں گے نامۂ اعمال کو

By Heav'n and earth 'twill then be known,
جانینگے دونو جہانکے آدمي

My charities were amply shown.
بخشش اِسنے خوب ہی لله کي

An Angel came. Ah, friend! he cry'd,
بولا یہہ سن ایک ملک الله کا

No more in flatt'ring hope confide.
جھوٹھہ اِسّے بس زیادہ فکر کیا

Can thy good deeds in former times
کیا تمھارا کام آگے کا بھلا

Outweigh the balance of thy crimes?
بیشتر ہی معصیت سے کچھہ ذرا

What widow or what orphan prays
کوستے ہیں ہر گھڑي تیکو یتیم

To crown thy life with length of days?
کہتے ہیں مرتا نہیں ہی یہہ ظلیم

A pious action's in thy power,
وقت ہی کرنیکا نیکي بس یہي

Embrace with joy the happy hour,
خوش ہوتم اوڑکھونہہ ہرگز یہہ گھڑي

Now, while you draw the vital air,
جبتلک ہی زندگاني دم کےساتھہ

Prove your intention is sincere.
رکھونیّت خیر اپني یہہ ہی بات

This instant give a hundred pound;
بخش دو لله روپے اب ایک ہزار

Your neighbours want, and you abound.
کیونکہ تم توہوغني همسایہ خوار

But why such haste, the sick man whines;
روکے اُسنے یہہ کہا تعجیل کیوں

Who knows as yet what Heav'n designs?
کوٹن جانے ہی خدا کے دلمیں یوں

Perhaps I may recover still,
کیا تعجب ہی اگر بچ جاؤں میں

That sum and more are in my will.
صرف سے میرے روپے یہہ زیادہ ہیں

Fool, says the Vision, now 'tis plain,
بولا دیوانے بہت آسان ہی

Your life, your soul, your heav'n was gain.
لب پہ تیري روح ہی اوڑجان ہی

From ev'ry side, with all your might,
لے چکا ہی اپنے تو مقدور بھر

You scrap'd and scrap'd beyond your 'ight;
چارسوے بس بٹانے مال و زر

And after death would fain atone,
By giving what is not your own.
While there is life, there's hope, he cry'd;
Then why such haste? so groan'd and dy'd.

هوگا تا یب پھل مرنے کے ارے
پھر آمرزش پکانے مال سے
آس ھی جبتک ھی دم اُسنے کہا
ھی یہہ پھر تعجیل کیوں اژدر مرگیا

FABLE XXVIII.

The Persian, the Sun, and the Cloud.

* ۲۸ قصّہ *

* پارس کے آدمی اور آفتاب کا *

Is there a bard whom genius fires,
Whose ev'ry thought the god inspires?
When envy reads the nervous lines,
She frets, she rails, she raves, she pines;
Her hissing snakes with venom swell;
She calls her venal train from hell:
The servile fiends her nod obey,
And all Curl's authors are in pay.
Fame calls up calumny and spite,
Thus shadow owes its birth to light.
As prostrate to the God of day,
With heart devout a Persian lay,
His invocation thus begun:—
Parent of light, all-seeing Sun,
Prolific beam, whose rays dispense
The various gifts of Providence,

ایسا کس شاعر کا روشن ھی ذکا
جسکا سب مضمون ھو الہام سا
جب سخن مضبوط پڑھتا ھی حسد
خشم کھا حسرت سے تب کہتا ھی بل
سم بڑھا اِس پھنپھنا تے سانپ نے
اپنے نوکر دوزخي بلوا لئے
سر ھلانا اُسکا مانیں وہ ذلیل
دوزخي تابع ھیں اُسکے سب رزیل
مادرِ بغض وحسد نام آوري
ھی اندھیري کي ھی جیسے روشني
سامنے دن کے خدا کے جو رھا تھہ
پارسي کرتا تھا سجدہ عجز سا تھہ
آخرش کرنے لگا وہ یوں دعا
روشني کے باپ اي خور باسخا
تجسے ھي آباد ھی سارا جہاں
اپنے لایق سب تو دیتا ھی عیاں

Accept our praise, our daily pray'r, بندگي نت کي دعا توسن مري

Smile on our fields, and bless the year. کھیت پال اؤرھر برس دے زندگي

A Cloud, who mock'd his grateful tongue, ابر اُسکے اِس عقیدۃ پر ھنسا

The day with sudden darkness hung; اؤر آکر دن اندھیرا کر دیا

With pride and envy swell'd, aloud گھر گیا اؤر کبر و کینے سے کہا

A voice thus thunder'd from the cloud. اؤر کڑکا رعد بس ھوکر خفا

Weak is this gaudy god of thine, سست ھی بولا ترا روشن خدا

Whom I at will forbid to shine. جسکو میں روشن کروں یا لوں چھپا

Shall I not vows, nor incense know? چاھئے میري کرو تم بندگي

Where praise is due, the praise bestow. جسکو لازم ھی اُسے پوجو اجي

With fervent zeal the Persian mov'd. ھوکے خود رفتہ وہ بولا پارسي

Thus the proud calumny reprov'd. بغض کي اُسنے بُرائي پھر کي

It was that god, who claims my prayer, پوجنے کے ھی وھي لایق خدا

Who gave thee birth, and rais'd thee there: جسکے باعث تو ھی اونچے پر چڑھا

When o'er his beams the veil is thrown, جب کرن پر اُسکي تو آکر گھرا

Thy substance is but plainer shown. تب ھوئي وہ بات از بس بر ملا

A passing gale, a puff of wind, باد کا ایک تند جھونکا گر چلے

Dispels thy thickest troops combin'd. تو تمھاري فوج کو غارت کرے

The gale arose; the vapour tost گھتے ھي طوفان بھي بس آ گیا

(The sport of winds) in air was lost; تورنا بادل کا اُسکا کھیل تھا

The glorious orb the day refines. دنکا پھر وہ بادشہ پیدا ھوا

Thus envy breaks, thus merit shines. یوں ھیں جاوے کبر ھو گُن بر ملا

FABLE XXIX.

The Fox at the point of Death.

A Fox, in life's extreme decay,
Weak, sick, and faint, expiring lay;
All appetite had left his maw,
And age disarm'd his mumbling jaw;
His num'rous race around him stand,
To learn their dying sire's command
His num'rous race arouhd him stand,
And thus was heard the feeble tone.

Ah, sons! from evil ways depart:
My crimes lie heavy on my heart.
See, see, the murder'd geese appear!
Why are those bleeding turkeys there
Why all around this cackling train,
Who haunt my ears for chickens slain.
The hungry Foxes round them star'd:
And for the promis'd feast prepar'd.

Where, sir, is all this dainty cheer.
Nor turkey, goose, nor hen is here.
These are the phantoms of your brain.
And your sons lick their lips in vain,
O gluttons! says the drooping sire,
Restrain inordinete desire.

* ٢٩ قصه *

لومڑي کے مرتے وقت کا

ايک روبهه وقت پيري کے کهيں
گر پڑي کا هل هوغش کها بر زميں
بهوکهه کها نے کي نه تهي اُسکو ذرا
اؤر ضعيفي سے نه منهه ميں زور تها
آئے بچّے اُسکے وانپر بيعد د
گوش تها اِنکا وصيت پر بکل
روئي وه روباه اؤر سر کو اُٹها
اُنکو آوازِ حزيں سے يهه کها
نيک رہ ميں اي مِرے بچّو چلو
معصيت کا حال ميرا ديکهه لو
ديکهو آتي هي چلي زخمي وه بط
خون ٹپکتا هي وهاں وه اِس نمط
کس سبب گهيرے مجهے هيں يهه بطيں
خوں بها چاهيں هيں ميرے کا نميں
تکتياں هيں بهوکهي روباهيں سبهي
فکر ميرے کهانے کي هي هو رهي
سينتيں اِسکا گوشت کهتے هيں کهاں
کيا لل يذ اِسے هي بط يا مرغياں
هيں اِسي تجويز ميں يهه سبکے سب
هونتهه تم چاٹو گے اُسدم اي عجب
بولي پهروه اُنسے يهه اي پيتوؤ
ايسے لالچ سے تفاو ت تم رهو

Your liqu'rish taste you shall deplore,
When peace of conscience is no more.
Does not the hound betray our pace?
And gins and guns destroy our race,
Thieves dread the searching eye of pow'r,
And never feel the quiet hour.
Old age (which few of us shall know)
Now puts a period to my woe.
Would you true happiness attain,
Let honesty your passions rein;
So live in credit and esteem,
And the good name you lost, redeem.
The counsel's good, a Fox replies;
Could we perform what you advise.
Think what our ancestors have done;
A line of thieves from son to son:
To us descends the long disgrace,
And infamy hath mark'd our race.
Though we, like harmless sheep, should feed,
Honest in thought, in word, and deed
Whatever hen-roost is decreas'd,
We shall be thought to share the feast.
The change shall never be believ'd,
A lost good name is ne'er retriev'd.

هوگي حسرت اُسے ميٹھے کے لئے
خواهشِ دل جبکه تم کم پاؤگے
دشمن اپنے کيا شکاري سگ نهيں
آدمي بهي مارتے هيں بالیقيں
چور پر ڈرتا هی يهه دستور هی
چين کيا اُنسب سے ازبس دور هی
بچّو پيري تک پهنچنا هی محال
مرگ اب تم هی ذرا کرنا خيال
سُکھه جو شايان هی اگر هوچاهتے
تؤ کرو هشيار هو نيکي ارے
اِس سبب ازبس معزّز هوؤگے تم
کهوئي بدنامي کو پهر پاؤگے تم
حق هی يهه ايک اؤر بزلي مري
ليک يهه پند آپکي مانے کوئي
غؤر کيجے هی بزرگونکا يهه قؤل
چور کا بيٹا کرے چوري سے دؤل
هم سبهونکي هی بُرائي مشتهر
همکو کهتے هيں بُرا صاحب خبر
پرورش پاتے اگر هم مثلِ ميش
تؤ عقيدت مند هوتے اؤر بيش
مرغ جب مرنے سے کم هوجائينگے
نيکنامي تؤ بهي هم کيا پائينگے
جوکه هی بد نام کيا هو نيکنام
اُسکي نيکي کب کريں باور انام

Nay, then replies the feeble Fox,
(But hark! I hear a hen that clucks:)
Go, but be mod'rate in your food;
A chicken too might do me good.

بس یہي اُس لومڑي نے پھر کہا
مرغ روتے ھیں مِرے کھانے کو کیا
جاؤ پر طامع نہونا تم کبھي
خیر میري مرغ چاھے ھی کوئي

Fable XXX.

* ٣٠ قصہ *

The Setting Dog and the Partridge.

* پلے ھوے کُتّے اور تیتر کا *

The ranging Dog the stubble tries,
And searches ev'ry breeze that flies;
The scent grows warm; with cautious fear
He creeps, and points the covey near;
The men in silence, far behind,
Conscious of game, the net unbind.

وہ سگِ سیّاح تھا قِش ڈھونڈتا
اور ھوا کے رُخ پہ جاتا تھا چلا
اُسنے بو پاکر کسي تجویز سے
وانپہ جاکر جانور دکھلا دئے
تھا شکاري جو وھاں پیچھے لگا
اُسنے جال اپنا دیا وانپر بچھا

A Partridge, with experience wise,
The fraudful preparation spies;
She mocks their toils, alarms her brood!
The covey springs, and seeks the wood:
But ere her certain wing she tries,
Thus to the creeping spaniel cries.

ایک تیتر تھا جہاندیدہ وھاں
اُسنے دیکھا جال اُسکا ناگہاں
اپنے بچّوں کو دیا ھنسکر جتا
غول وہ اُڑ اور جنگل کو چلا
پہلے اُڑنے سے مگر اُس غول کے
بولا تیتر اُس سگِ نمّام سے

Thou fawning slave to man's deceit,
Thou pimp of luxury, sneaking cheat,
Of thy whole species thou disgrace,
Dogs should disown thee of their race!

ایک فریبي کا تو تابعدار ھی
اُسکے خوش کرنیکو مہ عیّار ھی
قوم میں بدنام توھي ھی ارے
چاھئے تجکو نکالیں ذات سے

For if I judge their native parts, ہیں سگونکي خو کو ہم پہچانتے

They're born with honest open hearts. صاف دل ہیں اُنکو ہم ہیں جانتے

And, ere they serv'd man's wicked ends, گو معاون اگلے عیارونکے تھے

Were gen'rous foes, or real friends. صاف تھے دشمن سے پر اوردوست سے

When thus the Dog with scornful smile: سن وہ کُتّا مُسکرا کہنے لگا

Secure of wing, thou dar'st revile. بازوؤنکے زور پر ہنستے ہو کیا

Clowns are to polish'd manners blind. خُلق سے بے بہرہ ہوتے ہیں گنوار

How ign'rant is the rustic mind! زیادہ پر احمق ہی اُسے درشمار

My worth, sagacious courtiers see, وصف میرے دیکھہ شاہي مجرٹي

And to preferment rise, like me. جاتے ہیں بڑھہ درجہ درجہ وے سبھي

The thriving pimp, who beauty sets, اور کُٹنا لاکے عورت مہہ لقا

Hath oft' enhanc'd a nation's debts; کرتا ہی مقروض مردونکو سدا

Friend sets his friend without regard, دوستي بن دوست وہ ہوجاے ہی

And ministers his skill reward: اُسکي وزرا اونکو خصلت بھاے ہی

Thus train'd by man, I learnt his ways, یوں ہي سیکھے آدمي خصلت مري

And growing favour feasts my days. پالے مجھکو اور مجھے رکّھے خوشي

I might have guess'd, the Partridge said, بولا تیتر میں نے سمجھا خوب سا

The place where you were train'd and fed; تم پلے ہو جس جگہہ یہہ علم پا

Servants are apt, and in a trice جھٹ سے نوکر اپنے آقا کي بدي

Ape to a hair their master's vice. مثل بندر نقل کرتے ہیں سبھي

You came from court, you say. Adieu, لو سلام آے ہو گئے دربار سے

She said, and to the covey flew. یہہ کہا اور اُڑ گیا وہ سب کو لے

FABLE XXXI.

The universal Apparition.

A rake, by ev'ry passion rul'd,
With ev'ry vice his youth had cool'd,
Disease his tainted blood assails;
His spirits droop, his vigour fails:
With secret ills at home he pines,
And, like infirm old age, declines.
As, twing'd with pain, he pensive sits,
And raves, and prays, and swears by turns;
A ghastly phantom, lean and wan,
Before him rose, and thus began.
My name, perhaps, hath reach'd your ear;
Attend, and be advis'd by Care.
Nor love, nor honour, wealth, nor pow'r,
Can give the heart a cheerful hour,
When health is lost. Be timely wise:
With health all taste of pleasure flies.
Thus said, the phantom disappears,
The wary counsel wak'd his fears:

* ۳۱ قصّه *

* جہانمیں پھیلے ہوے وہم کا *

تھا کوئي عیّاش عاقل ہوشیار
ہوگیا تھا اُسکو عیّاشي سے عار
اُسکا بیماري سے بگڑا خون تھا
اِس سبب کمزور اور کاہل ہوا
تھا غمیں وہ تھي جو بیماري چھپي
ناتواں تھا مثل بوڑھے مرد کي
سوچتا تھا درد سے بے تاب ہو
توبہ کي ایذا سے ہوکر نیک خو
صورتِ وہمي قوي ہیکل مہیب
روبرو آ اُسکے بولی ای حبیب
نام کیا پہنچا ہی میرا کانمیں
یہہ نصیحت رکھہ تو اپنے دھیانمیں
عشق کے عزّت کے یا زر کے سبب
وقت اچّھا پاے ہی انسان کب
جب نہو صحّت وہ کیسي ہی گھڑي
بات دنیا کي لگے کیا تب بھلي
کہکے یہہ سایہ نمط وہ چھپ گیا
اِس چتانے سے وہ بس خائف ہوا

He now from all excess abstains,
With physic purifies his veins;
And, to procure a sober life,
Resolves to venture on a wife.

But now again the sprite ascends,
Where'er he walks his ear attends;
Insinuates that beauty's frail,
That perseverance must prevail;
With jealousies his brain inflames,
And whispers all her lovers' names.

In other hours she represents
His household charge, his annual rents,
Increasing debts, perplexing duns,
And nothing for his younger sons.
Straight all his thought to gain he turns,
And with the thirst of lucre burns.

But when possess'd of fortune's store,
The spectre haunts him more and more;
Sets wants and misery in view,
Bold thieves, and all the murd'ring crew;
Alarms him with eternal frights,
Infests his dreams, or wakes his nights.

هر بدي سے باز وہ رهنے لگا
اؤر دوا سے صاف لوهو هو گيا
چاها پهر آرام دل حاصل کرے
دلمیں ٹهانا بیاہ کرنے کے لئے
تب پهر آیا وهم اُسکے سامهنے
هر جگهه اُسکو ستاتا وہ پهرے
بولا اُسکي ماہ روکو دوکهه کر
هوگے مفتوں اُسکو چاہ هوگے اگر
دل حسد سے اُسکا آخر جل گیا
نام اُسکے آشنا ؤنکا کیا
اؤر کبهي وہ وهم کهتا تها یهي
دهیاں هی جي خرچکا اچهه گهر کے بهي
دئین کا لوگوں کے بهي کچهه هی خیال
پالنا لڑکوں کو هی مشکل
الغرض لالچ سے دل اُسکا پهر
اؤر آمد کے لئے پهرنے لگا
پر وہ مستغني هوا جب مال سے
وهم پهر آنے لگا اِس حال سے
جو اِسے محتاج لالچ کا کیا
اؤر چوروںکو دیا پیچهے لگا
وہ همیشه خوف دکهلانے لگے
نیند میں دق کر کے جگوانے لگے

How shall he chase this hideous guest,
کیونکہ وہ رسیا اُسے قابو کرے

Pow'r may perhaps protect his rest
زور سے رہتا تھا شاید چین سے

To pow'r he rose. Again the spriet
زور سے اُٹھتا تھا وہم اُسکو مدام

Besets him morning, noon, and night!
سہو رکھتا تھا اُسے وہ صبح شام

Talks of Ambition's tott'ring seat,
ضمن میں بڑھنے کے پھر کہنے لگا

How envy persecutes the great,
کینہ دُکھہ کسطرح دیتا ہی بھلا

Of rival hate, of treach'rous friends,
حاسد اؤر احباب سب نامعتبر

And what disgrace his fall attends.
پاویں ذلّت وہم میں کھووہیں جو زر

The court he quits to fly from Care,
چھوڑ اُسدرجے کو کواُسے خیال

And seeks the peace of rural air:
کھائے دہ کي ہوا اب لا محال.

His groves, his fields, amus'd his hours;
باغ میں میدانمیں مصروف ہو

He prun'd his trees, he rais'd his flowers.
چھانٹیں شاخیں اؤر دیکھا پھولکو

But Care again his steps pursues:
تؤبھي پہنچا وہم نے چھوڑا نہیں

Warns him of blasts, of blighting dews,
پت جھڑا ورخشک اوس سمجھا بالیقیں

Of plund'ring insects, snails, and rains,
گھونگھونکا کیڑونکا مینہہ کا سمجھا حال

And droughts that starv'd the labour'd plains.
سوکھے دھرتي جیسے کل سمجھا وہ کال

Abroad, at home, the spectre's there:
وہم نے پر خوب سا گھیرا اُسے

In vain we seek to fly from Care.
ہم عبث پھرتے ہیں راحت کے لئے

At length he thus the ghost addrest:
یوں کري اُس دیوکي پھر التجا

Since thou must be my constant guest,
گر رہو مہمان میرے تم سدا

Be kind, and follow me no more;
تؤ رہو تم مہرباني سے بھلا

For Care by right should go before.
کیونکہ لازم ہی رہو آگے ذرا

FABLE XXXII.

The two Owls and the Sparrow.

Two formal Owls together sat,
Conferring thus in solemn chat.
How is the modern taste decay'd;
Where's the respect to wisdom paid?
Our worth the Grecian sages knew;
They gave our sires the honour due;
They weigh'd the dignity of fowls,
And pry'd into the depth of Owls.
Athens, the seat of learned fame,
With gen'ral voice rever'd our name;
On merit, title was conferr'd,
And all ador'd th' Athenian bird.
Brother, you reason well, replies
The solemn mate, with half-shut eyes;
Right. Athens was the seat of learning,
And truly wisdom is discerning.
Besides, on Pallas' helm we sit,
The type and ornament of wit:
But now, alas! we're quite neglected.
And a pert Sparrow's more respected.
A Sparrow, who was lodg'd beside,
O'erhears them sooth each other's pride,

* ٣٢ قصّه *

* دو اُلّو اور کنجشک کا *

پھولکر بیٹھے کہیں دو بوم تھے
بات یہہ آپسمیں وے تھے کہہ رہے
اب بہت بگڑا ہی دستور جہاں
عالم و فاضل کي عزّت ہی کہاں
ہیں ہمیں یونان والے جانتے
کرتے ہیں اجداد کي بس قدر وے
یوں ہي وے اوروںکي بھي کرتے ہیں قدر
جانور میں بوم کو جانیں ہیں صدر
مدرسے حو ہیں اتھن کے ای میاں
ہم سبھونکے نام کي ہی قدر واں
قدر ہی کچھہ علم کي اور وصف کي
بس اتھن میں کُل پرندونکي اجي
خوب تم جانو ہو ای بھائي کہا
ٹھوزي آنکھیں کھول بولا دوسرا
سچ ہی یہہ ہی علم کا مخزن اتھن
واں دقیقہ سنج ہیں صاحب سخن
میوز کي ٹوپي پہ ہم ہیں بیٹھتے
اور رخ پر بیٹھتے ہیں علم کے
لیکن اب افسوس بھولے ہمکو سب
چست چرپونکي بہت ہی قدر اب
واںپر ایک کنجشک سن یہہ دل لگي
خشمگیں ہوکر وہ یہہ کہنے لگي

* ا علم وہنر کے مالکہ کا ذم *

And thus he nimbly vents his heat:--	دیکھي جو احمق کو پاس اپنے ضرور
Who meets a fool must find conceit.	ظاهر اُسدم وه کرے اپنا غرور
I grant you were at Athens grac'd,	تھے اِتھن میں بھي معزّز تم اجي
And on Minerva's helm were plac'd;	بیٹھتے تھے میوزکي ٹوپي په بھي
But ev'ry bird that wings the sky,	آسمان پر جانور اُڑتے هیں سب
Except an Owl, can tell you why.	سب کہیں هیں بوم پر اُڑتا هی کب
From hence they taught their schools to know	چاهتا هی یہه که وه حاصل کرے
How false we judge by outward show;	یا که کہتے هیں غلط یہه هم ارے
That we should never looks esteem,	هی تمهاري شکل عزّت کي ذلیل
Since fools as wise as you might seem.	جیسے احمق کو کہیں دانا ذلیل
Would ye contempt and scorn avoid,	گر تنفّر هو نه ایسي شکل سے
Let your vain-glory be destroy'd:	تو تمهارا جھوٹھه ظاهر هو سکے
Humble your arrogance of thought;	رکّھو چالاکي کو اپني تم چھپا
Pursue the ways by Nature taught;	اور عنایت پر کرو بس اکتفا
So shall you find delicious fare,	تو غزا پاؤ گے تم اچّھي مدام
And grateful farmers praise your care;	اور ثناخواں هونگے دهقاں صبح شام
So shall sleek mice your chase reward,	موش بھي مارو گے جب تم خوب سے
And no keen cat find more regard.	بلّیونکو کون پوچھیگا ولے

FABLE XXXIII.

* ۳۳ قصّه *

The Courtier and Proteus.

* درباري آدمي اور خواجه خضر کا *

Whene'er a courtier's out of place,	کوئي درباري جو عهدے سے چھٹے
The country shelters his disgrace,	تو رفیقونمیں وه بیعزّت رهے

Where, doom'd to exercise and health;
جب بدن با کام میں لگ جاے داغ

His house and gardens own his wealth;
قیمتي هو اپنه گوشه اور باغ

He builds new schemes, in hope to gain
پھر حرفت وے کریں کتنے هیں فن

The plunder of another reign;
لوٹتے هیں ملک کو هشیار بن

Like Philip's son would fain be doing,
فلپ کے بیٹوں کا سا کرتے هیں کام

And sighs for other realms to ruin.
فکر ویراني کي رکھتے هیں مدام

As one of these (without his wand)
بے عصیت ایسے هي ایک آدمي

Pensive, along the winding strand
هوکے وہ مغموم دریا پر کبھي

Employ'd the solitary hour,
وقت اچھا وہ کیا کرتا تھا صرف

In projects to regain his pow'r,
تا که کامل وہ بنے اور هوشگرف

The waves in spreading circles ran,
اتفاقاً موج دریا کي بڑھي

Proteus arose, and thus began:--
خضراً تھه کر بولے اُسے بس یہي

Came you from court? for in your mien
آئے دربار سے کیا جو شکل سے

A self-important air is seen.
هی شعاع کبر تاباں آپ کے

He frankly own'd his friends had trick'd him,
بولا وہ مجھکو تھگا احباب نے

And how he fell his party's victim.
کیوں مجھے مجرم بناتے هو لے

Know, says the God, by matchless skill
بولے وہ میرے هنر هیں دھیان میں

I change to ev'ry shape at will;
میں جو چاهوں شکل بدلوں آن میں

But yet I'm told, at court you see
پر سنا هی آدمي دربار کے

Those who presume to rival me.
فخر هیں میرے هنر پر چاهتے

Thus said. A snake with hideous trail,
کہکے یہہ ایک اژدها بس بن گئے

Proteus extends his scaly mail.
کینچلي دي جها زاُجاي پھول کے

* ا نام کسي بادشاہ کا *

Know, says the man, though proud in place,	بولا وہ جانو اگر ہوتا غرور
All courtiers are of reptile race;	آدمي بھي سانپ بن جاتے ضرور
Like you they take that dreadful form,	ایسي ھي صورت بناتے وے مہیب
Bask in the sun, and fly the storm;	دھوپ سے اُرتے ھوا میں پھر غریب
With malice hiss, with envy gloat,	اور بدي کرنیکو بھي پھنکارتے
And for convenience change their coat;	پھر صحت کینچلي بھي جھارتے
With new got lustre rear their head,	کرتے زیب فرق وے کپڑے نئے
Though on a dunghill born and bred,	ھونہیں گھورے سے تم پیدا ولے
Sudden the God a lion stands;	خضر نے پھر بدلی صورت سنگھہ کي
He shakes his mane, he spurns the sands;	کھرچا بالونکو ھلا ریت اُسگھري
Now a fierce lynx with fiery glare,	پھر درونی شکل شیر شعلہ زن
A wolf, an ass, a fox, a bear.	ریچھ وخر چیتا گیدا روباہ بن
Had I ne'er liv'd at court, he cries,	بولا گر دربار میں رہتا کبھي
Such transformation might surprise;	چونکتا کیوں روپ سے ایسے ابھي
But there, in quest of daily game,	کیونکہ ھر دن ایسي عیاري ھی واں
Each able courtier acts the same.	ھر کوئي مضبوط درباري ھی واں
Wolves, lions, lynxes, while in place,	سنگھہ ھو یا لومڑي یا شیر ھو
Their friends and fellows are their chase.	اپني صحبت میں دھرے وہ صید کو
They play the bear's and fox's part!	ریچھ و روبہہ کي طرح ھیں کھیلتے
Now rob by force, now steal with art.	کرتے ھیں سرقے وہ کبھي زور سے
They sometimes in the senate bray;	گاہ محفل میں وہ بولیں مثل خر
Or, chang'd again to beasts of prey,	یا بنیں گاہے شکاري جانور

Down from the lion to the ape,
practise the frauds of ev'ry shape.
So said. Upon the God he flies,
In cords the struggling captive ties,
Now. proteus, now (to truth compell'd)
Speak, and confess thy art excell'd.
Use strength, surprise, or what you will,
The courtier finds evasions still:
Not to be bound by any ties,
And never forc'd to leave his lies.

الغرض لے سنگھہ سے تا بوم وے
دھج بدلنے میں ھیں کچھہ اُستاد سے
پاس پھر وہ خضر کے یہہ کہہ گیا
اوٗر رسّي سے اُنہیں قابو کیا
بولا اب کہنا تمھیں حق حق پڑا
اِسلئے دو مجھکو تم اپنا پتا
کہئے خواھش ھی تمھیں کس چیز کي
اھل محفل کا تو ھی یہہ حال جي
جکڑے رسّي سے اگر اُنکو کوئي
جھوٹھہ بن توٗ بھي نہ بولیں سچ کبھي

FABLE XXXIV.

* ۳۴ قصّہ *

The Mastiffs.

* کُتّونکا *

Those who in quarrels interpose,
Must often wipe a bloody nose.
A Mastiff of true English blood,
Lov'd fighting better than his food.
When dogs were snarling for a bone,
He long'd to make the war his own;
And often found (when two contend)
To interpose obtain'd his end;
He glory'd in his limping pace:
The scars of honour seam'd his face;

ثالثي کا جنگ میں جو لیوے کام
پونچھے لوھو ناک سے اپني مدام
ایک کُتّا تھا ولایت کا بڑا
جنگ کو کھانے سے بہتر جانتا
جبکہ غرّاتے کسي ھڈّي پہ سگ
وہ بھي اُسجھگڑے میں رکھتا جاکے ڈگ
جس جگہہ دو جنگ کرتے فی المثل
وہ بھي ثالث واں پہ بنتا بر محل
چل کے لنگڑي ٹانگ سے وہ فخر کر
داغ عزّت کے لگاتا شکل پر

In ev'ry limb a gash appears,	جسم پر اُسکے نہایت زخم تھے
And frequent fights retrench'd his ears.	کان دونو تھے لڑائي سے اُڑے
As on a time, he hear'd from far,	اِتفاقاً دور سے اُسنے سنا
Two dogs engag'd in noisy war;	غُل غَمارا دو سگو نکے جنگ کا
Away he scours and lays about him,	دوڑ اُس جانب کو یہہ بس دھیان کر
Resolv'd no fray should be without him.	ھی مصّر جنگ کا یہہ شور وشر
Forth from his yard a tanner flies,	واں ملا زہ میں کوئي اُسکو چمار
And to the bold intruder cries,	یہہ کہا اُس اہل ھمّت کو پُکار
A cudgel shall correct your manners,	ھوگے ایک سونگڑي میں شیں ہے تم یہاں
Whence sprung his cursed hate to tanners?	سیکھے نفرت تم چماروں سے کہاں
While on my dog you vent your spite,	میرے کُتّے سے تمختر تم کرو
Sirrah! 'tis me you dare not bite.	ھاں یہہ میں ھوں اِس اِرادے سے بچو
To see the battle thus perplex'd,	کیونکہ بل معلوم ھوتي ھی یہہ جنگ
With equal rage a butcher vex'd;	اُدر ایک قصّاب ھی غصّے سے تنگ
Hoarse screaming from the circled crowd,	آخرش اُس بھیڑ میں تھا ڈانٹتا
To the curs'd Mastiff cries aloud.	کوس کر اُس سگ سے اُسنے یہہ کہا
Both Hockley-hole and Mary-bone	اِس حقیقت کو سراپا جان کر
The combats of my dog have known.	میرا سگ ھوتا ھی غالب ہر خطر
He ne'er like bullies coward-hearted,	وہ نہیں نامرد ھی لڑنے کے بیچ
Attacks in public, to be parted.	مستعد رھتا ھی وہ مرنے کے بیچ
Think not, rash fool, to share his fame;	فتح میں چاھے ھی شرکت اے لبیب
Be his the honour or the shame.	فتح ھویا جو ھو ھو اُسکے نصیب

Thus said, they swore, and rav'd like thunder,
Then dragg'd their fasten'd dogs asunder;
While clubs and kicks from every side
Rebounded from the Mastiff's hide.
All reeking now with sweat and blood,
Awhile the parted warriors stood,
Then pour'd upon the meddling foe;
Who, worried, howl'd, and sprawl'd below.
He rose, and limping from the fray,
By both sides mangled, sneak'd away.

دونو وہ کڑکے قسم کھا مثل رعد
سگ قصائي کا چھوڑا لایا وہ سعد
لاٹھئیں لاتیں پڑیں اُس سگ پہ بس
چوٹ کي آواز نکلي ہر نفس
لوہو سبکے جسم سے جاري ہوا
کچھہ توقّف جنگ میں ہونے لگا
آخرش ثالث پہ سب صدمہ ہوا
کاٹ کوٹ اور نیچے زخمي ہو پڑا
اُٹھہ کے وہ لڑنے کو پھر طیّار ہو
مار کھا کر چھپ گیا ایک سمت کو

Fable XXXV.

The Barley-Mow and the Dunghill.

How many saucy airs we meet
From Temple-bar to Aldgate street?
Proud rogues, who shar'd the South Sea prey,
And sprung like mushrooms in a day!
They think it mean, to condescend
To know a brother or a friend;
They blush to hear their mother's name,
And by their pride expose their shame.
As cross his yard, at early day;
A careful farmer took his way,

* ۳۵ قصّہ *

* جوکي کھرھي اور کھات کے ڈھیر کا *

ہمسے ہی کتنے ہي بدذاتونسے بھیٹ
از کلیسا تا گلئے الڈکیٹ
ہیں سمندر میں جو ڈاکو لوٹتے
ایکدن میں خوب بڑھہ جاتے ہیں وے
عجز کو وے جانتے ہیں بس حقیر
دوست اپنونکو وہ سمجھیں کیا شریر
قوم کي باتونکو سن ہو ویں خجل
گو تکبّر کے سبب ہوں منفعل
صبح کو ایک روز نکلا صحن سے
ایک دانشمند دھقاں جانکے

He stopp'd, and leaning on his fork,
Observ'd the flail's incessant work.
In thonght he measured all his store,
His geese, his hoge, he number'd o'er,
In fancy weighd the fleeces shorn,
And multiply'd the next year's corn.
A Barley-mow, which stood beside,
Thus to its musing master cry'd.
Say, good sir, is it fit or right
To treat me with neglect and slight?
Me, who contribute to your cheer,
And raise your mirth with ale and beer!
Why thus insulted, thus disgrac'd,
And that vile Dunghill near me plac'd?
Are those poor sweepings of a groom,
That filthy sight, that nauseous fume;
Meet objects here? Command it hence:
A thing so mean must give offence.
The humble Dunghill thus reply'd,
Thy master hears, and mocks thy pride:
Insult not thus the meek and low;
In me thy benefactor know;

رکھہ کے وہ ہتھیا رٹھہرا ایک ذرا
کوٹنے کے کام کو تھا دیکھتا
کر کے اندازہ وہ اپنے قوت کا
گنکے سوّر اوْر بطیں رکھنے لگا
دلمیں رکّھے تولکر بھیڑونکے بال
فصل دوم کا کیا اُسنے خیال
ایک جوْکا ڈھیر جو واں پاس تھا
اِسطرح ھقاں سے وہ کہنے لگا
کیا یہي لایق ھی اِی آقا مرے
پھینک جو رکّھا حقارت سے مجھے
میں تمھیں ناخوش کبھي کرتاھوں کیا
مے کا تمنے کیا نہیں چکّھا مزا
پھر مری بیعزّتي کرتے ھو کیوں
پاس میرے نیچ یہہ کوڑا ھی کیوں
لایق جاروب یہہ کوڑا برا
ھی جو بدبو اوْر نجس نا چیز سا
یاں کے کیا لایق ھی اِسکو پھینک دو
دق کرے ھی مجھکو یہہ نا پاک بو
کھات کا وہ ڈھیر سُن کہنے لگا
ھنس رھا ھی تجھپر اب آقا ترا
اِسقدر مجھکو نکر تو بیقدر
جانتا ھي مجھکو دھقاں سربسر

My warm assistance gave thee birth,
Or thou hadst perish'd low in earth;
But upstarts, to support their station
Cancel at once all obligation.

هی مدد سے میری پیدایش تری
ورنہ مرجھا کر تو مرجاتا تبھی
مال کے بچنے کو ایکے اغنیا
یوں ہیں احساں سہو کرجاتے ہیں کیا

Fable XXXVI.

Pythagoras and the Countryman.

Pythag'ras rose at early dawn,
By soaring meditation drawn;
To breathe the fragrance of the day,
Through flow'ry fields he took his way.
In musing contemplation warm,
His steps misled him to a farm,
Where, on the ladder's topmost round,
A peasant stood; the hammer's sound
Shook the weak barn. Say, friend, what care
Calls for thy honest labour there?
The Clown, with surly voice replies,
Vengeance aloud for justice cries.
This kite, by daily rapine fed,
My hens' annoy, my turkeys' dread,
At length his forfeit life hath paid;
See on the wall his wings display'd.

* ۳۶ قصہ *

* بیتھہ گراس اور دھقانی عورت کا *

پیتھہ گراس ایک روز جو تڑکے اُٹھا
دامیں اپنے تھا نہایت سوچتا
دن ہوا تو واسطے تفریح کے
نکلا وہ ہردھب کے باغ وراغ سے
ہرطرح کا سوچ دامیں واں بھی تھا
ایک حارث کی زمیں پر جا پڑا
تھا وہاں وہ ایک سیڑھی پر کھڑا
واں ہتوڑے کی اُٹھی ناگہہ صدا
کہنہ خرمن کو ہلا اُسنے کہا
دوستو محنت ہی لازم یاں ذرا
وہ مزارع بولا پھر تحقیر سے
ہی عوض انصاف سے لازم ارے
تھی بہت کھا کھا کے موٹی ایک چیل
مرغیاں کھاتی تھی وہ اور مرغ فیل
آخرش بد ذات وہ ماری گئی
دیکھہ لو وہ پنکھہ پھیلے ہی پڑی

* انام دانا کا *

Here nail'd a terror to his kind,
هی وهاں چیلونکي عبرت کے لئے

My fowls shall future safety find;
تا رهیں سب جانور خرّم مرے

My yard the thriving poultry feed,
اب چرینگے میرے آنگن میں وہ سب

And my barn's refuse fat the breed.
چھوڑینگے کھلیانکي تلچھٹ وہ کب

Friend, says the Sage, the doom is wise;
بولا وہ عاقل کہ حق هی یہہ بچار

For public good the murd'rer dies.
بہتري کو ڈالئے قزّاق مار

But if these tyrants of the air
پر پرندونکے جو ایسے فعل پر

Demand a sentence so severe;
هی عذاب اِسطرح کا لازم اگر

Think how the glutton man devours;
تو یہہ سمجھو هی جو پیٹو آدمي

What bloody feasts regale his hours!
گوشت کیونکرکھاے هی وہ لالچي

O impudence of power and might,
خود تواحمق اور توانا هی ارے

Thus to condemn a hawk or kite,
باز کو اور چیل کو گالی ندے

When thou, perhaps, carniv'rous sinner,
گوشت کو کیا تو نہیں کھاتا بھلا

Hadst pullets yesterday for dinner!
کل بھي ایک مرغي کو کھانے لے گیا

Hold, cry'd the Clown, with passion heated,
هو کے چپ غصّے سے اُسنے یہہ کہا

Shall kites and men alike be treated?
هی برابر آدمي کے چیل کیا

When Heav'n the world with creatures stor'd,
آدمي سے جب خدا نے جگ بھرا

Man was ordain'd their sov'reign lord
اشرف المخلوق تب یہہ هو گیا

Thus tyrants boasts, the Sage reply'd,
بولا دانا بد کریں هیں یوں غرور

Whose murders spring from power and pride.
جو مَریں هیں زور غرّے میں ضرور

Own then this manlike kite is slain
مارے جاویں چیل کي مانند وے

Thy greater lux'ry to sustain;
دل خوش اپنا بس وہ کرنیکے لئے

For "Petty rogues submit to fate,
"That great ones may enjoy their state."

مارے جاتے یونہیں وے بدحال ہیں
چور اُنکا اؤر کھاتے مال ہیں

FABLE XXXVII.

* ۳۷ قصہ *

The Former's Wife and the Raven.

گشتہارکي جورو اؤر پہاڑي کوّے کا

Why are those tears? why droops your head?
Is then your other husband dead?
Or does a worse disgrace betide?
Hath no one since his death apply'd?
Alas! you know the cause too well:
The salt is spilt, to me it fell.
Then, to contribute to my loss,
My knife and fork were laid across;
On Friday too! the day I dread!
Would I were safe at home in bed!
Last night (I vow to Heav'n 'tis true)
Bounce from the fire a coffin flew!
Next post some fatal news shall tell,
God send my Cornish friend be well!
Unhappy widow, cease thy tears,
Nor feel affliction in thy fears.
Let not thy stomach be suspended;
Eat now, and weep when dinner's ended;

سر جھکائے کیوں تو روتي ہی بھلا
دوسرا شوہر ترا کیا مر گیا
یا ہوا بیعزّتي کا سامنا
بعد اُسکے یا نپایا دوسرا
ہاے سچے خوب تم یہہ ماجرا
لون گر کر سر پہ میرے پڑ گیا
اِسلئے مجھپر غرامت یہہ پڑي
آڑا رکّھا ہی مرا کانٹا چھري
جمع کے دنسے بہت ڈرتي ہوں میں
فضل حق سے گھرمیں سو پڑتي ہوں میں
ہی قسم شبکو یہہ دیکھا خواب تھا
آگ سے صندوق مُردے کا اُڑا
پھر کوئي آئي خبر جانکاہ سي
کارنش کے ملک کي ہو بہتري
اب تو اے کم بخت بیوہ رو نہ تو
جانکو افسوس میں بس کھو نہ تو
پیٹ کو خالی نہ رکھنا تو کبھي
اب تو کھا بعد اُسکے رونا تو اري

ROYAL BOTANIC GARDEN OFFICE LIBRARY

And when the butler clears the table,	جبکہ دسترخواں اُٹھایا جائیگا
For thy dessert, I'll read my fable.	تب مِرا قصّہ یہہ دل بہلائیگا
Betwixt her swagging pannier's load,	ٹوکرے دو بوجھہ کے بھاري لئے
A farmer's wife to market rode,	ایک دھقانیّہ گذري شہر سے
And jogging on, with thoughtful care	ہولے ہولے جاتي تھي وہ سوچتي
Summ'd up the profits of her ware;	اِنتفاعِ مال اپنا جي ہی جي
When, starting from her silver dream,	چونکي پھر اُسی وہم سے وہ یکبیک
Thus far and wide was heard her scream.	چیخنا اُسکا وہ پہنچا دور تک
That raven on you left hand oak	تھا بلوط اُپر غُراب البین واں
(Curse on his ill-betiding croak)	لعن کي اُسنے خفا ہو ناگہاں
Bodes me no good. No more she said,	اَوْر کہا بدْ یُمن ہی میري صدا
When poor blind Ball, with stumbling tread,	کہتے ہي یہہ بال ٹھوکر کھا گرا
Fell prone; o'erturn'd the pannier lay,	ٹوکرے دونو اُلٹ کر گر پڑے
And her mash'd eggs bestrew'd the way.	چھترے سب انڈے وہاں پرتوت کے
She, sprawling in the yellow road,	ہوکے وہ بیچیں رستے پر کھڑي
Raild, swore, and curs'd. Thou croaking toad,	گالیاں دیکر یہي کہنے لگي
A murrain take thy whoreson throat!	بد شگوني سے تِري ہووے وبا
I knew misfortune in the note.	تیري ہي آواز سے دُکھہ برملا
Dame, quoth the Raven, spare your oaths,	بولا وہ کوّا کہ اے زن کوس مت
Unclench your fist, and wipe your clothes.	کر درست اپنے بدنکي پہلے گت
But why on me those curses thrown?	کیوں مجھے بے فائدہ کوسے ہی تو
Goody, the fault was all your own:	خود ہی مجرم اَور مجھے دوکھہ ہی تو

* انام گھورپکا جو اندھا تھا *

For had you laid this brittle ware
On Dun, the old sure-footed mare,
Though all the Ravens of the hundred,
With croaking had your tongue outthunder'd,
Sure-footed Dun had kept her legs,
And you, good woman, sav'd your eggs.

گر کسي گھوڑي پر ايسي چيز کو
رکھتيں تم محفوظ تو يہہ جان لو
مجھسے گرسؤ کوّے کوھي بولتے
اؤر خنا بھي اُسّے تم ھوتيں ولے
وہ اٹل گھوڑي کبھي گرتي نہيں
اؤر انڈے بھي نہ گرتے پرزميں

Fable XXXVIII.

The Turkey and the Ant.

In other men we faults can spy,
And blame the moat that dims their eye;
Each little speck and blemish find,
To our own stronger errors blind.
A Turkey, tir'd of common food,
Forsook the barn, and sought the wood:
Behind her ran her infant train,
Collecting here and there a grain.
Draw near, my birds, the mother cries,
This hill delicious fare supplies:
Behold, the busy negro race,
See, millions blacken all the place.
Tear not. Like me with freedom eat;
An Ant is most delightful meat.

* ۳۸ قصّہ *

* فيامرغ اؤر چيونٹي کا *

غير کے عيبونکو بس ديکھيں ھيں ھم
اپنے عيبونکي خبر ھمکو ھی کم
غير کا ھم عيب ديکھيں ايک ذرا
اپنے عيبونپے ھيں انڈھے ھم سدا
فيامرغ ايک بھوک سے تکليف اُٹھا
چھوڑ خرمن بنکي جانب وہ چلا
پيچھے بچّے اُسکے سب آنے لگے
ھرطرف چُگ چُگ کے وے کھانے لگے
پاس ميرے آؤ بولی اُنکي ما
کوہ ميں ملتي ھی ياں اچّھي غذا
ديکھو وہ چالاک نسلِ کافري
جسنے کالی مؤطرح سے جاھی کي
مثل ميري کھاؤ بيخوف و خطر
ميٹھي ميٹھي چيونٹياں ھيں بے ضرر

How bless'd, how envy'd were our lot, — لالچي اپنا بہت ہوتا خوشي

Could we but 'scape the poult'rer's knife? — بچتا چھريونسے جوصيّاد ونکے جي

But man, curs'd man, on Turkeys preys, — فيلمر غ اِنسان بھي ہيں مارتے

And Christmas shortens all our days. — حضرتِ عيسیٰ کے جنم دنکے لئے

Sometimes with oysters we combine, — کبھہ ملاويں مشک ہم ميں وے ذرا

Sometimes assist the sav'ry chine; — اوُرکبھي کھانے سے کھاتے ہيں ملا

From the low peasant to the lord, — ادنیٰ اوُراعلیٰ تلک وے بيخبر

The Turkey smokes on ev'ry board; — گوشت رکھتے ہيں ہمارا ميز پر

Sure men for gluttony are curs'd, — کوسنا کھاتا ہی پيٹو آدمي

Of the sev'n deadly sins the worst. — بات يہہ ہی سب گُنا ہونسے بري

An Ant, who climb'd beyond his reach, — ايک چيونٹي خوب اُچے پر اُڑي

Thus answer'd from the neighb'ring beach. — يوں سمندر را اونسے کہنے لگي

Ere you remark another's sin, — ديکھنے سے پہلے جرمِ غير تم

Bid thy own conscience look within: — دلميں ديکھو نکر کي بس سير تم

Controul thy more voracious bill, — بھوکھہ کو اپني سنبھالو ايک ذرا

Nor for a breakfast nations kill. — جان کو ماروُ نہ کھانے کو سدا

FABLE XXXIX.

* ۳۹ قصّہ *

The Father and Jupiter.

* کسيکے باپ اوُرحق تعالیٰ کا *

The Man to Jove his suit preferr'd; — باپ نے مانگي کسيکے تھي دعا

He begg'd a wife. His prayer was heard. — مري اُسے جورو خدا نے مہہ لقا

Jove wonder'd at his bold addressing;
For how precarious is the blessing.
A wife he takes. And now for heirs
Again he worries heav'n with prayers.
Jove nods assent. Two hopeful boys
And a fine girl reward his joys.

Now, more solicitous he grew,
And set their future lives in view;
He saw that all respect and duty
Were paid to wealth, to power, and beauty.

Once more, he cries, accept my prayers;
Make my lov'd progeny thy care.

Let my first hope, my fav'rite boy,
All fortune's richest gifts enjoy.

My next with strong ambition fire:
May favour teach him to aspire;
Till he the step of pow'r ascend,
And courtiers to their idol bend.

With ev'ry grace, with ev'ry charm,
My daughter's perfect features arm.

If heav'n approve, a Father's bless'd:--
Jove smiles, and grants his full request.
The first, a miser at the heart,
Studious of ev'ry griping art,

والا حیرت میں خدا کو زھد سے
کیونکہ برکت حق کی کیا سمجھائی دے
پائی جورو تو کہا اولاد ھو
پھر کیا دق زھد سے اللہ کو
غیب سے پھر یکبیک آئی صدا
دو پسر ایک دختر سے خوش ھو گیا

تب غرض اُسنے بڑھائی خوب سی
اور بھلائی کی دعا اُسنے کری
کا رحق اور عزتیں پہچان کر
زر حکومت حسن و نفع بے ضرر
یہہ دعا مانگی کہ یا رب سن دعا
ھو مری اولاد کا حامی خدا
پہلے چاہا تجھسے میں نے ایک پسر
یا خدا اُسکو تو کر تو مالور
دوسریکو بخش عزت یا کریم
اُسکو رکھہ اُسکی طلب میں ای رحیم
جب تلک پاوے حکومت کا نہ کام
اور جبتک شاھی دربار وں میں نام
حسن و خوبی اور جوانی بے نظیر
اے مری لڑکی کو یا رب یا کبیر

اپ کا سکھہ ھی سنے گر حق کہا
سن لیں حق نے سب دعائیں مسکرا
پہلا لڑکا ھو کہا کنجوس دل
اب رکھنے کے لئے وہ جاے پل

Heaps hoards on hoards with anxious pain,
ڈھیر پر وہ ڈھیر محنت سے کرے

And all his life devotes to gain.
اور جبتک فاید ے میں جي رہے

He feels no joy, his cares increase,
سکھہ وہ کیا سمجھے بڑھاوے آرزو

He neither wakes nor sleeps in peace;
سووے کیا یا جاگے سکھہ میں وہ کبھو

In fancy'd want (a wretch complete)
سمجھے نا یا بي کو بدبختي کا کام

He starves, and yet he dares not eat.
بھوکھا ہو تو بھي نہ کھاوے وہ مدام

The next to sudden honours grew:
دوسرا لڑکا یکایک بڑھہ گیا

The thriving art of courts he knew:
بادشاهي کوچے سے واقف ہوا

He reach'd the height of power and place;
واں کا اعلی مرتبہ اسکو ملا

Then fell, the victim of disgrace.
آخرش وہ واں پہ بے عزت ہوا

Beauty with early bloom supplies
حسن اور چمکي جواني مثل گل

His daughter's cheek, and points her eyes.
اسکي لڑکي کا ہوا رخ سرخ گل

The vain coquette each suit disdains,
اسنے نامنظور عرضي سبکي کي

And glories in her lover's pains.
طالبونکے درد پر نازاں رہي

With age she fades, each lover flies,
جب وہ مرجھائي گئے عاشق بھي ٹل

Contem'd, forlorn, she pines and dies.
مرگئي افسوس سے ہو مبتذل

When Jove the Father's grief survey'd,
جب خدا نے باپ کا رونا سنا

And heard him Heav'n and Fate upbraid,
اور جو وہ قسمت کو تھا بد کہہ رہا

Thus spoke the God. By outward show
غیب سے آواز آئي تب یہي

Men judge of happiness and woe:
تولتا ہی شادي و غم آدمي

Shall ignorance of good and ill
بے وقوفی سے بھلائي یا بدي

Dare to direct th' eternal will?
کون تابع کر سکے جب آ پڑي

Seek virtue; and, of that possess'd,
To Providence resign the rest.

اِسلئے حق کي پرستش تم کرو
اُسپہ تکیہ بس کرو چاہو سو لو

FABLE XL.

The two Monkeys.

The learned, full of inward pride,
The fops of outward show deride:
The fop, with learning at defiance,
Scoffs at the pedant, and the science:
The Don, a formal, solemn strutter,
Despises Monsieur's airs and flutter;
While Monsieur mocks the formal fool,
Who looks, and speaks, and walks by rule.
Britain, a medley of the twain,
As pert as France, as grave as Spain;
In fancy wiser than the rest,
Laughs at them both, of both the jest.
Is not the poet's chiming close
Censur'd by all the sons of prose?
While bards of quick imagination
Despise the sleepy prose narration.
Men laugh at apes, they men contemn;
For what are we, but apes to them?

* ۴۰ قصّہ *

* دو بندروں کا *

علم والے دلمیں کرتے ہیں غرور
اور خوشو ضعونپہ ہنستے ہیں ضرور
بھرا غرور علم سے وہ خوش لباس
علم اور اُستاد کا چھوڑیں ہیں پاس
بھاري بھرکم آدمي اِسپان کا
ہلکا جانے ہی فرنچي کو سدا
وہ کہیں دیوانہ اُنسب کے تیئں
ہوتے ہیں صاحب نظر و اور متیں
ہیں مرکّب جو بریٹن والے سب
ہیں فرنچي اور اِسپاني وہ کب
اپنے تیئں دونوں سے فاضل سمجھیں وے
دونو پر ہنسکر ہنسے جاویں و لے
کیا تعجّب ہی جو شاعر کي غزل
ہزل منشي سمجھیں اکثر بر محل
کیونکہ شاعر بھي جو عالی فہم ہو
دلمیں بد سمجھے وہ اچھي نثر کو
آدمي بندر کو اور بندر اِسے
سمجھے ہلکا کیونکہ وہ توضیح کہے
* انام مُلک کا *

Two Monkeys went to Southwark fair,
No critics had a sourer air:
They forc'd their way through dragg'ed folks,
Who gap'd to catch Jack-pudding's jokes;
Then took their tickets for the show,
And got by chance the foremost row,
To see their grave observing face,
Provok'd a laugh through all the place.
Brother, says pug, and turn'd his head,
The rabble's monstrously ill bred.
Now through the booth loud hisses ran;
Nor ended till the show began.
The tumbler whirls the flip-flap round,
With somersets he shakes the ground:
The cord beneath the dancer springs;
Aloft in air the vaulter swings;
Distorted now, now prone depends,
Now through his twisted arms ascends;
The crowd, in wonder and delight,
With clapping hands applaud the sight.
With smiles, quoth Pug, if pranks like these,
The giant apes of reason please,

سؤ تھے ورکي چوک ميں دو بوزنے
تھے گئے اؤر عجب جوسے تھے بچے
آدمي کي بھيڑ سے جاتے چلے
وہ ہنسي مطلق نہ تھے پہچانتے
وقعہ تھا اُن پاس مجلس کے لئے
پہلي صف کي کرسي واں پائي ولے
ديکھہ اُنکي بہار بھرکم شکل سب
قہقہہ کر کر ہنسے بس سب سبب
بولا بندر دوسرے سے سر ہلا
بھائي محفل خوب ہي يہہ برملا
تب اُٹھي واسے حقارت کي صدا
تھي وہاں محفل وہ جبتک سانگ تھا
گھومتا تھا لٹ وہاں ہر چار سو
کودکر دھرتي ہلاتا دو بدو
تھي رسن ايک زير پا اُسکي کھينچي
وہ ہوا پر جھولتا تھا ہو خوشي
پاس آتا گاہ سيدھا جھک کے گاہ
بانک ہہ دونوھا تھہ اُٹھتا واہ واہ
ہو کے خوش سب سير سے اہل زميں
تاليان دے دے کے کہتے آفريں
بولا بندر اِس تماشے سے اگر
ذہني بندر ہوويں خوش يعني بشر

* انام جگہہ کا *

How would they wonder at our arts?	تب وہ جو ہمارے با لیقں
They must adore us for our parts.	ہمکو سمجھینگے معزّز کم نہیں
High on the twig I've seen you cling;	ڈالیوں پر تمنے دیکھي ہی کلا
Play, twist, and turn in airy ring:	اور میري بازیاں اور کھومنا
How can those clumsy things, like me,	کیا یہہ میري طور مردِ خامکار
Fly with a bound from tree to tree?	ڈالیوں پرکود یں پھاندیں لا کھہ بار
But yet, by this applause, we find	پر اسے دیکھوں ہوں میں تعریف سے
These emulators of our kind	کیونکہ ہیں کرتب یہہ اپني تؤم کے
Discern our worth, our parts regard;	ہیں پسند اِنکے تیئں اپنے ہنر
Who our mean mimics thus reward.	چہل اپني اِسے بد لیں بیشتر
Brother, the grinning mate replies,	بولا ای بھائي وہ بندر دوسرا
In this I grant that man is wise.	آدمي ہشیار ہوتا ہی بڑا
While good examples they pursue,	لیک نسبت کي کرے ہی پیروي
We must allow some praise is due;	آفریں اُسکو کریں ہم اب سبھي
But when they strain beyond their guide,	پر وہ جب نیکي کے باہر جائیں ہیں
I laugh to scorn the mimic pride:	تب غرورِ لغو پر ہنسوا ئیں ہیں
For how fantastic is the sight,	خوب ہی تقلید اِس انداز کي
To meet men always bolt upright;	دیکھہ اِنسانکو کھڑا ہو آدمي
Because we sometimes walk on two!	ہم بھي چلتے ہیں کبھي دو پانو سے
I hate the imitating crew.	ایسي ہم تقلید ہیں بد جانتے

FABLE XLI.

The Owl and the Farmer.

An owl of grave deport and mien,
Who (like the Turk) was seldom seen,
Within a barn had chose his station,
As fit for prey . s contemplation.
Upon a beam aloft he sits,
And nods, and seems to think by fits.
So have I seen man of news;
Or Post-boy or Gazette peruse;
Smoke, nod, and talk with voice profound,
And fix the fate of Europe round.
Sheaves pil'd on sheaves hid all the floor.
At dawn of morn to view his store
The Farmer came. The hooting guest
His self-importance thus express'd.
Reason in man is mere pretence
How weak, how shallow is his sense?
To treat with scorn the Bird of night,
Declares his folly, or his spite.
Then too, how partial is his praise!
The lark's, the linnet's chirping lays

* ۴۱ نمبر *

* بوم اور کسان کا *

ہماري بھر کم ایک اُلو تھا کہیں
نحس سمجھیں ترک سب جسکے تئیں
مسکن اُسکا تھا کسي کھلیان میں
صید اُسکا تھا ملخ صید انمیں
بیٹھتا وہ ایک لکڑي پر چوب کي
سر ہلاتا جیسے کچھ ترویز کي
یونہي دیکھا میں نے ہی ایکقصہ خواں
یا پیادہ یا کوئي مخبر تھا واں
حقّہ پیتا سر ہلا کر بولتا
پھر یورپ میں فتنہ کچھ برپا کیا
وہ جگہہ تھي آئیونسے کُل بھري
ایک دن دھقاں نے واں کي سیر کي
جب کِسان آیا وہاں تو بوم نے
خودغرض ہوکر کہا اِس نوع سے
آدمي کي عقل ہی بس بہر نام
کیونکہ ہی یہہ سست کاہل اور خام
بس حقارت سے مِلا وہ ناگہاں
کبر و کم فہمي ہوئي اُسکي عیاں
پھر تو ظاہر پاسداري ہوگئي
چھوٹي چڑیونکي لوے کي مدح کي

* انام انگلستانکے شہر کا *

To his ill-judging ears are fine :
And nightingales are all divine.
But the more knowing feather'd race
See wisdom stamp'd upon my face.
Wene'er to visit light I deign,
What flocks of fowl compose my train !
Like slaves they crowd my flight behind,
And own me of superior kind.
The farmer laugh'd, and thus reply'd:
Thou dull important lump of pride,
Dar'st thou with that harsh grating tongue
Depreciate birds of warbling song ?
Indulge thy spleen. Know men and fowl
Regard thee, as thou art, an Owl.
Besides, proud blockhead, be not vain
Of what thou call'st thy slaves and train.
Few follow wisdom or her rules;
Fools in derision follow fools.

FABLE XLII.

The Jugglers.

A Juggler long through all the town
Had rais'd his fortune and renown :

کیا هي خوش کرتا وہ بے اِنصاف کان
کہتا بُلبُل کو جو جنّت کا نشان
بولا اُلّو سب پرند و نمیں مري
هی هي خوش نامي عیاں اؤر زیرکي
سیر جسدم هم اُجالے کي کریں
غول میں میرے بہت وحشي رهیں
پیچھے رهتے هیں میرے مثلِ غلام
جانکر سردار کرتے هیں سلام
هنسکے اُس دهقاں نے اُسے یہہ کہا
ڈهیر هی تو تو غرور و کبر کا
کیا زبانِ سخت و نا خوش سے بھلا
گانیوالي چڑیونکو هی دوکہتا
طایروں کو پوچ ! اؤر اِنسان کو
کہہ رها هی خشم سے اُلّو هی تو
بس غرور اِتنا نکر ای بیحیا
سبکو کہتا هی غلام اپنا سدا
عقل کے پیرو هیں تهوڑے آدمي
هنستا هی دیوانہ پر دیوانہ بهي

---

* ۴۲ قصّہ *

* بازیگرونکا *

بازیگر ایک شہر میں مدّت سے تها
مال و عزّت اُسنے تها حاصل کیا

You'd think (so far his art transcends)
The devil at his finger's ends.

Vice heard his fame, she read his bill;
Convinc'd of his inferior skill,
She sought his booth, and from the crowd
Defy'd the man of art aloud.

Is this then he so fam'd for slight?
Can this slow bungler cheat your sight?
Dares he with me dispute the prize?
I leave it to impartial eyes.

Provok'd, the Juggler cry'd, 'Tis done;
In science I submit to none.

Thus said. The cups and balls he play'd;
By turns, this here, that there convey'd.
The cards, obedient to his words,
Are by a filip turn'd to birds.
His little boxes change the grain:
Trick after trick deludes the train.
He shakes his bag, he shews all fair;
His fingers spread, and nothing there;

تھا سُکھرا ایسا سُنو تُو جان لو
جن تھا نا خونو نہیں اُسکے دستو
معصیت نے عہد نامہ سُن پڑھا
اُسکا چھوٹا فہم تب ظاہر ہوا
جانا اُسکے گھر کو از بس بھیڑ سے
اُوڑ کہا تحقیر سے آواز دے
گوہی یہہ خوبی نام ادنی کام سے
مہو مورکھہ روبرو کیا کر سکے
بحث نے میں کیا یہہ غالب ہی کہا
عدل اُسکا تم پہ بس میں نے دھرا
حق ہی بولا بازیگر ہوکر خفا
علم میں ہرگز نہیں میں ہارتا
بتّہ بازي کہکے یہہ کرنے لگا
مستعد بتّا پھرانے پر ہوا
حکم میں گنجیفہ گویا اُسکے تھا
جانور چٹکي سے دیتا تھا بنا
چھوٹے چھوٹے بتّے دانیں کر دئے
آدمي سب مہو بازي سے ہوئے
کھولکر تھیلا دکھایا ایک طلسم
ہاتھہ کو کھولا اُڑا تب اُسکا جسم

Then bids it rain with showers of gold,
بولا برسے آسمانسے زر ابھي

And now his iv'ry eggs are told.
هاچ کے انڈے بنائے پھر گئي

But when from thence the hen he draws
اوز انڈونسے بنائیں مرغیاں

Amaz'd spectators hum applause.
سب نے حیرت کھا کہا شاباش هاں

Vice now stepp'd forth, and took the place
هامھنے پھر آ کے ٹھراوان گنا ؤ

With all the forms of his grimace.
منھه بنا کر اپنا کچھه زشت و تباه

This magic looking-glass, she cries,
بولا یهه جادو کا هی آئینه جو

(There hand it round) will charm your eyes.
مھوھوکے پھیرو اسپر هاتھه کو

Each eager eye the sight desir'd,
سب نے کي اس بات کي خواهش طلب

And ev'ry man himself admir'd.
دیکھکر تحسیں لگے کرنے وه سب

Next, to the senator addressing;
اهل مجلس سے وه بولا پھر یهي

See this bank-note; observe the blessing.
دیکھویهه زرا ؤرمري صنعت گري

Breathe on the bill. Heigh, pass! 'Tis gone.
یک تمسک پھرا ترا یا پھونک کر

Upon his lips a padlock shone.
قفل بس ایک لگ گیا بس هونٹھه پر

A second puff the magic broke,
پھونکا پھر تؤوه بھي جادو گم هوا

The padlock vanish'd, and he spoke.
قفل چھوٹا بات وه کہنے لگا

Twelve bottles rang'd upon the board,
بوتلیں بارہ دھریں تھیں میز پر

All full, with heady liquor stor'd,
وه نشیلي می سے تھیں لبریز پر

By clean conveyance disappear,
اڑ گئیں وه هاتھه کي گردش سے صاف

And now two bloody swords are there
ننگي ایک تیغ خوني بے غلاف

A purse she to a theif expos'd;
چور پھر آیا وهاں تورا اٹھے

At once his ready fingers clos'd.
هاتھه اسکے اسکھڑي جھٹ بندهه گئے

He opes his fist, the treasure's fled:
He sees a halter in its stead.

She bids Ambition hold a wand;
He grasps a hatchet in his hand.

A box of charity she shows.
Blow here; and a church-warden blows.

'Tis vanish'd with conveyance neat,
And on the table smokes a treat.

She shakes the dice, the board she knocks,
And from all pockets fills her box.

She next a meagre rake addrest,
This picture see; her shape, her breast!

What youth, and what inviting eyes!
Hold her, and have her. With surprise,
His hand expos'd a box of pills,
And a loud laugh proclaim'd his ills.

A counter, in a miser's hand,
Grew twenty guineas at command.
She bids his heir the sum retain,
And 'tis a counter now again.

A guinea with her touch you see
Takes ev'ry shape, but Charity;
And not one thing you saw, or drew,
But chang'd from what was first in view.

ہاتھہ کھولا تو اڑا وہ مال بھی
اُسکی بدلے ایک رسّی بن گئی
حامی حارص کو کہا لا تھی پکڑ
بعد ازاں وہ بن گئی مثلِ تبر
اُسنے ایک صندوق بخشش کا دکھا
پھونکا اوروہ بھی کایسا بن گیا
ہاتھہ کی گردش سے وہ بھی پھر اُڑا
میز پر پھر گرم گرم کچھہ کھانا دھرا
ہاتھہ مارا معصیت نے میز پر
پھر گیا صندوق میں جیبوں سے زر
پھر کیا عیاش سے جو سیبت تھا
دیکھو اس عورت کے ہیں پستاں کیا
آنکھیں ہیں جادو بھری ہی کیا جواں
بولا ہے حیرت ہے پاؤ گے کہاں
ہو گئی صندوق گولی کا وہ پھر
پھر کیا چلاّ کے لالچ میں نہ گر
ایک درم کھوتا دیا کنجوس کو
بیس تھے وہ ایک تھا اُس پاس گو
رکھہ حفاظت سے اسے بولا گناہ
حال اِسکا بھی ہوا ویسا ہی آہ
دیکھو اِسکے پاس ہی جو وہ درم
بن دیئے وہ تو نہ ہو گز بھی کم
تھے نہ وے اصلی جو دیکھے آپ نے
ہو گئے وہ جو کہ اصلی تھے دلے

The Juggler now in grief of heart,
With this submission own'd her art.
Can I such matchless slight withstand
How practice hath improv'd your hand!
But now and then I cheat the throng;
You ev'ry day, and all day long.

FABLE XLIII.

The Council of Horses.

Upon a time a neighing steed,
Who graz'd among a num'rous breed,
With mutiny had fir'd the train,
And spread dissention through the plain.
On matters that concern'd the state
The council met in grand debate.
A colt, whose eye-balls flam'd with ire,
Elate with strength and youthful fire;
In haste stept forth before the rest,
And thus the list'ning throng address'd.
Good gods; how abject is our race,
Condemn'd to slav'ry and disgrace!
Shall we our servitude retain,
Because our sires have borne the chain

بازیگر تب دلمیں کھا کر دردیوں
برلا عصیانسے ہنر کھولو ہو کیوں
میں نہیں یکتا ہوں ایسا پیشہ ور
دل لگا کر تم جو کھولو ہو ہنر
گاہ گہہ ٹھگتا ہوں میں انسانکو
اور تم ٹھگتے ہمیشہ ہو سنو

---

* ۴۳ قصّہ *

گھوڑونکی محفل کا

ایک گھوڑا شوق سے شام و پگاہ
چگتا پھرتا تھا بچھیروں ساتھہ گاہ
آخرش لڑ لڑ کے سبکو دق کیا
جنگ سے میدان سارا بھر دیا
انتظام ملک میں محفل ہوئی
اور وہانپر اسطرح کی بحث تھی
ایک بچھیرا خشم سے کر آنکھہ لال
تھا جوانی اور طاقت سے بحال
بزم میں وہ سبکے آگے بڑھہ گیا
یوں وہ انسب کو سنا کہنے لگا
کیا ہی چھوٹی ذات اپنی یا خدا
ہی غلامی کی انہیں بس بد دعا
بندگی میں ہم بھی کیا پڑجائینگے
باپ دادے نے تو توڑے سلسلے

Consider, friends, your strength and might,	دوستو تولو تم اپنے زور کو
'Tis conquest to assert your right.	پاؤ عزت جبکہ کچھہ تم سرکرو
How cumbrous is the gilded coach !	پالنے ہوگے گاڈي سے کیا دکھہ مدام
The pride of man is our reproach.	ہی غرور انسانکا بدلا ننگ و نام
Were we design'd for daily toil,	محنت هرروزہ دق کرتي هی کیا
To drag the plough-share through the soil?	یعنے یہہ هرروز کا هل جوتنا
To sweat in harness through the road?	راہ میں آنٹھرق کا رکھو یاد
To groan beneath the carrier's load !	بوجھہ زیادہ دے جوگا زیبان بلاد
How feeble are the two legg'd kind!	گیا سبک هی یہہ دوپائي تو م بھي
What force is in our nerves combin'd?	غصّہ ذاتي کي کیا طاقت گھتي
Shall then our nobler jaws submit	منہہ میں تب کسواسطے محکوم هو
To foam and champ the galling bit ?	باگ چابو اور کف ظاهر کرو
Shall haughty man my back bestride?	گیا گھمنڈي آدمي مجھپر سوار
Shall the sharp spur provoke my side?	هوگے دکھہ دیکاوہ ایڑیں مارمار
Forbid it, heav'ns ! Reject the rein;	ای خدا اسے بچا گم کر لگام
Your shame, your infamy disdain.	تم نسمجھو کم هتک اپنا مدام
Let him the lion first controul,	منگھہ کو پہلے وہ اپنے بس کرے
And still the tiger's famish'd growl.	شیر کا پھر گونجنا بھي سن سکے
Let us, like them, our freedom claim,	بعد ازاں همکو کرے محکوم هاں
And make him tremble at our name.	دو همارے نام سے عبرت عیاں
A general nod approv'd the cause,	سب نے کي یہہ مصلحت آخر پسند
And all the circle neigh'd applause.	گرد کے مدّاح تمے سب هوشمند

48884

When lo! with grave and solemn pace,
A Steed advanc'd before the race;
With age and long experience wise,
Around he cast his thoughtful eyes;
And to the murmurs of the train,
Thus spoke the Nestor of the plain.
When I had health and strength, like you
The toils of servitude I knew;
Now grateful man rewards my pains,
And gives me all these wide domains,
At will I crop the year's increase;
My latter life is rest and peace.
I grant to man we lend our pains,
And aid him to correct the plains;
But doth not he divide the care,
Through all the labours of the year?
How many thousand structures rise,
To fence us from inclement skies!
For us he bears the sultry day,
And stores up all our winter's hay.
He sows, he reaps the harvest's gain
We share the toil, and share the grain.

دیکھو تب گبر اور مہذب طرز سے
اسپ آیا اور آگے ذات کے
تھا وہ دور اندیش بوڑھا نیک خو
دور ہیں آنکھونسے دیکھا چار سو
ضمن میں اُس جنگ کے انکے تیئں
یہہ کہا نیستر کے میدانمیں کہیں
تھی تمھاری طرح طاقت مجھہ میں بھی
تب غلامی کی مشقت خوب کی
بخشش اب اگلی مشقت کی ملی
آدمی سے ایک جگہہ جو ھی بڑی
اِس ارادے میں جو حاصل سال کا
ھو گذرتی ھی بس اب اوقات کیا
آدمی کو گو سہارا دیں ھیں ھم
خدمت اور میدانکی سب لیں ھیں ھم
پر وہ محنت خود نہیں کرتے ھیں کیا
سال کی محنت سے تم تک دیکھنا
کیسے کیسے ھیں مکاں بنتے بڑے
جو بچاویں سختئے افلاک سے
گرمیونمیں وے ھمیں ٹھنڈا کریں
جمع کر کر گھاس جاڑے میں دھریں
بو کہ پھر پاتے ھیں آخر فصل وے
ھم کریں محنت تو ھمکو بھی ملے

16881

Since ev'ry creature was decreed
To aid each other's mutual need;
Appease your discontented mind,
And act the part by Heav'n assign'd.

The tumult ceas'd: the Colt submitted,
And, like his ancestors, was bitted.

حکم یہہ سب پر عیاں ہی دوستو
جو تم آپسمیں مدد باہم کرو
چین سے رکھو دلِ ناشاد کو
جو ہی قسمت میں اِسے مانا کرو

بزم اُٹھی رام وہ کرّہ ہوا
باگ منہہ میں اپنے تب لینے لگا

FABLE XLIV.

The Hound and the Huntsman.

Impertinence at first is borne
With heedless slight, or smiles of scorn;
Teaz'd into wrath, what patience bears
The noisy fool who perseveres?

The morning wakes, the huntsman sounds,
At once rush forth the joyful hounds
They seek the wood with eager pace,
Through bush, through brier explore the chase.

Now scatter'd wide, they try the plain,
And snuff the dewy turf in vain.

What care, what industry, what pains!
What universal silence reigns!

Ringwood, a dog of little fame,
Young, pert, and ignorant of game,

* قصہ *

* شکاری کتے اور شکاری کا *

حمق اوّل تو گوارا ہو سکے
یا حقارت یا ہنسی کے ڈور سے
ہووے پھر برداشت آوے خشم بھی
مفسد احمق جانتے ہیں اُسکو جی

ایک شکاری نے صدا دی صبح کو
دوڑے بہتر تازی کتے شاد ہو
جا ہسے جنگل کو تہے وے ڈھونڈتے
خاروں میں کھوجتے تہے صید وے

پھر وہ ایک ایک ڈھونڈنے جنگل گئے
گھاس کے ناحق تہے خوشبو سونگھتے

کسطرح کی فکر و محنت رنج ہی
کیا ہی یاں ہی ہوگا عالم طرفہ شی

ایک رینگ اُڈ نام سگ بچا سمر
صید کرنے میں جو تہا مانند خر

At once displays his babbling throat;
بھونکا وہ جنگل میں بس ایکبارگی

The pack, regardless of the note,
سگ شکاری نے نہ اُسکی فکر کی

Pursue the scent; with louder strain
سونگھتا تھا اور وہ تھا بھونکتا

He still persists to vex the train.
غیر کو چلّا کے دق کرتا رہا

The Huntsman to the clamour flies,
وہ شکاری خود چلا آواز پر

The smacking lash he smartly plies;
اور چابک مارے اُسکو بیشتر

His ribs all welk'd, with howling tone
پسلیاں اُس سگ کی توئیں اِسلئے

The puppy thus express'd his moan.
غم لگا کہنے وہ سگ اِس نوع سے

I know the music of my tongue
خوب ھی معلوم خوش اپنی صدا

Long since the pack with envy stung,
بغض نے مدّت سے کاٹا اُسکو تھا

What will not spite? These bitter smarts
کون ھو حاسد نہ ایسی مار کھا

I owe to my superior parts.
کُتّے میرے ھی جو وہ اور بس بڑا

When puppies prate, the Huntsman cry'd,
کُتّے چلائے شکاری نے کہا

They show both ignorance and pride:
یہہ غرور اور حُمق دکھلاتے ھیں کیا

Fools may our scorn, not envy raise?
بن حسد احمق سے آجاتی ھی گھن

For envy is a kind of praise.
کیونکہ اِس جا پر حسد کو بند نہ گن

Had not thy forward noisy tongue
گر تری چالاک جو یہہ ھی زباں

Proclaim'd thee always in the wrong,
گر مدام اپنا نکمّی عیب ھُں

Thou might'st have mingled with the rest,
تو مصاحب ھو تے مثل اَوروں کے جی

And ne'er thy foolish nose confess'd.
اور نکرتی صید ناک اپنی بُری

But fools, to talking ever prone,
پر بڑائی کا سخن احمق کہے

Are sure to make their follies known.
حق ھی ظاھر حُمق بس اپنا کرے

FABLE XLV.

* ۴۵ قصّہ *

The Poet and the Rose.

* شاعر اور گلاب کے پھول کا *

I hate the man who builds his name
On ruins of another's fame;
Thus prudes, by characters o'erthrown,
Imagine that they raise their own.
Thus scribblers, covetous of praise,
Think slander can transplant the bays
Beauties and bards have equal pride,
With both all rivals are decry'd.
Who praises Lesbia's eyes and feature,
Must call her sister awkward creature,
For the kind flatt'ry's sure to charm,
When we some other nymph disarm.

نیچ ہیں وے جو بڑھا ویں اپنا نام
نیک نامي غیر کي کھوکر مدام
کھوکے عزّت یوں ہي عورت بازیا
چاہتي ہی نیک نامي کو سدا
ہو کے بد جو چاہتے ہیں نام کو
جانتے ہیں بد بدي سے نیک ہو
یوں ہیں ہیں مغرور شاعر اور حسیں
بلکہ اوروں پر بھي ہوتا ہی یقیں
لیسویکي حسن کے مدّاح جو
ہیں کہیں بد اُسکي وے ہمشیر کو
حسن حق دکھلاے اُلفت کي ثنا
جب حسینونکو کہیں ہیں ہم بُرا

As in the cool of early day
A poet sought the sweets of May;
The garden's fragrant breath ascends,
And ev'ry stalk with odour bends.
A Rose he pluck'd, he gaz'd, admir'd,
Thus singing as the Muse inspir'd.

صبح کو ایک روز جو بس نرم تھي
ڈھونڈتا شاعر تھا نرمي جیتھہ کي
باغ کي خوشبوکي اُڑتي تھي مہک
گُل رہے تھے خوب کِھل کِھل کر لٹک
ورد کا گُل تو ایک اُسنے لیا
لحنِ داؤدي سے یہہ گانے لگا

* انام عورت کا *

Go, Rose, my Chloe's boso m grace;
How happy should I prove,
Might I supply that envy'd place
With never fading love?
There, phœnix-like, beneath her eye,
Involv'd in fragrance, burn and die
Know, hapless flower, that thou shalt find
More fragrant roses there;
I see thy with'ring head reclin'd
With envy and despair!
One common fate we both must prove;
You die with envy, I with love.
Spare your comparisons, reply'd
An angry Rose, who grew beside;
Of all mankind, you should not flout us!
What can a Poet do without us?
In ev'ry love-song roses bloom;
We lend you colour and perfume:
Does it to Chloe's charms conduce,
To found her praise on our abuse?
Must we, to flatter her, be made
To wither, envy, pine, and fade?

میري معشوقه کے سینے پر تو جا
هی جولازم وه ملے کیا هی مزا
وه طمع کا درج بھرتا میں اگر
گوهرِ اُلفت سے هی جوسخت تر
مثل پروانے کي تو میں جا نکر
بوے خوش میں میں هوجلتا مگر
ناخوشي کي میرے پاوگا سزا
اے گلاب اِس باغ میں بس برملا
دیکھتا هوں هی تمها را سر جُهکا
کبر و مایوسي سے هی سوکھا هوا
بخت میرے اور تمهارے ایک سے
هیں حسد سے تم موئے هم عشق لے
بولي وه همسے نکیجے همسري
پھر کھلي تازي ایک اور بولي کلي
چهل لازم همسے هی تمکو بهلا
گل سوا باندهو گے پھر مضمون کیا
گل سے هو زیبا کلام شاعراں
رنگ اور بو همسے پاتے هو میاں
همسے بنتي هی تمهاري وه کهلوس
روبرو جسکے همیں دیتے هو دوس
کیا خوش آمد کے لئے پیدا هوئے
هم جو پژمرده هیں ما تم بغض سے
* انام اُسکي معشوقه کا *

FABLE XLVI.

The Cur, the Horse, and the Shepherd's Boy

The lad, of all-sufficient merit,
With modesty ne'er damps his spirit;
Presuming on his own deserts,
On all alike his tongue exerts;
His noisy jokes at random throws,
And pertly spatters friends and foesd
In wit and war the bully race,
Contribute to their own disgrace.
Too late the forward youth shall find
That jokes are sometimes paid in kind
Or if they canker in the breast,
He makes a foe who makes a jest.
A village-cur of snappish race,
The pertest puppy of the place,
Imagin d that his treble throat
Was blest with music's sweetest not;
In the mid road he basking lay,
The yelping nuisance of the way;
For not a creature pass'd along,
But had a sample of his song.
Soon as the trotting steed he hears,
He starts, he cocks his dapper ears,

* ۴۶ قصّه *

* کُتّے اوْر گھوڑے اوْر رکھوالے کے کُتّے کا *

عقل جس لڑکے کو آئي کچھہ ذرا
عجز کرنیکو وہ کیا سمجھے بھلا
علم میں اپنے وہ همّت سے عیاں
کھولتا هی سب پہ بس اپني زباں
چُہل کروا دے هی جھٹپٹ جنگ کي
نفرت اُسکو دوست سے دشمن سے بھي
بزم میں اوْر رزم میں ایسے مدام
کرتے هیں بیعزّتي کا خود وہ کام
آخرش دیکھیگا وہ دانا جواں
جو پھسا وے چُہل ایسي ناگہاں
درد پاکر کیا حسد سے دلمیں وے
دشمني ظاهر کریں هیں طعن سے
یوں هیں چھوٹا ایک سگ تھا گانونکا
اُس جگہہ بچّا وہ سگ چالاک کا
سمجھا اپني زور کي آواز کو
جو یہہ هی جیسے کہ اچّھا ساز هو
راہ میں وہ دھوپ تاپے تھا مدام
وہ وهاں آفت تھا گویا صبح و شام
کیونکہ تھي لوگونکو مشکل واں گذر
سُنتے گانا اُسکا تھے سب بیشتر
گذرا ایک گھوڑا وهاں اُسنے سنا
چوْنکا کانونکو کھڑا اُسنے کیا

Away he scours, assaults his hoof;
Now near him snarls, now barks aloof;
With shrill impertinence attends,
Nor leaves him till the village ends.

It chanc'd, upon his evil day,
A Pad came pacing down the way:
The Cur, with never-ceasing tongue,
Upon the passing trav'ller sprung.
The horse, from scorn provok'd to ire
Flung backward; rolling in the mire'
The Puppy howl'd, and bleeding lay:
The Pad in peace pursu'd his way.

A Shepherd's Dog, who saw the deed,
Detesting the vexatious breed,
Bespoke him thus. When coxcombs prate,
They kindle wrath, contempt, or hate
Thy teazing tongue had judgment tied,
Thou had'st not, like a puppy, died.

جلد جاتا تھا وہ اُسکے پانوں پر
حملہ یہہ کرتا تھا ازبس شور کر
الغرض اُسکو نہایت دق کیا
گانونمیں جب تک رہا پیچھا لیا
نحس ایک دن پھرھوا یہہ ماجرا
جاتا تھا آھستہ ایک گھوڑا چلا
وہ سگ آخر عادتِ معہود پر
اُسپہ دوڑا شور کر گر بیخطر
اُس گدھے پر دق ھوا وہ رہ نورد
ایک دولتّی سے کیا اُس سگ کو گرد
کانکھہ کر گِر کر لہومیں وہ بھرا
چین سے وہ اسپ تب جانے لگا
ایک رکھوالے کے سگ نے دیھکر
کھائي نفرت اُسکے اِس احوال پر
اُسّے بولا جتنے بانکے ھیں بڑے
خشم و نفرت ھیں ذرا میں ڈھونڈتے
ھوش سے رھتا اگر سنبھلا ھوا
نیچ کُتّونکي طرح مَرتا بھلا

Fable XLVII.

The Court of Death.

Death, on a solemn night of state,
In all his pomp of terror sate:

* ۴۷ قصّہ *

* مَلک الموت کي مجلس کا *

شکل سے ھیبت کي ایک شب موت نے
اپني ڈر کي شی بڑھائي دھوم سے

Th' attendants of his gloomy reign, ہمنشیں تھے ساکنِ مُلکِ ظلام

Diseases dire, a ghastly train! کُل مرض بد شکل سب اِسکے غلام

Crowd the vast court. With hollow tone غل تھا اُنکا واں جو محفل تھی بڑی

A voice thus thunder'd from the throne. پھر بڑی آواز یوں شہ کی اُٹھی

This night our minister we name. ہوگا اِس شب یاں مقرّر ایک وزیر

Let ev'ry servant speak his claim; کھولیں مطلب سب غلامانِ سریر

Merit shall bear this ebon wand. لے وزارت کا عصا لایق ہو جو

All. at the word, stretch'd forth their hand. سبکے سب نے ہاتھہ پھیلائے کہ دو

Fever, with burning heat possess'd, تپ حراقت لیکے دعوا کر بڑھی

Advanc'd, and for the wand address'd. اُس عصا کے واسطے پھر عرض کی

I to the weekly bills appeal, کاغذِ ہفتہ میں پھر یہہ عرض کی

Let those express my fervent zeal: میری سوزش کی بڑائی ہی لکھی

On ev'ry slight occasion near, پاس والونکو سمجھتی ہوں حقیر

With violence I persevere. زور سے غلبہ میں ہی کیا مجھکو دیر

Next Gout appears with limping pace, نقرس آکر لاف زن پھریوں ہوئی

Pleads how he shifts from place to place; پہنچے کِس کِس جا وہ یہہ کہنے لگی

From head to foot how swift he flies, پھر سکے ہی کیا بدن میں وہ تمام

And ev'ry joint and sinew plies; ہر بند نکے جوڑ میں میں ہوں مدام

Still working when he seems suppprest, نا توانی میں ہی اُسکا زور شور

A most tenacious stubborn guest. ہی وہ ایک مہمان مُگری اڑکتھور

A haggard Spectre from the crew پھر مرض بد شکل آیا دوسرا

Crawls forth, and thus asserts his due. گھٹنونکے بل زور سے اُس غول کا

'Tis I who taint the sweetest joy,
بولا میں ھوں جسے سکھ ھووے خراب

And in the shape of Love destroy:
عشق کی کھوتا ھوں میں ھیں اب وتاب

My shanks, sunk eyes, and noseless face,
پنڈلی اوڑا آنکھیں دھسیں بن ناک کا

Prove my pretension to the place.
دخل پاوے منھہ مرا ھی کھہ رھا

Stone urg'd his ever-growing force.
سل نے بھی یھہ زور سے آ کر کہا

And, next, Consumption's meagre corse,
کھانسی بولی اُستخواں دبلے دیکھا

With feeble voice that scarce was heard.
سست بولی یوں کہ سمجھائی نہ دے

Broke with short coughs his suit preferr'd:
سمجھی لایق اپنے تیئں ٹک کھانس کے

Let none object my ling'ring way.
میرے مزمن پن کا مانع کوٹن ھو

I gain, like Fabius, by delay;
بولی میں پھرنے بیس کی طرح جم

Fatigue and weaken ev'ry foe
دشمنونکو سست کرتا تھا سدا

By long attack; secure, though slow.
مدتوں میں میں بھی برتی ھوں کہا

Plague represents his rapid power,
بولی زور اپنا مری آخر کو آ

Who thinn'd a nation in an hour.
قوم کو میں صاف کرتی ھوں کہا

All spoke their claim, and hop'd the wand:
سب یھہ کھہ کھہ وہ عصا ما نگا کئے

Now expectation hush'd the band,
نا اُمیدی اُسنے دلوائی ولے

When thus the Monarch from the throne:
تخت پر سے پر وہ بولا بادشاہ

Merit was ever modest known.
حلم سے جوھر ھوظاھر آہ آہ

What, no Physician speak his right!
کیا طبابت ھیں نہیں کرتے طبیب

None here! but fees their toils requite.
ھی اجورہ محنتی کا بس حبیب

Let then Intemp'rance take the wand,
دو کہا بے اعتدالی کو عصا

Who fills with gold their zeahandlous.
جورہ بھردے ھاتھہ میں اپنے طلا

* انام روم کے سپہسالار کا *

You, Fever, Gout, and all the rest,
(Whom wary men, as foes detest,)
Forego your claim; no more pretend:
Intemp'rance is esteem'd a friend;
He shares their mirth, their social joys,
And, as a courted guest, destroys.
The charge on him must justly fall,
Who finds employment for you all.

تم تپ اور نقرس ہیں جتنے اور سب
تم سے دور اندیش کو خواہش ہی کب
ٹھگ پنا اور ائسے دعوی چھوڑ دو
دوست ہی بے اعتدالی بس سنو
وہ خوشی ہمصحبتی کی لے چکی
ہی وہ مفسد ملتفت مہماں سی
ثابت اُسپر دوس ہی اب اِسلئے
کام چاہا جو تمہارے واسطے

Fable XLVIII.

The Gardener and the Hog.

A Gard'ner, of peculiar taste,
On a young Hog his favour plac'd:
Who fed not with the common herd;
His tray was to the hall preferr'd.
He wallow'd underneath the board,
Or in his master's chamber snor'd;
Who fondly strok'd him ev'ry day,
And taught him all the puppy's play:
Where'er he went, the grunting friend
Ne'er fail'd his pleasure to attend.
As on a time, the loving pair
Walk'd forth to tend the garden's care,

* ۴۸ قصہ *

* باغبان اور سوّر کا *

ایک پسندیدہ کہیں تھا باغباں
چاہتا تھا خوک کو جو تھا جواں
عام گلّے میں چراتا تھا اُسے
رکھتا وہ گھر میں کٹہرا تھا ولے
میز کے نیچے وہ ہلتا دولتا
ناک سے آقا کے گھر میں بولتا
ہاتھ وہ اُسپر پھراتا پیار سے
کھیل کُتّے کا سکھاتا بس اُسے
جس جگہہ جاتا وہ اپنے دوست کو
رکھتا وہ آرام سے اے دوستو
پیارا جوڑا اُسکا جسد م شوق سے
باغ میں پہنچا حفاظت کے لئے

The Master thus address'd the swine:--
اُسے تب آقا لگا کہنے یہي

My house, my garden, all is thine,
گھر میرا اؤر باغ تیرا ھی سبھي

On turnips feast whene'er you please,
کھاؤ شلغم خوب سے چاھو اگر

And riot in my beans and pease ;
ھی مٹر اؤر سیم تورو بیخطر

If the potato's taste delights,
دیوے شفتالو اگر تمکو مزا

Or the red carrot's sweet invites,
گاجریں میٹھي لگیں یہہ لال یا

Indulge thy morn and evening hours,
رات دن تو صرف میں لاؤ سبھي

But let due care regard my flowers :
پر گلونکي ھی نہیں یاں دوستي

My tulips are my garden's pride,
سب سے لالہ خوب ھی اِس باغ میں

What vast expense those beds supply'd !
صرف جو زر اِسمیں ھی وہ گیا کہیں

The hog by chance one morning roam'd,
صبح کو نا گہہ وہ پھرتا خوک تھا

Where with new ale the vessels foam'd:
تھا جہاں کف دار بوزہ خم بھرا

He munches now the steaming grains.
گرم اُسنے واں چنیں تونگے کبھي

Now with full swill the liquor drains.
اؤر کھچي لبریز می خالی کري

Intoxicating fumes arise ;
ھو گیا تب زور کا اُسکو نشا

He reels, he rolls his winking eyes ;
اُلٹیں آنکھیں پاؤں لغزش کھا گیا

Then stagg'ring through the garden scours,
باغ میں گبھرا کے آخر گھس پڑا

And treads down painted ranks of flowers ;
پھول گل پامال وہ کرنے لگا

With delving snout he turns the soil,
ناک سے وہ واں زمیں تھا کھودتا

And cools his palate with the spoil.
حلق کو چوري سے خوش اُسنے کیا

The master came, the ruin spy'd,
دیکھا پھر آقا نے اِس نقصان کو

Villain, suspend thy rage, he cry'd ;
اؤر کہا بد ذات غصہ تھام تو

Hast thou, thou most ungrateful sot,
تو نیچ ھی بھوفا اؤر کیا ابھي

My charge, my only charge forgot ?
بھولا میرے حکم کو تو ای شقي

What, all my flowers! No more he said,
پھول میرے کیا اُڑائے سب نے

But gaz'd, and sigh'd, and hung his head.
یہہ کہا حسرت سے بیٹھا سر جھکا

The Hog with stutt'ring speech returns:
بولا لکنت کھا وہ سوّر تب یہي

Explain, Sir, why your anger burns.
کہئے صاحب کسلئے خفگي ہوئي

See there, untouch'd, your tulips strown,
وہ تمہارا لالہ ہی چھٹکا ہوا

For I devour'd the roots alone.
میں نے کھائي ہی فقط جڑا ؤر کیا

At this the Gard'ner's passion grows;
باغباں یہہ سُن خفا دونا ہوا

From oaths and threats he fell to blows
کھا قسم غصّہ ہو مارا خوب سا

The stubborn brute the blows sustains'
پي گیا وہ مار مگرا جانور

Assaults his leg, and tears the veins.
نونچے اُسکے پانوں اؤر سر بیخطر

Ah! foolish swain, too late you find
ای گنوار آخر کو رکّھیگا کیا

That sties were for such friends design'd!
ہی کتہرا ہم سبھونکا وہ دھرا

Homeward he limps with painful pace,
درد لے آخر وہ گھر اپنے گیا

Reflecting thus on past disgrace:
اگلے حرمت کا بھي دلمیں دھیاں تھا

Who cherishes a brutal mate,
جو کرے حیوانسے اُلفت بشر

Shall mourn the folly soon or late.
کھائے وہ افسوس اپني عقل پر

Fable XLIX.

The Man and the Flea.

Whether on earth, in air, or main,
آسمان میں یا زمیں یا بحر میں

Sure ev'ry thing alive is vain!
ہیں جو حیواں اُنکو باطل ہم کہیں

* ۴۹ قصّہ *

* آدمي اؤر مکّھي کا *

Does not the hawk all fowls survey,
As destin'd only for his prey?
And do not tyrants, prouder things,
Think men were born for slaves to kings?
When the crab views the pearly strands,
Or Tagus, bright with golden sands;
Or crawls beside the coral grove;
And hears the ocean roll above;
Nature is too profuse, says he,
Who gave all these to pleasure me!
When bord'ring pinks and roses bloom,
And ev'ry garden breathes perfume;
When peaches glow with sunny dyes,
Like Laura's cheek, when blushes rise;
When with huge figs the branches bend,
When clusters from the vine depend;
The snail looks round on flow'r and tree,
And cries, All these were made for me!
What dignity's in human nature!
Says man, the most conceited creature.
As from a cliff he cast his eye,
And view'd the sea and arched sky,

باز کیا رکھتا نہیں سب پر نظر
جیسے اُسکے ہی لئے ہیں جانور
کیا نہیں سمجھے ہی مغرور آدمی
جو غلام شاہ انساں ہیں سبھی
دیکھے جب سرطان ہی موتی کا کھیت
یا سمندر ٹگس کا سونے کا ریت
یا کہ مونگے کی جگہہ میں وہ رینگے
اور سمندر کی لہر کا غل سنے
تب وہ کہتا ہی کہ حق فیاض ہی
واسطے میرے مہیا ہی یہہ شی
پھولتا ہی پنک جسدم یا گلاب
ہی مہکتا باغ سب اِسدم شتاب
لال ہوتے پیچ پھل ہیں جسگھڑی
جیسے لارا کے تھے رخسارے اجی
شاخ میں انجیر ہیں جب جھومتے
اور لٹکتے خوشے ہیں انگور کے
پھول پھل جب دیکھتے ہیں گھونگے واں
کہتے ہیں میرے لئے ہی یہہ سماں
کیا گھمنڈ انسانکو بھی ہی دلے
جو کہے تھا ایک گھمنڈی کبر سے
دیکھے پستی جیسے کوئی کوہ سے
ہیں سمندر اور فلک ہم دیکھتے

* انام عورت کا ۲ نام پھول کا *

The sun was sunk beneath the main;
The moon and all the starry train,
Hung the vast vault of heav'n. The man
His contemplation thus began.

When I behold this glorious show,
And the wide wat'ry world below,
The scaly people of the main,
The beasts that range the wood or plain,
The wing'd inhabitants of air,
The day, the night, the various year,
And know all these by Heav'n design'd
As gifts to pleasure human kind;
I cannot raise my worth too high;
Of what vast consequence am I!

Not of th'importance you suppose,
Replies a Flea upon his nose:
Be humble, learn thyself to scan;
Know, pride was never made for man;
'Tis vanity that swells thy mind,
What, heav'n and earth for thee design'd!
For thee, made only for our need,
That more important Fleas might feed!

هی سمندر کے تلے خور اؤر قمر
اؤر ستارے جتنے هیں باهمدگر
یوں هوئے معلوم بولا چرخ پر
یهه لگا تجویز کرنے بیخطر

هوں میں جسدم یهه تماشا دیکهتا
اؤر انمی جهیل کو پستی میں کیا
مچهلیاں دریا کی چهلکے دارسب
اؤر جوهیں حیوانِ صحرائی عجب
اُڑنے والے آسماں پر پنکهه دار
رات دن هی سال وماه جود رشمار
حق نے شاید یهه تعیّن هیں سب کئے
جیسے خشش آدمی کوخوش کرے
پر برائی اؤر کرسکتا نهیں
جو بڑائی مجهمیں کتنی هی کهیں

مت کهو هی واسطے میرے سبهی
ناک پر اُسکے مگس کهنے لگی
حلم اؤر انصاف سیکهو ای میاں
هی غرور انسانکو لازم کهاں
دل فقط کرتا هی خوش غرّا رے
قب جهاں هی کیا تمهارے واسطے
کیا تمهارے واسطے پیدا هوے
هم هیں جوکهاتے مگس هیں سب بڑے

Fable L.

The Hare and many Friends.

Friendship, like love, is but a name,
Unless to one you stint the flame.
The child, whom many fathers share,
Hath seldom known a father's care.
'Tis thus in friendships: who depend
On many, rarely find a friend.

A Hare, who in a civil way,
Comply'd with every thing, like Gay,
Was known by all the bestial train
Who haunt the wood, or graze the plain.
Her care was, never to offend,
And ev'ry creature was her friend.

As forth she went at early dawn,
To taste the dew-besprinkled lawn,
Behind she hears the hunter's cries,
And from the deep-mouth'd thunder flies.
She starts, she stops, she pants for breath;
She hears the near advance of death:
She doubles to mislead the hound,
And measures back her mazy round;
'Till fainting in the public way,
Half dead with fear, she gasping lay.

* ۶۰ قصہ *

* خرگوش اور دوستونکا *

دوستي بھي عشق هي کي نام کو
تا کسي کے عشق کي آتش نہو
هي علاقہ باپ کو لڑکو نسے بس
اور وہ یہہ سمجھیں نہیں هیں هر نفس
یوں هیں هوتا دوستي میں هی عیاں
دوستي پرهب سے مشکل هی میاں
یوں هیں ایک خرگوش نرما هٹکے ساتھہ
مثل گے کي مانتا هر ایک بات
مشتہر هجنس میں از بس رها
اور چرندوں اور دردندوں میں سدا
اُسکو دق کرتا نہ تها کوئي و لے
جانور سب دوست اُسکے بنگئے
صبحدم ایک روز وہ نکلا کہیں
چرنے کو وہ شبنم الودہ زمیں
پیچھے سنکر ایک شکاري کي سدا
رعد کي سي سن سدا پڑاں هوا
چونکا اور تهم کر لگا وہ هانپنے
اُسنے سمجھا موت اب آئي ارے
دینے چھپھایئں وہ کتونکو لگا
ترچھا ترچھا جلد تها وہ گھومتا
راہ میں جبتک نہ غش کھا کر گرا
ڈرسے تبتک نیم جاں تها هانپتا

* انام اس کتابکي اصل کے مصنف کا *

What transport in her bosom grew,
When first the Horse appear'd in view!
Let me, says she, your back ascend,
And owe my safety to a friend;
You know my feet betry my flight;
To friendship every burden's light.
The Horse reply'd, Poor honest Puss,
It grieves my heart to see thee thus;
Be comforted, relief is near,
For all your friends are in the rear.
She next the stately Bull implor'd;
And thus reply'd the mighty lord:
Since ev'ry beast alive can tell
That I sincerely wish you well,
I may, without offence, pretend
To take the freedom of a friend;
Love calls me hence; a fav'rite cow
Expects me near yon barley-mow;
And when a lady's in the case,
You know, all other things give place.
To leave you thus might seem unkind;
But see, the Goat is just behind.
The Goat remark'd her pulse was high,
Her languid head her heavy eye;

کیا ہی اُسکے دلمیں فرحت آ گئی
اُسپ کی جسوقت صورت دیکھہ لی
پیٹھہ پر اپنی مجھے لے لے کہا
اِس بلا سے دوست کو اپنے بچا
دوڑنے میں بس اڑگنا ہی قدم
بوجھہ بھاری دوستی میں بھی ہی کم
بولا گھوڑا ناتواں اے بیخطا
دیکھہ تیرا حال دل میرا پھٹا
دلکو ٹھہراؤ کہ جمعیّت ہی پاس
یارسب پیچھے ہیں کھومت تم حواس
سانڈ کی پھر اُسنے مِنّت خوب کی
تب وہ زورآور لگا کہنے یہی
جوکہے ہی یوں ہیں ہر ایک جانور
جوتمہارا دوست ہوں میں سربسر
حیلہ کرتا ہوں میں بیجرم وخطا
یہہ کہ ہلکا بوجھہ ہی ایک دوستکا
پر مجھے یاں لائی اُلفت گائے کی
جوکا وہ جوڈھیرہی بس واں ہی جی
جبکہ ہو جورو کہیں اِس حال میں
جانتے ہو سب کہ سب کچھہ چھوڑدیں
پر تمہیں یوں چھوڑنا لازم نہیں
دیکھو پر بکرا بھی پیچھے ہی کہیں
دیکھا اُسنے نبض کو اِسکی رواں
آنکھیں پھولیں اوڑسر بھی ناتواں

My back, says I.e, may do you harm;
The Sheep's at hand, and wool is warm.

The Sheep was feeble, and complain'd
His sides a load of wool sustain'd;

Said he was slow, confess'd his fears
For hounds eat Sheep as well as Hares.

She now the trotting Calf address'd
To save from death a friend distressd.

Shall I, says he, of tender age,
In this important care engage?

Older and abler pass'd you by;
How strong are those; how weak am I!

Should I presume to bear you hence
Those friends of mine may take offence.

Excuse me, then. You know my heart,
But dearest friends, alas! must part.

How shall we all lament! Adieu.
For see the hounds are just in view.

خوش تہو گے پیٹھہ سے میري کہا
بہتر بھي ہی گرم جسکا رونگٹا

بوجھ وہ میں خودھوں کاھل اؤر سست
بوجھہ سے بالونکے میں کمترھوں چست

چلتي ھوں آھستہ درھی کیا کروں
جیسے تم ویسي ھي میں کتّوں کو ھوں

جلد رؤ بچھڑے سے تب کي آرزو
چھوڑ مت آفت میں بولا دوست کو

بولا وہ کیا میں لڑکپن میں ابھي
ایسے عمدہ کام کرسکتا ھوں جي

چھوڑ کر تمکو گئے بوڑھے بڑے
میں ھوں ناطاقت وہ صاحب زور تھے

کیا بچاؤں تمکو لازم ھی مجھے
ھونگے دل احباب ایسے کام سے

تؤ تو سمجھا ھی معاف اب مجھکو کر
بولا وہ چھوڑا محبّوں نے مگر

کیونکہ چھوڑا حال میں ایسے مجھے
کیونکہ ھی کتّا وہ میرے سامھنے

FABLES.

PART THE SECOND.

FABLE I.

The Dog and the Fox.

To a Lawyer.

I know you Lawyers can, with ease,
Twist words and meanings as you please;
That language, by your skill made pliant,
Will bend to favour every client;
That 'tis the fee directs the sense,
To make out either side's pretence.
When you peruse the clearest case,
You see it with a double face;
For scepticism's your profession;
You hold there's doubt in all expression.
Hence is the bar with fees supply'd,
Hence eloquence takes either side.
Your hand would have but paltry gleaning,
Could ev'ry man express his meaning.
Who dares presume to pen a deed,
Unless you previously are feed?
'Tis drawn; and to augment the cost,
In dull prolixity ingross'd;

* دوسرا باب *

* پہلا قصّہ *

* کُتّے اور لومڑی کا *

* وکیل کے ذیل میں *

جانتا ہوں میں جو ہو تم سب وکیل
پھیرتے ہو بات کو با صد دلیل
جس زباں میں تمکو حاصل ہی شعور
اِسلئے چاہے موکّل بھی ضرور
زور سے بڑھتی ہی تمہاری عقل بھی
ایک طرف کی اُسے ثابت ہو کبھی
جب کوئی سچّا سا کاغذ تم پڑھو
پڑھتے جاؤ اور دو دل ہو رہو
قابل دینا شک تمہارا کام ہی
دیکھتے ہو شک کا ہر جا نام ہی
تو کماتے ہو عدالت میں روپئے
اِسلئے ایک سو کو بڑھتی جنگ ہی
نیچ لوگو نمیں کہاتے ہو عیاں
کر نہیں سکتا ہر ایک مطلب بیاں
کون ہمّت سے تباله کو لکھے
ہاتھ تم سب کا نہ اِسمیں گر لگے
محنتانہ پاؤ جب تیّار ہو
جھوٹھ زیادہ لکھنے سے اُسکے سنو

And now we're well secur'd by law,
Till the next brother find a flaw.

جبلگ آئیں کے مطابق وہ رہے
جبتلک بھائي نہ اپنا کچھہ کہے

Read o'er a will. Was't ever known,
But you could make the will your own;

تم وصیّت نامہ لکھلو ھی یقیں
کہتے ھومرضي سے باھر پر کہیں

For when you read, 'tis with intent
To find out meanings never meant.

اؤر اُسے پڑھتے ھو تم بس اِسلئے
جو طوالت اُسمیں ھی الفاظ سے

Since things are thus, *se defendendo*,
I bar fallacious inuendo.

مال کي جب خود حفاظت ھم کریں
تب وہ لا طایل عبارت کاٹ دیں

Sagacious Porta's skill could trace;
Some beast or bird in ev'ry face.

بوڑتا کي ھی کتابونسے عیاں
جوچرند اؤرکئي پرند ایسے ھیں ھاں

The head, the eye, the nose's shape,
Prov'd this an owl, and that an ape.

جنکا نقشہ ناک منہہ اؤر آنکھہ کا
مثل بندر ھی عیاں اؤر بوم سا

When, in the sketches thus design'd,
Resemblance brings some friend to mind,

جبکہ قالب اُنکا ھی اِسطوڑ پر
دوست کا بعضو نکے ھوجوں سربسر

You shew the piece, and give the hint,
And find each feature in the print;

سبکي صورت اُنمیں بس تم پاؤگے
چہل کرتے سب دکھا کرھیں اُسے

So monstrous like the portrait's found
All know it, and the laugh goes round.

اؤر ھو معلوم مثل دیو بھي
اِس سبب سبکے تیئں آوے ھنسي

Like him I draw from gen'ral nature;
Is't I or you, then fix the satire?

اُسکي خصلت ایسي ھي مَیں نے لکھي
پر چھڑا سکتا نہیں ھرگز بدي

So, sir, I beg you spare your pains
In making comments on my strains.

اِسلئے آقا نہ محنت تم کرو
شرح میرے شعر کي مجھسے سنو

All private slander I detest,
مجکو ہی غیبت سے نفرت بالیقین

I judge not of my neighbour's breast:
آزماتا ہوں میں ہمسایہ نہیں

Party and prejudice I hate,
میں حسد سے خلق کے ڈرتا نہیں

And write no libels on the state.
عیب پر تہمت سے میں دھرتا نہیں

Shall not my fable censure vice,
کیا ہنسے قصہ نہ میرا جرم پر

Because a knave is over-nice?
نیکی سے باہر خطا ہی سر بسر

And, lest the guilty hear and dread,
عاصی بھی شاید سنے اِسے ہی ڈر

Shall not the decalogue be read?
حکم دس حق کے سناوینگے مگر

If I lash vice in gen'ral fiction,
عام قصہ سے گنہہ کو دوں سزا

Is't I apply, or self-conviction?
اپنی اوڑسکی جو چھپ جاوے خطا

Brutes are my theme. Am I to blame,
بیوقوفونکو کہونگا میں بھلا

If men in morals are the same?
اوڑ پرا یا عیب ہو جو نیک یا

I on man call an ape or ass:
آدمی کو میں گدھا بندر لکھوں

'Tis his own conscience holds the glass.
جوکہ خود سمجھے ہی اُسکو کیا کہوں

Thus void of all offence I write,
غیر اُن عیبونکے جو تحریر ہی

Who claims the fable, knows his right.
کون کہہ سکتا ہی کیا تقصیر ہی

A Shepherd's Dog, unskill'd in sports,
سگ تھا ایک راعی کا ہیتھا صید کا

Pick'd up acquaintance of all sorts:
اِسلئے مشہور سب میں وہ ہوا

Among the rest, a Fox he knew;
جانتا اوروں نہیں تھا روباہ کو

By frequent chat their friendship grew.
دوستی تھی جو دایم گفتگو

Says Reynard, 'tis a cruel case,
بولی روبہ سخت مشکل ہی یہی

That man should stigmatize our race
جو ہمیں کہتے ہیں سب بد آدمی

No doubt, among us rogues you find,
As among Dogs, and human kind:
And yet (unknown to me and you)
There may be honest men and true.
Thus slander tries, whate'er it can,
To put us on the foot with man.
Let my own actions recommend;
No prejudice can blind a friend:
You know me free from all disguise;
My honour as my life I prize.
By talk like this, from all mistrust
The Dog was cur'd, and thought him just.
As on a time the Fox held forth
On conscience, honesty, and worth,
Sudden he stopt; he cock'd his ear;
Low dropt his brushy tail with fear.
Bless us! the hunters are abroad,
What's all that clatter on the road?
Hold, says the Dog, we're safe from harm;
'Twas nothing but a false alarm.
At yonder town, 'tis market day;
Some farmer's wife is on the way!

ذات ہی ہمسب گي سارق بالیقیں
آدمي اؤرسگ میں کیا ایسا نہیں
اؤرتا ہم ہم ہیں نا واقف سبھي
نیک بھي ہیں قوم میں انسان کي
یوں ہیں کرتے ہیں گلہ مقدوربھر
آدمي کي طرح ہیں ہم بھي سبھي
کام میں مصروف ہونے دو مجھے
دوست کو ہرگز نہ بھولا چاہئے
جانتے ہو تم فریبي میں نہیں
نیکنامي مثل جاں ہی بالیقیں
اس سخن سے اعتبار اُسکو ہوا
راست گو اُسکو وہ سگ ٹھہرا چکا
جاتي تھي وہ رہ میں ایکدن اوزي
ہوشیاري سے سمجھتي بوجھتي
تھم کے ناگہہ کان کچھہ سیدھے کئے
دُم دبائي ڈر سے اُسنے جانکے
لو بچا ہمکو شکاري ہیں کہا
ہرطرف بولي یہہ غُل ہوتا ہی کیا
چُپ رہو ہم بیخطا ہیں بولا سگ
اؤر یہہ غُل جھوٹھہ ساکچھہ ہے اگ
پینٹھہ کا دن یا توہی اِس شہر کا
یا کسي دہقاں کي جورو ہی کہا

'Tis so, (I know her pye-bald mare)	لُنڈی گھوڑی جانتا ہوں ہی وہ زن
Dame Dobbins, with her poultry-ware.	جانور بکر وہیں چھوٹے اور ڈبن
Reynard grew huff. Says he, This sneer	بولی بس ہوکر خفا وہ لومڑی
From you I little thought to hear.	طنز کا تمسے بھروسا تھا کبھی
Your meaning in your looks I see,	منہہ پہ ظاہر ہی تمہارے سکی بات
Pray, what's Dame Dobbins, friend to me?	پاس میرے کیا ڈبن ہی نیک ذات
Did I e'r make her poultry thinner?	جانور کھائے ہیں میں نے اُسکے کیا
Prove that I owe the dame a dinner.	جو تمہاری بات سے ظاہر ہوا
Friend, quoth the Cur, I meant no harm;	دیکھتا ہوں میں نہیں کچھہ بھی خطا
Then, why so captious? why so warm?	بولا وہ کُتّا کہ غصّہ فکر کیا
My words in common acceptation,	سہل سے گر بات کو میری سنو
Could never give this provocation;	تو جگہہ غصّے کو تم ہرگز نہ دو
No lamb (for ought I ever knew)	میش کے بچّوں کو میں ہوں جانتا
May be more innocent than you.	جو وہ تمسے ہیں زیادہ بیخطا
At this, gall'd Reynard winc'd, and swore	اِسّے وہ کھا قہر پھر کھائی قسم
Such language ne'er was given before.	جو سخن ایسا سُنا میں نے ہی کم
What's lamb to me? the saucy hint,	میش کیا ہی پر یہہ ٹھٹھا طنز سے
Shew me, base knave, wich way you, squint.	ای فریبی خر کیا بس کسلئے
If t'other night your master lost	رات کو آتا نے گاہے گر ترے
Three lambs, am I to pay the cast?	تین بچّے میش کے کھوئے تو لے
Your vile reflections would imply	اور خیالِ خام سے ظاہر ہوا
That I'm the thief. You Dog, you lie.	جو میں ہمسب چور تم کاذب ہوگیا

* انام عورت کا *

Thou knave, thou fool, (the Dog reply'd,)
The name is just, take either side;
Thy guilt these applications speak:
Sirrah! 'tis conscience makes you squeak.
So saying, on the Fox he flies,
The self-convicted felon dies.

بولا کتّا ای فریبي ای گدهي
ان خطابونکے تولایق هی اري
تیري باتوں هیں میں ثابت هی خطا
کیوں عبث چیں چیں کرے هی توکہا
کہکے یہہ حملہ کیا روباہ پر
مرگئي وہ لومڑي مجرم مگر

Fable II.

The Vulture the Sparrow and other Birds.

To a Friend in the Country.

Ere I begin, I must premise
Our ministers are good and wise;
So though malicious tongues apply,
Pray what care they or what care I?
If I am free with courts; be't known,
I ne'er presume to mean our own;
If general morals seem to joke
On ministers, and such-like folk,
A captious fool may take offence;
What then? he knows his own pretence.
I meddle with no state affairs,
But spare my jest to save my ears.
Our present schemes are too profound,
For Machiavel himself to sound:

* ۲ قصّہ *

*گدا اور کنشجک اور پرندونکا *
*کسي دهاتي دوستکے ذیل میں *
پہلے دیباچے میں لکھّونگا ضرور
یہہ کہ وزرا هیں همارے باشعور
مستعد هوتا زبانِ نکتہ چیں
هوں میں کہتا کیا تاسّف هی نہیں
بے طمع هم هوویں گر دربار میں
حق میں اپنے تو گماں هم کیا کریں
لایقِ تضحیک هوکر عام پند
هو وزیروں اور سب کو ناپسند
سمجھے احمق گالی تو سمجھا کرے
حکمت اپني کیا وہ جانے هی ولے
شاهي کامونکي نہیں خواهش مجھے
کان ٹھٹھے سے بچّانے دوارے
همسبھونکي وضع هی اب حلم کي
جانتا هی مکویل هشیار بھي
* انام دانا کا *

To censure 'em I've no pretension ;
I own they're past my comprehension.

You say, your brother wants a place,
('Tis many a younger brother's case;)
And that he very soon intends
To ply the court, and teaze his friends:
If there his merits chance to find
A patriot of an open mind,
Whose constant actions prove him just
To both a king's and people's trust:
May he, with gratitude attend,
And owe his rise to such a friend.)
You praise his parts, for bus'ness fit,
His learning, probity, and wit;
But those alone will never do,
Unless his patron have 'em too.
I've heard of times (pray God defend us,
We're not so good but he can mend us)
When wicked ministers have trod
On kings and people, law and God;
With arrogance they girt the throne,
And knew no int'rest but their own.

مجھ کو اُنسب پر ہمیں کیا چاہئے
ہمسے وے سب عاقل و ہشیار تھے

کہتے ہو چاہے ہی بھائی نوکری
چھوٹوں کا ہوتا ارادہ ہی یہی
اور وہی رغبت کریں تعجیل سے
دق کریں دربار اور احباب وے
تا کہاں جوہر جواُنکا واں کھلے
مِل اپنے خیر خواہِ مُلک کے
اور وہ ہو ہر کام میں سچّا سمر
ہو رعیت شاہ میں وہ معتبر
پاس وہ رکھّے نمک کا چاہئے
آدمی مشکور اُسکا رہے
ہو اُسے کا مونمیں ماہر جانتے
وصف کی کرتے صفت تر ہو ولے
ہو سکے گا صرف اُسّے کیا مگر
جب تلک آقا نہو صاحب ہنر
یا خدا محفوظ رکھہ ہی یہہ سُنا
ہم تو بد ہیں پر کرے ہی وہ بھلا
جب ہنسے جاویں کہیں مفسد وزیر
ہوں وہ شاکی حق کے اور سبکے شریر
کِبر سے ہیں تخت وے پھر چھین تے
چاہتے ہیں بس وہ اپنے فاید ے

Then virtue, from preferment barr'd,	پر دھرم بڑھنے نہیں دیتا ذرا
Gets nothing but its own reward.	اور نہیں ملتا بدی کے ماورا
A gang of petty knaves attend 'em,	پاس آتے اُنکے ہیں مکار سب
With proper parts to recommend 'em	کرتے بہلاتے کو ہیں ایما عجب
Then if his patron burn with lust,	گرچہ آقا اُنکا خواہش بس کرے
The first in favour's pimp the first.	تو معزز ہوں وہ پہلے مہر سے
His doors are never clos'd to spies,	اُسکا گویندوں پہ دروازہ کھلا
Who cheer his heart with double lies.	کذب سے خوشدل کریں ہیں جو سدا
They flatter him, his foes defame,	وہ خوش آمد اور دشمن بد کہتے
So lull the pangs of guilt and shame.	تو کھہ گنہ اور شرم کا تب وہ سہتے
If schemes of lucre haunt his brain,	فائدونکي فکر جب اُسکو ہوئي
Projectors swell his greedy train;	تب بڑھے سب لالچي مکار بھي
Vile brokers ply his private ear	پھر تے ہیں دلّال عاصي اُسکا کان
With jobs of plunder for the year:	سال کي غارت کا کرتے ہیں بیان
All consciences must bend and ply!	عقل رغبت سے جھکے تب سبکي سب
You must vote on, and not know why:	تم بھي راضي ہونہ جانو ہو سبب
Through thick and thin you must go on;	موٹے اور دبلے چلن میں تم رہو
One scruple, and your place is gone.	ایک شک میں کھو مگر تم کام کو
Since plagues like these have curst a land,	خشم ہی مثل اُنکي مثلِ بد دعا
And favorites cannot always stand;	اور نہیں دلخواہ رہتے ہیں سدا
Good courtiers should for change be ready,	اُنکے بدلے ہوں مقرر مجرئي
And not have principles too steady:	وہ اتل ہوتے ہیں عاقل اور ذکي

For should a knave engross the pow'r,	کیونکہ گر مکّار چاہے زور کو
(God shield the realm from that sad hour!)	سلطنت پر مہرِ حق تو ڈھال ہو
He must have rogues, or slavish fools:	اُسکا احمق چور سا تھي ہی ضرور
For what's a knave without his tools?	کیونکہ ہو مکّار کب خالی زور
Wherever those a peole drain,	جس جگہہ ہیں آدمي اِسنوع کے
And strut with infamy and gain;	نفع و بدنامي میں ہیں وہ پھولتے
I envy not their guilt and state,	چاہتا ہوں میں تزک ایسا نہیں
And scorn to share the public hate.	عام نفرت سے ہی نفرت بالیقیں
Let their own servile creatures rise	اپنے اپنے عیب میں وہ خود بڑھیں
By screening fraud, and venting lies;	عیب پنہاں اور ظاہر جھوٹھہ میں
Give me, kind Heav'n, a private station,	ای خدا مے مہرباں دے صاف کام
A mind serene for contemplation:	چین سے جو دھیان جسّے ہو مدام
Title and profit I resign;	چھوڑتا ہوں نفع عزّت اور خطاب
The post of honour shall be mine.	ہوجگہہ عزّت کي میري پر شتاب
My fable read, their merits view,	وصف دیکھو پڑھکے افسانہ مرا
Then herd who will with such a crew.	چاہو جس مجلس میں جاؤ تب سدا
In days of yore (my cautious rhymes	اگلي بیتیں کرنیوالیں ہوشیار
Always except the present times)	ہیں پسندیدہ مري اب اور بکار
A greedy Vulture skill'd in game,	صید میں ایک گِدھ کہیں مضبوط تھا
Inur'd to guilt, unaw'd by shame,	تھا گنہ میں چست اور وہ بیحیا
Approach'd the throne in evil hour,	آتا وہ دربار میں بیوقت تھا
And step by step intrudes to pow'r;	رفتہ رفتہ زور تھا وہ چاہتا

When at the royal eagle's ear, جب هوا آگاه اُسے شه عُقاب

He longs to ease the monarch's care. اِسنے چاها خوش هووے خسروشتاب

The monarch grants. With pride elate, بادشه خوش وه گهمنڈي بڑهه گيا

Behold him minister of state! سلطنت کا دیکهو هی دستور کیا

Around him throng the feather'd rout; جانور جوکچهه که هیں اُسکے قریں

Friends must be serv'd, and some must out. کام پاوینگے مُحب بعضے نهیں

Each thinks his own the best pretension; جانے هی هر ایک اپنا گُن بڑا

The asks a place, and that a pension. کام هی جاگیر کوئي چاهتا

The nightingale was set aside, تهي کهیں بیٹهي هوئي ایک چنڈلیب

A forward daw his room supply'd, ایک بهچنگا آکے واں بیٹها قریب

This bird (says he) for bus'ness fit, اُسکو بولا کام کي هی یهه هزار

Hath both sagacity and wit; هی ذکي وه اوڑ ذهیں اوڑ هوشیار

With all his turns, and shifts, and tricks, مکر وچالاکي سے اپني وه کهیں

He's docile, and at nothing sticks. چیز میں مصروف هوتي هی نهیں

Then, with his neighbours one so free اپنے همسایه کو چاهے لاکلام

At all times will connive at me. همسے هی اِغماض کرتي وه مدام

The hawk had due distinction shown, پهر تمیز اپني دکهائے بازنے

For parts and talents like his own. وصف هیں جوکچهه که اِسکي ذات کے

Thousands of hireling cocks attend him, مثل مزدورونکي مرغ آنے لگے

As blust'ring bullies, to defend him. کر وفر سے پاسباني کے لئے

At once the ravens were discarded, طرف کوّے پهاري هو گئے

And magpies with their posts rewarded. گیلے اُنکي جا په پهر بهرتي هوئے

Those fowls of omen I detest,
That pry into another's nest,
State lies must lose all good intent;
For they foresee and croak th' event.
My friends ne'er think, but talk by rote,
Speak what they're taught, and so to vote.
When rogues like these (a Sparrow cries)
To honours and employments rise,
I court no favour, ask no place;
For such preferment is disgrace;
Within my thatch'd retreat I find
(What these ne'er feel) true peace of mind.

چھوٹي چڑیونسے تنفّر هی همیں
دوسریکا آشیاں جو ڈهونڈ لیں
سلطنت کي نیکیاں کهوویں تمام
سوچ کر لاویں بُرائي وه مدام
دوست بے سمجھے کہیں هیں یاد پر
جیسا سیکھا هی کہیں هیں وه مگر
بولی گؤریّا که یوں جو بدنہاد
جاتے هیں بڑهه پاکے عزّت اؤر مُراد
میں نہیں چاهوں هوں عزّت اؤر کام
کیونکه ایسے کام بد هیں لا کلام
آشیاں میں اپنے پاتي میں رهي
جونه پایا سکهه اُنهوں نے هوکبهي

Fable III.

The Baboon and the Poultry.

To a Levee Hunter.

We frequently misplace esteem,
By judging men by what they seem.
To birth, wealth, pow'r we should allow
Precedence, and our lowest bow.
In that is due distinction shown,
Esteem is virtue's right alone.

* ۳ قصّه *

* لنگور اؤر چھوٹے مرغونکا *
* دربار کے آرزومند کے ذیل میں *

مہر نالایق پر اکثر هم کریں
جیسا دکھلائي دے ویسا دیکھه لیں
خانداں اؤر مال کو اؤر زور کو
مانیں هم گرانیک بهي اُنمیں سے هو
عزتِ لایق دکھائي دے تبهي
پر دهرم پر چاهئے تکیه اجي

With partial eye we're apt to see
The man of noble pedigree.
We're prepossess'd my lord inherits;
In some degree his grandsire's merits;
For those we find upon record,
But find him nothing but my lord.

When we with superficial view
Gaze on the rich, we're dazzled too.
We know that wealth well understood,
Hath frequent pow'r of doing good:-
Then fancy that the thing is done,
As if the pow'r and will were one.

Thus oft the cheated crowd adore
The thriving knaves that keep 'em poor.

The cringing train of pow'r survey,
What creatures are so low as they!

With what obsequiousness they bend!
To what vile actions condescend!
Their rise is on their meanness built,
And flatt'ry is their smallest guilt.

What homage, rev'rence, adoration,
In ev'ry age, in ev'ry nation,
Have sycophants to pow'r address'd!
No matter who the pow'r possess'd.

پاس کي آنکھونسے ديکھيں هم منام
آدمي عالی حسب کو لا کلام
هيں جانا هيں همارے باد شا
جوهرِ اجداد کے وارث ذرا
کيونکه وے سب پاتے هيں دفتر ميں رقم
پر سوائے شاه کچهه پاتے هيں کم
غور سے اور فکر سے حسوقت هم
ديکهيں طالع ور کو حيرت هونه کم
جانتے هيں هم جو زور اور مال سے
طاقت اکثر کام ميں شامل رهے
هو چکا وه جبکه هووے يهه خيال
قصد اور طاقت کا هو تب ايک حال
اس سبب سے نت معزز ٹهگ رهيں
اور فريبي اُنکو غربت ميں دهريں
سب خوش آمد خور ديکهيں هيں غني
جو هی اُسے کون چهوٹا آدمي
کيا وه آقا کي خوش آمد ميں دُهليں
کيا بُرائے کا مو نميں هلکا پن کريں
بڑهتے هيں اُسے هي ادنے کام سے
هيں خوش آمد کو گنه کم جانتے
کيا هي خدمت اور پرستش اور وقار
هر گهڑي هر قوم ميں هی بيشمار
هيں خوش آمد ميں خوش آمد خور سب
هو تونکرا اور کچهه سمجهيں هيں کب

Let ministerers be what they will,
You find their levees always fill.

کیسے ہی ہوویں وزیروں کے تئیں
محفل اُنکی خالی دیکھو گے نہیں

Ev'n those who have perplex'd a state,
Whose actions claim contempt and hate,
Had wretches to applaud their schemes,
Though more absurd than madmen's dreams.

اَور بھی جو سلطنت میں ہیں شریر
جن سبھوں کے کام ہیں بد اَور حقیر
غیر ہیں کمبخت اُنکے مدح خواں
خواب مجنوں سے بھی گوہووے گراں

When barb'rous Moloch was invok'd,
The blood of infants only smok'd!

جب کہیں مالاک ہومد عوگنوار
خون طِفلاں تب پئے خالی چمار

But here (unless all hist'ry lies)
Whole realms have been a sacrifice.

گر لکھا ہوتا کتابوں میں نہ حال
سلطنت پامال تب ہوتی کہاں

Look through all courts. 'Tis pow'r we find,
The gen'ral idol of mankind;
There worshipp'd under ev'ry shape,
Alike the lion, fox, and ape,
Are follow'd by time-serving slaves,
Rich prostitutes and needy knaves.

دیکھو ہیں دربار مستحکم عیاں
آدمی کی عام صورت سے یہاں
پاتے ہیں عزت وہاں صورت بنا
لومڑی سنگھ اَور بندر کی سدا
پیچھے رہتے اُسکے ہیں لونڈی غلام
زشت مفلس مالور کسبی مدام

Who then shall glory in his post?
How frail his pride, how vain his boast!
The followers of his prosp'rous hour
Are as unstable as his pow'r.
Pow'r, by the breath of flatt'ry nurst,
The more it swells, is nearer burst.

کون اُسکی جاکو تب عزت کرے
کبر کو سُست اُسکے ہر کوئی کہے
نیک دن کے اُسکے جو پیرو ہیں وے
ہو ویں مُضطر مِثل اُسکے زور کے
ہیں خوش آمد زور میں وہ تو پلے
جسقدر ہیں پھولتے ہیں لوتتے

* انام کسی ظالم کا *

The bubble breaks, the gewgaw ends,
And in a dirty tear descends.

Once on a time, an ancient maid,
By wishes and by time decay'd,
To cure the pangs of restless thought,
In birds and beasts amusement sought.
Dogs, parrots, apes, her hours employ'd;
With these alone she talk'd and toy'd.

A huge baboon her fancy took,
(Almost a man in size and look;)
He finger'd every thing he found,
And mimick'd all the servants round:
Then, too, his parts and ready wit
Shew'd him for ev'ry business fit;
With all these talents, 'twas but just
That Pug should hold a place of trust:
So to her fav'rite was assign'd
The charge of all her feather'd kind.
'Twas his to tend 'em eve and morn,
And portion out their daily corn.

Behold him now with haughty stride,
Assume a mihisterial pride.
The morning rose. In hope of picking,
Swans, turkeys, peacocks, ducks, and chicken,

جیسے جاوے سیر تو ئیں جب حباب
رو ویں کیچڑ آنسوا ونسے وہ شتاب

عہد میں اگلے تھی عورت ایک ضعیف
سست تھی خواہش سے سن کے وہ شریف
لادھرک ہو غم کے کھونے کے لئے
جانور سے دلکو بہلایا کرے
طوطے بندر سگ میں کھوتی وقت کو
کھیلتی باتونسے اُنسے شاد ہو
پاکے مطلب ایک بڑے لنگور نے
قد تھا لنبا جسکا مثل انسان کے
دیکھتا وہ جو تھا اُسے کھیلتا
ٹھٹھا کرتا اور غلاموں پر سدا
پھر وہ کام اور ذہن کامل کے سبب
ہوتا تھا معلوم لایق ای عجب
حق ہی جو کچھ اُسکے جوہر میں کہو
معتبر لازم ہی اُسکو کام ہو
ہوگئے اُسکے مقرب سب بحال
اور پرند اُنکے ہوے تابع کمال
رات دن اُسکو حفاظت کا تھا کام
بخش کر کھانا اُنہیں دیتا مدام
اب تکبر سے بڑھائے پانوں دو
اور وزیرونکا سا کرتا ہی غرور
صبحدم کھانا وہ کھاتا ہو خوشی
فیلمرغ اور بط کے اچھے اور سبھی

Fowls of all ranks surround his hut, چھوٹے چھوٹے جانور سب پاس آ

To worship his important strut. مانتے تھے مرتبہ کو اُسکے کیا

The minister appears. The crowd, وہ وزیر آتا وہاں تو وہ گروہ

Now here, now there, obsequious bow'd: مثل بندوں کے پھرا پھرتا ستوہ

This prais'd his parts, and that his face, اُسکے چہرے کي صفت اوزکام کي

T'other his dignity in place. کرتے ہر ایک جو ملے عزّت کبھي

From bill to bill the flatt'ry ran: وصف کي اُسکے صدا منقار سے

He hears, and bears it like a man: آتي ہرایک کے وہ سُنتا پیار سے

For, when we flatter self-conceit, خود پرستي کي صفت جب ہم کہیں

We but his sentiments repeat. اُسکے مطلب اُسکا تب ظاہر کریں

If we're to scrupulously just, صدق گوہو ویں جوشک سے ہم درا

What profit's in a place of trust? اُس کي جاگہہ میں تو ہی نفع کیا

The common practice of the great, عام اُمراؤنکا ہی بس یہہ چلن

Is, to secure a snug retreat. جوچھپاتے بھید کا ہیں وے سخن

So Pug began to turn his brain, سر پھرایا اِسلئے لنگور نے

(Like other folks in place) on gain. مثل بعضونکي منافع کے لئے

An apple-woman's stall waren sa, ایک شریفہ والي کا گھر پاس تھا

Well stock'd with fruits through all the year; ہال میں وہ ڈھیر دیتي تھي لگا

Here every day he cramm'd his guts, اُس جگہہ وہ سب سے بھرتا پیٹ کو

Hence were his hoards of pears and nuts; ناشتہاتي اوزفندق واں تھے جو

For 'twas agreed (in way of trade) قاعدہ ہی یہہ تجارت کا بندھا

His payments should in corn be made, فصل سے جودٹین کرتے ہیں ادا

The stock of grain was quickly spent,
صرف هو جاتا تها سب انبار واں

And no account which way it went.
اؤر نه کهلتا تها که جاتا هی کهاں

Then, too, the poultry's starv'd condition
بهکهوے تب جانور چهوتے هوئے

Caus'd speculations of suspicion.
شک سے پهر معلوم مطلب هو گئے

The facts were prov'd beyond dispute;
حق سخن ظاهر هوا جهگڑا مٹا

Pug must refund his hoards of fruit:
سرقے کا بدله گٹرمل پر پڑا

And though then minister in chief,
گو وزیراعظم وهاں کا بیشتر

Was branded as a public thief.
مشتهر سارق هوا اؤر کیسه بر

Disgrac'd, despis'd, confin'd to chains,
وه محقّر مبتذل زنجیر پا

He nothing but his pride retains.
هو گیا پر وقر رکهتا تها بچا

A Goose pass'd by; he knew the face,
اِیک بط جاتي تهي پهچانا تبهي

Seen ev'ry levee hwile in place.
تهانگهه میں جب تلک تهي دیکهتي

What, no respect! no reverence shown?
بولی عزّت اِسکے چهریے عیاں

How saucy are these creatures grown!
هی یهه بیتهّا کیاهي هی بدذات هاں

Not two days since, (says he,) you bow'd
کهل گیا دو دن میں عجز اُسنے کها

The lowest of my fawning crowd.
ای خوش آمد خور پاجي بس ترا

Proud fool! (replies the Goose,) 'tis true,
بیخرد احمق وه بط کهنے لگي

Thy corn a flutt'ring levee drew!
تیرے همجنسوں نے چوري فصل کي

For that I join'd the hungry train,
میں بهي بهوکهو نمیں رهي شامل ارے

And sold thee flatt'ry for thy grain.
اؤر خوش آمد فصل کے کي واسطے

But then, as now, conceited ape,
پر تبهي سے اے گهمنڈي بوزنے

We saw thee in thy proper shape.
تجهکو تیرے مُنهه سے پهچانا ارے

Fable IV.

The Ant in Office.

To a Friend.

You tell me, that you apprehend
My verse may touchy folks offend.
In prudence too you think my rhymes
Should never squint at courtiers' crimes:
For though nor this, nor that is meant,
Can we another's thoughts prevent?
You ask me if I ever knew
Court chaplains thus the lawn pursue
I meddle not with gown or lawn;
Poets, I grant, to rise must fawn.
They know great ears are over nice.
And never shock their patron's vice.
But I this hackney path despise;
'Tis my ambition thus to rise.
If I must prostitute the muse,
The base conditions I refuse.
I neither flatter nor defame,
Yet own I would bring guilt to shame.
If I corruption's hand expose,
I make corrupted men my foes.

* ۴ قصّہ *

* عُہدے کی دیمک کا *

* ایک دوست کے ذیل میں *

کہتے ہو تم یہہ کہ سمجھے بالیقیں
چرچرا ہیتوںسے میری ہو حزیں
اور ہیتیں علم سے ہو بوجھتے
جب کہیں درباریونکا جرم وے
گونہ یہہ مقصود ہو اور وہ ہوس
غیر کے مطلب پہ کب ہی دسترس
پوچھتے ہو ہمسے ہم سمجھے ہیں جی
یوں ہیں کہتے ہیں پہنتے مُجرئی
بحث مجھکو جامے جتے میں نہیں
پر بڑھا چاہیں ہیں شاعر بالیقیں
جانتے ہیں وے تونگر کو بُرا
کیونکہ دیکھیں عیب پروردہ وہ کیا
اس چلن سے گو تنفّر ہی مجھے
ہی اِرادہ یوں کہ بڑھجاؤں ولے
میوز کو کسبی بناؤں میں مگر
اسّے مجھکو ہی تنفّر اور خطر
چاہتا ہوں مدح ہو یا قدح ہو
تو بھی دونگا شرم میں احباب کو
مشتہر ہوں گر بُرے کے ہاتھہ سے
دشمن اپنے میں بناؤں تو بُرے
* علم اور علم کے مالکہ کا نام *

What then? I hate the paltry tribe:
Be virtue mine; be theirs the bribe.
I no man's property invade;
Corruption's yet no lawful trade.
Nor would it mighty ills produce,
Could I shame brib'ry out of use.
I know 'twould cramp most politicians,
Were they ty'd down to these conditions,
'Twould stint their pow'r, their riches bound,
And make their parts seem less profound.
Were they deny'd their proper tools,
How could they lead their knaves and fools?
Were this the case, let's take a view,
What dreadful mischiefs would ensue;
Though it might aggrandize the state,
Could private luxury dine on plate?
Kings might indeed their friends reward,
But ministers find less regard.
Informers, sycopants, and spies,
Would not augment the year's supplies.
Perhaps too, take away this prop,
An annual job or two might drop.

اِسے کیا ہوگا کہ خود ہلکے ہیں وے
مجھکو ایماں اُنکو رشوت چاہئے
میں لپکتا زر پہ بیگانے ہوں کیا
غیر جا یز ہی تجارت میں دغا
عیب کو حاضر نہ کرتي ہی بڑے
گھوس کو بیہودہ سمجھوں کیا و لے
کیونکہ راضي اُسّے درباري ہیں سب
اِسمیں گروے مبتلا ہوں ہی عجب
مال اوُر توُت ہو اُسمیں بس اسیر
جاوے اِسّے وقر اُنکا ہوں حقیر
ہوں وہ مُنکر طاقتِ اصلي سے گر
توُ برائي اُنکي دیکھیں کیونکہ خر
ہووے گر ایسا تو دیکھینگے سبھي
جو مہیب آسیب واقع ہو کبھي
گو ترقّي سلطنت کي اِسّے ہو
پر مُفصّل والے ترسیں عیش کو
دوستونکو بادشہ اِنعام دیں
پر وزیر اُنکے تفقّد کم کریں
اِنترا ہو گویندہ ہو یا بھید یا
کب لگا سکتا ہی خِرمن سال کا
یا وہ ایسے آسرے کھوتے ہیں بس
کام کر کے ایک برس یا دو برس

Besides, if pensions were deny'd,	زیادہ اِسّے گر چھنے جاگیر یا
Could avarice support its pride?	پھر طمع سے ھی رھیگا فخر کیا
It might e'en ministers confound,	گر وزیر ایسے پراگندہ رھیں
And yet the state be safe and sound.	سلطنت تو بھی رھے آرام میں
I care not though 'tis understood,	میں نہیں خائف اگر جانے کوئی
I only mean my country's good:	کیونکہ مطلب خلق کی ھی نیکوئی
And (let who will my freedom blame)	دیکھے جو چاھے یہہ اِستغنا مرا
I wish all courtiers did the same.	دیکھیں درباری یہی ھی مدّعا
Nay, though some folks the less might get,	اور کئی ایک آدمی پاتے ھیں کم
I wish the nation out of debt.	قرض خلقت پر نہو یہہ ھی الم
I put no private man's ambition	بعضونکی خواھش بڑھاتا ھوں نہیں
With public good in competition:	روبرو کرنے سے نیکی کو کہیں
Rather than our law defac'd,	حق کے ھی ائین کی اِسّے بدی
I'd vote a minister disgrac'd.	پر وزیر ایسے ھوں بیعزّت سبھی
I strike at vice, be't where it will;	میں سزا دیتا ھوں ھو جس جا گناہ
And what if great folks take it ill?	گر تونگر ہوں کہیں کیا ھوگا آہ
I hope, corruption, brib'ry, pension,	چاھتا ھوں میں بدی جا گیر گھوس
One may with detestation mention:	جانے اُسکو آدمی بد دیوے دوس
Think you the law (let who will take it)	جان لو تم یہہ کہ جو چاھو کرو
Can *scandalum magnatum* make it?	میں بڑے بد نام جو کیا اُنسے ھو
I vent no slander, owe no grudge,	ھزل ھی یہہ عیب میں دھرتا نہیں
Nor of another's conscience judge:	غیر کی تجویز سی کرتا نہیں

At him or him I take no aim,
Yet dare against all vice declaim.
Shall I not censure breach of trust,
Because knaves know themselves unjust?
That steward, whose account is clear,
Demands his honour may appear:
His actions never shun the light,
He is, and would be prov'd, upright.
But then you think my Fable bears
Allusion too, to state affairs.
I grant it does; and who's so great,
That has the privilege to cheat:
If then, in any future reign
(For ministers may thirst for gain)
Corrupted hands defraud the nation;
I bar no reader's application.
An Ant there was, whose forward prate
Controul'd all matters in debate;
Whether he knew the thing or no,
His tongue eternally would go;
For he had impudence at will,
And boasted universal skill.
Ambition was his point in view;
Thus, by degrees, to pow'r he grew.

ھی بدی کہنے میں بس جرات مجھے
بے دھرم کو کیا کہوں اچھا ولے
کیا تنفر مجھکو خاین سے نہیں
سمجھے اپنا جرم ٹھگ بھی بالیقیں
پاک ہووے جس بکاول کا حساب
کام وہ عزت کا چاہے ہی شتاب
اُسکا رہتا ہی ہمیشہ صاف کام
اور وہ سچ سے نت رہے ہی نیکنام
میرا افسانہ کہے ہی بر محل
سلطنت کا جو ہی دستور العمل
جانتا ہوں مالور ایسا کہاں
ٹھگ پنے میں جوکہ ہو مضبوط ہاں
سلطنت آیندہ کی بس فکر سے
ہیں وزیر اپنے منافع میں بڑے
کرتے ہیں گمراہ راشی سب کہیں
پڑھنے والے منتشر کرتا نہیں
ایک دیمک جوکہ اپنے نطق سے
بحث نے میں سبکو قابو کر سکے
جانتی ہو وہ کسی کو یا نہیں
لقلقہ تھا اُسکا جاری ہر کہیں
عزم پر اپنے نپٹ گستاخ تھی
اور ہمہ داں جانکر تھی اینٹھتی
مقصد اصلی تھا اُسکا بس غرور
اسلئے طاقت بڑھا پہنچی وہ دور

Behold him now his drift attain:
He's made chief treas'rer of the grain
But as their ancient laws are just,
And punish breach of public trust,
'Tis ordered (lest wrong application
Should starve that wise industrious nation)
That all accounts be stated clear,
Their stock, and what defray'd the year:
That auditors should these inspect,
And public rapine thus be check'd.
For this the solemn day was set,
The auditors in council met.
The gran'ry keeper must explain,
And balance his account of grain.
He brought (since he could not refuse 'em)
Some scraps of paper to amuse 'em.
An honest Pismire, warm with zeal,
In justice to the public weal,
Thus spoke. The nation's hoard is low,
From whence does this profusion flow?
I know our annual funds' amount.
Why such expense, and where's th' account?

دیکھو اُسکو مقصد اپنا پا چکی
وہ بکاول یعنے خرمن کی ہوئی
جب درست اُسکا قدیم آئین تھا
جو کہ دے بے اعتباری کو سزا
ہو گیا یہہ حکم کر کے سہو جو
محنتی کو بھکھوا رکھتی نہو
صاف تب کرنا پڑا سارا حساب
جمع کا اور خرچ کا یعنے شتاب
دیکھہ لے دانا حسابی گر کہیں
تو رہے اُسمیں تغلّب کچھہ نہیں
اسلئے محفل کا دن ٹھہرا کوئی
مجتمع واں پر حسابی تھے سبھی
پیش خرمن کا محافظ کر کے جی
دیگا وہ میزان حساب فصل کی
اور نہ منکر ہوگا لانے کے لئے
چند پرزے وہ غلط لکھے ہوئے
اُسگھڑی واں صدق گویا یک چیونٹی
فی الحقیقت بہتری کو خلق کی
بولی فصل انسانکی ضایع ہوئی
پر نہیں معلوم جو کس جا گئی
حال ہی معلوم اس تحویل کا
تو کہاں اُسکا حساب اور کیا ہوا

'With wonted arrogance and pride,	گبر سے جسکا کہ استعمال تھا
The Ant in office thus reply'd.	دینا دیمک کو جواب اُسکا پڑا
Consider, Sirs, were secrets told,	بولي مجلس والو جب پردہ کُھلا
How could the best-schem'd projects hold?'	معتبر پن کا وھاں پھر دخل کیا
Should we state mysteries disclose,	بھید یہہ ھمسب اگر ظاھر کریں
'Twould lay us open to our foes.	دشمنونکے ھاتھہ میں تو ھم پڑیں
My duty and my well-known zeal	اپنے اصلي کام میں میں چست ھو
Bid me our present schemes conceal.	چاھئے رکھوں چھپا کر راز کو
But, on my honour, all th' expense	صرف میرا مال جو کچھہ ھو گیا
(Though vast) was for the swarm's defence.	وہ بہت ھی پر بطونکا پاس تھا
They pass'd th' account as fair and just,	سبکوئي سمجھے حساب اُسکا دُرست
And voted him implicit trust.	اور کہا ھی اِعتباري یہہ نخست
Next year again the gran'ry drained,	سالِ دوم خوب سا پھر کم ھوا
He thus his innocence maintain'd.	پھر اِسي ڈھب سے وہ ٹھہري بیخطا
Think how our present matters stand,	بولی پھر کیا ھی ھمارا ابکا حال
What dangers threat from evr'y hand;	کسطرح آسیب سے ھیں پایمال
What hosts of turkeys stroll for food,	بھوکھے کیا ھیں تُرک کے مہمان سب
No farmer's wife but hath her brood.	کون زندہ طفل ھی دھقاں کا اب
Consider, when invasion's near,	دست رس سمجھو جو ھووے درمیاں
Intelligence must cost us dear!	بے بہا تو مژدہ ھووے درجہاں
And, in this ticklish situation,	اور نازک اِسطرح کے کام میں
A secret told betrays the nation.	بھید سے ھی قوم کي باتیں کُھلیں

But, on my honour, all th' expense
(Though vast) was for the swarm's defence.
Again without examination,
They thank'd his sage administration.
The year revolves. The treasure spent,
Again in secret service went.
His honour too again was pledg'd,
To satisfy the charge alledg'd.
When thus, with panic shame poss-ess'd,
An auditor his friends address'd.
What are we? Ministerial tools:
We little knaves are greater fools.
At last this secret is explor'd;
'Tis our corruption thins the hoard.
For ev'ry grain we touch'd, at least
A thousand his own heaps increas'd.
Then for his kin and fav'rite spices,
A hundred hardly could suffice.
Thus, for a paltry sneaking bribe,
We cheat ourselves, and all the tribe;
For all the magazine contains,
Grows from our annual toil and pains.
They vote th' account shall be inspected;
The cunning plund'rer is detected;

مال لیکن جو کہ ضایع ہو چکا
وہ بہت ہی پر بطونکا پاس تھا
پھر بکاول کے بغیر ازامتحاں
حاقلونکي طرح تھے سب مدح خواں
ہر برس پھر مال ہوتا صرف تھا
اور وہ مخفي کام میں رہتي سدا
اُسکو عزّت کے سبب لازم پڑا
راضي کرنا خرچ سے ظاہر کے کیا
اِسطرح سے جب زیادہ شرم سے
ایک حسابي بولا اُسکے دوست سے
جو وزیرونکے ہووے ہتھیار کیا
ہم دوانے چھوٹے چھوٹے سب بھلا
رازکي سب بات آخر کھل گئي
ہمسبونکو جو کھٹتا تا ہی یہي
کیونکہ نت جس فصلکو چھوتیں ہیں ہم
ہے وہ دس سو درجہ میں بڑھتي زیادہ کم
آسکے سب جاسوس پیارے اقربا
ہونگے حد درجہ ہی سو بس اور کیا
تیرا یک یوں ہیں خوش آمد گھوس سے
سکوتھ گنتا آنکھہ میں ہی دھولدے
کیونکہ ہر جا پر ہمیشہ وہ رہے
ہم پہ محنت سال کي زیادہ کرے
اور سب نے جب بڑھي فرد حساب
اُس فریبي کے تئیں پکڑا شتاب

The fraud is sentenc'd; and his hoard,
As due, to public use restor'd.

FABLE V.

The Bear in a Boat.

To a Coxcomb.

That man must daily wiser grow,
Whose search is bent himself to know:
Impartially he weighs his scope,
And on firm reason founds his hope;
He tries his strength before the race,
And never seeks his own disgrace;
He knows the compass, sail, and oar,
Or never launches from the shore;
Before he builds, computes the cost,
And in no proud pursuit is lost;
He learns the bounds of human sense,
And safely walks within the fence.
Thus, conscious of his own defect,
Are pride and self-importance check'd.
If then self-knowledge to pursue,
Direct our life in ev'ry view,
Of all the fools that pride can boast,
A Coxcomb claims distinction most.

حکم ٹھگ کے پھر سزا کا ہو گیا
ذخیرہ بھی آمادہ بس واں پر ہوا

---

* ۵ قصہ *

* کشتی پر چڑھے ہوئے ریچھ کا *
* کسی خود بیں کے ذیل میں *

زیادہ ہوگا زور فہم اُس شخص کا
جو رہیگا علم کو بس ذاتی تا
لے طرف داری وہ پرکھے مدعا
ذہن سے اپنے کرے حاجت روا
قوم میں پرکھے وہ اپنے زور کو
اور کبھی وہ شخص بیعزت نہو
جانے وہ پرکار تا نل اور بادباں
پر وہ ڈالے آب میں مرکب کہاں
جبتلک تیمت نجانے اور بنے
اور نہ ضایع کیرمیں کوشش کرے
سیکھے حد بھر آدمی کی عقل کو
وہ احاطے میں نڈر جاوے تو ہو
عیب پر اپنے وہ بس آگاہ ہو
ضبط وہ کرتا ہی دایم کبر کو
گر فضیلت کی لگایا چاہو تو
ذہن کو ہر کام میں دوڑاؤ تو
صرف جاہل بھولتے ہیں کبرمیں
اور خود بیں ادعا کرتے رہیں

Coxcombs are of all ranks and kind;	هیں وہ سب هر قوم میں اور هر کہیں
They're not to sex or age confin'd,	بلکہ ذات اور عمر میں ملحق نہیں
Or rich, or poor, or great, or small;	هو دهني مفلس هو چهوٹا یا بڑا
And vanity besets 'em all.	کبر میں هی هر کوئي بس پهولتا
By ignorance is pride increas'd:	هیں جہالت کے سبب مغرور کیا
Those most assume who know the least;	کبر هی بیہودہ بس کم فہم کا
Their own false balance gives 'em weight,	اپني بیہودہ بہت عزت کریں
But ev'ry other finds 'em light.	غیر لیکن اُنکو چهوٹا هی کہیں
Not that all Coxcombs follies strike,	هر کوئي خود بیں نکهوسکتا هی عیب
And draw our ridicule alike;	اور هنسا جاتا هی وہ بیشک و ریب
To diff'rent merits each pretends;	هر کوئي بیفائدہ کوشش کرے
This in love-vanity transcends;	هر هنر میں دوستي کر کبر سے
That smitten with his face and shape,	رخ بدن اُسّے کریں هیں داغ دار
By dress distinguishes the ape;	لبس سے هو فرق بندر کا شمار
T'other with learning crams the shelf,	بعضے بهرتے هیں کتابونسے مکاں
Knows books, and all things but himself.	وہ کتب سمجهیں نہ سمجهیں اپني جاں
All these are fools of low condition,	هیں یہي اجلاف جاهل قوم سب
Compar'd with Coxcombs of ambition,	بد گهمنڈي چهوٹیں اِس نسبتسے کب
For those, puff'd up with flatt'ry, dare	کبر میں وے پهولکر جرات سے بس
Assume a nation's various care.	شیخي نیکي کي وہ کرتے هیں هوس
They ne'er the grossest praise mistrust,	کیا غلط سمجهیں بڑي تعریف وے
Their sycophants seem hardly just;	کم خوش آمد خور اُنکا حق کہے

orthese, in part alon, attest	گردش اعضا سے اُنکے واسطے
The flatt'ry their own thoughts suggest.	بس خوش آمد مدّعا حاصل کرے
In this wide sphere a Coxcomb's shown	ایک خود بیں اِس جگہہ دیکھا گیا
In other realms beside his own:	مُلک میں اطراف کے اِسکے سوا
The self-deem'd Machiavel at large	مکویل خود بیں کي وہ مانند تھا
By turns controuls in ev'ry charge.	رفتہ رفتہ قبضہ اُسنے سب کیا
Does commerce suffer in her rights?	اپني حقّیت تجارت کھوئے کب
'Tis he directs the naval fights:	اِسّے سرگرداں جہازي ہوویں سب
What sailor dares dispute his skill?	ہی خلاصي کوْن اُسّے مے شعور
He'll be an adm'ral when he will.	ہو امیر البحر جب چاہے ضرور
Now meddling in the soldier's trade,	کام میں وہ فوْج کے جسدم ڈُھلے
Troops must be hir'd, and levies made.	تب رسالہ کرنا بھاڑا ہي پڑے
He gives ambassadors their cue,	وہ سفیرونکے تئیں ایما کرے
His cobbled treaties to renew:	صُلح نامہ جو نیا وہ گانٹھلے
And annual taxes must suffice	ہو زیادہ سال کا محصول تب
The current blunders to disguise.	اوْر خطاے ظاہري چھپ جاے سب
When his crude schemes in air are lost	بگڑے گر ظاہر میں مطلب اُسکا خام
And millions scarce defray the cost,	ہوکر وڑوں خرچ توْ سُدھرے نہ کام
His arrogance (nought undismay'd),	کِبر اُسکا توْ بھي ضایع کچھہ نہو
Trusting in self-sufficient aid,	وہ تسلّي جانکر دے زور کو
On other rocks misguides the realm,	دیوے بھٹکا جس جگہہ ہووے چٹان
And thinks a pilot at the helm.	جانکر سُکّان مانجھي کا مکان

* انام کسي عاقل کا *

He ne'er suspects the want of skill,
اپني دانش کو نه کم هرگز کهے
But blunders on from ill to ill;
اؤر خطا سے آفتیں برپا کرے
And, when he fails of all intent,
جبکه لاحاصل هوکوشش اُسکي سب
Blames only unforeseen event.
دوکهتا هی تب وه بس حق کا غلب
Lest you mistake the application,
بهول جاؤ تم مثل شاید کبهي
The fable calls me to relation.
اِسلئے کهاني کهاني یه بڑي

A Bear, of shag and manners rough
خرس بد خصلت تها ایک اؤر سخت مو
At climbing trees expert enough;
پیڑ پر چڑهتا تها وه مضبوط هو
For dext'rously, and safe from harm,
اپني چالاکي سے تاکے آفتیں
Year after year he robb'd the swarm
چوري کرتا هر برس وه غول میں
Thus thriving on industrious toil,
یوں هیں محنت میں وه آخر بڑهه گیا
He glory'd in his pilfer'd spoil.
مشتهر سب میں فریبي وه هوا
This trick so swell'd him with conceit,
وه دغا کے کام میں مغرور هو
He thought no enterprize too great.
سمجهے سب سے وه بڑا اِس کام کو
Alike in sciences and arts,
یوں هیں بس علم وهنر میں مفتخر
He boasted universal parts;
سارے عالم میں رها وه بیشتر
Pragmatic, busy, bustling, bold,
شوخي چالاکي دلیري جنگ سے
His arrogance was uncontroul'd:
وه بزرگي کب تحمّل کر سکے
And thus he made his party good,
یوں بهلائي کام میں کرتا رها
And grew dictator of the wood.
سلطنت جنگل میں وه کرنے لگا
The beasts with admiration stare,
چارپائے دیکهتے حیرت سے تهے
And think him a prodigious Bear.
تهے ذرؤنا ریچ اُسکو جانتے

Were any common booty got, صید چھوٹا کیسا ہی ہوتا کہیں

'Twas his each portion to allot; اُسکا حصّہ وا نپہ ہوتا بالیقیں

For why, he found there might be picking, کیونکہ جس جا دیکھتا چُنتا وہاں

Ev'n in the carving of a chicken. چھوٹی مرغی بھی اگر ہو ناگہاں

Intruding thus, he by degrees دیتا یوں ہیں سبکو وہ تصدیع تھا

Claim'd too the butcher's larger fees. زر لگا کر نے طمع قصّاب کا

And now his over-weening pride فتحمندی کی بزرگی نت بڑھی

In ev'ry province will preside. آخرش سارے جہاں میں چھا گئی

No task too difficult was found: کام مشکل سارے آساں جانتا

His blund'ring nose misleads the hound. ناک سے کتّونکو کرواتا خطا

In stratagem and subtle arts, گو بہت تھا وہ معمّا جانتا

He over-rules the fox's parts, لوکھری پر بھی وہ حاکم گرچہ تھا

It chanc'd as on a certain day, یہہ ہوا ایک روز آخر ناگہاں

Along the bank he took his way, جو ہوا دریا کنارے وہ رواں

A boat, with rudder, sail, and oar, ایک کشتی تھی وہاں سامان سے

At anchor floated near the shore. تھی جو لنگر پر کنارے پر ہلے

He stopt, and turning to his train, تھم کے اپنے کام میں شاغل ہوم

Thus pertly vents his vaunting strain. لاف چستی سے تھا یوں وہ مارتا

What blund'ring puppies are mankind, کیا ہی مُخطی آدمی بندرکی ذات

In ev'ry science always blind! علم میں اُسکی خطا ہی ہی صفات

I mock the pedantry of schools. مدرسونکے درس پر ہنستا ہوں میں

What are their compasses and rules? کیا ہی پرکار اُنکے اور آئین ہیں

From me that helm shall conduct learn,
And man his ignorance discern.
So saying, with audacious pride,
He gains the boat, and climbs the side.
The beasts astonish'd, lined the strand,
The anchor's weigh'd, he drives from land:
The slack sail shifts from side to side;
The boat untrimm'd admits the tide,
Borne down, adrift, at random tost,
His oar breaks short, the rudder's lost.
The Bear, presuming in his skill,
Is here and there officious still:
Till, striking on the dang'rous sands,
Aground the shatter'd vessel stands.
To see the bungler thus distrest,
The very fishes sneer and jest.
Ev'n gudgeons join in ridicule,
To mortify the meddling fool.
The clam'rous watermen appear;
Threats, curses, oaths, insult his ear;
Seiz'd, thrash'd, and chain'd, he's dragg'd to land;
Derision shouts along the strand.

سیکھو ہمسے وضع اپنی پتوار کی
جان لیگا حمق اپنا آدمی
کہکے یہہ آکر تکبّر سے وہاں
جا ہی بیٹھا ناؤ کے بس درمیاں
تھے تحیّر میں چرندے سب وہاں
تب ہوا لنگر اُٹھا کر وہ رواں
ڈولتی کشتی تھی مندی چال سے
موج نے مارا اُسے اس حال سے
ڈوب کر اُترائی جو وہ ٹوٹ کر
آئی آفت ڈانڈ اور پتوار پر
سمجھا دانائی کو اپنی ریچ نے
بولا بھلسگھڑائی اپنی تھام کے
چر میں آفت ناک جب دھاّ لگا
یکبیک پھٹ کر یہہ ڈوبی کیوں بھلا
ایسے پھوہڑ کی مصیبت دیکھنا
مچھلیئیں دیں دیکھہ جسکو مُسکرا
پھوہڑوں پر مچھلیاں ٹھٹّھا کریں
ایسے ہر بابی گدھے کو مار لیں
آدمی دریائی آئے شور سے
بد دعا دی گوش مالی اُسکو دے
لائے خُشکی پر اُسے زنجیر دے
اور ہنستے تھے وہاں پر سب کھڑے

FABLE VI.

* ٦ قصه *

The Squire and his Cur.

*کسي متمول اور اُسکے کُتّے کا *

To a Contry Gentleman.

*ایک دهقاني تونگر کے ذیل میں *

The man of pure and simple heart
Through life disdains a double part.
He never needs the screen of lies
His inward bosom to disguise.
In vain malicious tongues assail;
Let envy snarl, let slander rail,
From virtue's shield (secure from wound)
Their blunted, venom'd shafts rebound.
So shines his light before mankind;
His actions prove his honest mind.
If in his country's cause he rise,
Debating senates to advise,
Unbrib'd, unaw'd, he dares impart
The honest dictates of his heart:
No ministerial frown he fears,
But in his virtue perseveres.
But would you play the politician,
Whose heart's averse to intuition,
Your lips at all times, nay, you reason
Must be controul'd by place and season.

صاف اور ایک رنگ جسکا دل رهے
وه تنفّر دودلي سے بس کرے
وه نهو محتاج گاهے کذب کا
دل کے مقصد کے چهپانے کو ذرا
دخل کیا سانے زباں یا جهوٹهه سے
لایقِ دشنام هوں بدگو بُرے
ڈهال سے ایمانکي زخمونسے بچو
یا وه اِسّے بهال زهري اُنکي هو
چمکے اُسکا نور ایسے مرد پر
وقر اُسکا اِسّے هي هو بیشتر
کام میں گر مُلک کے اپنے بڑهے
مصلحت پوچهیں وزیر اُسّے بڑے
بن لئے رشوت وه دیوے مشورت
قلب میں همّت سے اُسکي مصلحت
چین ابرو سے وزیرونکے نڈر
هی ولے ایمان اُسکا راهبر
هی هنسي لیکن مدبّر پر محال
جسکا دل اِعراض کرتا هی خیال
لب تمهارے هر گهڑي یا عقل هو
بالیقیں دیکهیں جگهه اور وقت کو

What statesman could his pow'r support,
کون طاقت کو سنبھالے فطرتي

Were lying tongues forbid the court?
کذب درباروں میں هوتا هی سبھي

Did princely ears to truth attend,
کان میں شاهوں کے کیا سچ گھس سکے

What minister could gain his end?
بوجھیو وزرا کیا مطالب شاه کے

How could he raise his tools to place,
مرتبه کي فکر کیا هي وه کرے

And how his honest foes disgrace?
کیا هي دشمن اُسکا بیعزّت رهے

That politician tops his part,
وه بڑھاتا هی مدبّر اپنا کام

Who readily can lie with art.
معتبر حکمت سے تا هو وه مدام

The man's proficient in his trade;
کام میں مضبوط اپنے هی وه

His pow'r is strong, his fortune's made.
وه قوي کرنے میں دولت زور کے

By that the int'rest of the throne
سلطنت کي هو مدد اُسے مدام

Is made subservient to his own:
سبکو قبضے میں وه لاوے لاکلام

By that have kings of old, deluded,
اُسپه ڈهل جاتے تھے اگلے بادشاه

All their own friends for his excluded.
دورتب هوتے تھے اُنکے خیرخواه

By that, his selfish schemes pursuing,
اُسے خود کامي کي اُسکي فکر سے

He thrives upon the public ruin.
سب کا نقساں اوزیاں هوتا رهے

Antiochus,* with hardy pace,
چال سے آهسته انتي اُکس نے

Provok'd the dangers of the chase;
کي مذمت صید کے بس واسطے

And, lost from all his menial train,
قافلے پیروسے گم وه اپنے هو

Travers'd the wood and pathless plain.
دیکھتا تھا جنگل اورمیدان کو

A cottage lodg'd the royal guest!
دیکھا شه ایک گھر میں مهماں ایکبار

The Parthian clown brought forth his best.
لایا کھانا پرتھیین کا ایک گنوار

The king, unknown, his feast enjoy'd,
کھانه وه انجان شه نے کھا لیا

And various chat the hours emley'd,
اورگپ میں وقت کو ضایع کیا

* *Plutarch.*

From wine what sudden friendship springs!
یکبیک می سے هوئي بس دوستي

Frankly they talkd of courts and kings.
لا دهڑک باتیں رهیں دربار کي

We country-folks (the clown replies)
بولے دهقاں هم دهاتی هیں بشر

Could ope our gracious monarch's eyes.
مرتبه اعلی تمهارا می مگر

The king (as all our neighbours say)
یهه پڑوسی کهتے هیں جو شاه کا

Might he (God bless him) have his way,
هو بهلا نیکي میں لیجاوے خدا

Is sound at heart, and means our good,
هو همارې فکر سے راحت اُنهیں

And he would do it, if he could.
هوویں لایق تو چلیں اُس راه میں

If truth in courts were not forc'd,
گر نهووے منع وانیرۂ راستي

Nor kings nor subjects would be chid.
اؤر رعیت شاه هوں آزاد بهي

Were he in pow'r, we need not doubt him:
گیا هی خطره گر توانا هوویں شاه

But that's transferr'd to those about him.
پر هیں اُنکي چار سو اهلِ گناه

On them he throws the regal cares:
اُنپه شاهي کام کا چهوڑا مدار

And what mind they? Their own affairs.
وے کهیں کب کام کي باتیں پُکار

If such rapacious hands he trust,
یوں هیں طامع پر کریں گر اعتبار

The best of men may seem unjust.
نیک بهي اویں بدوں میں درشمار

From kings to cobblers 'tis the same:
بادشه سے لے جهاں میں تا چمار

Bad servants wound their master's fame.
دیویں خوشنامي کو آقا کي بُکار

In this our neighours all agree:
کهتے هیں همسایه بس اِسواسطے

Would the king knew as much as we!
جانتے جو هم هیں شه گر جانتے

Here he stopp'd short. Repose they sought,
کهکے یهه وه چُپ هوا اؤر سوگیا

The peasent slept, the monarch thought.
بادشه نے دلمیں اپنے یهه کیا

The courtiers learn'd, at early dawn,
یہہ کہیگي بس رعیت صبح کیا

Where their lost sov'reign was withdrawn.
کسطرف کو بادشہ اُنکا گیا

The guards' approach our host alarms,
آئي واں پر فوج وہ مہماں اُٹھا

With gaudy coats the cottage swarms.
واں لگایا ڈھیر ہر یک جنس کا

The crown and purple robes they bring,
لائے وانپر اِرغوانی پھرلباس

And prostrate fall before the king.
مُجرئي کرتے تھے مُجراجُھک کے پاس

The clown was call'd, the royal guest,
گانووالونکو بُلاکر شاہ نے

By due reward his thanks express'd,
دي دُعا سبکو موافق حق رکے

The king then, turning to the crowd,
بادشہ پھر بھیڑ کو تھے دیکھتے

Who fawningly before him bow'd,
عجز سے کرنے لگے تسلیم وے

Thus spoke. Since, bent on private gain,
بولے خالي ازفواید یہہ ھی کیا

Your councils first misled my reign,
مصلحت سے اِنکي بگڑا پہلے تھا

Taught and inform'd by you alone,
اوُرسیکھاھی اُنہیں سے میں نے جو

No truth the royal ear hath known,
کان میں پایا نہیں پرصدق گو

Till here conversing. Hence, ye crew,
جب گنوانرونسے ھیلے کلمہ کلام

For now I know myself and you.
اپني اوُر اِنکي کھلي خوبي تمام

Whene'er the royal ear's ingross'd,
جھوٹھہ سے بھرتے تھے میرے کان ہاں

State-lies but little genius cost.
خرچ تھوڑا نہم کرتے تھے یہاں

The fav'rite then securely robs,
بالیقیں سرقہ انہوں نے ھی کیا

And gleans a nation by his jobs.
ضبط ھی سب پرانہوں کے کام کا

Franker and bolder grown in ill,
کینہ ور دکھلائي دیتے تھے تن

He daily poisons dares instill:
وکھتے بیکا کر ھدایت سے خطر

And, as his present views suggest,
اؤر جب مطلب کو اُنکي بوجھتا

Inflames or soothes the royal breast.
جاوے کہتے کیونکہ غصّہ شاہ کا

Thus wicked ministers oppress,
بد گہر وزراستاتے ہیں مدام

When oft the monarch means redress.
بادشہ جب چاہتے ہیں انتقام

Would kings their private subjects hear,
جب مفصّل کي نصیحت شہ سنیں

A minister must talk with fear.
تب وزیر اُنسے نِدر کیونکر رہیں

If honesty oppos'd his views,
مانع مطلب نِکوئي ہو اگر

He dare not innocence accuse.
بیخطا کو وہ کہیں بد تؤ مگر

'Twould keep him in such narrow bound,
حوصلہ اِسّے ہي اُنکا کم رہے

He could not right and wrong confound.
جوھہ سے کے فرق میں تؤشک پڑے

Happy were kings, could they disclose
شاہ شاھي چیٹن سے تب کر سکیں

Their real friends and real foes!
دوست سے دشمن جُدا کر گر سکیں

Were both themselves and subjects known,
تؤرہ سمجھیں اؤر رعیت بھي یہي

A monarch's will might be his own.
جو ہماري ہي رضا تھي شاہ کي

Had he the use of ears and eyes,
گام میں رکھیں اگر وے چشم وگوش

Knaves would no more be counted wise.
تب فریبي کاوھاں اڑجاے ہوش

But then a minister might lose
اؤر وزیرونکا ضرر بھي ہوسکے

(Hard case!) his own ambitious views.
سخت مشکل ہی کہ اپنے کِبر سے

When such as these have vex'd a state,
سلطنت برباد وے یوں ہیں کریں

Pursu'd by universal hate,
بد سبھي اُنکے تئیں کہتے رہیں

Their false support at once hath fail'd,
اِسّے اُنکا خام مطلب ہوخراب

And presevering truth prevail'd;
راستي کي ہو زیادہ آب وتاب

Expos'd, their train of fraud is seen;	اؤر فريبي هوويں ظاهر اُسکھڑي
Truth will at last remove the screen;	بهيد کو ضايع کرے هی راستي
A country Squire, by whim directed,	ايک دهقاني تونگر خام تها
The true staunch dogs of chase neglected.	صيد سے غافل هوتا زي سگ بند ها
Beneath his board no hound was fed,	کوئي سگ پلتا نه اُسکي ميز سے
His hand ne'er strok'd the spaniel's head.	سگ کے سر پر هاتهه اُسکا کيا پهرے
A snappish Cur, alone caress'd,	تها فقط کتها سا ايک کتا پلا
By lies had banish'd all the rest.	جهوٹهه سے جسنے نکالا سبکو تها
Yap had his ear; and defamation	ياپ سنتا اؤر ازبس گاليان
Gave him full scope of conversation.	ديتا اُسکو اُسکے مطلب پر عيان
His sycophants must be preferr'd,	چاپلوسي اُسکي بهاوے بالعيں
Room must be made for all his herd:	اؤر دل ميں نت رهے وه هرگهيں
Wherefore, to bring his schemes about,	کيونکه مطلب اُسکا کهنے کے سبب
Old faithful servants all must out.	تهے نکالے معتمد نوکر بهي سب
The Cur on ev'ry creature flew,	ديکهتا وه سگ تها يوں سو ايک سو
(As other great men's puppies do,)	ديکهے جيسے سگ تونگر کا سنو
Unless due court to him were shown,	جبتلک مجلس نه دکهلاويں اُسے
And both their face and bus'ness known,	کام مُنهه اُسکا نه سمجهيں فکر سے
No honest tongue an audience found:	وه ملايم بات بهي سنتا نه تها
He worried all the tenants round:	اؤر رعيت کو ستاتا تها سدا
For why, he liv'd in constant fear,	کيونکه وه ڈرتا تها نت اِس واسطے
Lest trub, by chance, should interfere.	آ نه جاوے صلق شايد سامنے

* انام کتے کا *

If any stranger dare intrude,
غیر ذالک گرچہ ہمّت کر کہے

The noisy Cur his heels pursu'd.
تڑوہ سگ جھگڑالو پیچھا اُسکا لے

Now fierce with rage, now struck with dread,
گاہ غصّہ در سے گاہے چونکتا

At once he snarled, and bit, and fled,
حملہ کرتا کاٹتا اور بھونکتا

Aloof he bays, with bristling hair,
بھونکتا وہ اپنے بالونکو پھلا

And thus in secret growls his fear:
چھپ کے دکھلاتا وہ ڈر اپنا سدا

Who knows but truth, in this disguise,
جانتا ہی کون جو اس روپ سے

May frustrate my best guarded lies?
کذب غیر از راستی کیا کھوسکے

Should she (thus mask'd) admittance find,
دخل پاوے اسطرح سے وہ اگر

That very hour my ruin's sign'd.
اُسکا تو اُسوقت ہووے بس ضرور

Now, in his howl's continued sound,
آخرش وہ بھونکنے سے چُپ ہوا

Their words were lost; their voice was drown'd.
تھم گئی آواز منہ کو چُپ کیا

Ever in awe of honest tongues,
نیک باتونکا ہوا بس اُسکو ڈر

Thus ev'ry day he strain'd his lungs.
اسلئے چُپکا ہوا وہ پُر خطر

It happen'd, in ill-omen'd hour,
اتفاقاً وقت بد میں جب کبھی

That *Yap*, unmindful of his pow'r,
یاپ نے طاقت نہ اپنی فکر کی

Forsook his post, to love inclin'd:
چھوڑ اپنی جا کہیں عاشق ہوا

A fav'rite bitch was in the wind.
دیکھہ کُتّی کو جھروکے پر کھڑا

By her seduc'd, in am'rous play
عشق بازی نے کیا مفتوں اُسے

They frisk'd the joyous hours away.
وقت خوش کھوتا وہ کرد اور پھاند کے

Thus, by untimely love pursuing,
عشق میں آخر کو اُسنے ناگہاں

Like Antony, he sought his ruin.
مثل انتونی کی کھوئی اپنی جان

* انام کسی روم شہر کے سردار کا *

For now the 'Squire, unvex'd with noise,	مالک اُسکا اِسکے غُل سے ہو رِہا
An honest neighbour's chat enjoys.	وقت ہمسایہ سے گپ میں ٹالتا
Be free, (says he.) your mind impart;	بولا وہ ہو صاف دل جانو یقیں
I love a friendly open heart.	دوست سے ایسے نہیں ہوتا حزیں
Methinks my tenants shun my gate;	کیا رعیت آئینگے در پر مرے
Why such a stranger grown of late?	ہوگئے ہیں غیر اتنے دِن ہوئے
Pray tell me what offence they find:	میں یہہ کہتا ہوں کہ کیا ہی کی خطا
'Tis plain they're not so well inclin'd.	ہی یہہ ظاہر جو وہ مجھسے خوش ہیں کیا
Turn off your Cur (the Farmer cries)	دور کُتّے کو کرو بولا کِسان
Who feeds your ear with daily lies.	جو تمہارے جھوٹھ سے بھرتا ہی کان
His snarling insolence offends:	دِق وہ کرتا روز ہی بس شور سے
'Tis he that keeps you form your friends.	ہانکتا ہی دوستونکو دور سے
Were but that saucy puppy check'd,	ہو بند ہاجس جا وہ بندر فیلسوف
You'd find again the same respect.	اپنی عزّت کے وہ پڑھتا ہی حروف
Hear only him, he'll swear it too,	دیکھہ کر کہتا قسم کھا ہی یہی
That all our hatred is to you;	جو تمہی پر داہ مجھکو ہی بڑی
But learn from us your true estate;	ہم تمہارے ہیں برائی کے سبب
'Tis that curs'd Cur alone we hate.	ایسے سگ کو نیک ہم بولینگے کب
The 'Squire heard truth. Now *Yap* rush'd in;	جب سُنا مالک نے گھر میں سگ گُھسا
The wide hall echoes with his din:	گونجتا دالان تھا وہ بھونکتا
Yet truth prevail'd: and with disgrace	صِدق ظاہر ہو وہ بیعزّت ہوا
The dog was cudgell'd out of place.	لاٹھیونسے آخر وہ پِس گیا

FEBLE VII.

The Countryman and Jupiter.

To myself.

Have you a friend (look round and spy)
So fond, so prepossess'd as I?
Your faults so obvious to mankind,
My partial eyes could never find.
When, by the breath of fortune blown,
Your airy castles were o'erthrown:
Have I been over-prone to blame,
Or mortify'd your hours with shame?
Was I e'er known to damp your spirit,
Or twit you with the want of merit?
'Tis not so strange, that fortune's frown
Still perseveres to keep you down.
Look round and see what others do,
Would you be rich and honest too?
Have you (like those she rais'd to place)
Been opportunely mean and base?
Have you (as times requir'd) resign'd
Truth, honour, virtue, peace of mind?
If these are scruples, give her o'er;
Write, practise, and be poor.

* ۷ قصّه *

* دهقاني آدمي اور حق تعالی کا *

* مصنّف کے ذیل میں *

ڈھونڈھو کوئي دوست بھي هی یا نہیں
جیسے میں تجویز کرتا هوں کہیں
عیب تیرا دیکھتے هیں لوگ جو
پاس کي آنکھونسے دیکھے کب وہ تو
جبکہ هوے توشہ تو محتاج وار
باؤ بندي تیري ٹوٹے جوں حصار
کیا کرونگا تیري بدنامي کا عزم
یا تري غیبت میں غصّہ اور رزم
میں کبھي غمگیں تجھے کرتا هوں کیا
بے هنر یا جان کہتا هوں بھلا
چیں جبیں لچھمي هو لا ممکن هی کیا
تو بھي ارذل پن سے هوں حافظ ترا
غیر کیا کرتے هیں دیکھو چار سو
چاهتے هو کیا غني اشراف هو
کیا هو ویسے جنکو عزّت اُسنے دي
نیچ تھے جو تھي غریبي جسگھڑي
وقت کي خوبي سے کیا هو اسّے دور
دهرم عزّت صدق اور دلکا سرور
معترض اُنپر هو تو اِنسے بچو
اور باتیں کام کي احسن هوں گو

The gifts of fortune truly rate;
Then tell me what would mend your state.

If happiness on wealth were built,
Rich rogues might comfort find in guilt;
As grows the miser's hoarded store
His fears, his wants, increase the more.
Think Gay, (what ne'er may be the case,)
Should fortune take you into grace,
Would that your happiness augment?
What can she give beyond content?
Suppose yourself a wealthy heir,
With a vast annual income clear!
In all the affluence you possess,
You might not feel one care the less.
Might you not then (like others) find
With change of fortune, change of mind?
Perhaps, profuse beyond all rule,
You might start out a glaring fool.
Your luxury might break all bounds;
Plate, table, horses, stewards, hounds'
Might swell your debts; then lust of play
No regal income can defray.

قیمتي هی مال جو بخشے خدا
هی تمهاري سلطنت میں کیا بهلا
مال سے راحت هی تو بس عیب سے
مطمئن هوویںگے سب سارق برے
ڈهیر جب هو مال کا گنجوس کے
خوف اُسکا اور خواهش تب بڑهے
یه نهیں ممکن هی سمجهو خوب کے
مهربانی تم په گر لچهمي کرے
اسمیں کیا راحت ملي گي جانکو
وه بجز آسودگي دے کیا کبهو
سمجهو خود کو تم تونگر کا پسر
جو اُڑاتا هر برس تها خوب زر
مال سے آراسته هونے سے بهي
ایک نه ایک هوتا تردد هي اجي
دوسرے کا سا نهیں هوتا مگر
جاوے دهن تو هو تردد بیشتر
یا تو بس بیهودگي کے حرف سے
مثل دیوانوںکے تم هو جاؤگے
یا خیال عیش کهووے گا کبهي
یعني میرا سباب گهوڑونسے کبهي
کهیل کي نسبت بڑهے گا دین تب
سلطنت کا زر بهي کافي هو نه جب

* انام مصنف کا *

Sunk is all credit, writs assail,
And doom your future life to jail.

قید کا پروانہ آوے آخرش
دل نہ چاہے وتر جاوے آخرش

Or were you dignify'd with pow'r,
Would that avert one pensive hour?

ہو توانا اور معزز یا اگر
تو تنزل کو نہ لاؤ دھیاں پر

You might give avarice its swing,
Defraud a nation, blind a king:

جا طمع کو دے سکو ہو تم شتاب
جسّے اندھے شاہ ہوں شاہی خراب

Then, from the hirelings in your cause,
Though daily fed with false applause,

لولیونسے کام تب تمکو پڑے
دل جو خوش ادنی خوش آمد سے رہے

Could it a real joy impart?
Great guilt knew never joy at heart.

اِسّے کیا ملتا حقیقت میں ہی سکھ
سخت پاپی کے مگر ہو دائمی دُکھ

Is happiness your point in view?
(I mean the intrinsic and the true:)

تم بھی کیا آرام کو ہو چاہتے
بے بہا اُسکو میں سمجھوں ہوں ولے

She nor in camps or courts resides,
Nor in the humble cottage hides;

وہ رزم گہہ میں یا نہیں دربار میں
وہ غریبوں کے نہیں گھر بار میں

Yet found alike in ev'ry sphere;
Who finds content, will find her there.

ہر جگہہ پر وہ تو ہی چھایا ہوا
ہر کوئی آسودہ اُسّے ہی رہا

O'erspent with toil, beneath the shade,
A peasant rested on his spade.

کر کے محنت تھا پڑا سایہ تلے
ایک دھقاں بیلچے پر سر دھرے

Good gods! he cries, 'tis hard to bear
This load of life from year to year.

حق سے کہتا تھا یہہ سختی ہی بڑی
ہر برس یہہ جان میری محنتی

Soon as the morning streaks the skies,
Industrious labour bids me rise;

صبح ہونے ہی مشقّت ہی مجھے
فکر سے اُٹھتا ہوں روزی کے لئے

With sweat I earn my homely fare,
گھر میں لاتا ہوں مشقت سے غذا

And ev'ry day renews my care.
وسوسہ دایں ہمیشہ ہو نیا

Jove heard the discontented strain,
حق تعالیٰ نے گلہ اُسکا سنا

And thus rebuk'd the murm'ring swain.
اور اُسکو اِسطرح دھمکا دیا

Speak out your wants then, honest friend;
درست کیا دُکھہ ہی کہو حق نے کہا

Unjust complaints the gods offend.
نارضامندي ہی نا لایق دُعا

If you repine at partial fate,
اپني قسمت سے جوکچھہ شکوہ رہے

Instruct me what would mend your estate.
تو کہو کس چیز سے بدلوں اُسے

Mankind in ev'ry station see
دیکھیں ہیں آپس کے درجے آدمي

What wish you? Tell me what you'd be.
جو کہو تمکو وہي بخشوں ابھي

So said, upborne upon a cloud,
آسماں میں چھپ گئے یہہ کہکے وے

The clown survey'd the anxious crowd
وہ لگا پھر سبکے درجے دیکھنے

Yon face of care, says Jove, behold,
سامنے دیکھو یہہ حق نے پھر کہا

His lulky bags are fill'd with gold.
جسکا گھر ہی اشرفی سے کُل بھرا

See with what joy he counts it o'er!
ہر گھڑي گنتا ہی کیا مسرور ہو

That sum to-day hath swell'd his store.
یہہ بھري تھیلي وہ کہتا ہی سنو

Were I that man, (the peasant cry'd)
سمجھا دھقاں نے جو ایساہوں ابھي

What blessing could I ask beside?
ہوگي پھر خواہش مجھے کس چیز کي

Hold, says the God; first learn to know
خوب فرمایا کہ چھانو فکر کو

True happiness from outward show.
سُکھہ حقیقت ہی کہ ظاہر کا نہو

This optic glass of intuition——
عقل کي آنکھونکي عینک ہمسے لو

Here, take it, view his true condition.
دیکھلو اِسکي حقیقت جو کہ ہو

He look'd and saw the miser's breast,
دیکھا اُس کنجوس کا دھڑکن نے دل

A troubled ocean, ne'er at rest;
موجِ غم سے مثل دریا مضمحل

Want ever stares him in the face,
دلمیں اُسکے ہی کمی چھائی ہوئی

And fear anticipates disgrace:
اور آیندہ کا غم ہی ہر گھڑی

With conscious guilt he saw him start;
اُسکو اِسکا جُرم چبھتا ہی مدام

Extortion gnaws his throbbing heart;
زر سے دردلمیں اُسکے ہی تمام

And never, or in thought or dream,
غم کے باعث وہ کبھی سوتا نہیں

His breast admits one happy gleam.
اور کبھی آسودہ دل ہوتا نہیں

May Jove, he cries, reject my pray'r,
مرض کی یا حق ارادہ ہی یہہ بات

And guard my life from guilt and care;
رکھہ مجھے محفوظ اِس دُکھہ سے بگد

My soul abhors that wretch's fate,
چاہتا ہوں جان اِس دُکھہ سے بچے

O keep me in my humble state!
حال اپنا یہہ تحمّل کا رہے

But see, amidst a gaudy crowd,
کرّ و فر کا دیکھتا ہوں پر گروہ

Yon minister, so gay and proud;
ہی وزیرونکے تئیں جو یہہ شکوہ

On him what happiness attends,
کیا خدا جانے ہی سُکھہ اُنکے تئیں

Who thus rewards his grateful friends!
جو نہیں ہیں معتمد اِنکے حزیں

First take the glass, the God replies:
دیکھہ اِس عینک سے پھرحق نے کہا

Man views the world with parti-l eyes.
کیونکہ ہوتا پاس ہی ہمچشم کا

Good gods! exclaims the startled wight,
دیکھتے ہی یا خدا کہکر ڈرا

Defend me from this hideous sight!
اُٹھ مجھے اِسے بچا اُسنے کہا

Corruption, with corrosive smart,
شدّتِ جانکندنی سے الاماں

Lies rank'ring on his guilty heart:
وسوسہ بدتورے ہی عاصی کی جاں

I see him, with polluted hand,
Spread the contagion o'er the land:
Now av'rice with insatiate jaws,
Now rapine with her harpy claws,
His bosom tears. His conscious breast
Groans, with a load of crimes oppress'd.
See him, mad and drunk with pow'r,
Stand tott'ring on ambition's tower.
Sometimes, in speeches vain and proud,
His boasts insult the nether crowd;
Now seiz'd with giddiness and fear,
He trembles lest his fall is near.
Was ever wretch like this, he cries!
Such misery in such disguise!
The change, O Jove, I disavow;
Still be my lot the spade and plough.
He next, confirm'd by speculation,
Rejects the lawyer's occupation:
For he the statesman seem'd in part,
And bore similitude of heart.
Nor did the soldier's trade inflame
His hopes with thirst of spoil and fame;

دیکھتا ہوں میں اُسے اِکراہ سے
خُبث ہی آفاق میں چھایا ولے
گاہ لالچ سے طمع کھولے دہاں
لوث شی گاہے کدورت سے عیاں
روتي ہی دلمیں مگر مضبوط دل
معصیت کا ہو نہ گاہے منفعل
دیکھو وہ طاقت میں اپني مست ہو
کانپ کر دیکھے طمع کے کوپ کو
کبر کي یا نیچ باتونسے کبھي
وہ کسي کي کب کرے بیعزّتي
یا کبھي بیچین ہوکر خوف سے
وہ تنزّل کا اُنہونکے دھب کرے
ایسا بدقسمت ہی اُسنے پھر کہا
روپ میں ایسے ہی دکھہ ایسا سدا
یہہ نہیں منظور مجھکو یا خدا
گو مري قسمت میں ہي یہہ پھاوڑا
سوچ کر آخر تیقّن پھر کیا
اوڑ سفارت کے تئیں پھر بد کہا
کیونکہ یکساں ہی موکّل اوڑ وکیل
دلمیں ٹھہرائي یہي اپنے دلیل
فوج کا یا کام بھي چاہا نہیں
لوث کي عزّت کو سوچا ہو حزیں

The miseries of war he mourn'd;	جنگ کے دکھہ پر تاسّف بس کیا
Whole nations into deserts turn'd.	کیونکہ ڈر میں انکے رہنے کا تھا
By these have laws and rights been brav'd,	کام حق کا اِسے ظاہر ہو گیا
By these was freeborn man enslav'd:	دیکھا آزادونکو تابع پر مَلا
When battles and invasion cease,	جنگ اور تاراج جب موقوف ہو
Why swarm they in a land of peace ?	جمع کیوں ہوتے ہیں پھر وہ صلح کر
Such change (says he) may I decline	بولا وہ یہہ بھی نہیں مجھ چاہتا
The scythe and civil arms be mine!	کھرپا ہی ہتھیار رہی اعظم مرا
Thus, weighing life in each condition,	یوں ہیں درجے غور کے ہوں سوچتا
The Clown withdrew his rash petition.	ناسمجھہ پن پر وہ اپنے بس ڈرا
When thus the God: How mortals err !	بولا حق اِس زیست پر بھولے ہیں کیا
If you true happiness prefer,	حق اگر تم چاہتے ہو سکھہ سدا
'Tis to no rank of life confin'd,	وہ نہیں موقوف ہر ایک جان پر
But dwells in ev'ry honest mind.	صاف دل ہونے پہ ہی مخصوص پر
Be justice then your sole pursuit:	جب یہہ ہی اپنے مقدر پر چلو
Plant virtue, and content's the fruit.	صبر کا پھل تو رو تخم ایمانکا بو
So Jove, to gratify the Clown,	حق تعالی اُسے آخر خوش ہوا
Where first he found him set him down.	پہلا درجہ چاہا اُسکو جو دیا

Fable VIII.

The Man, the Cat, the Dog, and the Fly.

To my native Country.

Hail, happy land, whose fertile grounds	فضل ہو جس جا وہ جا ہی مرحبا
The liquid fence of Neptune bounds;	گرد جسکے گڑھہ بنا ہو آب کا

* ۸ قصّہ *

* آدمی اور بلّی اور مکھی کا *

* اپنے ملک کی تعریف میں *

By bounteous nature set apart,
The seat of industry and art!
O Britain, chosen port of trade,
May luxury ne'er thy sons invade!
May never minister (intent
His private treasures to augment)
Corrupt thy state. If jealous foes
Thy rights of commerce dare oppose,
Shall not thy fleets their rapine awe?
Who is't, prescribes the ocean law?
Whenever neighb'ring states contend
'Tis thine to be the general friend.
What is't, who rules in other lands?
On trade alone thy glory stands;
That benefit is unconfin'd,
Diffusing good among mankind:
That first gave lustre to thy reigns,
And scatter'd plenty o'er thy plains:
'Tis that alone thy wealth supplies,
And draws all Europe's envious eyes.
Be commerce then thy sole design;
Keep that, and all the world is thine.

هی وہ بخشش سے نمایاں دورسے
جا وہ هی جو علم کا مخزن بنے
هی بریٹن کی تجارت مشتہر
وانکے لڑکے هوں نہ مائل عیش پر
اؤرنہوں اِسطرح کے وانکے وزیر
جو بڑھاویں مال اپنا هو شریر
اؤرنہ دشمن بھی بگاڑے مُلک کو
یا تجارت پر مزاحم کوئی هو
اُنکو ڈر جنگی جہازونکا نہیں
کیا سمندر کا لکھیں آئیں کہیں
جنگ هو اطراف میں جسدم عیاں
هو بریٹن والوتم واں مہرباں
غیرجاکا دخل بھی کچھہ دورهی
پر تجارت هی تمھیں منظورهی
فیض سے خارج هیں اِسکے فائدے
خیرسبکی اِسّے بس هوتی رهے
سلطنت کا هی تمھاری اِسّے نام
هوتی هیں فصلیں وهانپرهمدام
اِسّے دولت بس تمھاری یہہ بڑھے
جویورپ والے حسد هیں دهونڈهتے
اِسلئے هووے تجارت مدّعا
اِسّے پاؤ دخل عالم پر سدا
* اِنگلستان کے شہر کا نام *

When naval traffic ploughs the main,
جب جہازونکي تجارت زرع هو

Who shares not in the merchant's gain?
هر کوئي شامل کرے تجّار کو

'Tis that supports the regal state,
سلطنت شاهونکي اُسّے هي بڑهے

And makes the farmer's heart elate:
دل کسانونکا بهي خوش اِسّے رهے

The num'rous flocks, that clothe the land,
آدمي سے جبکه جا گهه کُل بهرے

Can scarce supply the loom's demand;
کیوں جُلاهي کا نه دعوا پهر بڑهے

Prolific culture glads the fields,
فصل سے خورّم رهے فصلي زمیں

And the bare heath a harvest yields.
فصل هوچهوٹے شجر سے هر کہیں

Nature expects mankind should share
مُلتجي ایماں هو حصّے کے لئے

The duties of the public care.
خلق کي خوبي کو کا مو مرد سے

Who's born for sloth? To some we find
کوئن کاهل هی ولیکن هیں کئي

The plough-share's annual toil assign'd;
کهیتے هیں دهقاں بڑهے هی هرکوئي

Some at the sounding anvil glow;
بعضے آهنگر کے خوش هوں کام میں

Some the swift-gliding shuttle throw;
نا ل جولاهونکي بعضے خوش کریں

Some studious of the wind and tide,
بعضے بها ٹها اؤر هوا هیں سوچتے

From pole to pole our commerce guide;
هرلبِ دریا بنج سکهلا ئیں وے

Some (taught by industry) impart
سیکهیں بعضے جاننے کو دُکهه اُٹها

With hands and feet the works of art:
هاتهه پاؤنسے هنر کا کام یا

While some, of genius more refin'd,
بعضے جب فهمیدگي تحصیل کو

With head and tongue assist mankind;
هر زبانسے آسرا دے ویں سنو

Each aiming at one common end,
هرکوئي ایک ایک ڈهونڈیں خاص کام

Proves to the whole a needful friend.
اِس سبب سے دوست بنتے هیں مدام

Thus, born each other's useful aid,
By turns are obligations paid.
The monarch, when his table's spread,
Is to the clown oblig'd for bread:
And when in all his glory drest,
Owes to the loom his royal vest.
Do not the mason's toil and care
Protect him from th' inclement air?
Does not the cutler's art supply
The ornament that guards his thigh?
All these, in duty to the throne,
Their common obligations own.
'Tis he (his own and people's cause)
Protects their properties and laws.
Thus they their honest toil employ,
And with content their fruits enjoy.
In ev'ry rank, or great or small,
'Tis industry supports us all.

The animals, by want oppress'd,
To man their services address'd;
While each pursu'd their selfish good,
They hunger'd for precarious food.
Their hours with anxious cares were vex'd:
One day they fed, and starv'd the next.

خلق یوں ہیں آپس کے سب ہوئے
اوربدلتے ہیں بہم احسان وے
جب بچھاویں اپنا دسترخان شاہ
ہوویں بس دھقانکے ممنوں ہر پگاہ
اورجب شاہانہ پہنیں وے لباس
تب جولاہے ہوں معزّز اُنکے پاس
واج کے مزدور کے وے کام میں
آفتِ افلاک سے ہردم بچیں
اُنکے آہنگر نہیں آتے ہیں کام
جوکہ ہتھیارونکا زیور دیں مدام
بادشاہونکو بھي لازم ہی یہہ کام
جو رہیں ممنونِ ہرخاص اورعام
اِسلئے دنیا میں جو ہیں بادشاہ
پاسباں ہیں خلق کے اورخیرخواہ
اپنے ایماں پر رہیں ہر اَنپک وے
وے رہیں آسودگي میں خوش ولے
اپني حالت میں ہو چھوٹا یا بڑا
محنت اُسکو پالتي ہی بر ملا
ہیں غمیں حیوان کھانے کے لئے
کیونکہ ہیں خدمت میں پاس اِنسانکے
اپنے کرتا ہی بھلائي ہرکوئي
بھوکھے پر حیوان مرتے ہیں سبھي
وقت اُنکا تڑھے ہی بس حزیں
جوروز گاہے پاویں اورگاہے نہیں

They saw that plenty, sure and rife,
Was found alone in social life;
That mutual industry profess'd,
The various wants of man redress'd.

The Cat, half famish'd, lean and weak,
Demands the privilege to speak.

Well, puss, (says man,) and what can you
To benefit the public do?

The Cat replied. These teeth, these claws,
With vigilance shall serve the cause.

The mouse, destroy'd by my pursuit,
No longer shall your feast pollute;
Nor rats, from nightly ambuscade,
With wasteful teeth your stores invade.

I grant, says Man, to gen'ral use
Your parts and talents may conduce;
For rats and mice purloin our grain,
And threshers whirl the flail in vain:
Thus shall the Cat, a foe to spoil,
Protect the farmer's honest toil.

Then turning to the Dog, he cry'd,
Well, Sir; be next your merits try'd.

Sir, says the Dog, by self-applause
We seem to own a friendless cause.

دیکھتے ہیں جو ہیروے کرکے یقیں
جو جماعت سے ملے یہہ ہر کہیں
کام محنت کا کریں انسان کا
اور رفع حاجت روا ہوویں سدا

آدھی بھوکھی ایک بلّی سست نے
حکم چاہا عرض کرنے کے لئے
مرد ایک بولا کہ کرسکتی ہی تو
خلق کی خوبی میں کچھہ کیا جستجو

بولی بلّی دانت و لا منہہ مرا
کام میں مضبوط ہر ایک ہی سدا
موت چوہونکی ہمارے ہاتھہ ہی
رہتی ہی محفوظ کھانے کی یہہ شی

ورنہ چوہے شبکو بھٹّے سے نکل
مال دانتونسے چراویں بر محل
عام کا مونمیں ہی حق اسنے کہا
فائدہ ہی جو تمہارے کام کا

فصل چوری جب کریں چوہے عیاں
تو مزارع کا ہو آلہ رایگاں
ہو عدو بلّی خرابی کے لئے
محنت دھقاں بچاتی ہی وٹے

بعد ازاں بولا مرد ایک کلب سے
اب ہنر پرکھا تمہارا چاہئے
کیر سے بولا کہ ای آقا مرے
ہم ہیں کیا دشمن تمہارے کام کے

Ask those who know me, if distrust
E'er found me treacherous or unjust?
Did I e'er faith or friendship break?
Ask all those creatures; let them speak.
My vigilance and trusty zeal
Perhaps might suit the public weal.
Might not your flocks in safety feed,
Were I to guard the fleecy breed?
Did I the nightly watches keep,
Could thieves invade you while you sleep?
The man replies. 'Tis just and right:
Rewards such service should requite,
So rare, in property, we find
Trust uncorrupt among mankind;
That, taken in a public view,
The first distinction is your due.
Such merits all reward transcend;
Be then my comrade and my friend.
Addressing now the Fly: From you
What public service can accrue?
From me! (the fluttering insect said,)
I thought you knew me better bred.
Sir, I'm a gentleman. Is't fit
That I to industry submit?

اُنسے پوچھو جو مجھیں جانے کوئی
بیوفائی آج تک مجھسے ہوئی
مینے کھوئی دوستی ایمان یا
پوچھو اُنسے اُنکو کہنے دو ذرا
چستی و ایمان سے کتونکے سب
بالیقیں خورسند ہوینگے نہ کہ
چین سے گلّہ تمھارا کیا نہیں
پشم و الونکا میں رکھوالا نہیں
کیا نگہبان ہوں نہیں میں رات کا
چور لیجاتا ہی شبکو کچھہ چورا
حق ہی کہتے سے بس اُسنے یہہ کہا
چاہئے تجکو صلہ اس کام کا
مال کے تم ہو نگہبان بیشتر
گو نہوریں معتبر بعضے بشر
ایسے جوہر لائیں ہم گر در شمار
چاہئے تمکو کریں عزت شعار
ایسے جوہر کا صلہ ہی بیشتر
ہو تمھیں بس دوستی کے راہبر
بعد ازاں بولی مگس جو تمسے کچھ
ہی زمانے میں خلایق کا بھلا
مجھسے اُس چالاک کیڑے نے کہا
زیادہ پلتے ہو سمجھتا تھا سدا
خود کو میں سمجھوں ہوں کیا صاحب بڑا
جو کسی محنت کے لایق ہوں بھلا

Let mean mechanics, to be fed,
By business earn ignoble bread.
Lost in excess of daily joys,
No thought, no care, my life annoys;
At noon (the lady's matin hour),
I sip the tea's delicious flower.
On cates luxuriously I dine,
And drink the fragrance of the vine.
Studious of elegance and ease,
Myself alone I seek to please.

The man his pert conceit derides,
And thus the useless coxcomb chides.

Hence from that peach, that downy seat;
No idle fool deserves to eat.
Could you have snapp'd the blushing rind,
And on that pulp ambrosial din'd,
Had not some hand with skill and toil,
To raise the tree, prepar'd the soil?
Consider, sot, what would ensue,
Were all such worthless things as you.
You'd soon be forced (by hunger stung)
To make your dirty meals on dung;

کام والے نیچ پلتے ہی رہے
قوم ہوں محنت کے باعث بس پلے
نیت کی بے اندازہ راحت سے مجھے
غم نہیں کچھ جان سے دکھہ ہی ولے
بی بیونمیں صبح کو اور شام کو
چای خوشبو چوستی ہوں میں سنو
دعوتونمیں بلّیونکی میں رہوں
اور میں انگور کا شیرہ پیوں
سوچ میں نیکی کے اور سکھہ کے سدا
کھوج مجھکو ہی فقط سکھہ کا بڑا

اُسکی وہ حاضرجوابی پر ہنسا
کام کی بانکی سے یوں کہنے لگا

پیچ پھل جو نرم ہو بیٹھو وہاں
کوئی دیوانہ وہاں کھاوے کہاں
کھا سکو ہو رس نئی تم چھال کا
اور جو ہو پُر مغز خوشبو کیا بھلا
دست محنت آدمی کا ہر کہیں
کھیت بو کر صاف کر سکتا نہیں
جانوای مغرور کیا تم کر سکو
ہیں نکمّے جس جگہہ تمسے سنو
جسگھڑی بھوکھا تمہارا پیٹ ہو
مونکھتی کھاتی نجس تو تم پھرو

On which such despicable need,	ایسي بد حاجت میں تمسے سب ارے
Unpitied, is reduced to feed.	هیں کهلائے جاتے بے رحمي سے وے
Besides, vain selfish insect, learn,	ای نکمّے جانور سمجهو ذرا
(If you can right and wrong discern,)	عیب وخوبي تم بهلا سمجهوگے کیا
That be who, with industrious zeal,	جوکه خوش محنت میں هووے آدمي
Coutributes to the public weal,	وه نه چاهے خلق کي گاهے بدي
By adding to the common good,	جان لو جو نیکوئي سے خلق کي
His own hath rightly understood.	هوتي حقّیت هی ظاهر اُسکي هي
So saying, with a sudden blow,	کهکے یه اُسکے تئیں ایک دهول دي
He laid the noxious vagrant low;	اُسّے وه موذي زمیں پر گر پڑي
Crush'd in his luxury and pride,	کبر میں آخر کو پس کر بوالهوس
The spunger on the public dy'd.	سامنے سبکے موئي وه تو مگس

Fable IX.

The Jackal, Leopard, and other Beasts.

To a Modern Politician.

I grant corruption sways m ankind	فرض کرتا هوں جوغالب هی بدي
That int'rest too perverts the mind;	اؤر طمع کرتي هی گمره دلکو بهي
That bribes have blinded common sense,	گهوس لینے میں هوں اندهے اُسّے خام
Foil'd reason, truth, and eloquence:	جاوے ایمان وخرد شیریں کلام
I grant you too, our present crimes	یهه بهي هی منظور جو اُنکے چلن
Can equal those of former times.	هوں جو اگلونکے مُقابل هي کٹهن

---

* ۹ قصّه *

* گیدڑ چیتے اؤر جانورونکا *

نئے شاهي کام کے جاننے والے کے ذیل میں

Against plain facts shall I engage,	برخلافِ حق کرونگا کام کیا
To vindicate our righteous age?	وقت اپنا میں بچانے کو بھلا
I know, that in a modern fist,	جانتا ہوں میں جو اِس ایّام میں
Bribes in full energy subsist.	گھوس کا ہی زور ازبس کام میں
Since then these arguments prevail,	ہی تبھی سے یہہ گلہ جاری عیاں
And itching palms are still so frail,	اِس مرض میں اُسکے کاہل مرد ماں
Hence politicians you suggest,	اُسے ہوں معلوم شاہی آدمی
Should drive the nail that goes the best;	میخ سے پیوست رہتے ہیں سبھی
That it shews parts and penetration,	اُسکے جوہر کام ہوتا ہی عیاں
To ply men with the right temptation.	اُسکے لالچ میں پڑیں ہیں مردماں
To this I humbly must dissent;	کب تحمّل مجھسے اِسمیں ہو سکے
Premising no reflection meant.	پہلے سمجھو پھر لگو تم کام سے
Does justice or the client's sense	رائے لیتا ہی موکّل کی وکیل
Teach lawyers either side's defence?	یا جواب ردکی اُسے ایک دلیل
The fee gives eloquence its spirit;	اِنکی طرّاری روپئے پیدا کرے
That only is the client's merit.	پر موکّل کا قضا یا گر رہے
Does art, wit, wisdom, or address,	علم چالاکی میں یا درخواست میں
Obtain the prostitute's caress,	کسبیاں اُلفت سے کیا پایا کریں
The guinea (as in other trades,)	یا تجارت میں ملے زر جسطرح
From ev'ry hand alike persuades.	ایک صورت سے ہوں مائل با فرح
Man, Scripture says, is prone to evil,	ہوتی خواہش ہی بدی کی ہی لکھا
But does that vindicate the devil?	آدمی شیطان ہی کیا دیکھتا
Besides, the more mankind are prone,	زیادہ اِسّے ہی طمع اِنسانکو
The less the devil's parts are shown.	کم نمایاں جوہرِ شیطان ہو

Corruption's not of modern date;
هی بلی هرگز نہیں یار و نئی

It hath been try'd in ev'ry state,
سلطنت میں بات یہہ پرکھی گئی

Great knaves of old their power have fenc'd,
تھے قریبی اگلے طاقت کے بڑے

By places, pensions, bribes dispens'd;
گھیوس سے جاگیرمیں رہتے بھڑے

By these they glory'd in success,
اِسّے نسلاً بعد نسلاً تھے بڑھے

And impudently dar'd oppress:
احمقونکا سا وہ کرتے ظلم تھے

By these despoticly they sway'd,
سلطنت کرتے تھے اِن باتونسے وے

And slaves extoll'd the hand that paid:
مدح خواں نوکر ہوا نکا جو رہے

Nor parts, nor genius were employ'd,
عقل یا جوہر نہیں ہوتے تھیاں

By these alone were realms destroy'd.
سلطنت ایسونسے رہتی ہی کہاں

Now see these wretches in disgrace
دیکھو بیعزّت ہوئے وے سب ہیں اب

Stripp'd of their treasures, pow'r, and place;
کام اُنکا اور چھنا ہی مال سب

View 'em abandon'd and forlorn,
بِن حمایت وے نکالے سب گئے

Expos'd to just reproach and scorn.
اور تمسخر سے وہ کہلائے بُرے

What now is all your pride, your boast?
ای تمہارا کبر اب کیا ہو گیا

Where are your slaves, your flatt'ring host?
کیا ہوئے وہ چاپلوسی با ریا

What tongues now feed you with applause?
خوش خوش آمد سے کریگا کون اب

Where are the champions of your cause?
کیا ہوئے وہ ساتھی لڑنے والے سب

Now ev'n that very fawning train
زیادہ اِسّے اور خوش آمد خوروے

Which shar'd the gleanings of your gain,
جو خوش آمد میں سدا شامل رہے

Press foremost who shall first accuse
وہ دباتے تھے جو کہتا تھا کوئی

Your selfish jobs, your paltry views,
تم بگڑتے تمسے کیا کہتا کوئی

Your narrow schemes, your breach of trust,
And want of talents to be just.
What fools were these amidst their pow'r?
How thoughtless of their adverse hour!
What friends were made? A hireling herd,
For temporary votes preferr'd.
Was it, these sycophants to get,
Your bounty swell'd a nation's debt?
You're bit. For these, like Swiss, attend:
No longer pay, no longer friend.

The Lion is (beyond dispute)
Allow'd the most majestic brute;
His valour and his gen'rous mind
Prove him superior of his kind.
Yet to jackals (as 'tis averr'd)
Some Lions have their pow'r transferr'd;
As if the parts of pimps and spies
To govern forests could suffice.
Once, studious of his private good,
A proud Jackal oppress'd the wood;
To cram his own insatiate jaws,
Invaded property and laws.

وہ تُلّون اؤر تمہارے ظرف کو
اؤر بے عقلي کو حق کہکے سنو
مِثل دیوانونکے دکھلاتے تھے بَل
کیا ہیں احمق جوکہ ہردم بیعمل
دوستي کرتے ہیں اُسدم ایک غلام
جھوٹھہ اِسترضا کوسمجھے لا کلام
یہہ تملّق کیا نکالے مدّعا
وام اِس بخشش سے ہوتا ہی بڑا
تم مقیّد وہ ہیں مانندِ سوئیس
گرنہ پاویں تؤوہ بھاگیں کوس بیس

بیخطر ایک سنگھہ نے ہوکر کبھي
وحشیونکي سلطنت منظور کي
ہمّتِ اعلیٰ اؤر اُسکے زور سے
ذات میں اُسکي بڑا ہیں جانتے
تؤبھي وہ گیدڑ میں ظاہر ہوسکے
اُسے بدلا زور تھا ایک سنگھہ نے
کیونکہ جاسوس اؤر دلّالونکا کام
کرسکے ہی دشت پر قبضہ تمام
واسطے اپنے بھلائي کے کبھي
دشت دق کرتا وہ گیدڑ تھا سبھي
اپنے گلّے کو وہ بھرنے کے لئے
زوزق لاتا برخلاف آئین کے

The forest groans with discontent,	دشت سے نکلي تعجّب کي صدا
Fresh wrongs the gen'ral hate foment.	زور جھگڑے ہو غلط اُس جا اُٹھا
The spreading murmurs reach'd his ear;	وہ قضا یا اُسکے پہنچا کان میں
His secret hours were vex'd with fear.	اُسکا سکھہ جاتا رہا ایک آن میں
Night after night he weighs the case,	ہر شب اِسکا وہ سبب سوچا کیا
And feels the terrors of disgrace.	ڈر اِسے بیعزّتي کا بھي ہوا
By friends (says he) I'll guard my seat,	بولا بچتا دوستونسے ہوں ولے
By those malicious tongues defeat:	تیر کي اُنکي زبانِ پست سے
I'll strengthen pow'r by new allies,	زور لیتا دوستي سے ہوں نئي
And all my clam'rous foes despise.	اور دشمن کرتے ہیں نفرت سبھي
To make the gen'rous beasts his friends,	اہل ہمّت جانور کے ربط کو
He cringes, fawns, and condescends;	کرتا ظاہر تھا لجاجت وہ سنو
But those repuls'd his abject court,	جوکہ پر محفوظ ہیں دربار سے
And scorn'd oppression to support.	وہ جو بلوے کے تحمّل کے لئے
Friends must be had. He can't subsist.	دوستونکو ڈھونڈ پس ٹوپا ویں کہاں
Bribes shall new proselytes enlist.	گھوس سے نو معتد آویں وہاں
But these nought weigh'd in honest paws;	یہہ نہیں جائز ہي دست نیک میں
For bribes confess'd a wicked cause:	کیونکہ رشوت کو برا اچھّے کہیں
Yet think not ev'ry paw withstands	تو بھي طاقت ہاتھہ میں ہی جان لو
What had prevail'd in human hands.	گھوس کا جس جا چلن اور دخل ہو
A tempting turnip's silver skin	دلکش ایک شلغم نے جو چاندي سا تھا
Drew a base hog through thick and thin:	پن سے ایک سور بلا یا بیحیا

Fought with a stag's delicious haunch,
وہ ہرن کے گوشت کے بدلے لڑا

The mercenary wolf was staunch.
ایک کتّے نے لیا مفتوں ہوا

The convert fox grew warm and hearty,
لالچي روبہ ہوائي پھر خشم گیں

A pullet gain'd him to the party;
آدھي اُسني مرغي دے چھینا وہیں

The golden pippin in his fist,
ایک سنہري دے شریفہ لے لیا

A chatt'ring monkey join'd the list.
پھر اُنہیں جھگڑا لوایک بندر ملا

But soon expos'd to public hate,
اِس سبب پر اُسّے نفرت ہوگئي

The fav'rite's fall redress'd the state.
سلطنت ذلّت سے اُسکے پر بڑھي

The Leopard, vindicating right,
ایک چیتا کہکے حق اپنا بچا

Had brought his secret frauds to light.
بھید ظاہر دلکا بس کرنے لگا

As rats, before the mansion falls,
جیسے گھر گرنے کے پہلے چوہیئں

Desert late hospitable walls,
نیک دیواروں کو اُسکي چھوڑدیں

In shoals the servile creatures run,
بھاگیں اژدرہ نیچ پھر بِل میں بڑے

To bow before the rising sun.
شمس کي آخر پرستش کے لئے

The hog with warmth express'd his zeal,
خشم ظاہر خوک نے اپنا کیا

And was for hanging those that steal;
سارقونکا عزم پھانسي کا کیا

But hop'd, though low, the public hoard
ہیں کہینے لیکن اُسنے یہہ کہا

Might half a turnip still afford.
نصف شلغم سے نہ آوینگے وہ گیا

Since saving measures were profess'd,
فکر اُس جا جب حفاظت کي بڑھي

A lamb's head was the wolf's request.
میش کي روبہ نے دھونڈي کھوپڑي

The fox submitted, if to touch
سمجھي روبہ چھوسکوں میں گر کہیں

A gosling would be deem'd too much.
تو ہی کافي بط کا بچّہ بالیقیں

The monkey thought his grin and chatter,
جنگ چاہي دانت بندر نے دکھا

Might ask a nut, or some such matter.
خالي اژدر پر مغز پھل تھا دھونڈتا

Ye hirelings, hence, (the Leopard cries;)
Your venal conscience I despise.
He who the public good intends,
By bribes need never purchase friends.
Who acts this just, this open part,
Is propp'd by ev'ry honest heart.
Corruption now too late hath show'd,
That bribes are always ill-bestow'd.
By you your bubbled master's taught,
Time-serving tools, not friends, are bought.

FABLE X.

The Degenerate Bees.

To the Rev. Dr. Swift, Dean of St. Patrick's.

Though courts the practice disallow,
A friend at all times I'll avow.
In politics I know 'tis wrong:
A friendship may be kept too long;
And that they call the prudent part,
Is to wear int'rest next the heart:
At the times take a different face,
Old friendships should to new give place

تم غلام اؤ د اِسمیں وہ چیتا بھلا
نفرت اُسکو تمسے ھی بس بر ملا
خلق کي جو چاھتے ھیں تا زگي
گھوس سے کرتے نہیں وے دوستي
جوکہ اِس آئین سے ھیں بے دغا
آسرا ملتا اُسے ھی خلق کا
دیر سے ھوتي بڈي معلوم ھی
جوبدي کرتي ھی یہہ رشوت سي شی
ھی تحمّل جا نکر کرتا مُنیب
ھی زمانہ ساز کیا ھی وہ حبیب

---

* ۱۰ قصّہ *

* مبتذل شہد کي مکّھي کا *
* منت پارک نام گرجے کے پادري
داکتر سیغت کے ذیل میں *
گرچہ دربارونمیں یہہ جائز نہیں
دوست کي عزّت کروں ھوں بالیقیں
کب سمجھوں بادشاھي کام سے
دوستي تا ھم بہت مدّت رھے
جنکو اوّل سے ھی خواھش کام کي
غیر کا بس پاس ھی گویا وھي
ھووے ظاھر ذیل میں ھر کام کے
طرز نو ایک دوستي کہنہ سے

I know too you have many foes;
That owning you is sharing those:
That ev'ry knave in ev'ry station,
Of high and low denomination,
For what you speak, and what you write,
Dread you at once, and bear you spite.
Such freedoms in your works are shown,
They can't enjoy what's not their own;
All dunces too in church and state
In frothy nonsense shew their hate;
With all the petty scribbling crew,
(And those pert sots are not a few,)
'Gainst you and Pope their envy spurt:
The booksellers alone are hurt.
Good gods! by what a powerful race,
(For blockheads may have pow'r and place,)
Are scandals rais'd and libels writ,
To prove your honesty and wit!
Think with yourself: those worthy men,
You know have suffer'd by your pen.
From them you've nothing but your due.
From thence, 'tis plain your frinds are few.

ہیں جو دشمن جانتا ہوں میں اُنہیں
تمکو راضي کر کے حصّہ خود جولیں
ہیں فریبي جو دغا کرتے رہیں
یعنے چھوٹا اور بڑا ہر حال میں
کیونکہ تم کہتے ہو جو لکھتے ہو یا
درعداوت اُسے دکھلاتے ہیں کیا
سرخودي کہتي تمہاري ہی کتاب
وے نہ لا سکتے ہیں قبضے میں شتاب
سلطنت میں گرچہ احمق حمق سے
کرتے ہیں بیعزّتي اپني ولے
گر تناسب کام سب ادنی سے ہو
اُنکو تو ہو مست عاقل کم کبھو
پوپ کے بھي اور تمہارے برخلاف
بغض سے اُنکے ہیں عاجز بس صحاف
زوروالونکي حمایت سے بھلا
پاتے ہیں کیا کام سورکھہ یا خدا
ہزل گوئي اور بدنامي کا خط
ثبت کرتا ہی تمہاري خو فقط
جان لو اُن لایقونکو فکر میں
جوکہ لکھنے سے تمہارے وہ چڑیں
فائدہ اُنسے تمہیں جز دشمن کیا
ہیں تمہارے دوست کمتر برملا

* انام کسي شاعر کا *

Except myself, I know of none,	جانتا هوں غیر کو اپنے سوا
Besides the wise and good alone.	کیا میں زیرک اور یا عاقل بھلا
To set the case in fairer light,	کرتا هی ظاهر ابھی اِس بات کو
My fable shall the rest recite;	میرا قصّه اور باتیں بھی سنو
Which (tho' unlike our present state)	گو نہیں درجے میں وے همسر مرے
I for the moral's sake relate.	کہتا هوں لیکن نصیحت کے لئے
A Bee of cunning, pot of parts,	ایک مکّھی تھی نکمّی شہد کی
Luxurious, negligent of arts,	پر وہ بانکی اور کاهل سست تھی
Rapacious, arrogant, and vain,	تھی وہ مُہمل اور گھمنڈی لالچی
Greedy of pow'r, but more of gain,	وہ فقط پیتو تھی اور کھاؤ تھی
Corruption sow'd throughout the hive;	اپنی گھر یا اُسنے شر سے بس بھری
By petty rogues the great ones thrive.	نیچ چوری سے وہ بیٹھی هو غنی
As pow'r and wealth his views supply'd,	زور دھن میں جی سے وہ مصروف تھی
'Twas seen in overbearing pride.	جانو یہہ خود بیں هی ویسا هی اجی
With him loud impudence had merit;	یوں هیں ظاهر حمق هی جوڑ هر کی جا
The bee of conscience wanted spirit;	نحل نے پھر قصد همّت کا کیا
And those who followed honour's rules,	چلتے هیں عزّت کے جو آئین پر
Were laugh'd to scorn for squeamish fools;	هنستے دیوانو نکے هیں وے دین پر
Wealth claim'd distinction, favour, grace,	مال سے عزت نوازش هی ملے
And poverty alone was base.	مفلسی اِنسانکو ادنی کرے
He treated industry with slight,	وہ مشقّت کو سمجھتی تھی حقیر
Unless he found his profit by't.	جبتلک پاتی نہ تھی کچھہ وہ شریر

Rights, laws, and liberties gave way,
To bring his selfish schemes in play.
The swarm forgot the common toil,
To share the gleanings of his spoil.
While vulgar souls, of narrow parts,
Waste life in low mechanic arts,
Let us (says he) to genius born,
The drug'ry of our fathers scorn.
The wasp and drone, you must agree,
Live with more elegance than we.
Like gentlemen they sport and play:
No bus'ness interrupts the day:
Their hours to luxury they give,
And nobly on their neighbours live.
A stubborn Bee, among the swarm,
With honest indignation warm,
Thus from his cell with zeal reply'd.
I slight thy frowns and hate thy pride.
The laws our native rights protect,
Offending thee I those respect.
Shall luxury corrupt the hive,
And none against the torrent strive?
Exert the honour of your race;
He builds his rise on your disgrace.

اُسنے آئیں اوُر حقیقت چھوڑدي
طرزِخودغرضي کي اُسنے پیش کي
محنتِ لازم کو بھولا وہ گروہ
ساتھي ہونے کو ہوا اُسکے ستوہ
جوں تونگر حوصلہ چھوٹا کرے
کام میں اوُر وہ کمینو نکے رہے
بولي وہ ہمّت کا چرچا ہم کریں
کیونکہ ادنیٰ کام بد ھی قوم میں
نخل میں زنبور میں ہونگے عزیز
ہمسے جنکو ھی فراغت میں تمیز
کھیل راحت وے بھلونکا سا کریں
کام راحت کا نہ مانع ہو اُنہیں
وقت راحت میں کٹے اُنکا مدام
پاویں ہمسایہ میں عزّت لاکلام
اوُر ایک مدھوش مکّھي شہد کي
خشم نازیبا سے غصّہ میں وہ تھي
بولي اپني جا سے یوں کرآرزو
ھی تمھارے کبر سے نفرت سنو
ھی حقیقت مرضي حق سے ھمیں
تیرے دکھہ سے دیتي ھوں عزّت اُنہیں
بانک پن میں کیا توگھریا کھوگي
اوُر نہ ھوگي فکر کچھہ اِس فعل کي
فکر ھی دوں ذات کو تیري بڑھا
وہ بڑھا چاھیں ھیں بس تجھکو گھٹا

ROYAL ASIATIC SOCIETY OF GREAT BRITAIN & IRELAND BOMBAY BRANCH

'Tis industry our state maintains;	سلطنت کا ہی مشقت
Twas honest toils and honest gains	نیک محنت کا ثمر ہی نیک کیا
That rais'd our sires to pow'r and fame.	اُسے ہی پشتیں کا زور اور نام
Be virtuous; save yourselves from shame.	لو نہ خجلت اور کروایما نکا کام
Know, that in selfish ends pursuing,	جانو خودغرضي سے نیکي کے لئے
You scramble for the public ruin.	جنگ جو ہو جاؤ گویا زور سے
He spoke; and from his cell dismiss'd,	بولي وہ اور گھر سے جانے کے سبب
Was insolently scoff'd and hiss'd.	ہوگئي نفرت زدہ وہ تو عجب
With him a friend or two resign'd,	ایک یا دو دوست نے چھوڑا سنو
Disdaining the degen'rate kind.	وہ حقارت سے اُس ارذل قوم کو
These drones (says he) these insects vile,	بولي وہ یہہ نیچ کیڑے مست ہیں
(I treat them in their proper style,)	اِنسے لائق طرز سے چلتي ہوں میں
May for a time oppress the state,	تھوڑے دنکو سلطنت ویراں کریں
They own our virtue by their hate;	وے ہمارے دھرم کو کیا بدکہیں
By that our merits they reveal,	ہو ہمارا جوہر اُسے آشکار
And recommend our public zeal;	اور خوش خلقي ہماري بے شمار
Disgrac'd by this corrupted crew,	ہوکے بیعزت اِس ادنی قوم سے
We're honour'd by the virtuous few.	تھوڑے زاھد پاس عزت پائنگے

Fable XI.

* ۱۱ قصه *

The Pack-Horse and the Carrier.

To a Young Nobleman.

* بار بردار گھوڑے اور اُسکے سواري کا *

* کسي جوان تونگر کے ذیل میں *

Begin, my Lord, in early youth,
To suffer, nay, encourage truth:
And blame me not for disrespect,
If I the flatt'rer's style reject;
With that, by menial tongue supplyed,
You're daily cocker'd up in pride.
The tree's distinguish'd by the fruit,
Be virtue then your first pursuit;
Set your great ancestors in view,
Like them deserve the title too;
Like them ignoble actions scorn;
Let virtue prove you greatly born.
Though with less plate their sideboard shone,
Their conscience always was their own;
They ne'er at levees meanly fawn'd,
Nor was their honour yearly pawn'd;
Their hands, by no corruption stain'd,
The ministerial bribe disdain'd:
They serv'd the crown with loyal zeal;
Yet, jealous of the public weal,

خواجه حاصل کچھه جواني میں کرو
حلم اور ایما نکے تم کام کو
دو نه بل گوئي کي بدنامي هميں
گر خوش آمد سے نه هم نفرت کریں
هی کمینونکي زباں جسے بھري
تو تکبّر سے رهو مصروف جي
پھل سے هي پھچانے جاتے هیں شجر
اِسلئے نیکي کرو تم بیخطر
دیکھو تم اجداد کے قانون کو
اُنکي عزّت کي طرح لائق بنو
اُنکي سي نفرت کرو بد کام سے
جو دیانت قوم کو نامي کرے
گرچه دسترخاں نه تھا اُنکا بڑا
تو بھي تھے هر ایک وے صاحب ذکا
اُنکي عزّت کچھه تھي دربار و نمیں کم
مرتبه کا هر برس تھا اُنکو غم
هاتھه اُنکے عیب سے بس پاک تھے
گھوس وزراؤنکي بد تھے جانتے
تھے دیانت سے وه شاهي کام میں
پاس خلقت کا همیشه تھا اُنهیں

They stood the bulwark of our laws,
تھے وہ بانی اِس مِرے آئین کے

And wore at heart their country's cause;
دلمیں اُنکے سلطنت کے کام تھے

By neither place or pension bought,
جاکے اور جاگیر کے ممنوں نہ تھے

They spoke and voted as they thought.
دھیانسے کہتے تھے اور راضی بھی تھے

Thus did your sires adorn their seat;
یوں ہیں زیبِ تخت وے ہرایک رہے

And such alone are truly great.
اور بھی لائق ہی جو کرتے تھے وے

If you the paths of learning slight,
ہی تنفّر علم کی گر راہ سے

You're but a dunce in stronger ligh';
تو تمہیں ہر ایک بڑا احمق کہے

In foremost rank the coward plac'd,
کام میں عزّت کے بُزدل تھے تعیں

Is more conspicuously disgrac'd.
ظاہر اکیا یہہ محقّر ہی نہیں

If you to serve a paltry end,
گر کمینہ پن کرو تم کام میں

To knavish jobs can condescend;
اِسّے تو تھگ راضی ہوکر کام لیں

To pay you the contempt that's due,
فی الحقیقت تو بدی کے نام سے

In that you have precedence too.
اُسّے پہلے تو گنے تم جاؤ گے

Whence had you this illustrious name?
تم نے پیدا کی ہی جو عزّت بڑی

From virtue and unblemish'd fame.
ہی وہ نیّت نیک یا نام آوری

By birth the name alone descends:
نسل سے ہی نام رہتا ہی مدام

Your honour on yourself depends:
اپنے ہاتھہ اپنی ہی عزّت لا کلام

Think not your coronet can hide
یہہ نہیں ممکن چھپاوینگے وزیر

Assuming iguorance and pride.
جہل کی اور کبر کی صورت شریر

Learning by study must be won,
علم پر غلبہ ملے تکرار سے

'Twas ne'er entail'd from son to son.
ذات پر موقوف کچھہ یہہ ہی وے

Superior worth your rank requires:
جو هر عزّت هيں تم ميں بالیقں

For that mankind reveres your sires;
وہ بزرگوں ميں تمھارے هيں نہيں

If you degen'rate from your race,
قوم کا سا گر کرو تم شغل بل

Their merits heighten your disgrace.
تو تمھاري بھي حقارت هوئے خود

A Carrier, ev'ry night and morn,
اپنا گھوڑا ايک راکب روز و شب

Would see his horses eat their corn:
ديکھتا تھا نصل کھاتے بے سبب

This sunk the hostler's vails, 'tis true;
اِسّے هوتا تھا ضرر اُسکا بڑا

But then his horses had their due.
گر سواري کے وہ لائق اسپ تھا

Were we so cautious in all cases,
گر تامّل هم بھي ويسا هي کريں

Small gain would rise from greater places.
سلطنت کے کام والے تو مريں

The manger now had all its measure;
تھا وهاں دانے سے ايک کتھلا بھرا

He hear'd the grinding teeth with pleasure;
آئي واپر چابنے کي خوش صدا

When all at once confusion rung,
شور تب اطراف ميں هونے لگا

They snorted, jostled, bit, and flung.
غُل سے دهکّا اُسکو دے باهر کيا

A pack-horse turn'd his head aside,
گھوڑے لادونے سر اپنا بس اُٹھا

Foaming, his eye-balls swell'd with pride.
منهہ ميں کف بھر سرخ کرکے اوڑ پھلا

Good gods! (says he,) how hard's my lot!
بولا يارب کيا مري قسمت هي کم

Is then my high descent forgot?
کيا مرے اجداد بھولے هيں بهم

Reduc'd to drudg'ry and disgrace,
نيچ کاموں کے سبب هلکے هوئے

(A life unworthy of my race.)
هي يهہ درجہ بس هماري واسطے

Must I too bear the vile attacks
بار اِتنا کيا اُٹھا سکتا هوں ميں

Of ragged scrubs, and vulgar hacks?
لاد اِس کو هي کي لا سکتا هوں ميں

See scurvy Roan, that brute ill-bred,	جانور دیکھو کمینہ طوٗر کے
Dares from the manger thrust my head!	کرتے ہیں مایوس کتھلے سے مجھے
Shall I, who boast a noble line,	کر سکے ہی کوٗن غرّہ قوٗم کا
On offals of these creatures dine?	کھاوٗنگا آخور اُنکي کیا بھلا
Kick'd by old Ball! so mean a foe!	ایرے اوٗر سخت بالو نکے سبب
My honour suffers by the blow.	مارے عزّت مِري جاتي ہی سب
Newmarket speaks my grandsire's fame,	نام ہی بازار میں اجداد کا
All jockeys still revere his name:	مانتے ہیں گھڑسوار اُسکو سدا
There yearly are his triumphs told,	ذکر اُنکي فتح کا ہرسال واں
There all his massy plates inroll'd.	کرتے ہیں سونے کے برتن ہیں جہاں
Whene'er led forth upon the plain,	رزمگہہ میں جب کبھي جاتے تھے وے
You saw him with a liv'ry train;	دیکھا ہوگا اُنکا ساماں آپ نے
Returning too with laurels crown'd,	آتے تھے پھرکر وہ با فتح و ظفر
You heard the drums and trumpets sound.	تم نے نرسنگا سنا ہوگا مگر
Let it then, Sir, be understood,	جانئے تو صاحبِ من بس یہي
Respect's my due; for I have blood.	قوٗم ہی وہ اوٗر ہی عزّت بڑي
Vain-glorious fool! (the Carrier cry'd,	کہا نہ لاحاصل یہہ مرکب نے کہا
Respect was never paid to pride.	کبر کے لائق ہی عزّت کیا بھلا
Know, 'twas thy giddy wilful heart	جان لے بس اپنے لالچ کے سبب
Reduced thee to this slavish part.	توغلامي سے ہی ادنی ای عجب
Did not thy headstrong youth disdain	کیا جواني کو نہیں نفرت تِري
To learn the conduct of the rein?	باگ لینے سے دہن میں ای شقي

Thus coxcombs, blind to real merit,
In vicious frolics fancy spirit.
What is't to me by whom begot?
Thou restive, pert, conceited sot,
Your sires I rev'rence; 'tis their due:
But, worthless fool, what's that to you?
Ask all the Carriers on the road,
They'll say thy keeping's ill bestow'd.
Then vaunt no more thy noble race,
That neither mends thy strength or pace.
What profits me thy boast of blood?
An ass hath more intrinsic good.
By outward show let's not be cheated;
An ass should like an ass be treated.

یوں ہیں بانکے گُن سے نابینا رہیں
کام بد کے صرف کے بس دھیاں میں
ہم ہوں یا جو شخص قصد ایسا کرے
تو وہ سرکش اور مُدمّغ بس بنے
تیرے داد ونکو میں سمجھوں ہوں بڑا
کام وہ مجنونکا نسبت تجھے کیا
پوچھ لے تو اسپ ہو جوراہ کا
وہ کہیگا ہی ترا بد آسرا
تو مُدمغ ہو نہ اپنی قوم پر
کیونکہ طاقت تجھمیں ہی ویسی مگر
فائدہ کیا قوم کو سمجھوں بڑا
نیک یوں تو ہی گدھو نمیں ایک گدھا
ہم بھرک پر ظاہری پھولیں نہیں
ہوگا خر خر کی ہی صورت بالیقں

Fable XII.

Pan and Fortune.

To a young Heir.

Soon as your father's death was known,
(As if the estate had been their own,)
The gamesters outwardly express'd
The decent joy within your breast.
So lavish in your praise they grew,
As spoke their certain hopes in you.

* ۱۲ قصّہ *

* پان نام آدمی اور لچھمی کا *
* ایک جوان وارث کے ذیل میں *

سنتی ہی مرنے کا مژدہ باپ کے
مال اُسکا تم ہو اپنا جانتے
ہی زبانی جو سخن جواری کہے
اور تمھارے دلمیں فرحت بس رہے
خرچ بیہودہ کراویں مدح کر
اِسطرح گویا کہ حق ہی یہہ مگر

One counts your income of the year,	پھر تمھارا سالکا کاغذ بھلا
How much in ready money clear;	ھوئے ھی تیار کیونکر نقد کا
No house, says he, is more complete;	کہتے ھیں ایسی حویلی ھی بھری
The garden's elegant and great.	اور باغِ خوش گلاں ھی وہ اجی
How fine the park around it lies!	چھوٹے چھوٹے کیا شجر اطراف میں
The timber's of a noble size!	ھیں بڑے بھی ھیں لگے اکناف میں
Then count his jewels and his plate.	ذکر ھوتا ھی جواھر کا وھاں
Besides, 'tis no entail'd estate.	یہہ زمیں کے وارثونمیں ھی کہاں
If cash run low, his lands in fee	نقد کم ھو یا زمیں میں کچھہ ضرر
Are, or for sale, or mortgage free.	تب وہ بیچیں یا چھڑاویں رھن کر
Thus they, before you threw the main,	یونہیں جبتک کھوندیویں مال سب
Seem to anticipate their agin.	جانتے ھیں پھر ملیگا ھمکو اب
Would you, when thieves were known abroad,	چور جب تم روبرو سبکے کہو
Bring forth your treasures in the road?	لاویں وہ رہ پر تمھارے مال کو
Would not the fool abet the stealth,	کیا دِوانے چور کو دینگے نہیں
Who rashly thus expos'd his wealth?	مال اپنا جوکہ کھوویں ھر کہیں
Yet this you do, whene'er you play	ایسے ھو جاتے ھو تم توکھیل سے
Among the gentlemen of prey.	آدمی میں جوں شکاری بس رھے
Could fools to keep their own contrive,	نفع کا ھی دھیان دیوانے کو بھی
On what, on whom could gamesters thrive?	اِس سبب جواری کوئی ھوگا غنی
Is it in charity you game,	تم سخاوت سے ھو جو آ کھیلتے
To save your worthy gang from shame?	دوستونکی لاج رکھنے کے لئے

Unless you furnish'd daily bread,
Which way could idleness be fed?
Could these professors of deceit,
Within the law no longer cheat,
They must run bolder risks for prey,
And strip the trav'ller on the way.
Thus in your annual rents they share,
And 'scape the noose from year to ye ar.
Consider, ere you make the bet,
That sum might cross your taylor's debt:
When you the pilf'ring rattle shake,
Is not your honour too at stake?
Must you not by mean lies invade
To-morrow's duns from ev'ry trade?
By promises so often paid,
Is yet your taylor's bill defray'd?
Must you not pitifully fawn,
To have your butcher's writ with-drawn?
This must be done. In debts of play
Your honour suffers no delay:
And not this year's and next year's rent
The sons of rapine can content.

روزکا دوگے وظیفه تم نه گر
پرورش هوویںگے کب کاهل بشر
کام والے هیں بشر هشیار جو
ٹهگتے هیں انصاف سے وے مردکو
جاتے هیں وه صید کو قدر هو جهاں
راه میں ره رؤ په غالب هوں وهاں
یونهیں هوویں هربرس وے حصّه دار
هربرس بچتے هیں پهانسي سے وه یار
پهلے تم اقرار سے سمجهو ذرا
وے روپئے درزي کے لیں آفت مچا
جبکه تم سرقے میں هومصروف جي
تب نهوگي کهوٹ عزّت میں کبهي
جهوٹهه سے تم کیا نهیں مغلوب هو
اگلے حاصل سب تجارت کے هوں جو
دینا واجب سب میں هی اقرار کا
گیا اداد رزیکا قرض اب تک هوا
چاهتے تم کیا نهیں اس بات کو
چٹهي قصابونکي جو باطل کرو
کهیل میں بس وام سے هوگا یهي
جائگا دفتر جو سب ایکبارگي
پچهلے اگلے سال کي تحصیل سے
لڑنے والے هونگے آسوده ولے

Look round. The wrecks of play behold !	کھیل کي دیکھو بدي تم چار سو
Estates dismember'd, mortgag'd, sold !	جو بکے جاگیر کھوویں مال کو
Their owners, not to jails confin'd,	مالک اُسکے قید سے بچنے کو بس
Shew equal poverty of mind.	کرتے ہیں لائق لجاجت ہر نفس
Some, who the spoil of knaves were made,	ہیں کئي جنکا ہی پیشہ ٹھگپنا
Too late attempt to learn their trade.	کہتے ہیں اپني تجارت کو بنا
Some, for the folly of one hour,	بعضے ایکدم کي جہالت کے لئے
Become the dirty tools of pow'r,	زور سے ہتھیار بنتے ہیں برے
And, with the mercenary list,	اُور غلاموںکي طرح وے فرد میں
Upon court-charity subsist.	لطف سے سُلطانکے پلتے رہیں
You'll find at last this maxim true,	جانتے پیچھے ہو یہہ باتیں ارے
Fools are the game which knaves pursue.	ہیں دِوانے اُسکي جانب دوڑتے
The forest (a whole cent'ry's shade.)	جوکہ جنگل جھوڑ سے ہووے بھرا
Must be one wasteful ruin made.	اُسکو ویرانہ کہینگے برملا
No mercy's shewn to age or kind,	مہر حق گر وقت پر یا جنس پر
The general massacre is sign'd.	ہو تو قتلِ عام ہو مشہور تر
The park too shares the dreadful fate,	باغ بھي ہوگا شریک اُس بخت کا
For duns grow louder at the gate ;	پر تقاضا وام کا ہوگا بڑا
Stern clowns, obedient to the 'Squire,	ہی اِطاعت میں مزارع حمق سے
(What will not barb'rous hands for hire ?)	رحم جاتا ہی خزانہ کے لئے
With brawny arms repeat the stroke :---	کھاویں دھوکہ وے ادا کرکر شروط
Fall'n are the elm and rev'rend oak.	ہوگا بوقیضار فاني اُور بلوط

* ۲ نام درختونکا *

Through the long wood loud axes sound,
And echo groans with ev'ry wound.
To see the desolation spread,
Pan drops a tear, and hangs his head:
His bosom now with fury burns:
Beneath his hoof the dice he spurns.
Cards too, in peevish passion torn,
The sport of whirling winds are borne.
To snails invet'rate hate I bear,
Who spoil the verdure of the year;
The caterpillar I detest,
The blooming spring's voracious pest;
The locust too, whose rav'nous band
Spreads sudden famine o'er the land.
But what are these? The dice's throw
At once hath laid a forest low.
The cards are dealt, the bet is made,
And the wide park hath lost its shade.
Thus is my kingdom's pride deface'd,
And all its ancient glories waste.
All this (he cries) is Fortune's doing:
'Tis thus she meditates my ruin.
By Fortune, that false fickle jude,
More havoc in one hour is made,

آتي هی جنگل سے کٹنے کي صدا
دُکھه کا ظاهر هر طرف هی گونجنا
اِس فنا کو دیکھه رو تا پان هی
تب جُهکا تا سر کو وه هر آن هی
هو کے خشم آلوده وه اِسواسطے
پا سے بس پهینکے هی نیچے پانو نکے
هو کے دِق گنجیفے کو هی پها ڑتا
وه دیکهاتا هی تما شا باؤ کا
گهونگے سے نفرت کروں هوں مَیں اجي
جو تلف کرتے هیں پتّي سال کي
کِرم کي ریشم کے بد نامي بڑي
هی که پیڑوهی تلف کرتا سبهي
یوں هیں ٹیڑي جوکه هی بس لالچي
کال کرتي هی نمایاں وه اجي
کیا هی وه پا سے سے بس ایکبار گي
هوتي هی برباد آبادي سبهي
پهینکیں جب بازي لگا کر کعبتین
تب بڑے باغونکوکهوویں جانتین
سلطنت کي میرے هو بیعزّتي
کهنه عزّت اُسکي بس جاوے سبهي
خوبيِ قسمت هی یهه سب جان لو
هی خرابي کو هماري یهه سنو
فاحشه چنچل هی خوبي بخت کي
کرتي هی برباد ایکدم میں سبهي
* انام کسي کا *

Than all the hungry insect race,	کیڑے جتنے ھیں زیادہ اِسّے گر
Combin'd, can in an age deface.	ھوویں تو بھي یہہ بِگاڑے جلد تر
Fortune, by chance, who near him past,	قسمت ایکدن پاس سے جانے لگي
O'erheard the vile aspersion cast.	ناگہاں باتیں مذّمت کي سني
Why Pan, (says she,) what's all this rant?	بولي ھی یہہ مفسدہ کسواسطے
'Tis ev'ry country-bubble's cant.	ھر طرف میرا ھی چرچا کسلئے
Am I the patroness of vice?	کیا ھیں بد کامونکے ھادي ھم بھلا
Is't I who cog or palm the dice?	ھی ھمارا کام پاسا کھیلنا
Did I the shuffling art reveal,	جاري کرتے ھم ھیں آئنینِ دغا
To mark the cards, or range the deal?	ھم مِلاتے تاس ھیں خوبي سے کیا
In all th' employments men pursue,	آدمي جھکتا ھی آپھي کام میں
I mind the least what gamesters do.	دھیان جوئے میں نہ ھم ھرگزیں
There may, (if computation's just,)	فرض ھوسکتا ھی گرحق ھو شمار
One now and then my conduct trust	تو بھي بعضونکو ھی میرا اعتبار
I blame the fool, for what can I,	ھم دِوانونکو پھساتے بس رھیں
When ninety-nine my pow'r defy?	آدمي نِنّانویں ھمسے چِڑیں
These trust alone their fingers' ends,	اُنگلیونکے سر کا اُنکو اعتبار
And not one stake on me depends;	ھی مجھے لاتے نہیں اندر شمار
Whene'er the gaming board is set,	کھیل جب آراستہ ھو ناگہاں
Two classes of mankind are met:	دو طرح کے آدمي آویں وھاں
But if we count the greedy race,	گر طمع والونکو لاویں در شمار
The knaves fill up the greater space.	مفسد آویں اُس جگہہ لاکھوں ھزار

* ا یعنے مُسمّا پان سے *

'Tis a gross error, held in schools,
That Fortune always favours fools.
In play it never bears dispute;
That doctrine these fell'd oaks confute.
Then why to me such rancour shew?
'Tis Folly, Pan, that is thy foe.
By me his late estate he won,
But he by Folly was undone.

FABLE XIII.

Plutus, Cupid, and Time.

Of all the burdens man must bear,
Time seems most galling and severe.
Beneath this grievous load oppress'd,
We daily meet some friend distress'd.
What can one do? I rose at nine,
'Tis full six hours before we dine.
Six hours! no earthly thing to do!
Wou'd I had doz'd in bed till two!
A pamphlet is before him spread,
And almost half a page is read:
Tir'd with the study of the day,
The flutt'ring sheets are toss'd away.

مل رسوں میں ہی خطا ایسی عیاں
جو دِ و نوں ہی پر قسمت مہرباں
معترض ہوں کھیل پر ہیں یہہ شروط
یا اگر کائیں کسي جا پر بُلو ط
کسلئے تؤ خشم مجھپر ہی عیاں
یہہ جنوں ای پان دشمن وہ ہی ہاں
مالِ سابق مجسے تمکو ہی مِلا
پر حماقت سے تلف تمنے کیا

---

* ۱۳ قصّہ *

* لچھمي کام دیواؤر وقت کا *

آدمي محتاج ہر حاجت کا ہی
وقت ہی سخت اؤر آفت ناک شی
ہی یہہ بس محتاج مایحتاج کا
غم میں چند احباب کو ہوں دیکھتا
کرسکوں کیا نؤ جو گھنٹے میں اُٹھوں
دس بجے تک کھانے پینے میں رہوں
اؤر چھہ گھنٹے میں ہووے ہمسے کیا
دو پہر میں جبکہ سوتے سے اُٹھا
چھوٹي گر پھر سامنے آوے کتاب
صفحہ ایک آدھا نہ پڑھکے بس شتاب
سُستي سارے دنکے پڑھنے کي سي ہو
تالیں اؤر کھیلیں اُلٹ اؤراق کو

* ۳ نام شجرکا *

He ...es his snuff-box, hums an air,
ناک سنگیں ناس دانی کھول کر

Then yawns, and stretches in his chair.
اؤر جنبھائي لیکے لیتیں فرش پر

Not twenty by the minute hand!
بیس لمحے سے بھي اوّل یا کہ چند

Good gods! says he, my watch must stand;
کہتے ھیں یارب گھڑي ھوجاے بند

How muddling 'tis on books to pore!
دیکھنا بھي ھی کتابیں کیا بُرا

I thought I'd read an hour or more.
ایک دو گھنٹہ تھا اِرادہ دیکھنا

The morning, of all hours, I hate.
صبح کو کہتے ھمیشہ ھیں بُرا

One can't contrive to rise too late.
کیونکہ مشکل صبح کا ھی چوکنا

To make the minutes faster run,
پَل کا کاٹنا جبکہ سُرعت سے چلے

Then too his tiresome self to shun,
اؤر بھي محنت سے تونفرت بر ھے

To the next coffee-house he speeds,
قہوہ خانے میں ھیں جاتے بعدازاں

Takes up the news, some scraps he reads.
دیکھتے کاغذ خبر کا ھیں عیاں

Saunt'ring, from chair to chair he trails;
چوکي پر پھر بیٹھہ رگڑیں پیٹھہ کو

Now drinks his tea, now bites his nails.
چاے پي ناخن چباویں یہہ سنو

He spies a partner of his woe;
بعدازاں جاسوس کے دیکھیں ھیں کام

By chat afflictions lighter grow;
کیونکہ باتوں میں کٹے ھی دُکھ تمام

Each other's grievances they share,
جانتے آپس میں غم ھیں پھر و لے

And thus their dreadful hours compare.
اُسکي دھشت ھم ھیں یوں پھر تولتے

Says Thom. Since all men must confess,
تام بولا یہہ کہیگا آدمي

That Time lies heavy more or less;
وقت کو ھلکا ھی اؤر بھاري ھی بھي

Why should it be so hard to get
کس لئے ھی سخت اِس اندازمیں

Till two a party at piquet?
کھیلتے ھم تاس دو گھنٹہ رھیں

* انام ایک آدمي کا *

Play might relieve the lagging morn:
By cards long wintry nights are borne;
Does not quadrille amuse the fair,
Night after night, throughout the year?
Vapours and spleen forgot, at play
They cheat uncounted hours away.
My case, says Will, then must be hard.
By want of skill from play debarr'd.
Courtiers kill Time by various ways;
Dependance wears out half their days.
How happy these, whose time ne'er stands!
Attendance take it off their hands.
Were it not for this cursed shower,
The park had whiled away an hour.
At court, without or place or view,
I daily lose an hour or two.
It fully answers my design,
When I have pick'd up friends to dine.
The tavern makes our burden light;
Wine puts our Time and care to flight.
At six (hard case!) they call to pay.
Where can one go? I hate the play.

صبح تک وہ کھیل ہوتا ہی مدام
تاس میں جاڑے کی راتیں ہوں تمام
عورتیں کیا خوش نہیں ہیں تاس سے
ہر برس ہر شب ہر ایک ساعت ولے
حسرت اور تضیع ہی اُسمیں زیاد
وقت میں اُسّے پڑے اکثر فساد
عزم بولا سخت حالت ہی مری
بیوقوفی پر ہی سر پر کھیلتی
ہر طرح درباری ٹالیں وقت کو
نصف دن کھوتے غلامی میں ہیں جو
خوش ہیں کیا کھوتے نہیں جو وقت کو
ہی خوش آمد دھب غلامونکا سنو
گر نہ ہوتے یہہ سبھی کوسے گئے
باغ میں ایک گھنٹہ ہوتا تو ولے
ہوں کسی دربار میں میں ظاہرا
ایک یا دو گھنٹہ رہتا ہوں سدا
کام میرا اُسّے ہو جاتا ہی بس
ہو جو یارونکو کھلانے کی ہوس
بار بھتیاروں پہ اپنا ہی سدا
می کشی سے وقت ٹلتا ہی مرا
وقت چھہ گھنٹونکا کہتے ہیں بُرا
کسطرف جاوینگے چڑ ہی کھیلنا

From six till ten! Unless I sleep, چھہ سے دس تک جبکہ مجھکو نیند ہو

One cannot spend the hours so cheap. تب یہہ پاپی اُسطرح آرام کو

The comedy's no sooner done, ہو نہیں چکتا تماشا ہی ابھی

But some assembly is begun; چل جو آتے وہاں ہیں آدمی

Loit'ring from room to room I stray; میں پھروں ہرکوٹھری میں دیر تک

Converse, but nothing hear or say: میری سنکر کوئن بولے یک بیک

Quite tir'd from fair to fair I roam. تنگ کے پھر بازار میں پھرتا ہوں میں

So soon; I dread the thoughts of home. گھر کے غصے اُسگھری گرتا ہوں میں

From thence, to quicken slow-pac'd night: وانسے رنگتی رات کو ہم کاٹنے

Again my tavern friends invite: یاروںکو بھتیار خانے لے گئے

Here too our early mornings pass, وقت وانپر صبح کا پھر کٹ گیا

Till drowsy sleep retards the glass. مے کو مانع نیند کا غلبہ ہوا

Thus they their wretched life bemoan, اپنا اپنا دُکھہ لگے کہنے سبھی

And make each other's case their own. وقت اپنا سمجھے یکساں سبکوئی

Consider friends, no hour rolls on, کسکا جاتا وقت ہی ای دوستو

But something of your grief is gone. پر تمہارا حیف جاتا ہی سنو

Were you to schemes of bus'ness bred, ہوتے گر تم کاسبکردہ ای میاں

Did you the paths of learning tread, ہوتے پیرو علم کے یا درجہاں

Your hours, your days, would fly too fast; جلد جاتا تب تمہارا وقت دن

You'd then regret the minute pass'd. ایک پل کھوتے نہ تم افسوس بن

Time's fugitive and light as wind! وقت فانی بس ہی نازک باؤسا

'Tis indolence that clogs your mind! کُند ہوتا دل ہی سُستی سے سدا

That load from off your spirits shake;
You'll own and grieve for your mistake.

Awhile your thoughtless spleen suspend,
Then read, and (if you can) attend.

As Plutus, to divert his care,
Walk'd forth one morn to take air,

Cupid o'ertook his strutting pace:
Each star'd upon the stranger's face,
Till recollection set 'em right:
For each knew t'other but by sight.

After some complimental talk,
Time met'em, bow'd, and join'd their walk.

Their chat on various subjects ran,
But most, what each had done for man.

Plutus assumes a haughty air,
Just like our purse-proud fellows here.

Let kings, (says he,) let cobblers tell,
Whose gifts among mankind excel.

Consider courts: what draws their train?
Think you 'tis loyalty or gain?

That statesman hath the strongest hold,
Whose tool of politics is gold.

بوجھہ برگشتہ کرے وہ روح جب
ہوگے تائب تو خطا سے ای عجب

باز آؤ چند ساعت حمق سے
کچھہ پڑھو عامل ہوگر طاقت رہے

لچھمي اپنے غمکے کھونیکو سنو
پھرتي تھي کھاتي ہوا ایک صبح کو

گام دیو آہستہ رو دوڑے گئے
اجنبي دیکھہ اُنکو سب حیراں ہوے

راستي جبتک نہ آئي تھي نظر
سب نے سمجھا پر مکرّر دیکھہ کر

چند ساعت جب رہا کلمہ کلام
وقت نے آکر کیا جُھک کر سلام

ہرطرح کي بات وے کہنے لگے
آدمي کے حق میں کہتے جبکہ تھے

خشمگیں صورت بنا لیتے تھے تب
جو غني ہوویں ہمارے دوست سب

بولا کہنے دو چمار اوُرشہ کہیں
جنکي بخشش ہی بڑي اِنسانمیں

سمجھو اُنکو نفع کیا درباریو
ہی اِطاعت یا کہ اُسے نفع ہو

آدمي ہوتے ہیں درباري قوي
جنکا آلہ زر ہی شاہي کا اجي

By that, in former reigns, 'tis said,
The knave in power hath senates led.
By that alone he sway'd debates,
Enrich'd himself and beggar'd states.
Forego your boast. You must conclude,
That's most esteem'd that's most pursu'd.
Think too, in what a woeful plight
That wretch must live whose pocket's light.
Are not his hours by want depress'd?
Penurious care corrodes his breast.
Without respect, or love, or friends,
His solitary day descends.
You might, says Cupid, doubt my parts,
My knowledge too ino human hearts,
Should I the pow'r of gold dispute,
Which great examples might confute;
I know, when nothing else prevails,
Persuasive money seldom fa'ls;
That beauty, too, (like other wares,)
Its price, as well as conscience, bears.
Then marriage (as of late profess'd)
Is but a money job at best.

قول هي اگلے زمانے کا يهي
خود نما محفل ميں هيں بد آدمي
اُنسے بحثيں اور فقط شيخي کريں
جوں تونگر خود هيں اور فلاس ميں
کہتے هيں فيصل تکبّر کو کرو
کام ميں عزّت ميں بس مصروف هو
جا نوجو کيسے هي دُکهه ميں هو کوئي
مال سے هو گي فراغت اُسگهڑي
کيا نهيں حاجت سے وقت اُسکا گراں
غمسے کهووے جسم کو کنجوس هاں
دوستي اور عشق اور عزّت بغير
ملتي تنهائي کي هي بس اُسکو سير
شک هي بولا کام ديو اِس کام ميں
دهيان ميرا آدمي دلميں کريں
زور ميں زر کے نهيں هي قال وقيل
جو مثل ميں هي بڑي يهه ايک دليل
جانتا هوں اُسپه غالب کچهه نهيں
شوق دلواوے وه زر هي کم کهيں
حسن سا اور مثل بعضے چيز کے
قيمتي وه اور هي مستحسن ولے
جيسے شادي ديرتک هوتي رهے
هي فقط يهه سب روپے کے کهيلسے

Consent, compliance, may be sold: جو کہ ہو منظور ا خاطر سے بکے

But love's beyond the price of gold. قیمتي ہی دوستي زر سے ولے

Smugglers there are, who by retail, اُسّے لالچ ہو دھیز اوردان کا

Expose what they call love, to sale; ہووے ظاہر دوستي کا بیچنا

Such bargains are an arrant cheat: بد ہی لینا بس دھیز اُسطور کا

You purchase flatt'ry and deceit. اِسّے لیتے ہو تملّق اوُر دغا

Those who true love have ever try'd, دوستي حق جسنے پرکھي ہی مدام

(The common cares of life supply'd,) اُنکو صد افسوس ہووے لاکلام

No wants endure, no wishes make, عزم کچھہ یا وہ تحمّل رنج کا

But ev'ry real joy partake. کب کرے حاصل ہو بد نامي سدا

All comfort on themselves depends; سُکھہ اُنہیں ہوتے ہیں ہرایک نوع کے

They want nor power, nor wealth, nor friends. بل نہ زر نہ دوست ہیں وے چاہتے

Love then hath ev'ry bliss in store ; تب لگے ہی دوستي میں سُکھہ کا ڈھیر

'Tis friendship, and 'tis something more. اوُر بڑھے ہی دوستي بھي گھیر گھیر

E'ch other ev'ry wish they give, ہر طرح کا عزم وے باخود کریں

Not to know love, is not to live. دوستي پا طرح کیا آوے نہیں

Or love, or money, (Time reply 'd,) وقت بولا دوستي ہو یا کہ زر

Were men the question to decide, فرق اِنمیں آدمي سمجھے اگر

Would bear the prize; on both intent, فائدہ تب اُسکا ظاہر ہو اِنہیں

My boon's neglected genius spent. بھول مجھکو خرچ بیہودہ کریں

'Tis I who measure vital space, آدمي کا وقت ہوں میں تولتا

And deal out years to human race, سالکا سا اُسکا دوں حصّہ لگا

Though little priz'd, and seldom sought ; گو ہی کم قسمت مگر ملتا ہی شاذ

Without me love and gold are nought; غیر میرے مال کچھہ ہوگا شواذ

How does the miser time employ?
وقت هی کنجوس کیونکر کاٹتہ

Did I e'er see him life enjoy?
عیش میں کیا اُسکو ھوں میں دیکھتہ

By me forsook, the hoards he won,
مال اُسکا پس تلف مجھسے ھی ھو

Are scatter'd by his lavish son.
یعنے بیٹا اُسکا کھووے مال کو

By me all useful arts are gain'd:
علم حاصل مجھسے ھی ھوتا رھے

Wealth, learning, wisdom, is attain'd.
مال و دانش اؤر ھنر مجھسے ملے

Who then would think, (since such are now'rs,)
کؤن طاقت میری سمجھیگا بری

That e'er I knew an idle hour?
جوکروں ھوں میں تلف وقت اُسگھڑی

So subtile and so swift I fly,
میں ھوں فانی تیز رؤ ایسا کہ جو

Love's not more fugitive than I.
دوستی بھی جلد رؤ ایسی نہو

Who hath not heard coquettes complain
مہہ رخونکا غل سنا کسنے نہیں

Of days, months, years, mispent in vain.
جو تلف ھونے سے دنکے ھوں حزیں

For time misus'd they pine and waste,
وقت جانے سے وہ ھوتے ھیں غمیں

And love's sweet pleasures never taste.
مجھسے واقف اؤر کبھی وے ھیں نہیں

Those who direct their time aright,
نیک کاموں میں جو تالیں وقت کو

If love or wealth their hopes excite,
مہر از ھمّت نمایاں اُنسے ھو

In each pursuit fit hours employ'd,
وقت ٹھراتے ھیں وے سب کام کے

And both by Time have been enjoy'd.
بہرہ مند اُسے ھی پھر ھوتے ھیں وے

How heedless then are mortals grown!
کیسی غافل ذات سی یہہ آدمی

How little is their int'rest known!
نفع کم کیا جانتا ھی یہہ کبھی

In ev'ry view they ought to mind me;
چاھئے مجھکو کبھی بھولیں نہ ھاں

For when once lost they never find me.
کیونکہ جاوے وقت تو آوے کہاں

He spoke. The gods no more contest,
And his superior gift confess'd;
That Time (when truly understood)
Is the most precious earthly good.

جنگ یہہ سُن دیوتونمیں تھم گئي
جود سے تھے مانتے اُسکو سبھي
جب حقیقت وقت کي ظاھر ھوئي
اِس زمانے میں ھیں وہ ھی بے قیمتي

FABLE XIV.

The Owl, the Swan, the Cock, the Spider, the Ass, and the Farmer.

To a Mother.

Conversing with your sprightly boys,
Your eyes have spoke the mother's joys.
With what delight I've heard you quote
Thair sayings in imperfect note!
I grant, in body and in mind,
Nature appears profusely kind.
Trust not to that. Act you your part:
Imprint just morals on their heart;
Impartially their talents sean:
Just education forms the man.
Perhaps. (their genius) yet unknown.)
Each lot of life's already thrown;
Tint this shall plead, the next shall fight,
The last assert the church's right.

* ۱۴ قصّہ *

* اُلّو بگلے مرغ مکرے گدھے اوردھقانکا *

* کسي کي ما کے ذیل میں *

ھوشمند اپنے پسر کي بات سے
مثل ما کے راحت آنکھو نمیں ملے
میں خوشي ھو بات ایک تمسے سني
جو کبھي تشریح میں ثابت نہ تھي
فرض کرتا ھوں کہ دل اور جسم سے
مسرفونکي خود نمایاں ھو رھے
کام دیکھو اعتبار اُسکا ھی کیا
نقش رکھو دلمیں اپنے پند کا
اُنکا جوھر تم کرو بس اِمتحاں
علم ھي اِنسانکي زینت ھی ھاں
عقل اُنکي ابتلک مخفي ھی کیا
کیا تعیّن بخت کے اِنسانکا
بحث جو اِسمیں کرے تکرار سے
ضمن میں آخر کلیسا کے لڑے

I censure not the fond intent:	هی تنفّر ایسے مطلب سے مجھے
But how precarious is th' event!	ایسے بے بنیاد ناقص امر سے
By talents misapply'd and cross'd,	طرز بد اور عقل باعث جبکہ هو
Consider, all your sons are lost.	پست سمجھو اپنے لڑکونکو سنو
One day, (the tale's by Martial penn'd,)	ایک جنگی سے یہہ قصّہ هی لکھا
A father thus address'd his friend:--	دوست سے تھا باپ ایک کا کہہ رها
To train my boy, and call forth sense,	جو مِرے لڑکے کو تم تعلیم دو
You know I've stuck at no expense!	مفت سونپا اُسکو هی یہہ جان لو
I've tried him in the sev'ral arts,	هر هنر میں آزمایا اُسکو میں
(The lad no doubt hath latent parts,)	جوهر اُسمیں بالیقیں پوشیدہ هیں
Yet trying all, he nothing knows;	چرچے سے تاهم نہیں جانا گیا
But crab-like, rather backward goes.	مثل سرطاں پیچھے جاتا هی چلا
Teach me yet what remains undone;	اِسلئے باقی بھی سِکھلاؤ اُسے
'Tis your advice shall fix my son.	مِثل لڑکے کی تمھارے هو ولے
Sir, says the friend, I've weigh'd the matter;	دوست بولا جانتا هوں میں اُسے
Excuse me, for I scorn to flatter:	هی تملّق بد اجی بخشو مجھے
Make him, (nor think his genius check'd.)	پھر وہ بولا جو اِسے تعلیم دو
A herald or an architect.	کیونکہ قاصد یا بنے مزدور تو
Perhaps (as commonly 'tis known)	ایسے هی شاید هوا هی مشتہر
He heard th' advice, and took his own.	وہ سُنے مطلب نصیحت کا مگر
The boy wants wit; he's sent to school,	مدرسے میں وہ پسر دانا هوا
Where learning but improves the fool.	جس جگہہ پڑھتے تھے خفقانی سدا

The college next must give him parts,
And cram him with the lib'ral arts.
Whether he blunders at the bar,
Or owes his infamy to war;
Or if by licence or degree
The sexton shares the doctor's fee:
Or from the pulpit by the hour
He weekly floods of nonsense pour,
We find, (the intent of nature foil'd)
A tailor or a butcher spoil'd.
Thus ministers have royal boons
Conferr'd on blockheads and buffoons:
In spite of nature, merit, wit,
Their friends for ev'ry post were fit.
But now let ev'ry muse confess
That merit finds its due success.
Th' examples of our days regard;
Where's virtue seen without reward;
Distinguish'd and in place you find,
Desert and worth of ev'ry kind;
Survey the rev'rend bench, and see,
Religion, learning, piety:
The patron, ere he recommends,
Sees his own image in his friend's.

مدرسے میں ایک بڑے آخر گیا
علم سارا اُس پسر کو واں مِلا
محکمے میں کرتا تھا شاید خطا
جنگ میں بدنام شاید وہ ہوا
حکم نامہ یا کہ درجے کے سبب
لے معالج سے وہ مُلّا بخش سب
وقت کی خوبی سے منبر پر و یا
احمق کا ہفتے کے طوفاں بھرتا تھا
جانتے ہیں فسق مطلب ہو گیا
کوی قصائی اور کوئی درزی بنا
یونہیں بخشش چاہیں ہیں شاید وزیر
احمق اور نقّال پڑھتے ہیں شریر
عقل سے برعکس وجوہر طبع سے
دوست اُنکے ہووین لائق کام کے
فکر میں ہوں اور مقر ہوں سبکوئی
اپنے پھل جوہر کے پاینگے سبھی
ہی مثل دنکی ہماری سب بھلی
کیں جگہہ جوہر نکمّا ہی اجی
نیک طینت ہو نہ بیعزّت کبھی
چھوڑ دو اب سب بڑائی قدر کی
غور کر کر دیکھو تم حاکم کا تخت
علم ایماں اور ہی تقوی جو سخت
وہ سفارش کے بھی پہلے مہرباں
اپنی صورت دوستونکو دیکھے ہاں

Is honesty disgrac'd and poor?	نیک طینت ہو نہ بیعزّت کہیں
What is't to us what was before?	آگے کیا تھا یہہ سمجھنا کچھہ نہیں
We all of times corrupt have heard,	کیا سُنا احوال وقتِ بد نہیں
When paltry minions were preferr'd;	جب پسند یدہ ہوں ادنیٰ نازنیں
When all great offices, by dozens,	تب بڑے کاموں میں پھر جاتے ہیں وے
Were fill'd by brothers, sons, and cousins.	جو کہ ہیں فرزند بھائي بھانجے
What matter ignorance and pride?	ہی تکبّر حمق بھي کچھہ چیز کیا
The man was happily ally'd,	آدمي سُکھہ سے رہے ملتا سدا
Provided that his clerk was good,	کام والے اُسکے گر ہوویں بھلے
What though he nothing understood?	تو سمجھہ سکتا نہیں کیا وہ ولے
In church and state, the sorry race	سلطنت میں اور کلیسا میں وہ بد
Grew more conspicuous fools in place.	صاف مفتوں بس دیکھا ئي دیں بکل
Such heads, as then a treaty made,	خود غرض وہ صُلح نامہ جب لکھیں
Had bungled in the cobbler's trade.	کام میں موچي کے تو عاجز رہیں
Consider, patrons, that such elves	اي ممدّوحو ایک اُن ناپاک میں
Expose your folly with themselves.	عیب ساتھہ اپنے تمھارا بھي کہیں
'Tis yours' as 'tis the parent's care,	باپ ماکي سي حفاظت کام میں
To fix each genius in its sphere.	ہی تمھاري یہہ یقیں عاقل کریں
Your partial hand can wealth dispense,	پاس کے ہاتھو نیسے تم بخشش کرو
But never give a blockhead sense.	عقل کیونکر پر ملے نادان کو
An Owl of magisterial air,	ایک اُلّو بھاری بھرکم تھا کہیں
Of solemn voice, of brow austere,	بولکر آہستہ ہوکر چیں جبیں

Assum'd the pride of human race,
And bore his wisdom in his face;
Not to depreciate learned eyes,
I've seen a pedant look as wise.

Within a barn, from noise retir'd,
He scorn'd the world, himself admir'd,
And, like an ancient sage, conceal'd
The follies public life reveal'd.

Philosophers of old, he read,
Their country's youth to science bred,
Their manners form'd for ev'ry station,
And destin'd each his occupation.

When Xenophon, by numbers brav'd,
Retreated, and a people sav'd,
That laurel was not all his own!
The plant by Socrates was sown;
To Aristotle's greater name
The Macedonian ow'd his fame.

Th' Athenian bird with pride replete,
Their talents equall'd in conceit;
And copying the Socratic rule,

Set up for master of a School.

نقل کرتا کبر کي انسان کے
نور دانش کا تھا چہرے میں ولے
عقل کي آنکھوں سے کم کر بیقدر
جیسے دیکھا خام ایک عالم مگر
ایک خرمن میں سے آتي تھي صدا
سبکو بد اپني صفت تھا کہہ رہا
مثل ایک عالم پرانے کي چھپا
حمق خصلت نیک کو ظاہر کیا
علم اگلے عالموں کا ہي پڑھا
ہوتے ہیں وانکے پسر فاضل بلا
اُنکي خصلت اب مروج ہو سکے
کام اپنے سب مقرر کر دیئے
تھا شجاعت میں جو زن فن مشتہر
اور بچائي قوم ایک جا بیخطر
تھا نشانِ فتح اُسکا صرف کیا
وہ قلم سقراط کا تھا بس لگا
نامِ عالي سے ارسطو کے عیاں
ساکنِ مس دونیا تھے مدح خواں

وہ اتھن کا جانور مغرور ہو
کبر کو کہتا بڑا تھا یہہ سنو
خصلتِ سقراط پھر وہ نقل کر
آپ کو سمجھا مدرس بے ضرر

* انام کسي سپہ سالار کا یعنے اُلو *

Dogmatic jargon learnt by heart,
فی الحقیقت باتیں ازبر یاد کیں

Trite sentences, hard terms of heart,
اور باتیں سخت جو جی کو بالیقیں

To vulgar ears seem'd so profound,
کانوں میں نیچ کے وہ لگے یوں

They fancy'd learning in the sound.
علم کو ایک بات سا سمجھا وہ تھا

The school had fame: the crowded place
مدرسے میں اُسکی خوشنامی ہوئی

With pupils swarm'd of ev'ry race.
طالبونکی بھیڑ واں پر لگ گئی

With these the Swan's maternal care
ایک بگلا مثل ما حافظ دوا

Had sent her scarce-fledg'd cygnet heir;
بھیجا بچا واں نہ جب تک وہ آ رہا

The Hen (though fond and loth to part,)
مرغی تاہم نیک ہی جو دور دور

Here lodg'd the darling of her heart,
رکھتے تھی بچے وہاں پیارے ضرور

The Spider, of mechanic kind,
تھا جو مکڑا ایک ہنر والا وہاں

Aspir'd to science more refin'd:
علم کا اُسنے بڑے پیچھا کیا

The Ass learn'd metaphors and tropes,
خر کہاوت یاد کر بد لے تھا بات

But most on music fix'd his hopes
شغل موسیقی کا بھی تھا اُسکے ساتھہ

The pupils now advanc'd in age,
پڑھنے والے جبکہ بالغ ہو گئے

Were call'd to tread life's busy stage;
جمع واں خصلت دکھانے کو ہوئے

And to the master 'twas submitted,
اور معلّم نے پسند اُنکو کیا

That each might to his part be fitted.
کامل اُنکو علم میں اکثر کہا

The Swan, (says he,) in arms shall shine:
بگلا ہی ہتھیار میں کامل کہا

The soldier's glorious toil be thine.
فوج میں یہہ لایق تحسیں ہوا

The Cock shall mighty wealth attain:
مالور ہوگا کہا بس مرغ کو

Go, seek it on the stormy main.
اِسلئے جاؤ سمندر میں سنو

The court shall be the Spider's sphere:
Pow'r, fortune, shall reward him there.
In music's art the Ass's fame
Shall emulate Corelli's name.
Each took the part that he advis'd,
And all were equally despis'd.

A Farmer, at his folly mov'd,
The dull preceptor thus reprov'd.
Blockhead, (says he,) by what you've done,
One would have thought 'em each your son:
For parents, to their offspring blind,
Consult nor parts nor turn of mind;
But ev'n in infancy decree
What this, what t'other son should be.
Had you with judgment weigh'd the case,
Their genius thus had fix'd their place:
The Swan had learn'd the sailer's art;
The Cock had play'd the soldier's part;
The Spider in the weaver's trade
With credit had a fortune made;
But for the fool, in ev'ry class
The blockhead had appear'd an Ass.

هوگا دربار وہیں مکڑا سر بلند
بخت اُسکا اوُر هوگا پر بلند
هوگا گانے میں گدها یہہ نامزد
جو کریگا کورلِس کا نام رد
هر کوئي اِس مصلحت پر کام لے
هر جگہہ پر هوگئے نفرت زدے

حمق پر هو اپنے ایک دهقاں خفا
اوستاد احمق کو بدهکہنے لگا
تب وہ بولا تو نے کیا احمق کہا
جانتے هیں هو پسر تجسا ترا
کیا کریں ماباپ موركهہ طفل کو
سمجهوکام اُنکا نہ دل بد حظ کرو
وقت هی تحصیل کا سِنِ صغیر

هی یہہ لازم طفل کو اوُر ناگزیر
دیکهو گر اِنصاف اوُر تجویز سے
جانو تو طفلي هی لائق علم کے
آخرش مَلّاح بگلا بن گیا
مرغ نے لڑنے کا پهر دعوا کیا
مکڑا آخر کو جولاها بن گیا
اوُر دیانت نے غني اُسکو کیا
هر جگہہ دیوانہ مجنوں جانکر
پرگدهے کو سمجهے احمق بیشتر

FABLE XV. * ۱۵ | قصّه *

The Cook-maid, Turnspit and the Ox. * باورچن کباب کي سيخ اؤر رسانڈ کا *

To a poor Man. * کسي مفلس کے ذيل ميں *

Consider man in ev'ry sphere,
سبکے درجے پہلے جان اي آدمي

Then tell me, is your lot severe?
بعد کہيو مجھسے بدبختي مري

'Tis murmur, discontent, distrust,
صرف هي يہہ جنگ بے آسودگي

That makes you wretched. God is just.
دي خدا نے تمکو حق يہہ مفلسي

I grant, that hunger must be fed,
بھوکھہ کي آسودکي پر هوں مُقر

That toil too earns thy daily bread.
پاؤ روزي هو جو محنت پر مصر

What then? Thy wants are seen and known.
جانتا هی وہ تمهاري کيا کمي

But ev'ry mortal feels his own.
جانتے هيں اُسّے ليکن آدمي

We're born a restless needy crew:
ساتھہ دُکھہ اؤر غم کے هم پيدا هوئے

Shew me the happier man than you.
زيادہ فرحت خود سے ديکھلاؤ مجھے

Adam, though blest above his kind,
حضرت آدم خود تو يوں خشنود تھے

For want of social woman pin'd;
فرقت حوّا سے غمگيں تھے رہے

Eve's wants the subtle serpent saw,
ديکھي حوّا کي کمي ايک سانپ نے

Her fickle taste transgress'd the law:
وہ چاہيں پھر برخلاف آئين کے

Thus fell our sires; and their disgrace
اُسّے جد عاصي هوے اؤر اِسلئے

The curse entail'd on human race.
يں دُعا هی واسطے اِنسانکے

When Philip's son, by glory led,
اؤر سکندر پادشا هو نامور

Had o'er the globe his empire spread;
کي حکومت اُسنے برّ و بحر پر

When altars to his name were dress'd,
نام سے مسجد بزرگ اُنکے ہوئي

That he was man, his fears confess'd.
موتے سے وے جانے جاتے آدمي

The hopes of avarice are check'd:
مُندفع ہوگي طمع یہہ جان لو

The proud man always wants respect.
ہی پسند عزت ہمیشہ کبر کو

What various wants on pow'r attend!
ہیں حکومت میں بہت سي خواہشیں

Ambition never gains its end.
غایت اُسکي کم نظر آئي ہمیں

Who hath not heard the rich complain
اغنیا کا غُل نہیں کسنے سُنا

Of surfeits and corporeal pain?
ہی بہت کھانے سے نقصاں جسم کا

He, barr'd from ev'ry use of wealth,
مال سے اُسے ہو نفرت اِسقدري

Envies the ploughman's strength and health.
ہو جسد دھقاں کي محنت پر جبھي

Another in a beauteous wife
اور عورت سے جو ہووے مہ لقا

Finds all the miseries of life;
ہر طرح کا دُکھہ ہی جسم اور جاتکا

Domestic jars, and jealous fear
فکر دنیا خوف دیوے اور حسد

Imbitter all his days with care.
بے طرح مغموم رکھے ہی بکل

This wants an heir, the line is lost:
گر نہ ہو وارث تو پھر جاتا ہی نام

Why was that vain entail ingross'd?
فخر میں اُسے رہو تو کیوں مدام

Canst thou discern another's mind?
دوسریکا دل سمجھہ سکتے ہو کیا

Why is't you Envy? Envy's blind.
کیوں حسد کرتے ہو اندھا ہی سدا

Tell Envy, when she would annoy,
منتشر کرتا حسد ہی کیوں کہو

That thousands want what you enjoy.
کم ہزاروں صرف میں تمسے ہیں تو

The dinner must be dish'd at one.
کھانا جب تیار ہو بعد از زوال

Where's this vexatious Turnspit gone?
تب کباب اور سیخ کا ہووے خیال

Unless the skulking cur is caught,
جبتلک باندھیں نہ سگ جاویں کہیں

The surloin's spoil'd, and I'm in faul.
خود ہوں مُجرم گوشت بگڑے بس وہیں

Thus said; (for sure you'll think it fit	یہہ کہا کا فی ہی سمجھو ہی زبوں
That I the cook-maid's oath omit,)	میں قسم باورچیوں کي کب سنوں
With all the fury of a cook,	خشمگیں ہوا ایک باورچي کے طور
Her cooler kitchen Nan forsook.	نن نے چھوڑا مطبخ اپنا دیکھو اور
The broomstick o'er her head she waves;	لیتے سر پر اسنے بس جھاڑو ہلا
She sweats, she stamps, she puffs, she raves.	ہو پسینے کا نبي دیواني سي کیا
The sneaking cur before her flies:	قیچ وہ سگ سامنے جانے لگا
She whistles, calls; fair speech she tries.	وہ لگي سمجھانے سیتي دے بلا
These nought avail. Her choler burns;	فائدہ دیکھا نہ جب غصّہ ہوئي
The fist and cudgel threat by turns.	ہاتھہ لاٹھي سے دکھانے لگي
With hasty stride she presses near;	جلد جانے سے ہوئي اسکے قریب
He slinks aloof, and howls with fear.	ڈرسے چلّانے لگا وہ یوں غریب
Was ever cur so curs'd! (he cry'd,)	کون کتّا مجھسا ہی کوسا گیا۔
What star did at my birth preside?	نحس کیا کوکب میں پیدا ہوا
Am I for life by compact bound	واسطے پابند ہوں کیا جانکے
To tread the wheel's eternal round?	بخت کي گردش اٹھانے کے لئے
Inglorious task! Of all our race	کام یہہ بد ہم سبھونکي ذات کا
No slave is half so mean and base.	کون ذات ایسي ہی بد قسمت بھلا
Had fate a kinder lot assigu'd,	بخت کرتا گر مدد کاري مري
And form'd me of the lap-dog kind,	مثل چھوٹے سگ کي ہوتا میں کبھي
I then, in higher life employ'd,	پالتا تب جوں تونگر وقت کو
Had indolence and ease enjoy'd,	سست ہوتا یا کہ میں چالاک خو

And, like a gentleman, caress'd,	اؤر بھلونکي طرح رهتا با تميز
Had been the lady's fav'rite guest.	مفتخر عؤرت کو هوتا ميں عزيز
Or were I sprung from spaniel line,	هوتي يا مجھميں شکاري کي صفت
Was his sagacious nostril mine,	سونگھنے کي اُسکے هوتي خاصيت
By me, their never-erring guide,	ميرے باعث بيشک اُنکے ناظريں
From wood and plain their feasts supplp'd,	کھانا رکھتے دشت ميں اُنکا کہيں
Knights, 'squires, attendent on my pace,	صاحبانِ عمدہ جاتے ميرے ساتھه
Had shar'd the pleasures of the chase.	صيد کي فرحت اُٹھاتے ميرے ساتھه
Endu'd with native strength and fire,	زورِ ذاتي اؤر شجاعت ميں سبھي
Why call'd I not the lion sire?	شير سا مشہور کرتے مجھکو بھي
A lion! such mean views I scorn,	بلکه رکھتا هوں حقارت شير پر
Why was I not of woman born?	هوتا ميں کسي عؤرت کے گھر
Who dares with reason's pow'r contend?	کر سکے تکرار دانش سے کوئي
On man we brutal slaves depend:	آدمي سے پر هيں کمتر هم سبھي
To him all creatures tribute pay,	جانور پر هی شرف اِنسانکو
And luxury employs his day.	سُکھه ميں دن اُنکا هي کٹتا هی سنو
An Ox by chance o'erheard his moan,	اُسکا يہه افسوس سُن ايک سانڈ نے
And thus rebuk'd the lazy drone.	طعن کي سُست اؤر جاهل جانکے
Dare you at partial fate repine?	بولا هی غمگيں تو ايسے بخت سے
How kind's your lot compar'd with mine!	مجھسا هووے وہ تو عزّت کيا رهے
Decreed to toil, the barb'rous knife	تيز کزلک بس هی محنت کے لئے
Hath sever'd me from social life;	کرتے هيں جلسے سے تنہا بس مجھے

BOOK ROOM OFFICE

Urg'd by the stimulating goad,
تاب ھی کیا ھانکنے کے اُس کی

I drag the cumbrous waggon's load:
کھینچتا ھوں بھاري گاڑي بارکي

'Tis mine to tame the stubborn plain,
سخت دھرتي کو برابر میں کروں

Break the stiff soil, and house the grain:
کھیت کوکر نرم لاتا فصل ھوں

Yet I without a murmur bear
ھی تحمّل مجھکو بے تکرار بس

The various labours of the year.
سالکي محنت سے گویا ھر نفس

But then consider, that one day,
جان لو لیکن کہ ایک دن بھي کبھي

(Perhaps the hour's not far away,)
صورتِ آرام دیکھوں ھوں اجي

You, by the duties of your post,
تم مدام اپنے مقرّر کام میں

Shall turn the spit when I'm the roast;
بس ھلاؤ سیخ گردش ھی ھمیں

And for reward shall share the feast,
نیکي کے بدلے ملے کھانا مجھے

I mean, shall pick my bones at least.
جانتا ھوں ھڈّیاں چُن لیگے وے

'Till now, the astonish'd Cur replies,
پھر تعجّب ھو کے بولا سگ یہي

I look'd on all with envious eyes.
جو حسد سے دیکھتا ھوں میں سبھي

How false we judge by what appears!
جھوٹھہ کیونکر جانتے ھیں دیکھکر

All creatures feel their sev'ral cares.
اپنے غم میں مبتلا ھیں جانور

If thus you mighty beast complains,
تمسے زورآور جو فریادي امیر

Perhaps man knows superior pains.
ھوں توھی انسان بیچارہ حقیر

Let envy then no more torment:
اِسلئے حاسد نہونا چاھئے

Think on the Ox, and learn content.
سانت سمجھوخود کو قانع ھو لے

Thus said; close following at her heel,
کہہ چُکا وہ تب یہہ قدموں پرگرا

With cheerful heart he mounts the wheel.
مستعد گاڑي میں جُتنے پر ھوا

FABLE XVI.

The Ravens, the Sexton, and the Earth-worm.

To Laura.

Laura, methinks you're over nice :
True. Flatt'ry is a shocking vice ;
Yet sure, whene'er the praise is just,
One may commend without disgust.
Am I a privilege deny'd,
Indulg'd by ev'ry tongue beside?
How singular are all your ways!
A woman, and averse to praise!
If 'tis offence such truths to tell,
Why do your merits thus excel ?
Since then I dare not speak my mind,
A truth conspicuous to mankind;
Though in full lustre ev'ry grace
Distinguish your celestial face;
Though beauties of inferior ray,
(Like stars before the orb of day,)
Turn pale and fade: I check my lays,
Admiring what I dare not praise.
If you the tribute due disdain,
The Muse's mortifying strain

* ۱۶ قصّه *

* پہاڑي کوّے اؤر کليسا کے مہتمم اؤر کينچوےکا *

* لارا کے ذيل ميں *

جانتا هوں تمکو لارا هو حسيں
چاپلوسي هی بہت بد هر کہيں
جب تملّق هووے لازم هی يقيں
تب کريں نفرت کہيں اچّها نہيں
کوئي نامنظور حق ميں نے کيا
هر زباں پر مسخر ميں هوں رها
کياهي نادر هيں تمهارے طؤر بهي
يہہ صفت پاوے کہاں عؤرت کوئي
راست کہنا هی گنہگاري اگر
هوتے هيں کيوں گن تمهارے بيشتر
بات دلکي تب نہيں جاتي کهي
صدق گوئي مرتبہ اعلی هی جي
حسن تم ميں گرچہ هی سب لاجواب
هی مگر نيکي ميں چہرہ انتخاب
نازنيں گرچہ کمتر هيں حسيں
وہ هيں تارے تم هو خورای نازنيں
سوکهے اؤر پژمردہ دانے ميں نے لب
ايسے وصفونسے نہ حيؤرت ميں هوں کب
مدح حق سے گرهی نفرت تمکو بهي
تؤ دکهانے والي بيتيں ميوز کي

* انام عؤرت کا *

Shall like a woman, in mere spite,
مثل عوٗرت کي حسد سے بر مَلا

Set beauty in a moral light.
پند کي خوبي نکاليں هيں سدا

Though such revenge might shock the ear
باتيں يهه بُرليگي ناخوش کان ميں

Of many a celebrated fair;
ذيل ميں اکثر حسينونکے لکھيں

I mean that superficial race
هيں وه اعلیٰ ذات جنکا سِرّ دل

Whose thoughts ne'er reach beyond their face;
منهه سے باهر هو توهوويں منفعل

What's that to you? I but displease
اِسّے مجهکوکيا مگر ناخوش هوں ميں

Such ever-girlish ears as these.
مثل لرکي کي وه رکهتيں کان هيں

Virtue can brook the thought of age,
آتے زياده عمر ميں جوٗهر هيں کام

That lasts the same through ev'ry stage.
اوٗر وه هرحالت ميں رهتے هيں مدام

Though you by time must saffer more
گو اُٹهاؤگي مصيبت اوٗر بهي

Than ever woman lost before;
اِس به نسبت کوٗن زن کهوئي گئي

To age is such indiff'rence shown,
يهه خصوصيّت هی کهنه عمر کي

As if your face were not your own.
جيسا شايد منهه نه تها آگے کبهي

Were you by Antoninus taught?
تم کهاں انٹونينس سے هو پڑهي

Or is it native strength of thought,
يا که طاقت هی يهه ذاتي عقل کي

That thus, without concern or fright,
اِسطرح کي فکر يا ڈر کے سوا

You view yourself by reason's light!
روٗشني سے عقل کي ديکهو ذرا

Those eyes of so divine a ray,
هی اُن آنکهونميں خدائي روٗشني

What are they? Mould'ring, mortal clay.
کيا وه قالب يا هيں فاني گِل اجي

Those features, cast in heavenly mould,
حق کے سانچے سے وه هيں نکلي هوئي

Shall, like my coarser earth, grow old;
کيا وه کهنه مجهسے هوويںگي کبهي

* اکسي پادشاه کا نام *

Like common grass, the fairest flow'r,
اور ادنی گھاس سي وہ خوب گل

Must feel the hoary season's power.
زور موسم سمجھیگا پیري میں کل

How weak, how vain is human pride!
کیا گھمنڈ انسانکا ناحق هی سست

Dares man upon himself confide?
کیامي تکیہ خود پہ وہ کرتا هی چست

The wretch who glories in his gain,
نفع پر تھوڑے کریں دل تنگ ظرف

Amasses heaps on heaps in vain.
اور ناحق فخر کے بڑھتے هیں حرف

Why lose we life in anxious cares,
غم میں کھوتے زندگي هیں هر نفس

To lay in hoards for future years?
هوے هی انبار وہ توهر برس

Can those, (when tortur'd by disease,)
خستہ بیماري سے خود وے نامراد

Cheer our sick heart, or purchase ease?
کرسکیں کیا دل همارا شاد شاد

Can those prolong one gasp of breath,
کیا همارى زندگي دیں وے بڑھا

Or calm the troubled hour of death?
یا کہ مانع مرگ کے دکھہ کوهوں کیا

What's beauty? Call ye that your own,
حسن کیا هی یاد تم اُسکي کرو

A flow'r that fades as soon as blown?
دوست هی جوگل کھلے پژمردہ هو

What's man in all his boast of sway?
آدمي کیا باحکومت اور زور

Perhaps the tyrant of a day.
ظلم کا یک دن میں ڈالے بس وہ شور

Alike the laws of life take place
جاري هی آئین هر دم زیست کا

Through ev'ry branch of human race;
واسطے انسانکے هر دم سدا

The monarch of long regal line
جوکہ شاهنشاہ هیں پیشین کے

Was rais'd from dust as frail as mine.
هیں هماري طرح پیدا خاک سے

Can he pour health into his veins,
کرسکیں هیں خود وہ اپنا کیا بھلا

Or cool the fever's restless pains?
کھوویں تپ لرزیکي سوزش یا بھلا

Can he, (worn down in Nature's course,)	زیست کا جامہ اُتارے جب کوئي
New-brace his feeble nerves with force?	پھر نیا اِس جا نہ پہنیگا کبھي
Can he (how vain is mortal pow'r!)	زور کیا اِنسانکا ھی یہہ غرور
Stretch life beyond the destin'd hour?	جو بڑھاوے زیست کو کر مرگ دُور
Consider, man; weigh well thy frame;	غوْر کر معلوم کر ای آدمي
The king, the beggar, is the same.	ھی گدا اوْر شاہ بس یکساں سبھي
Dust form'd us all. Each breathes his day,	خاک سے پیدا ھیں سب پاکر حیات
Then sinks into his native clay.	اوْر ملینگے خاک میں حق ھی یہہ بات
Beneath a venerable yew,	ایک بڑے سے پیڑ کے اُپر کبھي
That in the lonely church-yard grew,	پاس چھوٹے گھر کے خلقت جسکي تھي
Two Ravens sat. In solemn croak	بولتے تھے دو پہاڑي اُسپہ زاغ
Thus one his hungry friend bespoke.	دوست سے بھوکھے وہ یوں ھوا باغ باغ
Methinks I scent some rich repast;	بولے آئي یکبیک کھانیکي بو
The savour strengthens with the blast:	اوْر وہ بوتھي باؤ سے بڑھتي سنو
Snuff then, the promis'd feast inhale;	اِسلئے کچھہ کھاؤ اوْر بولو ذرا
I taste the carcase in the gale.	کھاتا ھوں مُردار طوفاں میں سدا
Near yonder trees, the farmer's steed,	اسپ دھقانکا قریب اِس پیڑ کے
From toil and daily drudg'ry freed,	روز محنت سے بچاتا ھی مجھے
Hath groan'd his last. A dainty treat;	آخرش افسوس کھانے کا کیا
To birds of taste delicious meat.	یہہ کہ پاتے ھیں پرند اچّي غذا
A Sexton, busy at his trade,	کام میں مسجد کا مُلّا تھا کوئي
To hear their chat suspends his spade.	پھاوڑا رکھکر لگا سُنّے سبھي

Death struck him with no farther thought,
Than merely as the fees he brought.

Was ever two such blund'ring fowls,
In brains and manners less than owls!

Blockheads, says he, learn more respect,
Know ye on whom you thus reflect?
In this same grave, (who does me right.
Must own the work is strong and tight.)

The 'Squire that yon fair hall possess'd.
To-night shall lay his bones at rest.

Whence could the gross mistake proceed?
The 'Squire was somewhat fat indeed.

What then? The meanest bird of prey
Such want of sense could ne'er betray:
For sure some difference must be found,
(Suppose the smelling organ sound,)
In carcases, (say what we can,)
Or where's the dignity of man?

With due respect to human race,
The ravens undertook the case.

In such similitude of scent,
Man ne'er could think reflexions meant

آکے عزرائیل پھر مانع ہوا
محنتانہ اُسنے پر لانے دیا

گاہ ایسے وہمي وہ دو جانور
بوم سے ہیں زیادہ جو نا پاک تر

بولے وہ عزّت کے احمق سیکھیں کام
جانوا ایسا جسکو کیا سمجھو مدام

قبر میں سمجھا حقیقت جوڑھري
سخت سمجھیگا یہہ درجہ بس وھي

ھی جو تمسا وہ حویلي ھیں غني
اُستخواں اُسکے گڑینگے آج ھي

پھر کہانسے وھم پیدا ھوکا سخت
اُوتھا وہ فربہ تھي دولت جسکے بخت

اِسمیں کیا چھوٹے شکاري جانور
بیوقوفي ایسي کب کھولیں مگر

کیونکہ کچھہ البتہ جانیں فرق کر
سونگھنے کي خاصیت گو فرض ھو

کیا کریں کہئے توھم مُردار کو
کُون جانے ھی بڑا سردار کو

آدمي کي حق ھی عزّت اُسکے ساتھہ
کوھي کوّے نے یہہ کي منظور بات

بوکي اِس نسبت سے جو وہ دي گئي
آدمي سمجھے گا کیا سِرِّ دلي

As epicures extol a terat,
جیسے پیتو مدح گھانے کی کرے

And seem their sav'ry words to eat,
جانیکو نیک بات اِنکی ولے

They prais'd dead horse, luxurious food,
مُردہ گھوڑیکو بھلا سمجھیں ہیں وے

The ven'son of the prescient brood.
اوُر اُس آہو کو جو اوّل جنے

The Sexton's indignation mov'd,
اِسّے اُس مُلّا کا غصّہ کم ہوا

The mean comparison reprov'd;
کیونکہ بد اِس کام ادنی کو کہا

Their undiscerning palate blam'd,
وہ لگا کہنے کہ بد ہی وہ زباں

Which two-legg'd carrion thus defam'd.
آدمی کی جو کہیں بد ناگہاں

Reproachful speech from either side
گالیاں دونو طرف سے اُسگھڑی

The want of argument supplied:
کم ہوئیں تکرار بھی پوری ہوئی

They rail, revile: as often ends
گالیاں پھر ہوویں کم اوُر پھر بڑھیں

The contest of disputing friends.
دوست جھگڑالو کے اکثر ذیل میں

Hold, says the Fowl; since human pride
بولا کوّا جبکہ کِبر اِنسان کا

With confutation ne'er complied.
ہوتا ہی تکرار سے راضی بھلا

Let's state the case, and then refer
اِسلئے حال اُنکا دقّت سے لگا

The knotty point: for taste may err.
کہنے دو تا ہو نہ لذّت میں خطا

As thus he spoke, from out the mould
یہہ سخن جسوقت اُسنے بس کہا

An Earth-worm, huge of size, unroll'd
کینچوا ایک پھر تو لنبا ہو رہا

His monstrous length. They strait agree
وہ درونی شکل جھٹ راضی ہوا

To chuse him as their referee.
منصفی پر جوں پسند اُسنے کیا

So to th' experience of his jaws,
ہی زباں اُنسب کی لذّت آشنا

Each states the merits of the cause.
اِس لیاقت پر سبھوں نے یہہ کہا

He pau'sd, and with a solemn tone — ٹھہرا وہ آواز بھاري اُسنے کي

Thus made his sage opinion known. — بولا عاقل کي عدالت ھی مري

On carcases of ev'ry kind — ھر طرح کا جیفہ ھو مُردار یا

This maw hath elegantly din'd ; — اِس زباں نے اُسکا چکّھا ھی مزا

Provok'd by luxury or need, — چرھی حاجتمند ھوں پیٹوھوں یا

On beast, or fowl, or man, I feed : — جانور اِنسان کھاتا ھوں سدا

Such small distinction's in the savour, — ایسي لذّت جسمیں ھی کچھہ فرق کم

By turns I choose the fancy'd flavour. — میں کبھي لالچ میں بھي ماروں ھوں دم

Yet I must own, (that human beast,) — جانتا ھوں آدمي کے گوشت کو

A glutton is the rankest feast. — بھاري دعوت کے لئے کافی ھی جو

Man, cease this boast : for human pride — ھی غرور اِنسان کو کیا اِسلئے

Hath various tracts to range beside. — وہ زمیں بھرتا ھی گوذی روح سے

The prince who kept the world in awe, — شاھزادہ جو ڈراتا ھی جہاں

The judge whose dictate fix'd the law, — اؤرجو حاکم حکم کرتا ھی رواں

The rich, the poor, the great, the small, — ادنی اعلی جوکہ ھی چھوٹا بڑا

Are levell'd. Death confounds 'em all. — ڈر تے عِزرائیل سے ھیں سب سدا

Then think not that we reptiles share — تؤشریک اِنسان سمجھو کیا رھیں

Such cates, such elegance of fare : — مثل گربہ جنس ھر بازار میں

The only true and real good — نیک کھانا حق فقط ھی کیا بھلا

Of man was never vermin's food. — آدمي کا جھوٹے چھوٹے کیڑونکا

'Tis seated in th' immortal mind ; — سبکا حق نے رزق بخشا ھی جدا

Virtue distinguishes mankind, — بڑھی گُن سے آدمي سب سے بڑا

And that, (as yet re'er harbour'd here,) — اؤر نہیں ابتک یہاں لنگر گزیں

Mounts with the soul we know not where. — جان سے راکب ھوپر جاتے نہیں

So good man Sexton, since the case
Apperrs with such a dubious face,
To neither I the cause determine,
For diff'rent tastes please different vermin.

اِسلئے ھیں جو اِمامِ پارسا
جانتے ھیں شک کو وہ کرکر جدا
فرق اِن دونومیں کیونکر ھو بھلا
ھر طرح کي چیز جب ھو خوشنما

FABLE XVII.

* ۱۷ قصّہ *

Aye and No.

* اثبات اؤر نفي کا *

In fable all things hold discourse?
Then words, no doubt, must talk of course.
Once on a time, near Cannon Row,
Two hostile adverbs, Aye and No,
Were hast'ning to the field to fight,
And front to front stood opposite.
Before each gen'ral join'd the van,
Aye, the more courteous knight, began---
Stop, peevish particle, beware!
I'm told you are not such a bear,
But sometimes yield when offer'd fair.
Suffer yon folks awhile to tattle;
'Tis we who must decide the batte.
Whene'er we wander on yon stage
With various fate and equal rage,
The nation trembles at each blow
That No gives Aye, and Aye gives No;

ھر طرح کي باتیں قصّوں میں رھیں
معني پیدا ھوویں اُن الفاظ میں
یے کِنَن کے پاس دؤڑے جسگھڑي
مثل دشمن ظرف اثبات اؤر نفي
رزم گہہ کي سمت بس دؤڑے گئے
اؤر مقابل اُس جگہہ دونو ھوئے
جنگیونکي طرح واں گاڑے نشاں
بولا یؤں اثبات عالي دودمان
چپ رھو ای غصّہ ور ھشیار ھو
ریچ سا میں جانتا ھوں تجھکو تو
ع * گفتگو سے نرم ھوتا ھی پسند
جانو ای احمق کہ جب بک بک کرو
فیصلہ ھو جنگ کا ھمسے ھي تو
جبکہ جاتے ھم ھیں اُس جا سامنے
ھر طرح کے بخت قسمت سے ولے
ڈر سے اُس جا کانپتے ھیں سبکوئي
جب نفي اثبات اؤر یہہ ھو نفي
* انام جگہہ کا *

Yet, in expensive long contention,
مدّتوں کي جنگ ميں اوْر خرچ سے

We gain nor office, grant, or pension,
کام اوْر جاگير هم ديں يا ملے

Why then should kinsfolks quarrel thus?
باوجود اِنکے بهلا هم کيوں لڑيں

(For two of you make one of us.)
کيونکه دونوں ايک هي هيں ذات ميں

To some wise statesman let us go
هی يهي لازم چلیں دربار ميں

Where each his proper use may know:
اُس جگهه دونو دکهاويں طاقتيں

He may admit two such commanders,
جس جگهه جنگي هوں يهه دونوتعيں

And make those wait who serv'd in Flanders.
وه فلينڈر والے ديکهيں باليقيں

Let's quarter on a great man's tongue,
ليں زباں پر آسرا سردار کي

A treasury lord--not Maister Young.
جو تونگر هو نه ميشتر کا کوئي

Obsequious at his high command,
حکم ميں اُسکے رهيں چلکر بڑے

Aye shall march forth to tax the land.
جمعبندي ملک کي اثبات لے

Impeachments, No can best resist,
وه نفي کے کام کا مانع نهيں

And Aye support the civil list:
فرد ميں اهل قلم کي هی معيں

Aye, quick as Cæsar, wins the day,
فتح هی اثبات کي سيزر کي سي

And No, like Fabius, by delay.
ديرميں اوْر فيبيئس سي بس نفي

Sometimes, in mutual sly disguise,
بهيس بدليگي رهيگي کينه کر

Let Ayes seem Nos, and Nos seem Ayes;
ديکهنے دو اُنکو آپسميں مگر

Ayes be in courts denials meant,
هی نفي کا کام کيا دربار ميں

And Nos in bishops give consent.
مجتهد کي وه رهے سرکار ميں

Thus Aye propos'd--and, for reply,
بولا يهه اثبات اوْر پاسخ سنا

No, for the first time, answer'd Aey.
اُسے جو اثبات کر اوّل ديا

They parted with a thousand kisses,
وه گئے دے بوسے دس سؤبس نفيس

And fight e'er since for pay, like Swisses.
جنگ باقي رهگئي مثلِ سوئس

١ نام جا ٢ نام شاه ٣ نام سالار

ERRATA.

Read.	Instead of.	Page.	Line.
sweet	sweat	5	14
wolves	woles	7	16
so	to	9	9
ranges	range	—	15
speck	apeck	12	22
Fox	Fow	18	24
shows the sugar	sshowss he ugar	22	26
ambition	abitlon	24	3
wonders	wouders	25	9
contradiction	contradiection	—	13
Cupid	Cudid	30	22
and asks	asks	32	18
hamper'd	hampers'd	33	7
pleas'd	plea'd	—	9
circumvent	circumvnt	38	21
attitude	attiue	45	17
And	Anpd	50	23
hunger	honger	57	19
He rais'd his head with whining moan,	His numerous race around him stand	69	9
inordinate	inordinete	—	24
hogs	hoge	83	4
ware	were	87	7
you	yon	89	18
roll	rolt	114	10
betray	betry	117	6
and	aud	128	22
train	traiu	130	17
ministerial	mihisterial	132	24
too	to	133	13
while	hwile	134	15
traud	frand	142	1
self-knowledge	sel-knowledge	—	20
self-importance	salf-importance	—	22
peasant	peasent	150	22
Fable	Flble	—	1
practise moral,	practise,	156	27
As	At	175	24
friends	frinds	176	31
supply'd	supplyed	180	9
heard	chear'd	182	14
gain	agin	185	13
jade	jude	188	27
in	ino	195	18
fails	fa'ls	—	22
my	wy	197	8
ev'ry	ev'y	206	10

Read.	Instead of.	Page.	Line.	Read.	Instead of	Page.	Line.
complains	comylains	20)	21	Appears	Apperrs	218	2
chuse	chose	215	26				
distinctions	distinclions	216	7	battle	batte	—	22

* غلط نامہ گیس فیول کا *

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	وھاں	واں
ایضاً	۱۰	ایضاً	ایضاً
۴	ایضاً	ائما	ایما
۵	۱۳	کیھے	کہے
ایضاً	۱۴	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۹۶	وھاں	واں
۶	۱۰	نکچھہ	نہ کچھہ
ایضاً	۱۹	بھر	پھر
ایضاً	۲۲	لھو	لہو
۷	۷	مھماں	مہماں
ایضاً	۱	پرزاور	زورآور
ایضاً	۱۰	یھہ	یہہ
۸	۱۷	ڈاکونکا	ڈاکوانکا
۹	۱۰	اپني جوروں اُسکي	اُسکي اھلیہ
۱۰	۷	مِرا	میرا
۱۱	۲۴	یاں	یہاں
۱۲	۱۶	جانورنکي	جانورونکي
۱۳	۷	ائماں	ایماں
ایضاً	۲۱	پاوں	پائوں
۱۴	۶	بازونکا	بازوانکا
۱۵	۱۷	بھیڑ	میش
ایضاً	ایضاً	بولا راست می * کہہ بیٹھا بلے	
۱۷	۱۶	ند	ندا
۱۹	۷	جتنے	ھیں جو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲	۱۹	جاتا	جاتي
ایضاً	ایضاً	چلا	چلي
ایضاً	۲۰ ع	ھوتي عزت اُسکي وانہر خوب سي	
۲۴	۱۹	مِلا	بھرا
۲۶	ایضاً	پرکھتا	بھي پرکھا
۲۷	۲۱	میرے	مِرے
۳۰	۱۳	بعض	بغض
۳۱	۱۱	اژرغصور	غصّہ وو
۳۲	۱۰ ع	میري ع	پرمحبت
ایضاً	۱۱ ع	اژمیں ع	میري
ایضاً	۱۲ ع	پرمحبت ع	اژمیں
۴۱	۲۲	دھوکھے	ڈھوکے
۴۳	۱۳	تمہیں	تمھیں
۴۵	۱۶	تیئیں	تیئں
۴۶	۳	تمہیں	تمھیں
ایضاً	۱۷	عاشق بھي	عاشق نے
ایضاً	۱۸	دلیں	کي دلیں
۵۶	۱۴	اُچھے	اوچھے
۵۷	۵	یونہیں	یونہیں ھی
ایضاً	۱۲	خفقاں	دھرکا
۵۸	۸	دیکتھے	دیکھتیں
ایضاً	۱۰	کسیر	مجبور
۶۱	۱۶	کِتا	کتنا

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۷۰	۸	اب تم هی	هی اب تم
ایضاً	۱۳	مري	لومڑي
۷۴	۱۲	خرچکا	خرچ کا
ایضاً	۱۵	پھ	پھسا
۷۵	۱۰	ع	کھائي دہ کي اب هوا بس لامحال
ایضاً	۱۳	پہنچا	پیچھا
۸۷	۱۸	تیری هي	تیري هی
۸۸	۱۹	دیکھووہ	دیکھو هی
۹۱	۲	جي رهے	یہہ جئے
۹۶	۵	هم اُجالے کي	چاندني کي هم
۱۰۳	۱۲	مقسل	مفسل
ایضاً	۲۰	هوگا	هوکا
۱۰۴	۱۲	کُتّے	گُنسے
ایضاً	۱۳	کُنتّے	کُتّے
۱۰۶	ایضاً	بولي	بولا
۱۰۹	۲۰	مُگري	مَگري
۱۱۳	۱۴	اگلے	اگلي
۱۲۹	۲۱	پردهرم پرچاهئے	چاهئے پر دهرم پر
۱۳۰	۱۸	براے	برے
۱۳۲	۱۱	دیکھتاوہ	دیکھہ اُسکو
۱۳۵	۲۴	هلم	هُنر
۱۳۸	۲	بیدهرم کو کیا * کیا هی بے ایماں	
۱۴۹	۴	وزرا کیا مطالب * کیا دستور مطلب	

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۵۱	۱۴	گو	کو
۱۵۲	۳	وزرا ستاتے	دستور کھہ دیں
۱۵۶	۲۲	ع	اِنکا چِنتا هوتو دؤلت چھوڑ دو
ایضاً	۲۳	ع	سیکھوا ؤر عادت تحمّل کي کرو
۱۵۷	۸	گر	جو
۱۶۴	۱۹	گي	کي
۱۶۷	۲۲	سمجہتا	سمجھتي
۱۸۱	۵	نسلاً	نسلاً
۱۷۸	۹	نخل	نحل
۱۷۹	۱۳	د.نکو	دِن میں
ایضاً	۱۷	هوگے	هوکے
۱۸۰	۲۱	وزراؤنکي	دستورونکي
۱۸۱	۱۷	هی	هي
۱۸۲	۸	گر	گو
۱۹۰	۲	دونوں هی	دوانوں پر هی
۱۹۸	۱۳	خود	خو
۱۹۹	۲۲	خفقاني	دیوانے
۲۰۹	۱۳	هوکے	کرکے
۲۱۳	۲۰	اچي	اچّھي
۲۱۴	۷	جؤهري	جومِري
۲۱۶	۸	میں	سے
ایضاً	۹	گوشت	قؤم

FABLES

BY THE LATE

MR. G A Y.

With its Translation

INTO

BENGALI POETRY.

BY

RAJA KALI-KRISHNA BAHADUR,

A CORRESPONDING MEMBER TO THE ROYAL ASIATIC SOCIETY OF GREAT BRITAIN AND IRELAND, HONORARY MEMBER TO THE ASIATIC SOCIETY OF PARIS, &c. &c.

Calcutta:

PRINTED FOR THE PUBLISHER.

From the Rájás Sobhá-Bázár Press.

1836.

কবিবর গে সাহেব রচিত

ইংরাজী ভাষাভাষিত

ইতিহাসচয়ঃ

ইংলণ্ডীয় রাজকীয় পার্লিয়ামেণ্ট নগরাদিবঙ্গদেশ সম্বন্ধীয়

সভাধ্যক্ষৈক

শ্রীমন্মহারাজ কালীকৃষ্ণ বাহাদুর কৃত

গৌড়ীয়ভাষয়া পয়ারপ্রবন্ধানুবাদঃসমূল

কলিকাতা

শোভাবাজারস্থ রাজযন্ত্রমুদ্রাকরেণ

প্রকাশিতঃ

১৭৫৭

TO

THE RIGHT HONORABLE

G. LORD AUCKLAND,

G. C. B.

GOVERNOR-GENERAL

OF

INDIA,

&c. &c. &c.

THIS VERSION

IS MOST RESPECTFULLY INSCRIBED

(WITH PERMISSION)

BY

HIS LORDSHIP'S

VERY HUMBLE AND OBEDIENT SERVANT,

KA'LI'-KRISHNA.

হিত সংগ্রহঃ

অর্থাৎ

গে সাহেব বিরচিতেতিহাসঃ।

বঙ্গভাষা ভাষিত প্রসঙ্গ সঙ্গতিকৃত তদীয়ানুবাদিত পয়ার প্রবন্ধ

মহামহিমাখণ্ড দোর্দ্দণ্ড প্রতাপ প্রচণ্ড

ইংলণ্ডাধিপ সচিব

শ্রীলশ্রীমজ্জর্জ লার্ড ম্যাক্লণ্ড

ভরৎখণ্ডীয়

গবর্নর্ জান্‌রেল্ বাহাদুরস্যানুমত্যা

শ্রীকালীকৃষ্ণ দেবকর্তৃক

তন্মহোদয় নামোদ্দেশে

প্রতিষ্ঠিতঃ।

PREFACE.

The Translator of these Fables, in giving publicity to them, begs to state to his Readers the difficulty and labour which he has had to encounter in giving a correct version. It has been his care, first to retain the sense of the Author Mr. Gay, as expressed in the original, and to make the *Bengáli* correspond with it without enlarging or curtailing the lines; secondly, to preserve as far as possible the rhyming; and thirdly, to preserve the metre, by contracting the words in each line into *fourteen letters*, except where the addition or subtraction of a letter has been indispensable. Such Poetical feet as are here employed, are styled *Anustup*, or rhyming Verse, where every distich has an even measure or equal number of syllables.

Appreciating as the Translator does, the valuable assistance he has received in the completion of this *Bengáli* version; he feels it his duty, to acknowledge the service of his coadjutant Pandit, from whom he has received so much assistance, and to whom he is consequently so highly indebted.

For such omission or errors as may be discovered in these pages, the Translator relies on the generosity of his Readers, who, he hopes, will have the kindness to cover them with the mantle of oblivion.

The Fables in question, have been put into *Bengáli* by the Translator, not only at the repeated request of some of his literary friends; but from the idea he entertained, that the Work would be acceptable to his Readers, and amusing to the Young in the prosecution of their studies.

KALI-KRISHNA.

অনুষ্ঠানপত্রিকা।

" দেবেন্দ্র মৌলিমন্দার মকরন্দ কণারুণাঃ।
বিঘ্নং হরন্তু হেরম্ব চরণাম্বুজরেণবঃ ॥"

ঈদৃশ ইতিহাসচয় গৌড়ীয়বচন রচণে যে পরিশ্রম তাহা গুণজ্ঞ বিজ্ঞ সদাশয় পাঠকগণ অনুমান করিবেন।

অনুবাদকের স্বল্পবুদ্ধ্যনুসারে এবং পণ্ডিত সহকারে নিরন্তর বহুতর যত্নে গে সাহেব প্রণীত কবিতার যথার্থ ভাবোদ্ধার করণক বঙ্গভাষানুরোধে পয়ার প্রবন্ধে অনুষ্টুপচ্ছন্দে আদ্যন্ত বর্ণের সংযোগ বিয়োগ বিরহে এবং ন্যূনাতিরিক্ত প্রসক্তি পঙ্‌ক্তি রাহিত্যে মূলগ্রন্থাভাষ সহ ঐক্যমত প্রকটিত হইল।

অতএব প্রার্থনা যে পাঠকবর্গমহাশয় অনুগ্রহপ্রচারে স্বাভাবিক আত্ম মহত্ত্ব বিস্তারে তদ্দোষ মার্জ্জনা করত সংস্কৃতোদ্ধৃত শ্লোকান্তর্গতবচন স্মরণপূর্ব্বক বাধিত করিবেন। যথা।
" অনুকূলে পুনস্তস্মিন্ দোষাঽপিচ গুণায়তে।"

অপিচ এতদ্‌গ্রন্থ গুণনিপুণ সুজন মিত্রগণের পরামর্শে এবং স্বীয়ায়াস মানসে এতৎ পাঠার্থিসকলের সন্তোষ আর ছাত্রদিগের বিদ্যামোদন কারণ কৃপান্তর পুরঃসর তমূল ইংরাজী সহিত মুদ্রিত হইল।

শ্রীকালীকৃষ্ণ দেবস্য।

অনুক্রমণিকা।

প্রথম খণ্ড।

ইতিহাস।	পত্রাঙ্ক।	ইতিহাস।	পত্রাঙ্ক।
কৃষী ও বিজ্ঞবর	১	বৃদ্ধাকুক্কটী এবং কুক্কুট	৪৩
সিংহ ও ব্যাঘ্র এবং পথিক	৫	ইন্দুর বন্ধকারক এবং বিড়ালগণ	৪৫
কুক্কুর ও কৃকলাশ	৮	শ্মশ্রু রহিত ছাগ	৪৭
মাতা ও ধাত্র এবং পড়িক্ষণী	১০	বৃদ্ধাস্ত্রী এবং তাহার বিড়ালসকল	৫০
উৎক্রোশপক্ষী ও জন্তুসভা	১১	প্রজাপতী এবং শম্বুক	৫২
বন্যশূকর ও মেষ	১৩	ব্যাপিকাস্ত্রী এবং শুকপক্ষী	৫৩
কৃপণ ও কুবের	১৪	ক্ষুদ্র এবং বৃহজ্জাতীয় কুক্কুর	৫৫
সিংহ ও উল্কামুখী এবং হংসী	১৭	পীড়িতব্যক্তি এবং ঈশ্বরদূত	৫৭
মান্যাস্ত্রী এবং বরটা	১৮	পারসীদেশস্থলোক ও সূর্য্য এবং মেঘ	৫৯
বৃষ এবং পাহাড়িয়া কুক্কুর	২১	নিধন সময়ের বৃক	৬০
হস্তী এবং পুস্তকবিক্রয়কারী	২২	পালিত কুক্কুর এবং তিত্তিরপক্ষী	৬২
ময়ূর ও পেরু এবং হংস	২৫	জগদ্ব্যাপিকা মায়া	৬৪
কামদেব ও প্রজাপতি এবং কুবের	২৭	পেচকদ্বয় এবং চটক	৬৬
কোন পালিত হরিণ	২৯	রাজসভাস্থলোক এবং বরুণপুত্র	৬৮
পৃথিবী ভ্রমণকারিবানর	৩১	কুক্কুরসকল	৭০
কোন বহুদর্শী এবং বন্যকুক্কুটচয়	৩৩	যবের কাঁড়ি এবং গোবরের ঢিপি	৭২
আল্পীন্ এবং সূচি	৩৫	পাইথাগোরস্ এবং পল্লিগ্রামস্থলোক	৭৪
মেষপালের কুক্কুর এবং বৃক	৩৭	চাসার স্ত্রী এবং দাড়কাক	৭৫
কোন চিত্রকর কাহাকে তুষ্ট করে নাই কিন্তু সকলকেই তুষ্ট করিয়াছিল	৩৯	পেরু এবং পিপীলিকা	৭৭
সিংহ এবং তাহার শাবক	৪১	পিতা এবং দেবতা	৭৯

ইতিহাস।	পত্রাঙ্ক।
দুই বানর	৮১
পেচক এবং কৃষী	৮৩
ঐন্দ্রজালিকসকল	৮৫
অশ্বসভা	৮৮
সিকারি কুক্কুর এবং ব্যাধ	৯১
কবী এবং গুলাব পুষ্প	৯২
কুক্কুর ও ঘোটক এবং রাখালের কুক্কুর	৯৪
যমের সভা	৯৬
উদ্যানপালক এবং শূকর	৯৮
মনুষ্য এবং মক্ষিকা	১০০
শশক এবং বন্ধুগণ	১০২

দ্বিতীয় খণ্ড।

কুক্কুর এবং উল্‌কামুখী	১০৫
গুধু ও চটক এবং অন্যান্য পক্ষিচয়	১০৯
বানর এবং ক্ষুদ্রপক্ষী	১১৪
কর্ম্মস্থলস্থ পিপীলিকা	১১৯
নৌকাস্থভল্লুক	১২৫

ইতিহাস।	পত্রাঙ্ক।
প্রধানজন এবং তাহার কুক্কুর	১৩০
বিদেশস্থলোক এবং ঈশ্বর	১৩৭
মনুষ্য ও বিড়াল ও কুক্কুর এবং মক্ষিকা	১৪৩
শৃগাল ও নাকেশ্বরীব্যাঘ্র এবং অন্যান্যপশুগণ	১৪৯
অপগামী মধুমক্ষিকাগণ	১৫৫
ভারবাহক অশ্ব এবং তাহার বাহন	১৫৯
পান্ নামক ব্যক্তি এবং ধন	১৬৩
কুবের ও কামদেব এবং সময়	১৬৮
পেচক ও ধৃতরাষ্ট্র ও কক্কুট ও মাকড়শা ও গর্দ্দভ এবং কৃষক	১৭৫
পাচিকা ও শূল এবং বৃষ	১৮১
দ্রোণকাকগণ ও ধর্ম্মালয়ের প্রচারক এবং কিঞ্চুলুক	১৮৫
নিষেধ এবং বিধি	১৯২

THE

VERSION

OF

GAY'S FABLES.

INTRODUCTION

TO THE

FABLES.

PART THE FIRST.

THE SHEPHERD AND THE PHILOSOPHER.

Remote from cities liv'd a swain,
Unvex'd with all the cares of gain;
His head was silver'd o'er with age,
And long experience made him sage;
In summer's heat, and winter's cold,
He fed his flock and penn'd the fold;
His hours in cheerful labour flew,
Nor envy nor ambition knew:
His wisdom and his honest fame
Through all the country rais'd his name.

A deep Philosopher (whose rules
Of moral life were drawn from schools)
The shepherd's homely cottage sought,
And thus explor'd his reach of thought.

Whence is thy learning? Hath thy toil
O'er books consum'd the midnight oil?
Hast thou old Greece and Rome survey'd,
And the vast sense of Plato weigh'd?

ইতিহাসের অনুষ্ঠানপত্রিকা।

প্রথমখণ্ড।

কৃষী ও বিজ্ঞবর।

নগরের প্রান্তে ছিল কৃষী একজন।
সংসারের দুঃখ তাহে নাছিল কখন॥
বয়ঃক্রমে কেশ তার শুক্লবর্ণ ছিল।
বহুদর্শনেতে বুদ্ধি প্রখরা হইল॥
গ্রীষ্ম উত্তাপে আর শীতের সময়ে।
পশুগণে চরাইয়া বাঁধিত আলয়ে॥
পরিশ্রম সুখে হৈত সময় ক্ষেপণ।
হিংসা দ্বেষ আপনার নাছিল কখন॥
আপনার জ্ঞানে আর আপনার যশে।
নামের উন্নতি হৈল স্বদেশে বিদেশে॥

ছিল এক বিজ্ঞবর সুনীতি তাহার।
বিদ্যালয় হৈতে হৈল সুখ্যাতি যাহার॥
করি ঐ কৃষির কুটির অন্বেষণ।
আপন আশয় ব্যক্ত করিয়ে তখন॥

কতশ্রমে কোথায় তোমার বিদ্যা হৈল।
গৃহানুশীলনে কত ব্যয় হৈল তৈল॥
বহুকালাবধি কি গিরীস্* রোমে* ছিলে।
পলাটু† সমান জ্ঞান বুঝি কি পাইলে॥

* নগরের নাম। † জ্ঞানির নাম।

Has Socrates thy soul refin'd,
And hast thou fathom'd Tully's mind?
Or, like the wise Ulysses, thrown,
By various fates, on realms unknown,
Hast thou through many cities stray'd,
Their customs, laws and manners weig'd?

The shepherd modestly 'reply'd,
I ne'er the paths of learning try'd;
Nor have I roam'd in foreign parts
To read mankind, their laws and arts:
For man is practis'd in disguise,
He cheats the most discerning eyes;
Who by that search shall wiser grow,
When we ourselves can never know?
The little knowledge I have gain'd,
Was all from simple nature drain'd;
Hence my life's maxims took their rise,
Hence grew my settled hate to vice.
The daily labours of the bee
Awake my soul to industry;
Who can observe the careful ant,
And not provide for future want?
My dog (the trustiest of his kind)
With gratitude inflames my mind.
I mark his true, his faithful way,
And in my service copy Tray.

সুধীর টেলির * বুদ্ধি সোকরাতের * মন।
জ্ঞান হয় আপনি করেছ আকর্ষণ॥
জ্ঞান কি পেয়েছ তুমি ইউলিসস † মত।
ভাগ্যেতে অজ্ঞানরাজ্যে যে হৈল আগত॥
তুমি কি অনেকদেশ দর্শন করেছ।
তথাকার রীতিনীতি সকলি জেনেছ॥

সবিনয়ে তাহে কৃষী কহিল তখন।
বদ্যার পথেতে কভু নাকরি গমন॥
কখন নাকরি নানাদেশেতে ভ্রমণ।
অথবা সে দেশী শাস্ত্র শিল্প আলোচন॥
যেহেতু মনুষ্যসব ছদ্মবেশ ধারি।
সূক্ষ্মদর্শিগণে হয় প্রতারণা কারি॥
তদনুসন্ধানে বিজ্ঞবর হয় যারা।
অবিদিত হই তাতে সতত আমরা॥
আমি যে কিঞ্চিদ্জ্ঞান করেছি সঞ্চয়।
স্বভাব গুণেতে তাহা সুশিক্ষিত হয়॥
যদবধি অবস্থার সুধারা হইল।
তদবধি কুরীতির প্রতি দ্বেষ ছিল॥
প্রতিদিন শ্রম দেখি মধুমক্ষিকার।
চৈতন্য হইল মনে শ্রম করিবার॥
পরিশ্রমী পিপীলিকা হেরি কোন্ জন।
ভবিষ্যৎ উপায়ের নাকরে চিন্তন॥
কুক্কুরের কৃতজ্ঞতা গুণেতে প্রত্যয়।
হইল নির্ম্মলমন দেখিয়া নিশ্চয়॥
প্রভুভক্তি গুণ হয় বিশেষ তাহার।
ট্রের ‡ সমান ভাব কর্ম্মেতে আমার॥

* জ্ঞানির নাম †রাজার নাম ‡কুক্কুরের নাম

In constancy and nuptial love,
I learn my duty from the dove.
The hen, who from the chilly air,
With pious wing protects her care;
And ev'ry fowl that flies at large,
Instructs me in a parent's charge.
From nature too I take my rule,
To shun contempt and ridicule.
I never, with important air,
In conversation overbear.
Can grave and formal pass for wise,
When men the solemn owl despise?
My tongue within my lips I rein;
For who talks much, must talk in vain.
We from the wordy torrent fly;
Who listens to the chatt'ring pye?
Nor would I, with felonious flight,
By stealth invade my neighbour's right.
Rapacious animals we hate:
Kites, hawks, and wolves, deserve their fate.
Do not we just abhorrence find
Against the toad and serpent kind?
But envy, calumny, and spite,
Bear stronger venom in their bite.
Thus ev'ry object of creation
Can furnish hints to contemplation;

স্বকীয়াপত্নিতে প্রেম জন্মিল দৃঢ়তা।
দেখিয়া হইল শিক্ষা ঘুঘুর ঐক্যতা॥
কুক্কটী শীতলবাতে পক্ষ সহকারে।
আপন সাবকদিগে তাহা রক্ষাকরে॥
উচ্চভাগে ক্ষুদ্রপক্ষি উড়ে পক্ষি সহ।
তাহা দেখিয়া শিক্ষা হইল পিতৃস্নেহ॥
আরো রীতি শিক্ষা হৈল প্রকৃতির বশে।
হেয়জ্ঞান করিয়াছি তুচ্ছ পরিহাসে॥
গুরুতর ভাবে আমি কথোপকথনে।
পরাস্ত নাকরি কারে কদাচ বচনে॥
গম্ভীরতা গুণে মাত্র জ্ঞানী যদি হৈত।
গম্ভীরপেচকে লোকে হেয় নাকরিত॥
রসনা করেছি বশ ওষ্ঠের ভিতরে।
যেহেতু অনেক বাক্যে বৃথাবাক্য সরে॥
কথার প্রবাহে আমি করি পলায়ন।
হাঁড়িচাঁচা পক্ষিরব কে করে শ্রবণ॥
কদাশয় হইতে আরো করি পলায়ন।
প্রতিবাসির সত্বে নাহি করি আক্রমণ॥
তুচ্ছ করি আমি তারে যে জন্তু হিংসক।
চিল্ বাজ্ নেকড়েবাঘ স্বভাগ্য দায়ক॥
বাস্তবিক অবজ্ঞা কি আমরা নাকরি।
দেখিয়া মণ্ডুক আর সর্প বিষধরি॥
কিন্তু হিংসা দ্বেষ আর অপকার করা।
ইহা হৈতে বহুতর বিষধরে তারা॥
এরূপে প্রত্যেক হয় ঈশ্বর সর্জিত।
চিন্তার বিষয়ে যোগ ইঙ্গিত নিশ্চিত॥

And from the most minute and mean;
A virtuous mind can morals glean.
Thy fame is just, the sage replies.
Thy virtue proves thee truly wise.
Pride often guides the author's pen,
Books as affected are as men:
But he who studies nature's laws,
From certain truth his maxims draws;
And those, without our schools, suffice
To make men moral, good, and wise.

অতিসূক্ষ্ম অতিক্ষুদ্র বিষয় হইতে।
উপদেশ নীত হয় সগুণ মনেতে॥
তোমারি যথার্থখ্যাতি কহে বিজ্ঞবরে।
তোমারি গুণেতে তুমি প্রমাণ বিচারে॥
লেখক লেখনী গর্ব্ব তাহারে দর্শায়।
নর সম গ্রন্থচয় গুণেরে শিখায়॥
স্বভাবানুসারে যে করয়ে আলোচন।
অবশ্য সে উপদেশ করিবে গৃহণ॥
ঐসব বিদ্যালয় বিনা সহকারে।
মনুষ্যকে সচ্চরিত্র উত্তম প্রচারে॥

TO HIS HIGHNESS

WM. DUKE OF CUMBERLAND.

FABLE I.

The Lion, the Tyger, and the Traveller.

Accept, young Prince, the moral lay,
And in these tales mankind survey;
With early virtues plant your breast,
The specious arts of vice detest.
Princes, like beauties, from their youth
Are strangers to the voice of truth;
Learn to contemn all praise betimes;
For flattery's the nurse of crimes;
Friendship by sweat reproof is shown;
(A virtue never near a throne;)
In courts such freedom must offend,
There none presumes to be a friend.
To those of your exalted station
Each courtier is a dedication.
Must I too flatter like the rest,
And turn my morals to a jest?
The Muse disdains to steal from those,
Who thrive in courts by fulsome prose,
But shall I hide your real praise,
Or tell you what a nation says?
They in your infant bosom trace,
The virtues of your royal race;

শ্রীমান্ ডিউক্ অফ্ কম্বরলেণ্ড যুবরাজের উদ্দেশে কথন।

প্রথম ইতিহাস।

সিংহ ও ব্যাঘ্র এবং পথিক।

কহি যুবরাজ নীতি করহ গ্রহণ।
উচিত মনুষ্য করে ইহা আলোচন॥
সদ্বর বপন কর ধর্ম্মবীজ মনে।
ত্যাগকর কুকর্ম্মকে চিন্তাসহ জ্ঞানে॥
নৃপসুত রূপ সম যৌবনাবস্থায়।
ঔদাস্য করেন সদা ধর্ম্মের কথায়॥
প্রশংসারে হেয় কর উপযুক্তকালে।
স্তুতিকথা কুকর্ম্মের ধাত্রী হয় বলে॥
মিত্রতা প্রকাশ হৈল নিষ্টভৎ সনায়।
রাজার নিকটে কভু ধর্ম্ম নাহি যায়॥
এমন মূঢ়তা দূষ্য অবশ্য সভায়।
রাজদ্বারে কেহ বন্ধু বোধ নাহি হয়॥
মহোন্নতি যুক্ত যিনি তোমার স্বরূপ।
প্রত্যেক সভাস্থ হয় স্তুতিবাক্য রূপ॥
আমার অবশ্য সেই মত ব্যবহার।
পরিহাসে পরিবর্ত্ত হবে সুকথার॥
শারদা বিরতা পরবাক্য হরণেতে।
যে রচে নিন্দিতগদ্য রাজবর্ণনেতে॥
বর্ণিতে তোমার যশঃ ত্রুটি কি করিব।
জনশ্রুতি যাহা আছে আমি তা কহিব॥
শিশুকালাবধি দেখি যেরূপ তোমার।
স্বীয় রাজবংশ ধর্ম্ম আচার ব্যবহার॥

In the fair dawning of your mind,
Discern you gen'rous, mild, and kind;
They see you grieve to hear distress,
And pant already to redress.
Go on, the height of good attain;
Nor let a nation hope in vain.
For hence we justly may presage,
The virtues of a riper age.
True courage shall your bosom fire,
And future actions own your sire.
Cowards are cruel, but the brave,
Love mercy, and delight to save.

A Tyger roaming for his prey,
Sprung on a trav'ller in the way;
The prostrate game a Lion spies,
And on the greedy tyrant flies;
With mingled roar resounds the wood,
Their teeth, their claws distil with blood;
'Till vanquish'd by the Lion's strength,
The spotted foe extends his length,
The man besought the shaggy lord,
And on his knees for life implor'd,
His life the gen'rous hero gave;
Together walking to his cave,
The Lion thus bespoke his guest.
What hardy beast shall dare contest,
My matchless strength! you saw the fight,
And must attest my pow'r and right.

জ্ঞানোদয় সময়েতে যেমত সততা।
প্রকাশে তোমার দয়া বদান্য শীলতা॥
তব দুঃখে দুঃখ বোধ করয়ে যাহারা।
উদ্ধারের চেষ্টা করে অগ্রেই তাহারা॥
তোমার মহিমা আরো করিব বর্ণন।
নিরাশ নাহিক থাকে যেন কোনজন॥
ভবিষ্যতে ভাল বর্ত্তমানে বোধ হয়।
বহুগুণযুত হবে প্রাচীনসনয়॥
অচল থাকুক তব অসীমসাহস।
হয় যেন মহোন্নতি এই মম আশ॥
নিষ্ঠুর হয়েন ভীত সাহসী যে হয়।
দয়া রক্ষা বিষয়ে সন্তুষ্ট অতিশয়॥

ব্যাঘ্র এক আহারের অন্বেষণে ছিল।
পথে পথিকের প্রতি ক্রন্দন করিল॥
সিংহ সেই পরাক্রান্ত ব্যাঘ্রকে দেখিল।
বুভুক্ষু হিংসক কাছে সিংহ ত্বরাগেল॥
নিজ নাদে সেই বনে প্রতিধ্বনি হৈল।
দন্ত আর হস্ত তার রক্তে আর্দ্র ছিল॥
সিংহ পরাক্রমেতে হইয়া পরাজিত।
ঐ হিংস্রজাতি ব্যাঘ্র প্রাণে হইল হত॥
বিনীত করিয়া পরে ঐ নর বলে।
প্রাণ রাখ বলি পড়ে সিংহ পদতলে॥
পরাক্রান্ত সিংহ তার প্রাণদান দিল।
সঙ্গে লয়ে নিজালয়ে গমন করিল॥
ঐ অতিথির প্রতি পশুরাজ কয়।
কোন্ বলবান পশু তুল্য যোদ্ধা হয়॥
বলেতে অতুলশক্তি দেখিয়াছ তুমি।
তুমি তার সপ্রমাণ কি কহিব আমি॥

Forc'd to forego their native home,
My starving slaves at distance roam.
Within these woods I reign alone,
The boundless forest is my own.
Bears, woles, and all the savage brood
Have dy'd the regal den with blood.
These carcases on either hand,
Those bones that whiten all the land,
My former deeds and triumphs tell,
Beneath these jaws what numbers fell.

True, says the Man, the strength I saw
Might well the brutal nation awe:
But shall a monarch, brave like you,
Place glory in so false a view?

Robbers invade their neighbour's right.
Be lov'd: let justice bound your might.
Mean are ambitious heroes' boasts,
Of wasted lands and slaughter'd hosts.
Pirates their pow'r by murders gain,
Wise kings by love and mercy reign.

To me your clemency hath shown
The virtue worthy of a throne.
Heav'n gives you power above the rest,
Like Heav'n to succour the distrest.

The case is plain, the Monarch said;
False glory hath my youth misled;

এইক্ষণে নিজালয়ে করহ গমন।
ক্ষুধিত দাসেরা দূরে করিছে ভ্রমণ॥
এ নিবিড়বন করি একাকী শাসন॥
আমারি কেবল এই অসীমকানন॥
ভল্লুক ও বৃক অন্য জন্তু নরকেরা॥
নিজঘর রক্তে চিত্র করিল ইহারা॥
আরো দেখ ইহারাই হস্তেতে করিয়া॥
ভূমিকে করিল শুক্লবর্ণ অস্থি দিয়া॥
কহিবে আমার যুদ্ধজয়ের কথন॥
এই মুখে কত জীব হয়েছে পতন॥

নর কহে করেছি যাহা শক্তি দর্শন॥
পশুর উত্তম হও ভয়ের কারণ॥
কিন্তু যে সাহসী পশু দেখিছে তোমায়॥
ক্ষুদ্রকর্ম্মে দম্ভ করা উচিত নাহয়॥

তস্কর আক্রম করে তাহাদের ধনে॥
যশোনিভ হৈয়া থাক বিচার আসনে॥
ভীরু আর বীর গর্ব্ব সমভাবে করে॥
মরুস্থানে ইনি তিনি নাশিতে জনেরে॥
দস্যুলোকের লাভ হয় মনুষ্যেরে মারে॥
দয়া প্রেম সহ রাজ্য বিজ্ঞরাজা করে॥

আমার উপরে দয়া হৈল প্রকাশিত॥
মহারাজযোগ্য ধর্ম্মপদার্থ উচিত॥
ঈশ্বর যেরূপ তব শ্রেষ্টশক্তি দাতা॥
বিপদে তাহার সম হইয়াছ ত্রাতা॥

পশুরাজ কহে ইহা তুচ্ছঅতিশয়॥
যৌবন দশাতে অতি ভ্রম বোধ হয়॥

For beasts of prey, a servile train,
Have been the flatt'rers of my reign.
You reason well: Yet tell me, friend,
Did ever you in courts attend?
For all my fawning rogues agree,
That human heroes rule like me.

এক্ষেত হিংসক তাহে পশুক্ষুদ্রজাতি।
স্তুতিবাদি স্তবকরে করিয়া বিনতি॥
দেখি মিত্র তুমি বিজ্ঞ তবু কর স্তব।
রাজসভায় ছিলে বুঝি করি অনুভব॥
ধূর্ত্ত স্তুতিবাদি যত কহিল আমারে।
এই রূপে নরবীরগণ রাজ্য করে॥

FABLE II.

The Spaniel and the Cameleon.

A spaniel, bred with all the care
That waits upon a fav'rite heir,
Ne'er felt correction's rigid hand;
Indulg'd to disobey command,
In pamper'd ease his hours were spent:
He never knew what learning meant.
Such forward airs, so pert, to smart,
Were sure to win his lady's heart;
Each little mischief gain'd him praise,
How pretty were his fawning ways!
The wind was south, the morning fair,
He ventures forth to take the air.
He range all the meadow round,
And rolls upon the softest ground:
When near him a Cameleon seen,
Was scarse distinguish'd from the green.
Dear emblem of the flatt'ring host,
What, live with clowns! a genius lost!

দ্বিতীয় ইতিহাস।

কুক্কুর ও কৃকলাস।

যত্নেতে পালিত ছিল যে কোন কুক্কুর।
নিকটে নিয়ত থাকে দয়ালু প্রভুর॥
দৃঢ়হস্ত দ্বারা কভু নাছিল তাড়িত।
আজ্ঞার হেলন করে হৈয়া আত্মর্দ্ধিত॥
উদর পূরণে হৈত সময় ক্ষেপণ।
স্বকার্য্যকর্ম্মেতে সদা ছিল অচেতন॥
এমত সুন্দর ছিল শরীর গঠন।
কুক্কুরির মন তাহে করিত হরণ॥
যত ক্ষুদ্রঅপরাধে সুখ্যাতি লইত।
কতমত রঙ্গভঙ্গে প্রভু ভুলাইত॥
প্রত্যহ প্রত্যূষকালে আপনি উঠিত।
মূলয়াসমীর তরে বাহিরে যাইত॥
মাঠের চতুর্দ্দিগ ভ্রমণ করিত।
ধুলায় ধূসর অঙ্গ হইয়া লুণ্ঠিত॥
দৈবে এক কৃকলাস দেখে নিকটেতে।
একরূপ হরিদ্বর্ণ অভেদ বর্ণেতে॥

প্রিয়ভাষে কহিছে কুক্কুর কৃকলাসে।
হতবুদ্ধি হয় অসভ্যের সহবাসে॥

To cities and the court repair;
A fortune cannot fail thee there:
Preferment shall thy talents crown:
Believe me friend; I know the town.

Sir, says the Sycophant, like you,
Of old, politer life I knew:
Like you, a courtier born and bred;
Kings lean'd an ear to what I said.
My whisper always met success;
The ladies prais'd me for address.
I knew to hit each courtier's passion,
And flatter'd ev'ry vice in fashion.
But Jove, who hates the liar's ways,
At once cut short my prosp'rous days;
And, sentenc'd to retain my nature,
Transform'd me to this crawling creature.
Doom'd to a life obscure and mean,
I wander in the sylvan scene.
For Jove the heart alone regards;
He punishes what man rewards.
How diff'rent is thy case and mine!
With men at least you sup and dine;
While I, condemn'd to thinnest fare,
Like those I flatter'd feed on air.

কুক্কুর কহিছে যাও রাজার সভায়।
ভাগ্যফল অবশ্যই ফলিবে তোমায়॥
সকলা হইবে বিদ্যা সকলা তোমার।
আমি ভাল জানি নগরের সমাচার॥
মহাশয় সম্বোধনে স্তুতিবাদী বলে।
জ্ঞাত আছি সভ্য হয় বৃদ্ধাবস্থাকালে।
আমিহ নৃপের স্থানে ছিলাম পালন।
রাজারা আমার কথা করিত শ্রবণ॥
গ্রহণ করিত সদা আমার মন্ত্রণা।
আমার আজ্ঞাশে স্তব্ধা গৃহের অঙ্গনা॥
বুঝিতাম সভাসৎ দিগের আশয়।
কহিতাম দোষকে করিয়া গুণচয়॥
স্তাবকের প্রতি কিন্তু ঈশ্বরের দ্বেষ।
শুভাদৃষ্ট বিনষ্ট করেন অবশেষ॥
এরূপে থাকিতে আজ্ঞা করিল আমায়।
উরগদেহেতে দেহ করে বিনিময়॥
ক্ষুদ্রদেহে অন্ধকারে থাকিতে অনজ্ঞা।
দেখিতে বনের কাণ্ড ঈশ্বরের আজ্ঞা॥
জীবন বিষয়ে অতি ঈশ্বরের স্নেহ।
প্রতিফল দেন যদি দণ্ড করে কেহ॥
অনেক প্রভেদ হয় তোমায় আমায়।
মনুষ্যের সঙ্গে তব ভোজনাদি হয়॥
এই অভিশাপ মাত্র হয়েছে আমারে।
জীবন ধারণ কর পবন আহারে॥

FABLE III.

The Mother, the Nurse, and the Fairy.

Give me a son. The blessing sent,
Were ever parents more content?
How partial are their doting eyes!
No child is half so fair and wise:
Wak'd to the morning's pleasing care,
The Mother rose, and sought her heir.
She saw the Nurse, like one possess'd,
With wringing hands, and sobbing breast.
Sure some disaster has befel:
Speak, Nurse; I hope the boy is well.
Dear Madam, think not me to blame;
Invisible the Fairy came:
Your precious babe is hence convey'd,
And in the place a changeling laid.
Where are the father's mouth and nose.
The mother's eyes, as black as sloes?
See here a shocking awkward creature,
That speaks a fool in ev'ry feature.
The woman's blind, the Mother cries;
I see wit sparkle in his eyes.
La! Madam, what a squinting leer!
No doubt the Fairy hath been here.
Just as she spoke, a Pigmy Sprite
Pops through the key-hole, swift as light;

তৃতীয় ইতিহাস।

মাতা ও ধাত্রী এবং পড়িক্ষণী।

ঈশ্বরপ্রসাদে এক হইল তনয়।
জনক জননি যাতে তৃপ্তঅতিশয়॥
যেরূপ সুন্দর দেখি আপন কুমার।
অন্যের তনয়ে নহে অর্দ্ধেক তাহার॥
ধাত্রী সহ প্রাতে শিশু করিছে ভ্রমণ।
জননি উঠিয়া তারে করে অন্বেষণ॥
দেখিয়া তাহার কর সুত বক্ষস্থলে।
কি দৈবঘটনা হৈল মাতা তার বলে॥
অবশ্য আপদ কোন ঘটিয়াছে তাহে।
শিশুর কুশল বল মাতা তার কহে॥
ধাত্রী কহে আমারে না কর কলঙ্কিনী।
লোচনের অগোচর আসিয়া পড়িক্ষণী॥
এখান হইতে লৈয়াগিয়াছে তনয়।
এই যে সন্তান দেখ তার বিনিময়॥
পিতার সমান মুখ নাসিকা না দেখি।
মাতার সদৃশ কৃষ্ণবর্ণ নহে আঁখি॥
এই যে বালক দেখ অতি কদাকার।
অবয়বে বোধ হয় চিহ্ন মূঢ়তার॥
নয়ন বিহিনা তুমি কহে মাতা তার॥
বিজ্ঞতার ছটা দেখ নয়নে ইহার।
কি অপূর্ব্ব বক্রদৃষ্টি দেখিয়া বিস্ময়।
পড়িক্ষণির সমাগম আহিক সংশয়॥
এই আলোচন মাত্রে এক খর্ব্বকায়।
কপাট বিবরে দেখে চপলার প্রায়॥

Perch'd on the cradle's top he stands,
And thus her folly reprimands.
Whence sprung the vain conceited lie,
That we the world with fools supply?
What; give our sprightly race away,
For the dull helpless sons of clay!
Besides, by partial fondness shown,
Like you we doat upon our own.
Where yet was ever found a mother,
Who'd give her booby for another?
And should we change with human breed,
Well might we pass for fools indeed.

কুলাটবিবর হৈতে দোলার উপরে।
উঠিয়া ধাত্রীকে কত তিরস্কার করে॥
কেন কর শূন্যরূপ প্রলাপ সর্জন।
পৃথিবী ক্ষিপ্তের দ্বারা নাকরি পূরণ॥
কি অদ্ভুত তেজঃপুঞ্জ নিজসুত দিয়া।
কি হইবে নিরাশ্রয় মূর্খপুত্র নিয়া॥
ইতর বিশেষ বহু নিজ পর সুতে।
কেবল তোমার নহে অধিক আমাতে॥
জননি আপনি নিজতনয়ে কোথায়।
পরসুত বিনিময়ে নিজসুত দেয়॥
যদি করি নরপুত্রে পুত্র বিনিময়।
উন্মত্ত রূপেতে খ্যাতি হইবে নিশ্চয়॥

Fable IV.

The Eagle, and the Assembly of Animals.

As Jupiter's all-seeing eye
Survey'd the worlds beneath the sky,
From this small apeck of earth were sent
Murmurs and sounds of discontent:
For ev'ry thing alive complain'd,
That he the hardest life sustain'd,
Jove calls his Eagle. At the word
Before him stands the royal bird.
The bird, obedient, from heav'n's height,
Downward directs his rapid flight.

চতুর্থ ইতিহাস।

উৎক্রোশপক্ষী ও জন্তুসভা।

চরাচর লোচন গোচরে জগৎপতি।
নিম্নে দৃষ্টি করিলেন অবনির প্রতি॥
অচম্বার সূক্ষ্মপথে শ্রবণ হইল।
অসন্তোষ কলহের ঘোষণা উঠিল॥
জীবজন্তু প্রত্যেকেতে করিছে আক্রোশ।
কি হেতু এমত দুঃখে হৈল মম বাস॥
সেইক্ষণে আহূত হইল খগপতি।
নিকটে আগত মাত্র হৈল অনুমতি॥
আজ্ঞাবহ ঐ পক্ষী শূন্যভাগ হৈতে।
বায়ুবেগে নিম্নভাগে লাগিল নামিতে॥

Then cited ev'ry living thing,
To hear the mandates of his king.
Ungrateful creatures, whence arise
These murmurs which offend the skies?
Why this disorder? say the cause:
For just are Jove's eternal laws.
Let each his discontent reveal;
To yon sour dog I first appeal.
Hard is my lot, the Hound replies;
On what fleet nerves the Greyhound flies,
While I, with weary step and slow,
O'er plains, and vales, and mountains go.
The morning sees my chase begun,
Nor ends it till the setting sun.
When, (says the Greyhound) I pursue,
My game is lost, or caught in view;
Beyond my sight the prey's secure;
The Hound is slow, but always sure,
And had I his sagacious scent,
Jove ne'er had heard my discontent.
The Lion crav'd the Fox's art;
The Fox, the Lion's force and heart.
The Cock implor'd the Pigeon's flight,
Whose wings were rapid, strong, and light:

তখন প্রত্যেক জীবজন্তুকে ডাকিল।
রাজ আজ্ঞা শুন বলি কহিতে লাগিল॥
কৃতঘ্ন বলিয়া তাহাদিগে জিজ্ঞাসিল।
এ বিবাদে নভশ্চর বিরক্ত হইল॥
কহ কি কারণে এই জন্মিল কলহ।
ঈশ বিধি নিরবধি নিরপেক্ষ্য সহ॥
কহ তব সমাচার কি হেতু বৈরতা।
শুনি পুরোবর্ত্তী দুষ্টকুক্কুরের কথা॥
সিকারিকুক্কুর কহে দুরদৃষ্ট শেষ।
কি সতর্কে গতি করে কুক্কুর বিশেষ॥
দুর্বল আমার পদ হৈল যদবধি।
গতি করি গিরি মাঠ উপত্যকাবধি॥
অরুণ উদয় কালে সিকারেতে যাই।
অস্তকালাবধি আমি কিছুই নাপাই॥
কহে ঐ কুক্কুর সিকারে আমি যাই।
দেখিলে আহার পাই নতুবা হারাই॥
আমার সিকার হয় দৃষ্টি বিদ্যমানে।
সিকারিকুক্কুর কিন্তু ঘ্রাণে সব জানে॥
তারি ন্যায় গন্ধগুণ যদ্যপি থাকিত।
মম দুঃখ ঈশ্বরের গোচর না হৈত॥
উল্কামুখির চতুরতা পশুরাজ চাহে।
সিংহ পরাক্রম চাহি উল্কামুখি কহে॥
কুক্কুট কপোত তুল্য উড্ডয়ন চায়।
যার পক্ষ দ্রুতগামী লঘুভার হয়॥

The Pigeon strength of wing despis'd,
And the Cock's matchless valour priz'd:
The Fishes wish'd to graze the plain:
The Beasts to skim beneath the main.
Thus, envious of another's state,
Each blam'd the partial hand of Fate.
The bird of heav'n then cry'd aloud,
Jove bids disperse the murm'ring crowd.
The God rejects your idle prayers.
Would ye, rebellious mutineers,
Entirely change your name and nature,
And be the very envy'd creature?
What, silent all, and none consent!
Be happy then, and learn content:
Nor imitate the restless mind,
And proud ambition of mankind.

কপোত পাখার বল হেয় করি জ্ঞান।
কুক্কুটের অতুলবল প্রিয় বোধে চান।।
মাঠের উপরে চরে মীনের আশয়।
সিন্ধুসন্তরণে বাঞ্ছা পশুগণ কয়।।
আপন দশার নিন্দা করি পরস্পর।
সকলে ললাটদোষ করিল গোচর।।
উচ্চৈঃস্বরে খগপতি বলে জীবগণে।
ঈশ্বরের অনুমতি কলহ ভঞ্জনে।।
ঈশ্বরের হেয় হয় অসাধ্য সাধনে।
বিপরীতাচারি বলে করে সম্বোধনে।।
স্বীয়ং স্বভাব কি চাহ বিনিময়।
এককালে হিংস্রজীব হবে সমুদয়।।
দ্বন্দ্ব নাহি কর সবে থাক ঐক্যভাবে।
সন্তোষের ধর্ম্ম শিখ পরে সুখী হবে।।
করা নহে প্রতিরূপ মানস অস্থির।
দর্পরূপ মানাকাঙ্ক্ষী মনুষ্য জাতির।।

Fable V.

The Wild Boar and the Ram.

Against an elm a sheep was ty'd,
The butcher's knife in blood was dy'd:
The patient flock in silent fright,
From far beheld the horrid sight.
A savage Boar, who near then stood,
Thus mock'd to scorn the fleecybrood,

পঞ্চম ইতিহাস।

বন্যশূকর ও মেষ।

বাঁধা ছিল কোন মেষ এক তরুবরে।
ঘাতকের অস্ত্র ছিল মিশ্রিত রুধিরে।।
ঐ ভীত মেষপাল নীরব ভয়েতে।
ভয়ানক বিষয় দেখিল দূর হৈতে।।
এক বন্যবরাহ সে কালে সেথা ছিল।
রোমাবৃত মেষগণে বিদ্রূপ করিল।।

All cowards should be serv'd like you,
See, see, your murd'rer is in view:
With purple hands, and reeking knife,
He strips the skin yet warm with life:
Your quarter'd sires, your bleeding dams.
The dying bleat of harmless lambs,
Call for revenge. O stupid race!
The heart that wants revenge is base.
I grant, an ancient Ram replies,
We bear no terror in our eyes;
Yet think us not of soul so tame,
Which no repeated wrongs inflame;
Insensible of ev'ry ill,
Because we want thy tusks to kill.
Know, those who violence pursue,
Give to themselves the vengeance due;
For in these massacres they find
The two chief plagues that waste mankind:
Our skin supplies the wrangling bar,
It wakes their slumb'ring sons to war;
And well revenge may rest contented,
Since drums and parchment were invented.

তব তুল্য ভীরু যত এ দশা উচিত।
দেখ তব ঘাতক সম্মুখে উপস্থিত॥
কলুষছুরিকা সহ রক্তযুক্ত করে।
চর্ম্ম করে খণ্ড২ তথাপি নামরে॥
খণ্ড২ রূপে তব পিতামাতা মরে।
নির্দ্দোষী সাবকগণ ডাকে মৃত্যুস্বরে॥
প্রতিফল জন্য ডাকে ওহে মূঢ়যাতি।
প্রতিফলে অশক্ত যে তারা নীচ অতি॥
সম্মতি ইহাতে কোন বৃদ্ধমেষ কয়।
মেষজাতি চক্ষে কোন ভয় নাহি হয়॥
মেষগণে তথাচ না বোধ কর ভীত।
দুরবস্থা পুনঃ২ যাহে উপস্থিত॥
এ সকলদোষ তবু বোধ নাহি করি।
যেহেতু তোমার মত দশন না ধরি॥
জ্ঞাত হও অনাকারে সচেষ্টিত যারা।
তাহতে আপনি পায় প্রতিফল তারা॥
লাভ হয় এ সকল বধের কারণ।
প্রধান আপদদ্বয় মনুষ্য নিধন॥
আমাদের চর্ম্ম দায়বিচারেতে লাগে।
নিদ্রাযুক্তজনগণ তাহাতেই জাগে॥
এ উত্তম প্রতিফলে থাকে আহ্লাদিত।
যেহেতু জয়ঢক্কাপত্র অজিন নির্ম্মিত॥

Fable VI.

The Miser and Plutus.

The wind was high, the window shakes,
With sudden start the Miser wakse;

ষষ্ঠ ইতিহাস।

কৃপণ ও কুবের।

বায়ুবেগে গবাক্ষের কপাট লাড়িল।
অকস্মাৎ চমকিত কৃপণ হইল॥

Along the silent room he stalks ;
Looks back, and trembles as he walks!

পাদবিহরণে ছিল গৃহের ভিতর।
পশ্চাৎ দেখিয়া হন ভীতকলেবর ॥

Each lock and ev'ry bolt he tries,
In ev'ry creek and corner pries.

প্রত্যেক কুলুপ আর অর্গল দেখিল।
যতেক বিদীর্ণস্থান কোণ তত্ত্ব নিল ॥

Then opes the chest with treasure stor'd,
And stands in rapture o'er his hoard.

অনন্তর ধনন্যস্তনিন্দুক খুলিল।
হর্ষে ঐ স্তূভাকার মন্দ্রায় উঠিল ॥

But now with sudden qualms possest,
He wrings his hands, he beats his breast :

কিন্তু লঘুপীড়া তার হইল হঠাৎ।
করিল করমর্দ্দন হৃদ করাঘাৎ ॥

By conscience stung, he wildly stares;
And thus his guilty soul declares :

জ্ঞান হৈয়া বিবেচনা করিয়া দেখিল।
এইমত দোষিমন প্রকাশ হইল ॥

Had the deep earth her store confin'd,
This heart had known sweet peace of mind.

অবনি আপনধন যদি নাহি দিত।
তবেত মনের সুখ মন সে জানিত ॥

But virtue's sold. Good gods; what price
Can recompense the pangs of vice !

হা বিধাত কি পণে বিক্রয় হৈল ধর্ম্ম।
সুফল প্রদানে শক্য হয় কি অধর্ম্ম ॥

O bane of good ! seducing cheat !
Can man, weak man, thy power defeat ?

সাধুর মানস লোভে প্রতারিত হয়।
ক্ষীণজনে কি সাধ্য তোমারে করে জয় ॥

Gold banish'd honour from the mind,
And only left the name behind;

ধনই মানস হৈতে মান হানি করে।
অবশেষে ধন শেষে নাম মাত্র ধরে ॥

Gold sow'd the world with ev'ry ill;
Gold taught the murdrer's sword to kill;

কুকর্ম্মের বীজ ধন হয়েছে রোপিত।
ধনস্থানে দস্যু অস্ত্র হনন শিক্ষিত ॥

'T was gold instructed coward hearts
In treach'ry's more pernicious arts.

ধনের নিকটে শিক্ষা করিতেছে ভীরু।
চাতুরি কদর্য্যকর্ম্ম ধন তার গুরু ॥

Who can recount the mischiefs o'er?
Virtue resides on earth no more!

অঘটন ঘটনাকে গণিতে বা পারে।
ধর্ম্ম নাহি বাস করে অবনী উপরে ॥

He spoke, and sigh'd. In angry mood,
সুদীর্ঘ নিশ্বাসে রোষে কৃপণ আখ্যান।

Plutus, his god, before him stood.
ধনেশ্বর কুবের সম্মুখে বিদ্যমান ॥

The miser trembling, lock'd his chest
সকম্পিতকলেবর নিন্দুক খুলিল।

The vision frown'd and thus address'd:
কুবেরের ভয়প্রদ প্রত্যাদেশ হৈল।

Whence is this vile ungrateful rant-;
কোথা হৈতে নিঃসৃত হইল কুবচন।

Each sordid rascal's daily cant?
প্রত্যহ আমারে মন্দ বলে মন্দজন ॥

Did I, base wretch, corrupt mankind?
বিনাদোষে আমি কি মনুষ্য করি নষ্ট।

The fault's in thy rapacious mind.
লোভিমন এ কারণ নর পায় কষ্ট ॥

Because my blessings are abus'd,
কি হেতু আমার হয় সৌভাগ্য ভৎর্সন।

Must I be censur'd, curs'd, accus'd?
কি দোষে আমারে করে দোষের ভাজন ॥

Ev'n virtue's self by knaves is made
চতুর নিকটে ধর্ম্ম চাতুরিতে রয়।

A cloak to carry on the trade;
ব্যবসায় বিষয়ে গোপন অতিশয় ॥

And pow'r (when lodg'd in their possession)
যখন পুরুষশক্তি নিজবশে থাকে।

Grows tyranny, and rank oppression.
দুরাচারি মানহানি করয়ে তাহাকে ॥

Thus, when the villain crams his chest,
অতঃপর কৃপণ সিন্দুক বদ্ধ করে।

Gold is the canker of the breast;
চিত্তবিদারক বলি ধন নিন্দা করে ॥

'Tis avarice, insolence, and pride,
ধন হন লোভ আর অহঙ্কার রূপ।

And every shocking vice beside.
ইহা ভিন্ন অন্য অন্য দোষের স্বরূপ ॥

But when to virtuous hands 'tis given,
ধার্ম্মিককরেতে ইহা হইলে অর্পন।

It blesses, like the dews of heav'n:
শিশিরের মত শুভ করে বরিষণ ॥

Like heav'n, it hears the orphan's cries,
ঈশ মত অনাথের শুনেন রোদন।

And wipes the tears from widows', eyes;
বিধবার অশ্রুজল করেন মোচন ॥

Their crimes on gold shall misers lay,
কৃপণ করে কি ধনে দোষ সমর্পণ।

Who pawn'd their sordid souls for pay?
যাহারা নিবিষ্ট নাহি করে দানে মন ॥

Let bravoes then (when blood is spilt)
শোণিত নির্গতকালে ঘাতকেরা কয়।

Upbraid the passive sword with guilt.
অস্ত্র করিয়াছে ছেদ অস্ত্র দোষি হয় ॥

FABLE VII.

The Lion, the Fow, and the Geese.

A Lion, tir'd with state affairs,
Quite sick of pomp, and worn with cares,
Resolv'd (remote from noise and strife)
In peace to pass his latter life.

It was proclaim'd; the day was set:
Behold the gen'ral council met.
The Fox was Viceroy nam'd. The crowd
To the new Regent humbly bow'd.
Wolves, bears, and mighty tygers bend,
And strive who most shall condescend.
He strait assumes a solemn grace,
Collects his wisdom in his face.
The crowd admire his wit, his sense:
Each word hath weight and consequence.
The flatt'rer all his art displays:
He who hath power, is sure of praise.

A Fox stept forth before the rest,
And thus the servile throng addrest.
How vast his talents, born to rule,
And train'd in virtue's honest school!
What clemency his temper sways!
How uncorrupt are all his ways!

সপ্তম ইতিহাস।

সিংহ ও উল্‌কামুখী এবং হংসী।

এক সিংহ শ্রমযুত হৈয়া রাজকার্য্যে।
বিরক্ত বাসনা শেষে হইল ঐশ্বর্য্যে॥
কলহ বিবাদ হতে স্থিতি করে দূরে।
অবিরোধে শেষাবস্থা ক্ষয়ে ধার্য্য করে॥
সাধারণে একদিন ঘোষণা করিল।
পশুরাজ্য সমর্পণে পশুসভা হৈল॥
উল্‌কামুখী রাজা হয় রাজপ্রতিনিধি।
প্রজাগণ মান্য তারে করে যথা বিধি॥
আগত হইয়া নত বন্যপশুযত।
স্নেহ করে রাজা তারে হইয়া সম্মত॥
কণ্টকল্পনাতে সূক্ষ্ম অবয়ব গুণে।
বুদ্ধি প্রখরতা বোধ হইল বদনে॥
বুদ্ধি জ্ঞানে সকলের হয় প্রশংসিত।
নিরর্থক নাহি কহে গূঢ় অর্থযুত॥
শঠতা প্রকাশ করে স্তুতিবাদি যারা।
পরাক্রান্ত দেখি ধন্যবাদ করে তারা॥
এক উল্‌কামুখী উঠে হৈয়া অগ্রসর॥
এইরূপ ঐ নীচ কহিল বিস্তর।
প্রজার শাসন জ্ঞান কি রূপে জন্মিল।
কোন্ ধর্ম্মবিদ্যালয়ে সুশিক্ষিত হৈল॥
স্বভাবের বশীভূত দয়া কি তাহার।
আরও তার কি প্রকার হয় সদাচার॥

Beneath his conduct and command,
Rapine shall cease to waste the land.
His brain hath stratagem and art;
Prudence and mercy rule his heart;
What blessings must attend the nation
Under this good administration!
He said. A Goose who distant stood,
Harangu'd apart the cackling brood.
Whene'er I hear a knave commend.
He bids me shun his worthy friend.
What praise! what mighty commendation!
But'twas a Fox who spoke th' oration.
Foxes this goverament may prize,
As gentle, plentiful, and wise:
If they enjoy the sweets, 'ts plain
We Geese must feel a tyrant reign.
What havock now shall thin our race,
When ev'ry petty clerk in place,
To prove his taste and seem polite,
Will feed on Geese both noon and night!

আজ্ঞার অধীনে তার আছে আচরণে।
উপদ্রব ক্ষান্ত হৈবে বিনাশ করণে॥
তাহার প্রখরাবুদ্ধি সহ চতুরতা।
দয়া বিদ্যমান মনে তাহাতে বিজ্ঞতা॥
উল্‌কামুখী কহিতেছে ইহার রাজ্যেতে।
প্রজাগণ থাকিবেক অতুলসুখেতে॥
ঐসভা প্রান্তে এক রাজহংস ছিল।
স্বজাতি প্রশংসা করি বক্তৃতা করিল॥
যেজন চতুর জনে করয়ে প্রশংসা।
প্রিয়মিত্রগণ প্রতি ত্যজে সেই আশা॥
কিসে এত প্রশংসা কিসে বা এত স্তুতি।
উল্‌কামুখী কহিল যে উল্‌কামুখী প্রতি॥
স্বজাতি হয়েন রাজা ইহাতে সে তুষ্ট।
এই হেতু কহে জ্ঞানি অতিবড় শিষ্ট॥
উল্‌কামুখী উপযুক্ত এই রাজ্য হয়।
ইহা অতিতুচ্ছবোধে রাজহংস কয়॥
হংসজাতিবংশসব করিবে উচ্ছিন্ন।
ক্ষুদ্রচর নিযুক্ত হয়েছে ভিন্নভিন্ন॥
সেই সকলের স্বাদু গ্রহণেতে নিষ্ঠ।
অহোরাত্র খাইবেন বোধ করি ইষ্ট॥

FABLE VIII.

The Lady and the Wasp.

What whispers must the Beauty bear!
What hourly nonsense haunts her ear!

অষ্টম ইতিহাস।

মান্যাস্ত্রী এবং বরটা।

রূপবতী সহ্য করে গোপনীয়বাণী।
কতজনে কহে কর্ণে নিরর্থ কাহিনী॥

Where'er her eyes dispense their charms,
যে স্থানেতে তাঁহার নয়নে মন হরে।

Impertinence around her swarms.
দুষ্টতা আসিয়া তার ইতস্ততঃ ঘেরে ॥

Did not the tender nonsense strike,
দয়ারূপ অচৈতন্য যদি না হইত।

Contempt and scorn might soon dislike;
তুচ্ছতে ঘৃণাতে ইহা সত্বর ত্যজিত ॥

Forbidding airs might thin the place,
ঘৃণা হৈলে পরিষ্কার রাখে সেই স্থান।

The slightest flap a fly can chase.
অল্পাঘাতে নষ্ট হয় মক্ষিকার প্রাণ ॥

But who can drive the num'rous breed?
কিন্তু কে বা পারে দূর করিতে অগণ্য।

Chase one, another will succeed.
তাড়না করিলে একে উপস্থিত অন্য ॥

Who knows a fool, must know his brother;
মত্তজনে জ্ঞাত যে তার সহোদর জানে।

One fop will recommend another:
একজন জানিলে সে অন্যজনে আনে ॥

And with this plague she's rightly curst,
একরূপ আপদে হৈল অভিসম্পাদিত।

Because she listen'd to the first.
যেহেতু ছিলেন তিনি প্রথমতঃ শ্রুত ॥

As Doris, at her toilett's duty,
ভূষাগারে বেশ করে নাম তার ডোরি।

Sat meditating on her beauty,
কিসেতে সৌন্দর্য্য বাড়ে এই চিন্তা করি ॥

She now was pensive, now was gay,
কোনক্ষণ সন্তুষ্টা বিতুষ্টা কোনক্ষণ।

And loll'd the sultry hours away.
উৎকণ্ঠাসময় বেশে হইত ক্ষেপণ ॥

As thus in indolence she lies,
এইরূপে অনবধানতা তার ছিল।

A giddy Wasp around her flies;
বরটা একটা পার্শ্বে উড়িতে লাগিল ॥

He now advances, now retires,
কখন পশ্চাতে যায় কখন অগ্রেতে।

Now to her neck and cheek aspires.
গ্রীবাপার্শ্বে কভু উড়ে কভু কপোলেতে ॥

Her fan in vain defends her charms;
রূপের রক্ষক ব্যর্থ আছিল ব্যজন।

Swift he returns, again alarms;
এসে ভয় দেখাইয়া করিত গমন ॥

For by repulse he bolder grew,
অল্পতাড়নায় ক্রমে সাহসী হইল।

Perch'd on her lip, and sipt the dew.
বসি ওষ্ঠামৃত পান করিতে লাগিল ॥

She frowns, she frets. Good gods! she cries,
ত্যক্ত হৈয়া তাড়াইয়া ঈশ্বরে ডাকিল।

Protect me from these teasing flies!
মক্ষিকা হইতে রক্ষা প্রার্থনা করিল ॥

Of all the plagues that heaven hath sent,
A Wasp is most impertinent.
The hov'ring insect thus complain'd,
Am I then slighted, scorn'd disdain'd?
Can such offence your anger wake?
'T was beauty caus'd the bold mistake.
Those cherry lips that breathe perfume,
That cheek so ripe with youthful bloom,
Made me with strong desire pursue
The fairest peach that ever grew.
Strike him not, Jenny, Doris cries,
Nor murder Wasps like vulgar flies:
For though he's free, (to do him right,)
The creatur's civil and polite,
In ecstacies away he posts;
Where'er he came, the favour boasts;
Brags how her sweetest tea he sips,
And sshowshe ugar on his lips.
The hint alarm'd the forward crew,
Sure of success, away they flew.
They share the dainties of the day,
Round her with airy music play;
And now they flutter, now they rest,
Now soar again, and skim her breast.
Nor were they banish'd, till she fouud
That Wasps have stings, and felt the wound.

ঈশ্বর হইতে যত দুষ্টজীব সৃষ্ট।
বরটা তাহার মধ্যে অতিশয়দুষ্ট ॥
উচ্চ উড্ডয়নে কীট করিছে অদ্দাশ।
আমি কি তুচ্ছানুতুচ্ছ করে উপহাস॥
এই দোষে রাগে দোষী করিলে আমারে।
তোমারি রূপেতে মুগ্ধ করিছে তোমারে॥
কিরূপ বিম্বোষ্ঠ তাহে সৌরভ নির্গত।
যৌবনে কপোল কিবা হয়েছে শোভিত॥
অতুল ইচ্ছায় মন করিছে ভ্রমণ।
পিচ্‌ফল জিনি গণ্ড আরক্ত দর্শন॥
জেনি নামে কোন দাসী উঠাইল হাত।
ডোরি তারে মানা করে করনা আঘাত ॥
যদ্যপি অবোধ হয় বিচার উচিত।
এই কীট অতিনম্র নাকরে অহিত ॥
অতঃপর বরটার আনন্দনিধান।
যেস্থানে গমন করে করে মান্যজ্ঞান॥
ওষ্ঠে বসে চারুজল চোষে গর্ব্ব তায়।
শর্করাকণিকা কত ওষ্ঠেতে দেখায় ॥
ইঙ্গিত মাত্রেতে যার তার অগ্রে ছিল।
ইষ্টলাভ বোধ করি সবে পলাইল॥
অংশী জ্ঞানে সুখদিনে আহার করিল।
চতুর্দ্দিগে গুণ্‌২ করিয়া গুঞ্জরিল ॥
কখন বা স্থির কভু উড়িয়া উপরে।
ছলেতে পিচ্ছলে পড়ে হৃদি সরোবরে॥
তাবত নাযায় দূরে যাবত মিষ্টতা।
বরটার হুলে হৈল ওষ্টাধর ব্যথা ॥

FABLE IX.

The Bull and the Mastiff.

Seek you to train your fav'rite boy?
Each caution, ev'ry care employ:
And ere you venture to confide,
Let his preceptor's heart be tried:
Weigh well his manners, life, and scope;
On these depend thy future hope.

As on a time, in peaceful reign,
A Bull enjoy'd the flow'ry plain,
A Mastiff pass'd inflam'd with ire,
His eye-balls shot indignant fire;
He foam'd, he rag'd with thirst of blood.
Spurning the ground the monarch stood,
And roar'd aloud, Suspend the fight;
In a whole skin go sleep to-night:
Or tell me, ere the battle rage,
What wrongs provoke thee to engage?
Is it ambition fires thy breast,
Or avarice that ne'er can rest?
From these alone unjustly springs
The world-destroying wrath of kings.
The surly Mastiff thus returns,
Within my bosom glory burns;
Like heroes of eternal name,
Whom poets sing, I fight for fame.

নবম ইতিহাস।

বৃষ এবং পাহাড়িয়াকুক্কুর।

শিখাও সুতেরে কহে পিতৃ সম্বোধনে।
সতত তাড়না কর রাখ সাবধানে॥
ভবেত হইবে পুত্র বিশ্বাস ভাজন।
অগ্রে অবগত হও শিক্ষকের মন॥
তাহার আচার রীতি কর বিবেচনা।
ভবিষ্যতে হৈবে তবে সম্পূর্ণ কামনা॥

স্বীয়সুখে স্বীয়রাজ্যে যে কোন সময়।
কুসুম উদ্যানে এক অনড়ান রয়॥
কোন এক কুক্কুর ক্রোধী হৈয়া এল।
রক্তবর্ণ তার চক্ষু ক্রোধেতে হইল॥
লোহিতের পানেচ্ছায় মুখ প্রসারিল।
উঠে বৃষ পদাঘাত ভূমিতে করিল॥
সংগ্রাম রহিত আশে ডাকে উচ্চস্বরে।
কুক্কুরে করিতে শান্ত বৃষ স্তুতি করে॥
যুদ্ধের পূর্ব্বেতে কহ যুদ্ধ কি কারণ।
এত রোষ হৈল তব দোষ কি এমন॥
মানাকাঙ্ক্ষী হইয়া যুদ্ধ বাঞ্ছা কর।
যদ্যপি হিংসাতে স্থির থাকিতে না পার॥
তোমার রাগেতে কিবা হইবে উদ্ভব।
ভূপতির রাগ তুল্য অতি অসম্ভব॥
ঐ ক্রোধীকুক্কুর করিল প্রত্যুত্তর।
মহিমাসকল দীপ্ত মানস ভিতর॥
চিরস্থায়ি যশঃ জন্য যুদ্ধ অভিলাষ।
কবি মুখে হয় যেন নামের প্রকাশ॥

The butcher's spirit-stirring mind
To daily war my youth inclin'd;
He train'd me to heroic deed;
Taught me to conquer, or to bleed.

Curs'd Dog, the Bull replied no more
I wonder at thy thirst of gore;
For thou (beneath a butcher train'd,
Whose hands with cruelty are stain'd
His daily murders in thy view)
Must, like thy tutor, blood pursue.

Take then thy fate. With goring wound,
At once he lifts him from the ground;
Aloft the sprawling hero flies,
Mangled he falls, he howls, and dies.

দস্যুর চঞ্চলচিত্ত মম গুরু হয়।
তাহাতেই যুদ্ধ শিক্ষা যৌবনাবস্থায়॥
শিক্ষিত হৈয়াছি যুদ্ধ যুদ্ধেতে মানস।
ইহা মাত্র শিক্ষিয়াছি জয় কিম্বা নাশ॥

হেয় বোধে বৃষ কহে থাক হে নিরস্ত।
এ অতিআশ্চর্য্য তুমি রক্তপানে ব্যস্ত॥
দস্যুঅস্ত্রদ্বারা তুমি হৈয়াছ শিক্ষিত।
যার করবরদৃঢ় শোণিত নিশ্চিত॥
তোমার অগ্রেতে তার হনন সতত।
অবশ্য শোণিতাকাঙ্ক্ষী শিক্ষকের মত॥

যাহাহউক্ তোমার কপালে ইহা কয়।
পৃথিবী হইতে ঊর্দ্ধে লইল তুলিয়া॥
শৃঙ্গের উপরে বীর অস্থিরকুক্কুর।
শৃঙ্গাঘাতে পড়ে ডাকে মরে দর্পচূর॥

Fable X.

The Elephant and the Bookseller.

The man who with un daunted toils
Sails unknown seas to unknown soils,
With various wonders feasts his sight:
What stranger wonders does he write!
We read, and in description view
Creatures which Adam never knew;
For, when we risk no contradiection,
It prompts the tongue to deal in fiction.

দশম ইতিহাস।

হস্তী এবং পুস্তকবিক্রয়কারী।

যেই জন সাধ্বস রহিত পরিশ্রমে।
অবিজ্ঞাতদেশে আর সাগরেতে ভ্রমে॥
অশেষ আশ্চর্য্যে করে নয়ন তর্পণ।
বিস্ময় বিষয় কত লিখে সেইজন॥
অস্মদীয় পঠনীয় তাহার রচিত।
সেসব বিষয় বুঝি বিধি অবিদিত॥
কখন আপত্তি তাহে নাহয় উদয়।
রসনাকে মৃষাভাষা কহিতে লওয়ায়॥

Those things that startle me or you,
I grant are strange ; yet may be true.
Who doubts that Elephants are found
For science and for sense renown'd?
Borri records their strength of parts,
Extent of thought, and skill in arts ;
How they perform the law's decrees,
And save the state the hangman's fees;
And how by travel understand
The language of another land.
Let those, who question this report,
To Pliny's ancient page resort,
How learn'd was that sagacious breed!
Who now (like them) the Greek can read!

As one of these, in days of yore,
Rummag'd a shop of learning o'er ;
Not, like our modern dealers, minding
Only the margin's breadth and binding;
A book his curious eye detains,
Where, with exactest care and pains,
Were ev'ry beast and bird portray'd,
That e'er the search of man snrvey'd.
Their natures and their powers were writ
With all the pride of human wit.
The page he with attention spread,
And thus remark'd on what he read.

চমকিত হই সবে সেই রচনায় ।
তবু সে অদ্ভুতসব সত্য বোধ হয় ॥
কবিগণে কোন্‌জন করয়ে সংশয় ।
বিদ্যা বিষয়ে তারা সুবিখ্যাত নয় ॥
বোরি নামে গ্রন্থকর্ত্তা রচে তার গুণ ।
বুদ্ধিতে অতুল আর শিল্পেতে নিপুণ ॥
করিবর সুবিচার করয়ে কেমন ।
রাজ্যকরে নাহি দেয় ঘাতকে বেতন ॥
আরো দেখ বোধ করে ভ্রমণে কেমন ।
নানাদেশ বিদেশের কথোপকথন ॥
এই গজ বিষয়ে জিজ্ঞাসু হয় যারা ।
পেলি নামে পণ্ডিতের দেখহ তাহারা ॥
কিবা বুদ্ধিমান পশু কিবা বিদ্যাযুত ।
গ্রীকভাষা পাঠ করে কেবা তার মত ॥

পূর্ব্বকালে ঐ মত এক হস্তী ছিল ।
কোন গ্রন্থালয় অনুসন্ধান করিল ॥
অধুনা যেরূপ ছাত্র সেরূপ সে নহে ।
গ্রন্থের সৌন্দর্য্য দেখি ভালগ্রন্থ কহে ॥
করি সূক্ষ্মচক্ষু এক গ্রন্থে নীত হৈল ।
অতিমনোযোগে সেই গ্রন্থে শ্রম কৈল ॥
পশুপক্ষি প্রতিমূর্ত্তি ছিল বিদ্যমান ।
লোকের কখন তাহা না ছিল সন্ধান ॥
ছিল তাহে পশুশক্তি প্রকৃতি লিখিত ।
আর মনুষ্যের বুদ্ধি অহঙ্কার যুত ॥
মনোযোগে ঐ লিপি খোলে করিবরে ।
তাহা পাঠে এইরূপ বিবেচনা করে ॥

Man with strong reason is endow'd;
A beast scarce instinct is allow'd.
But let this author's worth be try'd,
'Tis plain that neither was his guide.
Can he discern the diff'rent natures;
And weigh the power of other creatures,
Who by the partial work hath shown
He knows so little of his own?
How falsely is the spaniel drawn;
Did man from him first learn to fawn?
A dog proficient in the trade!
He, the chief flatt'rer nature made!
Go, Man, the ways of courts discern,
You'll find a spaniel still might learn.
How can the fox's theft and plunder
Provoke his censure or his wonder;
From courtiers' tricks, and lawyers' arts,
The fox might well improve his parts.
The lion, wolf, and tyger's brood,
He curses, for their thirst of blood:
But is not man to man a prey?
Beasts kill for hunger, men for pay.
The bookseller, who heard him speak,
And saw him turn a page of Greek,
Thought, what a genius have I found,
Then thus address'd with bow profound.

শ্রেষ্টজ্ঞান দ্বারা হয় মনুষ্য ভূষিত।
পশুজাতি কদাচিৎ হয় বুদ্ধিযুত ॥
কেহই সেখানে বুঝি দর্শক ছিলনা।
গ্রন্থকর্ত্তার অভিপ্রায় কর বিবেচনা ॥
কার কি স্বভাব তার কিসে বোধ হবে।
অন্যান্য জন্তুর বল কিরূপে জানিবে ॥
যথার্থবর্ণনে যেই করে পক্ষপাত।
আপন বিষয়ে তার নাহি দৃষ্টিপাত ॥
কুক্কুরকে স্তুতিবাদী কি প্রকারে লিখে।
তাহা হৈতে মনুষ্য কি স্তুতিবাদ শিখে ॥
কুক্কুর যদ্যপি করে যে তার উচিত।
স্তুতিবাদ বৃত্তি তার ঈশ্বর সৃজিত ॥
গিয়া রাজসভায় বৃত্তান্ত জান নর।
কুক্কুরের শিক্ষা যত হইবে গোচর ॥
উল্‌কামুখির চৌর্য্য আর কিরূপ হরণে।
হেয় কর তার অদ্ভুত বা কুবচনে ॥
চত্তরস্তাবক হৈতে সভ্যের শঠতা।
উল্‌কামুখির আছে তাহে অতিনিপুণতা ॥
পশুশাবকের রক্ত খাইবেন যিনি।
উল্‌কামুখী হৈতে অভিসপ্ত হৈবে তিনি ॥
মনুষ্য প্রবৃত্ত নহে মনুষ্য শীকারে।
পুষ্টিলাভ জন্য পশু নর নষ্ট করে ॥
পুস্তকবিক্রেতা শুনে হস্তির বচন।
দেখে গ্রীকভাষা পত্র তৎপরীবর্ত্তন ॥
তখন সে বোধ করে জ্ঞান লাভ হৈল।
পরে ঐ প্রণতিপূর্ব্বক নিবেদিল ॥

Learn'd Sir, if you'd employ your pen
Against the senseless sons of men,
Or write the history of Siam,
No man is better pay than I am;
Or, since you're learned in Greek, let's see
Something against the Trinity.
When wrinkling with a sneer his trunk,
Friend, quoth the Elephant, you're drunk;
E'en keep your money and be wise:
Leave man on man to criticise;
For that you ne'er can want a pen
Among the senseless sons of men.
They unprovok'd will court the fray;
Envy's a sharper spur than pay.
No author ever spar'd a brother;
Wits are game-cocks to one another.

যদ্যপি বিরুদ্ধ লিখ বিজ্ঞমহাশয়।
মনুষ্যের মূর্খপুত্রগণের বিষয়॥
কিম্বা সাএমের গ্রন্থ করহ লিখন।
যাহা হৈতে পণ্ডিত না ছিল কোনজন॥
অথবা যে গ্রিক্ ভাষা পড়িয়াছ তুমি।
তাহাতেই ঈশ্বর বিরুদ্ধ দেখি আমি॥
ঘৃণার সহিত পরে গুড়াইয়া শুঁড়।
করি কহে মিত্র তুমি অতিশয়মূঢ়॥
বুদ্ধিমান হও আর রক্ষা কর ধন।
নরই করুক্ নর দোষাণুসন্ধান॥
যেহেতু তোমার শক্তি আছয়ে লিখিতে।
মনুষ্যের মূর্খপুত্রগণের মধ্যেতে॥
তাহাদের কলহে উৎসব অতিশয়।
কণ্টকস্বরূপ হিংসা ধনাপেক্ষা হয়॥
গ্রন্থকর্ত্তা আরো করে সহোদরে দোষী।
জ্ঞান হয় যুদ্ধে সম কুক্কুট সাহসী॥

Fable XI.

The Peacock, the Turkey, and the Goose.

In beauty, faults conspicuous grow:
The smallest speck is seen on snow.
As near a barn, by hunger led,
A Peacock with the Poultry fed;

একাদশ ইতিহাস।

ময়ূর ও পেরু এবং হংস সকল।

সৌন্দর্য্যেতে দোষচয় সুস্পষ্ট জন্মায়।
যেমত হিমেতে ক্ষুদ্রচিহ্ন দেখা যায়॥
গোলার নিকটে যথা ক্ষুধাত্তর হৈয়া।
এক শিখি চরে অন্য ক্ষুদ্রপক্ষি লৈয়া॥

All view'd him with an envious eye,
And mock'd his gaudy pageantry.
He, conscious of superior merit,
Contemns their base reviling spirit;
His state and dignity assumes,
And to the sun displays his plumes;
Which, like the heav'n's o'erarching skies,
Are spangled with a thousand eyes,
The circling rays, and varied light,
At once confound their dazzled sight:
On ev'ry tongue detraction burns,
And malice prompts their spleen by turns.
Mark, with what insolence and pride,
The creature takes his haughty stride,
The Turkey cries. Can spleen contain?
Sure never bird was half so vain!
But were intrinsic merit seen,
We Turkeys have the whiter skin.
From tongue to tongue they caught abuse;
And next was heard the hissing Goose.
What hideous legs! what filthy claws!
I scorn to censure little flaws;
Then what a horrid squalling throat!
Ev'n owls art frighted at the note.
True. Those are faults, the peacock cries;
My scream, my shanks you may despise:

ঈর্ষার ঈক্ষণে সেই পক্ষিরা দেখিল।
আর তার আড়ম্বরে ইঙ্গিত করিল॥
আপন মহান্‌গুণে জানিলেন তিনি।
নিজদোষে নীচনিন্দা করয়ে আপনি॥
শরীরের নিজভাবে মূর্ত্তি প্রকাশিল।
সূর্য্যপ্রতি স্বীয়পুচ্ছ বিস্তার করিল॥
গগণখিলান মত করিল বিস্তৃত।
পুচ্ছে কত চন্দ্র শতশত বিচিত্রিত॥
বর্ত্তুলকিরণ তুল্য বিচিত্র আভায়।
এককালে পক্ষিগণ দেখে মোহ যায়॥
তখন ভাবতে নিন্দা করিতে লাগিল।
আর আর কত দ্বেষ প্রকাশ করিল॥
চপলতাসহ শিখি নৃত্য করে পরে।
তদীক্ষণে পক্ষিগণ গর্ব্ব বোধ করে॥
পেরু কহে ঐরূপ হিংসা কিবা ধরে।
বস্তুত তদর্দ্ধ নহে যত গর্ব্ব করে॥
কিন্তু যদি গুপ্তগুণ হয় প্রকাশিত।
তবে পেরু আরো হয় শুক্লচর্ম্মাবৃত॥
সকলেই এইরূপ ভৎর্সনা করিল।
তারপরে ঐ হংস কহিতেলাগিল॥
কিরূপ নিন্দিতপদ প্রসারণ হেরি।
এই অতিঅল্পদোষে আমি ঘৃণা করি॥
অধিকন্তু কিবা স্বর অতিভয়ঙ্কর।
পেচক সভয় হয় শুনে সেই স্বর॥
এই দোষ সত্য বলি শিখি কহে বাণী।
ঘৃণা উপযুক্ত বটে পদ আর ধ্বনি॥

BOMBAY BRANCH

But such blind critics rail in vain :
What, overlook my radiant train !-
Know, did my legs (your scorn and sport)
The Turkey or the Goose support,
And did ye scream with harsher sound,
Those faults in you had ne'er been found
To all apparent beauties blind,
Each blemish strikes an envious mind.
Thus in assemblies have I seen
A nymph of brightest charms and mien,
Wake envy in each ugly face ;
And buzzing scandal fills the place.

অল্পদোষে অন্ধ করে মিছা অপমান।
নাহি দেখে সুশোভিতপুচ্ছের বিতান ॥
জ্ঞাত হও পদ নিন্দনীয় কি আমার।
পেকু আর হংস তাতে হয় সহকার ॥
স্বীয় স্বীয় রবে যদি ডাকি উচ্চস্বরে।
তবে কি সেসব দোষ গণ্য নাহি করে ॥
প্রকাশ্যলাবণ্যে হয় সকলেতে অন্ধ।
দ্বেষীমন তত্ত্ব করে দোষ অনুবন্ধ ॥
এক সভাস্থলে এইরূপ আমি হেরি।
অতিমনোহরানারী পরমাসুন্দরী ॥
কুরূপাদিগের হিংসা করে উদ্দীপন।
সবে সেই স্থান করে নিন্দায় পূরণ ॥

Fable XII.

Cudid, Hymen, and plutus.

As Cupid in Cythera's grove
Employ'd the lesser powers of love ;
Some shape the bow, or fit the string;
Some give the taper shaft its wing,
Or turn the polish'd quiver's mould,
Or head the darts with temper'd gold.
Amidst their toil and various care,
Thus Hymen, with assuming air,
Address'd the God. Thou purblind chit,
Of awkward and ill judging wit,

দ্বাদশ ইতিহাস।

কামদেব ও প্রজাপতি এবং কুবের।

কামদেব নাইথিরিয়সের উদ্যানে।
করিলেন ন্যূন নিজশক্তি নিয়োজনে ॥
কোনজন করিছে ধনুতে গুণার্পণ।
কোন কোন জন শর করিছে ক্ষেপণ ॥
অথবা কেহবা করে তূণ পরিস্কৃত।
তার অগ্র কেহ করে কনকমণ্ডিত ॥
দুঃখ আর পরিশ্রম দেখে সেইরূপে।
এই মত কহে প্রজাপতি নিজরূপে ॥
কন্দর্পে বালক বলি লাগিলকহিতে।
কদর্য্য কুবিবেচনা নাপার জানিতে ॥

If matches are not better made,
At once I must forswear my trade.
You send me such ill-coupled folks,
That 'tis a shame to sell them yokes.
They squabble for a pin, a feather,
And wonder how they came together.
The husband's sullen, dogged, shy,
The wife grows flippant in reply:
He loves command and due restrictin,
And she as well likes contradiction:
She never slavishly submits;
She'll have her will, or have her fits.
He this way tugs, she t'other draws;
The man grows jealous, and with cause.
Nothing can save him but divorce;
And here the wife complies of course.
When, says the boy, had I to do
With either your affairs or you?
I never idly spend my darts;
You trade in mercenary hearts.
For settlements the lawyer's feed;
Is my hand witness to the deed?
If they like cat and dog agree,
Go rail at Plutus, not at me.
Plutus appear'd, and said, 'Tis true;
In marriage gold is all their view;

স্ত্রীপুরুষে নহে যদি প্রণয় সম্বন্ধ।
দিব্য করি সেইক্ষণে ত্যজিব নির্ব্বন্ধ॥
অযোগ্যদম্পতী কর কি হেতু প্রেরণ।
লজ্জা হয় আমার করিতে নিবন্ধন॥
অতিতুচ্ছবিষয়ে কলহ করে যারা।
অদ্ভুতঘটনা ইহা বোধ করে তারা॥
পতি অতি অরসিক কথোপকথনে।
প্রচুরপ্রখরাপত্নী প্রত্যুত্তর দানে॥
উচিতশাসনে রাখে পতির বাসনা।
কলহ কুন্দল তাহা নাশুনে ললনা॥
আজ্ঞাকারীরূপে নারী স্বীকার নাপায়।
পতি তার স্বেচ্ছাচার মতে রত হয়॥
রমণী স্বামির নাহি মানে অনুরোধ।
আর তাহে পতি অতি হয়েন সক্রোধ॥
স্ত্রীত্যাগ ব্যতিত কিছুতে মুক্ত নয়।
সে বিষয়ে রমণির মতি অতিশয়॥
কাম কহে আমার কি স্বতন্ত্র ক্ষমতা।
তুমি কর্ত্তা নতুবা তোমার স্বহায়তা॥
ফলাফল প্রদানে নাহিক মম তীর।
কিন্তু স্বীয়মনে কর সে কর্ম্ম তোমার॥
জীবিকার ব্যবস্থা নির্ব্বন্ধ তব কাছে।
আমার স্বাক্ষর কিছু তাহাতে কি আছে॥
বিড়াল কুক্কুর ন্যায় যদি প্রেম হয়।
বিবাদ কুবের সহ মমসহ নয়॥
কুবের আসিয়া সত্য কহিল বচন।
বিবাহ নির্ব্বাহ সুদ্ধ ধনের কারণ॥

They seek not beauty, wit, or sense;
And love is seldom the pretence.
All offer incense at my shrine,
And I alone the bargain sign.
How can Belinda blame her fate?
She only ask'd a great estate.
Doris was rich enough, 'tis true;
Her lord must give her title too:
And ev'ry man, or rich or poor,
A fortune asks, asks no more.
Av'rice, whatever shape it bears,
Must still be coupled with its cares.

রূপ জ্ঞান বুদ্ধি তার তত্ত্ব নাহি লয়।
আর চাতুরিতে প্রেম কদাচ নাহয়॥
যজ্ঞরূপ জালে গৃহে মনুষ্যসকল।
বিবাহ নির্ব্বাহকর্ত্তা আমি কি কেবল॥
স্বীয়ভাগ্যে বেলেণ্ডা কাহেত্ত দোষ দিবে।
সে কেবল বহুধন প্রার্থনা করিবে॥
ডোরিস্ নামেতে নারী ধনবান ছিল।
বিশেষ উপাধি পতি নিকটে পাইল॥
কিবা ধনবান আর অথবা কি দুঃখী।
কিছুই প্রার্থনা নাই ধনাগমে সুখী॥
লোভ বর্ত্তমান থাকে যে যে অবস্থায়।
তথাপি লোভ বিষয়ে নিবিষ্ট করায়॥

Fable XIII.

The Tame Stag.

As a young Stag the thicket past,
The branches held his antlers fast;
A clown, who saw the captive hung,
Across the horns his halter flung.
Now safely hampers'd in the cord,
He bore the present to his lord.
His lord was plea'd; as was the clown,
When he was tipt with half-a-crown;
The Stag was brought before his wife;
The tender lady begg'd his life.
How sleek's the skin! how speck'd like ermine!
Sure never creature was so charming!

ত্রয়োদশ ইতিহাস।

কোন পালিতহরিণ।

কোন মৃগপাবক নিবিড় বনে যায়।
স্বীয়শৃঙ্গ বদ্ধ হৈল বৃক্ষের শাখায়॥
এক কৃষী ঐ বদ্ধমৃগকে দেখিল।
ফাঁসরজ্জু তার শৃঙ্গে নিক্ষেপ করিল॥
নিক্ষেপ মাত্রেতে মৃগ বদ্ধহয় তায়।
তাহার পালক কাছে সুখী লৈয়াযায়॥
কৃষির সন্তোষ মত প্রভুর হইল।
সেইক্ষণে অর্দ্ধমুদ্রা ঐ কৃষী পাইল॥
তাহার পত্নির কাছে হইলে আনীত।
তার প্রাণ রক্ষা হেতু হইল প্রার্থিত॥
কিরূপ কেমন চর্ম্ম বিচিত্র গঠন।
এরূপ সুন্দর জন্তু নাদেখি কখন॥

At first within the yard confin'd,
He flies and hides from all mankind;
Now bolder grown, with fix'd amaze,
And distant awe, presumes to gaze;
Munches the linen on the lines,
And on a hood or apron dines:
He steals my little master's bread,
Follows the servants to be fed:
Nearer and nearer now he stands,
To feel the praise of patting hands;
Examines ev'ry fist for meat,
And though repuls'd, disdains retreat:
Attacks again with levell'd horns;
And man, that was his terror, scorns.
Such is the country maiden's fright,
When first a red coat is in sight!
Behind the door she hides her face;
Next time at distance eyes the lace.
She now can all his terrors stand,
Nor from his squeeze withdraws her hand.
She plays familiar in his arms,
And every soldier hath his charms.
From tent to tent she spreads her flame;
For custom conquers fear and shame.

প্রথমত অঙ্গনেতে থাকিয়া বন্ধন।
মনুষ্যেরে দেখিলে করিত পলায়ন॥
অশেষ আশ্চর্য্য দেখি হইল সাহসী।
ভয় ছিল প্রথমত ক্রমেতে বিশ্বাসী॥
সীমামধ্যে গেলে বস্ত্র করিত চর্ব্বণ।
সাদরে বসনোপরি করিত ভক্ষণ॥
প্রভুদত্ত আহার করিয়া লুক্কায়িত।
রক্ষক ভক্ষার্থে পরে প্রদান করিত॥
মনুষ্যের কাছেকাছে করিত ভ্রমণ।
অভিলাষ গাত্রে হস্ত করিবে লেপন॥
সকলের কর দেখে আহার কারণে।
তাড়না করিলে তবু নাথাকে নির্জ্জনে॥
সিংহ পরাক্রম সম পরাক্রম ছিল।
মনুষ্যের ভয়প্রতি তাচ্ছিল্য করিল॥
নগরনাগরি হয় এইরূপ ভীত।
রক্তবস্ত্র পরিধান যখন দেখিত॥
দ্বারের পশ্চাতে মৃগ মুখ ফিরাইত।
সেভয় হইতে পরে থাকিত বিরত॥
পরে সে নরের ক্রোড়ে ক্রীড়ন করিত।
ভয় না করিত দেখে বসন লোহিত॥
তখন নির্ভয় হয় আলিঙ্গন কার্য্যে।
যোদ্ধৃগণ মুগ্ধ তাতে তাহার সৌন্দর্য্যে॥
প্রত্যেক শিবিরে হয় আনন্দবন্ধন।
ব্যবহারে লজ্জা ভয় জয় সে কারণ॥

চতুর্দ্দশ ইতিহাস।

পৃথিবিভ্রমণকারিবানর।

এক কপি রীতিনীতি শিক্ষার কারণে।
অন্যরাজ্য ভ্রমণেতে স্থিরকরে মনে॥
যেহেতু নরেরা করে দেশ পর্য্যটন্।
বিজ্ঞতা সচ্চরিত্রতা প্রাপণ কারণ॥
ইহা বলে চলে কপি হেয় পথশ্রমে।
দুরদৃষ্টে রক্ষা পায় নর বুদ্ধিক্রমে॥
এক দিন পথিমধ্যে ফাঁদ পাতা ছিল।
ফাঁদবদ্ধকপি লৈয়া নগরেতে গেল॥
দুরদৃষ্টক্রমেতে বিক্রয় করে তারে।
এক নারী রাখে লৈয়া স্বকীয় আগারে॥
ঐ বদ্ধকপি হয় প্রেমজন মত।
দিনেদিনে ক্রমে হয় অতি অনুগত॥
যে সময় হয় বেশভূষার আবশ্যক।
ক্রীড়া করে সে সময় বিদ্রূপ বোধক॥
বস্ত্র করে খণ্ডখণ্ড ব্যজন ভঞ্জন।
সেইরূপ করে এক পুরুষ যেমন॥
বানরের গুণ বুদ্ধি হৈয়া পরিচিত।
অত্যন্ত কুপরিহাসে হয় প্রহারিত॥
প্রশংসা পাইয়া কপি গর্ব্ব মনে ভাবে।
সভার উত্তম আমি এমন কে হবে॥
আর্‌ফির * মত তুচ্ছকর্ম্মে সত্বরতা।
প্রয়াস পাইলে হয় বানরে সভ্যতা॥
শৃঙ্খল করিল ভগ্ন বহু আকিঞ্চনে।
হইল উদ্যত পুণঃ কানন গমনে॥

* কোন যাতি বিশেষের নাম।

Fable XIV.

The Monkey who had seen the World.

A Monkey, to reform the times,
Resolved to visit foreign climes;
For men in distant regions roam
To bring politer manners home.
So forth he fares, all toil defies:
Misfortune serves to make us wise.
At length the treach'rous snare was laid,
Poor pug was caught, to town convey'd,
There sold. How envied was his doom,
Made captive in a lady's room!
Proud as a lover of his chains,
He day by day her favour gains.
Whene'er the duty of the day
The toilet calls; with mimic play
He twirls her knots, he cracks her fan,
Like any other Gentleman.
In visits too his parts and wit,
When jests grew dull, were sure to hit.
Proud with applause, he thought his mind
In ev'ry courtly art refin'd;
Like Orpheus burnt with public zeal,
To civilize the monkey weal:
So watch'd occasion, broke his chain,
And sought his native woods again.

The hairy sylvans round him press
Astonish'd at his strut and dress.
Some praise his sleeve; and others glote
Upon his rich embroider'd coat;
His dapper periwig commending,
With the black tail behind depending,
His powder'd back, above, bellow,
Like hoary frost, or fleecy snow;
But all with envy and desire,
His flutt'ring shoulder-knot admire.
Hear and improve! he pertly cries;
I come to make a nation wise.
Weigh your own words; support your place,
The next in rank to human race.
In cities long I pass'd my days,
Convers'd with men, and learnt their ways.
Their dress, their courtly manners see;
Reform your state and copy me.
Seek ye to thrive, in flatt'ry deal:
Your scorn, your hate, with that conceal,
Seem only to regard your friends,
But use them for your private ends.
Stint not to truth the flow of wit;
Be prompt to lie whene'er 'tis fit.
Bend all your force to spatter merit;
Scandal is conversation's spirit.

সে সময়ে লোমযুক্ত জ্ঞাতিবর্গ ঘেরে
পরিচ্ছদে চলনে অদ্ভুতজ্ঞানে হেরে ॥
অশেষবসন দেখে চিক্কন নির্ম্মিত।
তাহাতে জরির কর্ম্ম অতিপ্রশংসিত ॥
প্রশংসা করিল শিল্পকৃতপরচুলে।
আরো কৃষ্ণবর্ণ যুত শোভিত লাঙ্গুলে ॥
বিবিধসুগন্ধদ্রব্য দিয়াছিল গায়।
বোধ হয় হিমানির শুভ্রকণা প্রায় ॥
ইচ্ছা এই রূপ হয় এই হেতু হিংসা।
প্রশংসা করিল বলে করযে প্রশংসা ॥
শুন মম কথা বলি করে বাচালতা।
আসিয়াছি স্বজাতির নাশিতে মূঢ়তা ॥
স্বীয়বাক্য বিবেচনা রক্ষা কর স্থান।
মদীয় মর্য্যাদা প্রায় মনুষ্য সমান ॥
বহুরাজ্য ভ্রমণ করেছি বহুদিনে।
নরনীতি শিক্ষা হয় কথোপকথনে ॥
রাজসভা নীতিজ্ঞ হয়েছি অতিশয়।
মম মতে চল কর রীতি বিনিময় ॥
স্তব শিক্ষা কর যাতে হইবে বর্দ্ধিত।
ঘৃণা তোমাদের প্রতি হবে লুক্কাইত ॥
সমাদর কর নিজ বন্ধুজন প্রতি।
স্বীয় গুপ্তবঞ্চা সিদ্ধ হইবেক ইতি ॥
বুদ্ধি সাধ্য পরিত্যাগ কদাচ করনা।
উপযুক্ত হইলে বোধ কর প্রবঞ্চনা ॥
যত শক্তি থাকে তুমি গুণেরে নিন্দিবে।
গ্লানিরূপ বাক্য নিজশক্তি প্রকাশিবে ॥

Boldly to ev'ry thing attend,
সমগ্রবিষয়ে কর সাহস নিপুণ।
And men your talents shall commend.
নরেরা প্রশংসা তবে করিবেক গুণ ॥
I knew the graet. Obscive me right;
সত্যবাদী জান আমার মান্যজনে জানি।
So shall you grow like man polite.
তোমরা মনুষ্য মত হৈবে শিষ্ট জ্ঞানি ॥

He spoke and bow'd. With mutt'ring jaws
এইরূপ বিস্তর বলিল বিনয়েতে।
The wond'ring circle grinn'd applause,
কপিগণ প্রশংসিল মখের ভঙ্গিতে ॥
Now, warm with malice, envy, spite,
সেইক্ষণে হিংসা দ্বেষে প্রমত্ত হইল।
Their most obliging friends they bite;
কপিগণ পরস্পর বিরোধ করিল ॥
And fond to copy human ways,
নর রীতিনীতি শিক্ষা হেতু ইচ্ছা হৈল।
Practise new mischiefs all their days.
তদবধি নবনবদোষ অভ্যাসিল ॥

Thus the dull lad, too tall for school;
বিদ্যালয়যোগ্য নহে এরূপ তনয়।
With travel finishes the fool;
অকারণ ভ্রমে সেই বাতুলের ন্যায় ॥
Studious of ev'ry coxcomb's airs,
স্বেচ্ছাচারী রীতি নীতি অভিলাষ হয়।
He drinks, games, dresses, whores, and swears;
মদ্যপান আদি করে মিথ্যাকথা কয় ॥
O'erlooks with scorn all virtuous arts,
সৎকর্ম্ম বিষয়ে বোধ হয় মিথ্যায়।
For vice is fitted to his parts.
কুকর্ম্ম যেহেতু তাহার শুনহ নিশ্চয় ॥

Fable XV.

The Philosopher and the Pheasants.

পঞ্চদশ ইতিহাস।

কোন বহুদর্শী এবং বন্যকুক্কুট।

The Sage awak'd at early day,
একদিন প্রভাতে উঠিয়া বিজ্ঞবর।
Through the deep forest took his way:
গমন করিল মহারণ্যের ভিতর ॥
Drawn by the music of the groves,
কাননে মধুরশব্দে আকর্ষিল মন।
Along the winding gloom he roves.
হইয়া সে বিজ্ঞবর করয়ে ভ্রমণ ॥
From tree to tree, the warbling throats
তরুবরে সুস্বরে বিবিধ পক্ষিগণ।
Prolong the sweet alternate notes:
নানাস্বরে গান করে করিল শ্রবণ ॥

But where he past, he terror threw,
The song broke short, the warblers flew;
The thrushes chatter'd with affright,
And nightingales abhorr'd his sight;
All animals before him ran,
To shun the hateful sight of man.
Whence is this dread of ev'ry creature?
Fly they our figure or our nature?
As thus he walk'd, in musing thought,
His ear imperfect accents caught;
With cautious step he nearer drew,
By the thick shade conceal'd from view.
High on the branch a Pheasant stood,
Around her all her list'ning brood;
Proud of the blessings of her nest,
She thus a mother's care express'd:
No dangers here shall circumvnt,
Within the woods enjoy content.
Sooner the hawk or vulture trust,
Than man; of animals the worst:
In him ingratitude you find,
A vice peculiar to the kind.
The sheep, whose annual fleece is dy'd
To guard his health and serve his pride,
Forc'd from his fold and native plain,
Is in the cruel shambles slain.

মনুষ্য দেখিয়া সবে সভয় হইল।
গান ভঙ্গ দিয়া পক্ষিগণেরা উড়িল॥
ক্ষুদ্রপক্ষিগণ ভয়ে করে কলরব।
বুল্‌বুলাখ্য পক্ষি করে তুচ্ছ অনুভব॥
পশুচয় অগ্রহৈতে করে পলায়ন।
ঘৃণাযুক্ত মনুষ্যকে দিয়া বিসর্জ্জন॥
বন্যপশুসকলেতে এইরূপ কয়।
কোথাহৈতে কি হেতু মনেতে হয় ভয়॥
এরূপ বিবিক্ত ধীর করিছে ভ্রমণ।
অকস্মাৎ এক শব্দ করিল শ্রবণ॥
ধ্বনির নিকটে যায় অতিসাবধানে
কাননেতে আপনাকে রাখিয়া গোপনে॥
অরণ্য কুক্কুটী এক উচ্চবৃক্ষে বাস।
শ্রোতারূপে পক্ষিগণ আছে চারিপাশ॥
উচ্চস্থানে নীড় তাহে অতিঅহঙ্কৃত।
মাতৃস্নেহ বর্ণন সে করে এইমত॥
কখন বিপদ নাহি ঘটে এইস্থানে।
পরমসন্তোষে ভোগ করিত কাননে॥
শ্যেন শকুন হইতে বরঞ্চ বিশ্বাস।
অতিনীচনর হৈতে নাহয় আশ্বাস॥
মনুষ্যজাতির হয় কৃতঘ্নতাযুত।
এই দোষ মনষ্যের প্রতি বিশেষত॥
নানাবর্ণে বিচিত্রিত মেষলোম করি।
তাহা গাত্রে দিয়া নর হয় অহঙ্কারী॥
মেষগণ স্বস্বস্থান হৈয়া বহিষ্কৃত।
নির্দ্দয় হনন স্থানে প্রাণে হয় হত॥

The swarms, who with industrious skill,
His hives with wax and honey fill,
In vain whole summer days employ'd,
Their stores are sold, their race destroy'd,
What tribute from the goose is paid,
Does not her wing all science aid?
Does it not lovers' hearts explain,
And drudge to raise the merchant's gain?
What now rewards this general use?
He takes the quills, and eats the goose.
Man then avoid, detest his ways;
So safety shall prolong your days.
When services are thus acquitted,
Be sure we Pheasants must be spitted.

মক্ষিকারা মধুকরে কত পরিশ্রমে।
নরের সাহায্য কত করে মধু মোমে॥
বৃথাশ্রমে গ্রীষ্মেতে করয়ে সঞ্চয়।
নর প্রাণে মারে জ্ঞানে সঞ্চিত বিক্রয়॥
রাজহংস হৈতে কিবা পুরয়ে বাসনা।
লিখনে কি তার পাখা সাহায্য করেনা॥
পুস্তিকজনের গুপ্তকথা কি লিখেনা।
বণিকদিগের লভ্য হৈতে কি পারেনা॥
এই কর্ম্মে তাহারা কি পায় পুরস্কার।
নরেরা লেখনী পায় করে যে আহার॥
মনুষ্যকে ত্যাগ ঘৃণা কর তার রীতি।
এই সচ্ছন্দে তোমার হইবে উন্নতি॥
উপকার করিলে যে নহে উপকৃত।
কুক্কুট অবশ্য তাহে হইব ঘৃণিত॥

Fable XVI.

The Pin and the Needle.

A pin, who long had serv'd a beauty,
Proficient in the toilet's duty,
Had form'd her sleeve, confin'd her hair,
Or giv'n her knot a smarter air,
Now nearest to her heart was plac'd,
Now in her mantua's tails disgrac'd:
But could she partial fortune blame,
Who saw her lovers serv'd the same?

ষোড়শ ইতিহাস।

আল্‌পীন্ এবং সূচি।

এক আল্‌পীন্ ছিল কোন অবলার।
বেশভূষা বিষয়ে নৈপুণ্য ছিল যার॥
আস্তিনের কর্ম্মে উহা করে আবশ্যক।
কবরী বন্ধন ভাব ছিল প্রকাশক॥
কখন তাহার স্থিতি করে বক্ষস্থলে।
কভুবা ঘৃণিত হৈয়া জামার অঞ্চলে॥
তাহার ভাগ্যের নিন্দা নাহি করিবার।
প্রিয়জন নাহি করে এত উপকার॥

At length, from all her honours cast,
Through various turns of life she past;
Now glitter'd on a taylor's arm;
Now kept a beggar's infant warm;
Now, rang'd within a miser's coat,
Contributes to his yearly groat;
Now rais'd again from low approach,
She visits in the doctor's coach;
Here, there, by various fortune tost,
At last in Gresham hall was lost.
Charm'd with the wonders of the show'
On every side, above, below,
She now of this or that inquires,
What least was understood admires.
'Tis plain, each thing so struck her mind,
Her head's of virtuoso kind.
And pay what's this, and this, dear Sir?
A needle, says the interpreter.
She knew the name. And thus the fool
Address'd her as a taylor's tool.
A needle with that filthy stone,
Quite idle, all with rust o'ergown!
You better might employ your parts,
And aid the sempstress in her arts.
But tell me how the friendship grew
Between that paltry flint and you?

অবশেষে মানের লাঘব হৈল তারে।
ঘটিয়া অশেষরূপে সংসার ব্যাপারে॥
দরজির করেতে সদা পরে হয় স্থিতি।
আর শীত নিবারক দীনজন প্রতি॥
পরে কোন কৃপণের কুর্ত্তিতে থাকিয়া।
বার্ষিক ব্যয়ের দিল সাহায্য করিয়া॥
উচ্চপদ প্রাপ্ত হয় কিছুদিন পরে।
উঠিল সে ভিষকের শকট উপরে॥
ভাগ্যগুণে নানাস্থানে হইল নিক্ষিপ্ত।
গ্রেসাম * দালানে পরে হইল সে গুপ্ত॥
অপূর্ব্বদর্শনে তথা হৈল চমকিত।
কতমত অদ্ভুত দেখিয়া ইতস্তত॥
দ্রব্যের যাথার্থ বোধে আছিল ঈপ্সিত।
করিত প্রশংসা যাহা কিঞ্চিত বুঝিত॥
তাবৎ বস্তুতে লোভ হৈত তার মনে।
বিজ্ঞ ছিল নানাচিত্রবস্তু দরশনে॥
সূচি দেখে জিজ্ঞাসে কি বস্তু মহাশয়।
দ্বিভাষী কহিল তার নাম সূচি হয়॥
জ্ঞাত আছি বলে সেই কহে অহঙ্কারে।
ঐ সূচি শিল্পিদিগের উপকার করে॥
সেই সূচি কদর্য্যপ্রস্তর সহকারে।
সংলগ্ন হইয়া মলা হয় যে শরীরে॥
যদি তুমি নিজগুণ করিবে বিস্তার।
সূচিকর্ম্ম করিগির কর উপকার॥
তুচ্ছপ্রস্তরের সহ তোমার মিত্রতা।
কিরূপে হইল কিন্তু কহ সেই কথা॥

* কোন স্থানবিশেষের নাম।

Friend, says the needle, cease to blame,
I follow real worth and fame.
Know'st thou the loadstone's pow'r and art,
That virtue virtues can impart?
Of all his talents I partake,
Who then can such a friend forsake?
'Tis I direct the pilot's hand
To shun the rocks and treacherous sand:
By me the distant world is known,
And either India is our own.
Had I with milliners been bred,
What had I been? the guide of thread
And drudg'd as vulgar Needles do,
Of no more consequence than you.

সূচি কহে ক্ষম মিত্র কর নাহে দোষী।
সুখ্যাতি গ্রহণে অতি হই অভিলাষী॥
অয়স্কান্ত প্রস্তরের শক্তিগুণ যত।
কে জানে সেগুণ নিজগুণে প্রকাশিত॥
তাহার সমগুণ মন অধিকারে।
ঈদৃশ মিত্রকে কেবা পরিত্যাগ করে॥
আমি হই বৃহন্নৌকা পথের দর্শক।
চোরাবালি চড়া হৈতে আমি সে রক্ষক॥
আমা হৈতে দূরদেশ করয়ে গোচর।
এই যে ভারতবর্ষ দেখহ আমার॥
সূচিকর্ম্মকারী যদি পোক্টা হইতোম।
সূত্রের চালন পথ সদা দেখাইতাম॥
কদর্য্য সূচির ন্যায় ক্ষুদ্রকর্ম্মে রত।
তোমার অপেক্ষা বহুফল নাহইত॥

Fable XVII.

The Shepherd's Dog and the Wolf.

A Wolf with hunger fierce and bold,
Ravag'd the plains, and thinn'd the fold:
Deep in the wood secure he lay,
The thefts of night regal'd the day.
In vain the shepherd's wakeful care
Had spread the toils, and watch'd the snare:
In vain the dog pursu'd his pace,
The fleeter robber mock'd the chase.
As Lightfoot rang'd the forest round,
By chance his foe's retreat he found.

সপ্তদশ ইতিহাস।

মেষপালের কুক্কুর এবং বৃক।

এক বৃক ক্ষুধাতুর অতিভয়ানক।
দেশ নাশ করে মেষগণের ভক্ষক॥
নিরাপদে মহারণ্যমাঝে করে বাস।
রাত্রির শিকার দিনে নাহিক আয়াস॥
ঐ মেষপালক জাগিত অনর্থক।
বহুশ্রমে ছিল পাশরজ্জুর রক্ষক॥
শিকারিকুক্কুর তার পিছে যায় বৃথা।
হয় করে সত্বরগমনে সতর্কতা॥
ঐ দ্রুতগামী কভু কাননে ভ্রমিতে।
আপন বৈরির গৃহ পাইল দেখিতে॥

Let us awhile the war suspend,
And reason as from friend to friend.
A truc; replies the wolf. 'Tis done.
The dog the parley thus begun.
How can that strong intrepid mind
Attack a weak defenceless kind?
Those jaws should prey on nobler food,
And drink the boar's and lion's blood;
Great souls with generous pity melt,
Which coward tyrants never felt.
How harmless is our fleecy care!
Be brave, and let thy mercy spare.
Friend, says the Wolf, the matter weigh:
Nature design'd us beasts of prey;
As such, when hunger finds a treat,
'Tis necessary Wolves should eat.
If mindful of the bleating weal,
Thy bosom burn with real zeal;
Hence, and thy tyrant lord beseech:
To him repeat the moving speech:
A Wolf eats sheep but now and then,
Ten thousands are devour'd by men.
An open foe may prove a curse,
But a pretended friend is worse.

কিছুদিন স্থির হয় মন্ত্রণা করিল।
মিত্রসহ বন্ধুবৎ কর্ম্ম আচরিল॥
তদ্রূপ হইল পরে প্রবৃত্তি বৃকের।
এইরূপ মিষ্টালাপ করিল কুক্কুর॥
কিপ্রকারে করিবে তব নির্ভয়মন।
নিরাশ্রয় ক্ষীণ জাতি প্রতি আক্রমণ॥
ঐ মুখে উচিত হয় পতন প্রধান।
সিংহ আর বরাহ দেহের রক্তপান॥
মহানজনের মন দয়াযুত হয়।
কদাপি নাজানে তাহা যে জন সভয়॥
পশুজাতি মধ্যে হই অতিদোষহীন।
আমাদিগে রক্ষা কর হইয়া স্বাধীন॥
বৃক কহে মিত্র ইহা হউক্ বিবেচিত।
আমরা শিকারী হই প্রকৃতিবশত॥
সেইহেতু ক্ষুধাকালে দ্রব্যের আহার।
তাহার ভক্ষণ করা উচিত বৃকের॥
যদ্যপি মানস হয় মেষ সুখোদয়।
যদি হে তোমার দয়া তার প্রতি হয়॥
প্রভুকে বলহে তুমি করিয়া বিনয়।
পুনঃ পুনঃ স্তুতি করসহ অনুনয়॥
কদাচিৎ বৃক মেষ করয়ে ভক্ষণ।
কিন্তু মনুষ্যেরা করে সহস্র হনন॥
প্রকাশে শত্রুতা করি সেই দোষী হয়।
কাল্পনিকমিত্র হৈতে অতিমন্দ হয়॥

Fable XVIII.

The Painter who pleased Nobody and every Body.

Lest man suspect your tale untrue,
Keep probability in view.

The trav'ller leaping o'er those bounds,
The credit of his book confounds.

Who with his tongue hath armies routed,
Makes ev'n his real courage doubted:

But flatt'ry never seems absurd;
The flatter'd always take your word:

Impossibilities seem just;
They take the strongest praise on trust.

Hyperboles, tho' ne'er so great,
Will still come short of self-conceit.

So very like a Painter drew,
That ev'ry eye the picture knew;

He hit complexion, feature, air,
So just, the life itself was there.

No flatt'ry with his colours laid,
To bloom restor'd the faded maid:

He gave each muscle all its strength;
The mouth, the chin, the mose's length.

His honest pencil touch'd with truth,
And mark'd the date of age and youth.

He lost his friends, his practice fail'd:
Truth should not always be reveal'd:

অষ্টাদশ ইতিহাস।

কোন চিত্রকর কাহাকে তুষ্ট করেনাই কিন্তু সকলকেই তুষ্ট করিয়াছিল।

তোমার রচনা যদি হইবে প্রত্যয়।
এরূপ বর্ণিবে যাহা অসম্ভব নয়॥

কোনজন উৎকটবর্ণন করে ছিল।
তাহার গ্রন্থেতে সবে সন্দেহ করিল॥

সে বর্ণনে সৈন্যসব ছিন্নভিন্ন হয়।
তাহার যথার্থশক্তি প্রতিও সংশয়॥

স্তুতিবাদ কদাপি নিষ্ফল নাহি হয়।
স্তাবকজনেরা তাহা মান্যতায় কয়॥

অসম্ভবে সম্ভব তাহারা করে জ্ঞান।
প্রশংসাকে বোধ করে সত্যের সমান॥

বাহুল্যবর্ণন যদি বহুদোষ নয়।
তথাপি আপন গর্ব্বখর্ব্বকারী হয়॥

এইরূপ কোন চিত্রকর চিত্র করে।
সেইচিত্র বিচিত্র বোধেতে সবে হেরে॥

অবয়ব ভাব বর্ণনা ছিল ব্যত্যয়।
এরূপ চিত্রিত যেন জীবিতের ন্যায়॥

যেরূপ তাহার বর্ণ করে ছিল তাই।
অবয়ব অবস্থার কিছু ভেদ নাই॥

সেই প্রতিমূর্ত্তি অতিবলবতী ছিল।
চিবুক নাসিকা মুখ যথার্থ করিল॥

নিরপেক্ষ্যলেখনীতে কিবা লিখে ছিল।
তাহাতে যৌবনভাব নির্ণয় হইল॥

পরে চিত্রকর বন্ধু বাণিজ্য বিহীন।
সত্যতাপ্রকাশ নাহি থাকে চিরদিন॥

In dusty piles his pictures lay,
For no one sent the second pay.
Two bustos, fraught with every grace,
A Venus' and Apollo's face,
He placed in view : resolv'd to please,
Whoever sat, he drew from these;
From these corrected ev'ry feature,
And spirited each awkward creature.
All things were set; the hour was come,
His pallet ready o'er his thumb.
My lord appear'd : and seated right
In proper attitue and light,
The painter look'd, he sketch'd the piece,
Then dipt his pencil, talk'd of Greece,
Of Titian's tints, of Guido's air;
Those eyes, my Lord, the spirit there
Might well a Raphael's hand require,
To give them all the native fire;
The features fraught with sense and wit,
You'll grant are very hard to hit;
But yet with patience you shall view
As much as paint and art can do.
Observe the work. My Lord reply'd,
'Till now I thought my mouth was wide;
Besides, my nose is somewhat long;
Dear Sir, for me, 'tis far too young

অযতনে সেই ছবি ধূলায় ধূসর।
যেহেতু কেহই নাহি যায় পুনর্ব্বার॥
দই ছবি করেছিল অতিশোভাকর।
সাক্ষাত প্রাকৃত যেন রতি পঞ্চশর॥
সবার সন্তোষ হেতু সম্মুখে রাখিত।
সেরূপ করিত যারা লেখাতে আসিত॥
অন্য ছবি উহা দেখে হইত শোধন।
আর নব্যচিত্রকর উৎসাহবর্দ্ধন॥
অবস্থার প্রকাশক বর্ণ নিয়োজিত।
রঙ্গধার সহিত সে হইল প্রস্তুত॥
কোন প্রভু আসি অগ্রে বসিল সেখানে।
হির ভাবি সঠান সহ আনন্দিতমনে॥
পরে চিত্রকর চিত্র করিতেলাগিল।
রঙ্গে তুলি ডুবাইয়া গল্প আরম্ভিল॥
টাইটিনের বর্ণ আর গাইডোর্ আকার।
চক্ষুদ্বারা বোধ যেন জীবিত আত্মার॥
রেফিয়েল্ হস্ত হেতা প্রয়োজন করে।
তাহাদের স্বর্গজ্যোতি স্বভাবত করে॥
বুদ্ধিজ্ঞান আছে উহা দেখে বোধ হৈল।
সে দুরূহ লক্ষ করা এরূপ কহিল॥
তথাপি আপনি স্থির হইয়া দেখিবে।
চিত্রকরের যেপর্য্যন্ত অন্ত তাহা পাবে॥
প্রভু কহিল ইহা দেখুন আপনি।
ইহাহইতে মম মুখ পরিসর মানি॥
নাসিকা আমার দীর্ঘ ওহে চিত্রকর।
এই ছবি জ্ঞান হয় যুবার আকার॥

Oh! pardon me, the artist cry'd;
In this, we painters must decide.
The piece ev'n common eyes must strike,
I warrant it extremely like.
My Lord examin'd it anew;
No looking-glass seem'd half so true.
A lady came, with borrow'd grace,
He from his Venus form'd her face.
Her lover prais'd the painter's art;
So like the picture in his heart!
To ev'ry age some charm he lent;
Ev'n beauties were almost content.
Through all the town his art they prais'd,
His custom grew, his price was rais'd.
Had he the real likeness shown,
Would any man the picture own?
But when thus happily he wrought,
Each found the likeness in his thought.

চিত্রকর কহে ক্ষমা কর মহাশয়।
এইরূপ মমকর্ম্ম যে নির্ব্বাহ হয়॥
সবার নয়ন ইথে হবে আহ্লাদিত।
ইহাই সাদৃশ্য হয় কহি অকল্পিত॥
প্রভু কহে ইহা হয় অতিচমৎকার।
দর্পণে নাদেখি কভু অর্দ্ধাংশ ইহার॥
তৎকালে আইল এক সুবেশা রমণী।
রতিমত অবয়ব লিখিল তখনি॥
তার প্রিয় ইহা দেখে তাহে প্রশংসিল।
প্রিয়ার ছবিতে হৃদে সন্তুষ্ট হইল॥
ছবিতে রূপের কিছু বাহুল্য করিত।
সুন্দরিনারীরাও তাহে ছিল আহ্লাদিত॥
নগরবাসির কাছে হইল সুখ্যাতি।
বাণিজ্যের বৃদ্ধি হৈল মূল্যের উন্নতি॥
যদ্যপি সে অবিকল আকৃতি লিখিত।
তবে কি লোকের কাছে প্রশংসা পাইত॥
সন্তুষ্টমানসে যাহা যখন লিখিত।
সকলের মনে রূপ উদয় হইত॥

Fable XIX.

The Lion and the Cub.

How fond are men of rule and place,
Who court it from the mean and base!
These cannot bear an equal nigh,
But from superior merit fly.

ঊনবিংশতি ইতিহাস।

সিংহ এবং তাহার শাবক।

কিরূপ নিয়ম ধারা বাঞ্ছা করে নরে।
চাহে যারা ক্ষুদ্র হৈতে উপার্জ্জন করে॥
হারানা থাকিতেপারে সম সহকারে।
কিন্তু গুণিজন হৈতে পলায়ন করে॥

They love the cellar's vulgar joke,
And lose their hours in ale and smoke;
There o'er some petty club preside!
So poor, so paltry is their pride!
Nay, ev'n with fools whole nights will sit,
In hopes to be supreme in wit.
If these can read, to these I write,
To set their worth in truest light.
A Lion cub, of sordid mind,
Avoided all the lion kind;
Fond of applause, he sought the feasts
Of vulgar and ignoble beasts;
With asses all his time he spent,
Their club's perpetual president.
He caught their manners, looks, and airs;
An ass in every thing, but ears:
If e'er his highness meant a joke,
They grinn'd applause before he spoke;
But at each word, what shouts of praise!
Good gods! how natural he brays!
Elate with flatt'ry and conceit,
He seeks his royal sire's retreat;
Forward, and fond to show his parts,
His highness brays; the Lion starts.
Puppy, that curs'd vociferation
Betrays thy life and conversation:

নীচপরিহাস তারা ভাল বোধ করে।
মদ্য আর ধূম পানে বৃথা কাল হরে॥
নীচসভা মধ্যে তারা সভাপতি হয়।
ইহাতে তাহারা করে নিজতনু ব্যয়॥
অথবা সমস্তনিশা ক্ষিপ্ত সহবাস।
ইহাতে যে বিজ্ঞ বলে করে অভিলাষ॥
এই গ্রন্থ আবশ্যক পঠনীয় তাঁর।
ইথে আছে মনুষ্যের রীতি নীতি সার॥
সিংহের শাবক এক হয়ে ক্ষুদ্রাশয়।
পরিত্যাগ করে স্বীয়জাতিসমুদয়॥
প্রশংসা প্রাপণে অতি হৈয়া সচেষ্টিত।
সহবাসে তুষ্ট ক্ষুদ্রপশুর সহিত॥
গর্দ্দভ নিকটে কাল ক্ষেপণ করিল।
বহুকাল সে সভার সভাপতি হৈল॥
সেই ভাব রীতি শিক্ষা হৈল সেই বর্ণ।
সমগ্র গর্দ্দবাকার কিন্তু নহে কর্ণ॥
যদি কভু পরিহাসে হইত বাঞ্ছিত।
কথা না বলিতে তারা প্রশংসা করিত॥
প্রত্যেককথায় তারা করিত গৌরব।
রব শুনে বলে কিবা অবিকল রব॥
নীচের স্তবেতে হর্ষ হইয়া গর্বিত।
আপনপিতার কাছে হয় উপস্থিত॥
অগ্রসর হৈয়া নিজগুণ প্রকাশিল।
গর্দ্দভরবেতে সিংহ চমকিত হৈল॥
ওহে মূঢ় কহ কোথা শিক্ষা এ কুরব।
কার মত বাক্য রীতি পাইয়াছ সব॥

Coxcombs, an ever noisy race,
Are trumpets of their own disgrace.
Why so severe the Cub replies;
Our senate always held me wise.
How weak is pride! returns the Sire;
All fools are vain, when fools admire!
But know, what stupid asses prize,
Lions, and noble beasts despise.

Fable XX.

The old Hen and the Cock.

Restrain your child; you'll soon believe
The text which says, we sprung from Eve.
As an old Hen led forth her train,
And seem'd to peck to shew the grain;
She rak'd the chaff, she scratch'd the ground,
And glean'd the spacious yard around.
A giddy chick, to try her wings,
On the well's narrow margin springs'
And prone she drops. The mother's breast,
All day with sorrow was possess'd.
A Cock she met; her son she knew;
And in her heart affection grew.
My son, says she, I grant your years
Have reach'd beyond a mother's cares.

স্বেচ্ছাচারী হয় সদা কলহ কারক।
ভেরীরূপ হয় নিজদোষের ঘোষক॥
পরে কহে কেন পিতা রাগান্বিতমতি।
বিজ্ঞ বলে মান্য করে হই সভাপতি॥
গর্ব্ব অতিক্ষুদ্রবস্তু পিতা তার কয়।
মূর্খেরা গর্ব্বিত হয় মূর্খ প্রশংসায়॥
জ্ঞাত হও করে যে প্রশংসা মূর্খস্বরে।
মৃগেন্দ্রপ্রভৃতি তাহা হেয় বোধ করে॥

বিংশতি ইতিহাস।

কুক্কুটী এবং কুক্কুট।

তনয়ে তাড়নে রাখ তবে হৈবে জ্ঞাত।
নীতিশাস্ত্রে লিখে ইহা প্রকৃতিসৃজিত॥
এক জরাকুক্কুটীশাবক সহ ফিরে।
যেরূপে আহার করে দেখায় সুতেরে॥
তৃণ আহরণ করে মৃত্তিকা চালন।
অঙ্গনের চারিদিগে করে বিচরণ॥
চপলশাবক এক পরীক্ষা কারণ।
কূপের উপরি ভাবে করে উড্ডয়ন॥
তথায় পতিত দেখি মাতৃমনে ব্যথা।
নিশ্চিলদিবস মাতা রহে দুঃখযুতা॥
ঐ শাবকের মাতা অন্য সুত জেনে।
তোষিল তনয়ে অতিস্নেহ করি মনে॥
সুতে কহে হৈল তব বয়শ এখন।
অপেক্ষা নাহিক আর জননি পালন॥

I see you vig'rous, strong, and bold;
I hear with joy your triumphs told;
'Tis not from Cocks thy fate I dread;
But let thy ever wary tread
Avoid you well; that fatal place
Is sure perdition to our race.
Print this my counsel on thy breast;
To the just gods I leave the rest.
He thank'd her care; yet day by day
His bosom burn'd to disobey;
And ev'ry time the well he saw,
Scorn'd in his heart the foolish law:
Near and more near each day he drew,
And long'd to try the dangr'ous view.
Why was this idle charge? he cries
Let courage famale fears despise.
Or did she doubt my heart was brave,
And therefore this injunction gave?
Or does her harvest store the place,
A treasure for her younger race,
And would she thus my search prevent?
I stand resolv'd, and dare th' event.
Thus said. He mounts the margin's round,
And pries into the depth profound.
He stretch'd his neck, and from below
With stretching neck, advanc'd a foe;

যেহেতু দেখিছে তব সাহসসবল।
হর্ষেতে শ্রবণ করি তোমার মঙ্গল॥
কুক্কুট হইতে তব মৃত্যু ভয় নাই।
চঞ্চলস্বভাবে তব সদা ভয় পাই॥
ঐ ভায়ানককূপ কর বিসর্জন।
সে স্থান গমনে জান নিশ্চয় মরণ॥
এই পরামর্শ মম মনে স্থির কর।
ইতরবিপদে রাখি ঈশ্বর নির্ভর॥
ধন্যবাদ করে মাতৃকৃতসাবধানে।
অবাধ্যতা দীপ্ত হয় তবু তার মনে॥
প্রত্যহ ভ্রমণে ঐ কূপ নিরীক্ষণে।
প্রবোধবচন হেয় করে নিজমনে॥
প্রতিদিন ক্রমে যায় কূপসন্নিধানে।
ঐ সাংঘাতিককূপ সযত্ন ঈক্ষণে॥
কিহেতু নিরর্থ আজ্ঞা ইহাতে কি ভয়।
স্ত্রীলোকের শঙ্কা হেয় সাহসির হয়॥
অথবা সাহসী দেখে কি সংশয় করে।
সেই হেতু এই আজ্ঞা করিল আমারে॥
অথবা আহার্য্য আছে কূপেতে সঞ্চয়।
উহা বুঝি যুবশাবকের ধন হয়॥
নিবারণ হেতু বুঝি তদনুসন্ধান।
প্রতিজ্ঞাপূর্ব্বক করি সাহস সংস্থান॥
ইহা বলি উত্তীর্ণ হইল কূপতীর।
তথায় থাকিয়া দেখে বড়ই গভীর॥
ফুল্লরোমাশির হৈয়া নিম্নে প্রতি কৃতি।
দেখিল আগত যেন বিপক্ষ আকৃতি॥

With wrath his ruffled plumes he rears,
The foe with ruffled plumes appears:
Threat answer'd threat, his fury grew;
Headlong to meet the war he flew;
But when the wat'ry death he found,
He thus lamented as he drown'd.
I ne'er had been in this condition,
But for my mother's prohibition.

রাগে নিজকলেবর যেরূপ হইল।
সেইরূপ অবস্থায় রিপুকে দেখিল॥
ভয়প্রদর্শনে হয় তদ্রূপ রাগত।
উত্তমাঙ্গ অধ করে সমরে পতিত॥
সলিলে পতিত হৈয়া মরণ সময়ে।
এইরূপ কহে সেই আক্ষেপ করিয়ে॥
এরূপ বিপদ কভু নাহৈত ঘটন।
ইহার কারণ মুক্ত জননি বারণ॥

Fable XXI.

The Rat-Catcher and Cats.

The rats by night such mischief did,
Betty was every morning chid:
They undermin'd whole sides of bacon,
Her cheese was sapp'd her tarts, were taken.
Her pasties, fenc'd with thickest paste,
Were all demolish'd and laid waste.
She curs'd the cat for want of duty,
Who left her foes a constant booty.
An Engineer, of noted skill,
Engag'd to stop the growing ill.
From room to room he now surveys
Their haunts, their works, their secret ways;
Finds where they 'scape an ambuscade,
And whence the nightly sally's made.

একবিংশতি ইতিহাস।

ইন্দুরবন্ধকারক এবং বিড়াল।

মূষাগণ নিশিযোগে উপদ্রব করে।
বেটিনাম্নী স্ত্রীদ্রব্য প্রতিদিন হরে॥
কোন মাংস ইতস্তত করিত প্রোথিত।
পনির হরণ করে আচার সহিত॥
অতিসাবধানে যাহা রাখে যত্ন করে।
মূষা আসি সেসকলখাদ্য ক্ষতি করে॥
অকর্ম্মণ্য বোধে করে মার্জ্জার ভৎর্সনা
এইরূপ অপকার যেহেত্ত ধরেনা॥
মূষিকবিদ্যায় খ্যাত এক শিল্পী ছিল।
তাহাকে ইহাতে পরে নিযুক্ত করিল॥
শিল্পী আসি প্রতি ঘরে করিল সন্ধান।
মূষিকের গতায়াত গোপনীয়স্থান॥
পলায়নপথ তার হইল দর্শিত।
যেখানে আছয়ে গর্ত্ত যামিনী নির্ম্মিত॥

An envious Cat, from place to place,
Unseen, attends his silent pace:
She saw that, if his trade went on,
The purring race must be undone;
So, secretly removes his baits,
And ev'ry stratagem defeats.
Again he sets the poison'd toils,
And Puss again the labour foils.
What foe (to frustrate my designs)
My schemes thus nightly counter-mines?
Incens'd, he cries, this very hour
The wretch shall bleed beneath my power.
So said, a pond'rous trap he brought;
And in the fact poor Puss was caught.
Smuggler, says he, thou shalt be made
A victim to our loss of trade.
The captive Cat, with piteous mews,
For pardon, life, and freedom sues.
A sister of the science spare;
One int'rest is our common care.
What insolence! the man reply'd;
Shall Cats with us the game divide?
Were all your interloping band
Extinguish'd, or expell'd the land,
We Rat-catchers might raise our fees,
Sole guardians of a nation's cheese!

এক দ্বেষী হিংসক মার্জ্জার স্থানেস্থানে।
মূষিকঘাতক ধিরে চলিল গোপনে ॥
সে ভাবিল এই কল হইলে সার্থক।
মার্জ্জার জাতীয়কর্ম্ম হৈবে নিরর্থক ॥
গোপনে আসিয়া কল করিল বিকল।
কৌশল যতেক ছিল হইল বিফল ॥
বিষকপফাঁদ সেই পুনশ্চ পাতিল।
বিড়াল যাইয়া বিদ্যা বিফলা করিল ॥
কিরূপে কোথায় হৈতে আসি কোন অরি।
গোপনে গমন করে কল ভঙ্গ করি ॥
কলকর্ত্তা কহে পরে হয়ে রোষান্বিত।
ঐ দুষ্ট আমার শক্তিতে হৈবে হত ॥
ইহাই কহিয়া পাশ করিল বিস্তৃত।
দুঃখি আখুভুক তাহে হইলেন ধৃত ॥
কলকর্ত্তা কহে তোরে এরূপ করিব।
ব্যবসায় বৃদ্ধি হেতু বলিদান দিব ॥
ধৃতওত ধ্বনি করে করুণাজনক।
প্রার্থনা বিপদ হৈতে হইবে রক্ষক ॥
রক্ষা কর আমি হই তোমার সমান।
একলভ্যে উভয়ের তুল্য সমাধান ॥
সেই শিল্পী কহে একি দেখি অহঙ্কৃত।
লভ্য কি বিভাগ হৈবে বিড়ালসহিত ॥
যদ্যপি অনধিকারী বদ্ধ হৈয়া দলে।
স্থিতি নাকরিতে এই ভুবনমণ্ডলে ॥
মূষিকহন্তার তবে বাড়িত বেতন।
ইহা করিতাম মাত্র পনির রক্ষণ ॥

A Cat, who saw the li fted knife,
Thus spoke, and sav'd her sister's life.

In ev'ry age and clime we see,
Two of a trade can ne'er agree.
Each hates his neighbour for encroaching;
'Squire atigmatizes 'squire for poaching;
Beauties with beauties are in arms,
And scandal pelts each others' charms:
Kings too their neighbour kings dethrone,
In hope to make the world their own.
But let us limit our desires;
Not war like beauties, kings, and 'squires!
For though we both one prey pursue,
There's game enough of us and you.

উত্থিতছুরিকা দেখে কহিছে মার্জ্জার।
এরূপ কহিল যাতে রক্ষা হয় তার॥

দেখি আমি সর্ব্বদেশে সকলসময়।
তুল্য ব্যবসায়িতে কভু ঐক্য নাহি হয়॥
প্রতিবাসি প্রতিবাসি হেয় অভিলাষী।
মান্যগণ হরণে দোষে মান্য করে দোষী॥
রূপসী সহিত বাদ করয়ে রূপসী।
রূপেতে কুরূপ করে কলঙ্ক প্রকাশি॥
ভূপতির বৈরি হয় আসন্নভূপতি।
উভয় মানস আমি হই প্রথ্বীপতি॥
নিজনিজ আশয়ের কর সীমাবদ্ধ।
সুন্দরী আর রাজা মত নহে যেন যুদ্ধ॥
একব্যবসায়ী হই আমরা যদ্যপি।
বহুলভ্য উভয়ের হইবে তথাপি॥

Fable XXII.

A Goat without a Beard.

'Tis certain, that the modish passions
Descend among the crowd, like fashions.
Excuse me then, if pride, conceit,
(The manners of the fair and great,)
I give to monkeys, asses, dogs,
Fleas owls, goats, butterflies, and hogs.
I say that these are proud. What then?
I never said, they equal men.

দ্বাবিংশতি ইতিহাস।

শ্মশ্রুরহিতছাগ।

ইহা নির্দ্ধারিত আছে শরীর যে ধরে।
রীতিমত রিপুগণ তাহে বাস করে॥
অহঙ্কার মৎসর দোষেতে ক্ষম ভবে।
সুন্দরির আর শ্রেষ্ঠে এ রীতি সম্ভবে॥
বানর কুক্কুর খর শূকর প্রভৃতি।
মক্ষিকা পেচক ছাগ আর প্রজাপতি॥
ইহারা কি গর্ব্ব করে জিজ্ঞাসি তোমায়।
আমি কহি কদাপি মনুষ্য তুল্য নয়॥

A Goat (as vain as Goat can be)
Affected singularity.
When'er a thymy bank he found,
He roll'd upon the fragrant ground;
And then with fond attention stood,
Fix'd o'er his image in the flood.
I hate my frowzy beard, he cries;
My youth is lost in this disguise.
Did not the females know my vigour,
Well might they loath this rev'rend figure.
Resolv'd to smooth his shaggy face,
He sought the barber of the place.
A flippant monkey, spruce and smart,
Hard by, profess'd the dapper art:
His pole with pewter basons hung,
Black rotten teeth in order strung,
Rang'd cups that in the window stood,
Lin'd with red rags, to look like blood,
Did well his threefold trade explain,
Who shav'd, drew teeth, and breath'd a vein.
The Goat he welcomes with an air,
And seats him in his wooden chair:
Mouth, nose, and cheek, the lather hides;
Light, smooth, and swift, the lather glides.
I hope your custom, Sir, says Pug
Sure never face was half so smug!

অহঙ্কারী এক ছাগ এরূপ হইল।
আশ্চর্য্য সে দেখাইতে ছলনা করিল ॥
যখন সে ছাগ এক উদ্যানে যাইল।
সুগন্ধিসংযুতস্থানে লুণ্ঠিত হইল ॥
ইচ্ছাবশে পুনর্ব্বার তখনি উঠিল।
নিজরূপ সলিলেতে আপনি দেখিল ॥
শুক্লশ্মশ্রু দেখে খেদ করিয়া ডাকিল।
এইরূপ বেশ মম যৌবন নাশিল ॥
ছাগীগণ মম বল যদি নাজানিত।
তবে এই মান্যাবস্থা তাচ্ছিল্য করিত ॥
পরে শ্মশ্রু মুণ্ডনেতে নির্ণয় করিল।
সন্ধান করিল তথা নাপিত যে ছিল ॥
সুবেশী সুবুদ্ধি কপি তথায় যে ছিল।
অতি আকুঞ্চনে যেই চাতুরি শিক্ষিল ॥
নাপিতের সীসাপাত্র দণ্ড যে লোলিত।
কৃষ্ণবর্ণভগ্নদন্ত শ্রেণীতে গুথিত ॥
শ্রেণীবদ্ধপাত্রসব গবাক্ষে থাকিত।
রক্তবাসে রেখাযুত দর্শন লোহিত ॥
এইরূপ ব্যবসায় ছিল তার তিন।
ক্ষুরিকর্ম্ম দন্ত তোলা লোহিত মোক্ষণ ॥
ছাগ পায়ে হর্ষ হৈয়া সম্মান করিল।
ছাগেরে বসিতে কপি কাষ্ঠাসন দিল ॥
গালে নাকে মুখে তার মাখিয়া সাবান্।
সহজে সত্বর হৈয়া ক্ষুরে দিল টান্ ॥
কপি কহে এবিলম্বে করিহে ত্বরসা।
এরূপ সুন্দর মুখ নাহয় সহসা ॥

The Goat, impatient for applause,
Swift to the neighbouring hill withdraws;
The shaggy people grinn'd and star'd.
Heighday! what's here? without a beard!
Say, brother, whence the dire disgrace?
What envious hand hath robb'd your face?
When thus the fop, with smiles of scorn,
Are beards by civil nations worn?
Ev'n Muscovites have mow'd their chins.
Shall we, like formal capuchins,
Stubborn in pride, retain the mode,
And bear about the hairy load?
Whene'er we through the village stray,
Are we not mock'd along the way;
Insulted with loud shouts of scorn,
By boys our beards disgrac'd and torn?
Were you no more with Goats to dwell,
Brother, I grant you reason well,
Replies a bearded chief. Beside,
If boys can mortify the pride,
How wilt thou stand the ridicule
Of our whole flock? affected fool!

প্রশংসা গ্রহণে ছাগ চঞ্চল হইয়া।
নিকটে পর্ব্বত তাহে শীঘ্র উঠে গিয়া॥
শ্মশ্রুধারিছাগগণ অদ্ভুত দেখিল।
কেন হে অশ্মশ্রু দেখি শ্মশ্রু কি হইল॥
কহ ভ্রাত কোথা হৈলে এরূপ কুৎসিত।
কোন্ হিংসকের হস্তে হইলে পতিত॥
হের করি কহে মৃদুহাসিয়া তখন।
উত্তমবর্ণেরা শ্মশ্রু করে কি ধারণ॥
লোকবিশষেতে শ্মশ্রু ছাঁটিয়া ফেলিত।
আমরা হইব কিবা পূজকের মত॥
গর্ব্বে স্বেচ্ছাচারী হৈয়া এইত বুঝিলা।
কেনবা ধারণ করি চুল কতগুলা॥
যখন গমন করি গ্রাম মধ্যদিয়া।
আমরা কি নাহি আসি ঘৃণিত হইয়া॥
দূরদূর শব্দক্রমে হই তিরস্কৃত।
বালকের দ্বারা শ্মশ্রু হয় উৎপাটিত॥
যদি না থাকিতে হয় ছাগ সহবাস।
তবে ভাল করিয়াছ এই অভিলাষ॥
ইহা এক শ্মশ্রুধারি তদিতরে কয়।
অহঙ্কারিশিশু যদি ক্লেশপ্রদ হয়॥
এ নিন্দা কি রূপে তবে থাকিবে সহিয়ে।
ওহে ক্ষিপ্ত ছদ্মবেশি স্বজাতি হইয়ে॥

Coxcombs, distinguish'd from the rest,
To all but coxcombs are a jest.

Fable XXIII.

The old Woman and her Cats.

Who friendship with a knave hath made,
Is judg'd a partner in the trade.
The matron, who conducts abroad
A willing nymph, is thought a bawd;
And if a modest girl is seen
With one who cures a lover's spleen,
We guess her, not extremely nice,
And only wish to know her price.
'Tis thus, that on the choice of friends
Our good or evil name depends.
A wrinkled Hag, of wicked fame,
Beside a little smoky flame
Sate hov'ring, pinch'd with age and frost;
Her shrivell'd hands, with veins emboss'd,
Upon her knees her weight sustains,
While palsy shook her crazy brains:
She mumbles forth her backward pray'rs,
An untam'd scold of fourscore years.
About her swarm'd a num'rous brood
Of Cats, who lank with hunger mew'd,

স্বেচ্ছাচারী নাহি করে জন সহবাস।
যার কছে যায় সেই করে উপহাস॥

ত্রয়োবিংশতি ইতিহাস।

বৃদ্ধাস্ত্রী এবং তাহার বিড়ালসকল।

খল সহিত মিত্রতা যেজন করয়।
সেই ব্যবসায়েতে তাহারি অংশী হয়॥
গৃহিণী সাহত যার বাহিরে রমণী।
তথাপি সকলে তারে কহিবে কুট্টনী॥
ধর্ম্মিষ্ঠাস্ত্রণি যদি এই সহবাস।
প্রেমিকজনার পূর্ণ করে অভিলাষ॥
উত্তমার গণনে তাহারে নাহি পাই।
বরঞ্চ বেতন তার জানিতে হৈতে চাই॥
মিত্রতাবিষয়ে মনোনীত এপ্রকার।
যশোযশ আছে সুদ্ধ নির্ভর আমার॥
অতিবৃদ্ধা ছিল এক বিখ্যাতা ডাইনী।
সধূমাগ্নি পার্শ্বে নৈয়া বসিল আপনি॥
শীতে ও জ্বরাতে নত বহ্নিসেবা রত।
সকম্পিতকর ছিল মস্তকে অর্পিত॥
জানুতে শরীর ভার ধারণ করিল।
পক্ষঘাতে বিকলাঙ্গ ক্ষিপ্তবৎ ছিল॥
বসিয়াছে মৃদুভাবে হয়ে অপসর।
ব্যপিকার বয়ক্রম অশীতিবৎসর॥
তার চারিদিকে কত বিড়ালের পাল।
ক্ষুধাতে হইয়া ক্ষীণ ডাকিছে বিড়াল॥

Teaz'd with their cries, her choler grew,
তার ডাকে বিরক্ত হইল যে রাগত।

And thus she sputter'd. Hence, ye crew.
দুরহ বলে ওহে এই মতকত ॥

Fool that I was, to entertain
ক্ষিপ্ত আমি তাহে তোকে দিয়াছি আশ্রয়।

Such imps, such fiends, a hellish train!
প্রেত দৈত্য তোদের নারকিবংশ হয়ে ॥

Had ye been never hous'd and nurs'd,
যদি নাকরিতাম তোমাদের পালন।

I for a witch had ne'er been curs'd.
ডাইন বলিয়া তবে নাহৈত লাঞ্ছন ॥

To you I owe, that crowds of boys
তোরা নাখাকিলে তবে শিশু সমুল্লিত।

Worry me with eternal noise;
কলহ যাতনা সবে আমারে নাদিত ॥

Straws laid across, my pace retard,
আমার গমনে ভয়ে তৃণ রাখে দ্বারে।

The horse-shoe's nail'd (each threshold's guard),
অশ্বনাল পোতে প্রতি চৌকাটগহ্বরে ॥

The stunted broom the wenches hide
মার্জ্জনী যুবতিগণ রাখে লৈয়া ঘরে।

For fear that I should up and ride!
পাছে এ ডাইন আসি আরোহন করে ॥

They stick with pins my bleeding seat,
আমার আসনে কাঁটা করে নিবন্ধন।

And bid me show my secret teat.
যুবতীরা অনুমতি করে দেখি স্তন ॥

To hear you prate would vex a saint;
শুনিয়া তোদের ধ্বনি মুণি ত্যক্ত হয়।

Who hath most reason of complaint?
তোমরা নাখাকিলে এতনিন্দা কেবা সয়।

Replies a Cat. Let's come to proof.
মার্জ্জার উত্তর করে করিয়া বিচার।

Had we ne'er starv'd beneath your roof,
তোমার গৃহেতে যদি নাহৈত আহার ॥

We had, like others of our race,
ইতর ইতর মম স্বজাতির মত।

In credit liv'd as beasts of chase.
প্রত্যয় করিলে স্বীয় আহার হইত ॥

'Tis infamy to serve a Hag;
ডাইনের কর্ম্ম করা অতি হেয় হয়।

Cats are thought imps, her broom a nag;
ওক্ত হয় প্রেত ঝাঁটা অশ্ববাহন ন্যায় ॥

And boys against our lives combine,
নাশিতে একত্র হয় বালক সকলে।

Because, 'tis said, your cats have nine.
নয়টা বিড়াল আছে ইহা সবে বলে ॥

FABLE XXIV.

The Butterfly and the Snail.

All upstarts, insolent in place,
Remind us of their vulgar race.

As in the sunshine of the morn,
A Butterfly (but newly born)
Sate proudly perking on a rose,
With pert conceit his bosom glows;
His wings (all glorious to behold),
Bedropt with azure, jet, and gold,
Wide he displays; the spangled dew
Reflects his eyes, and various hue.

His now forgotten friend, a Snail,
Beneath his house, with slimy trail
Crawls o'er the grass; whom when he spies,
In wrath he to the gard'ner cries;
What means you peasant's daily toil,
From choaking weeds to rid the soil?
Why wake you to the morning's care?
Why with new arts correct the year?
Why glows the peach with crimson hue?
And why the plumb's inviting blue?
Were they to feast his taste design'd,
That vermin of voracious kind?
Crush then the slow, the pilf'ring race;
So purge thy garden from disgrace.

চতুর্বিংশতি ইতিহাস।

প্রজাপতী এবং শম্বুক।

স্থানগুণে আধুনিক গর্ব্ব করে কত।
জানায় আপনে মহাবংশের প্রসূত॥
প্রভাতের উদয়ে যেমন দিনপতি।
কোন এক নূতনপ্রসূত প্রজাপতি॥
পুষ্পের উপর বসি ছিল অতিতৃপ্ত।
মনে তার অহঙ্কার হইল প্রদীপ্ত॥
পক্ষ তার চিত্র ছিল বিচিত্র চিত্রিত।
শ্যাম কৃষ্ণ স্বর্ণ বর্ণে অত্যন্ত শোভিত॥
চাকচক্য হিম মত পক্ষ বিস্তারিল।
চক্ষু তার নানাবর্ণে শোভিত আছিল॥
এক বিস্মৃতমিত্র শম্বুক তথা ছিল।
তাহার গৃহের নীচে বসতি করিল॥
এক দিন তৃণোপরি গমন করিল।
তাহা দেখি রাগে কীট মালিরে কহিল॥
কিহেতু প্রত্যহ কৃষী ঘাসে শুম করে।
কিবা কার্য্য কণ্ট ও বন পরিস্কারে॥
প্রাতঃকালে গাত্রোত্থান কিসের কারণ।
সম্বৎসরে কেন করে নূতনসৃজন॥
কি নিমিত্ত পিচ্‌ফল আরক্তবরণ।
কুল্‌ফল শ্যামবর্ণ হয় কি কারণ॥
এসকল কারণ শম্বুকের আহার।
ঐ কীট হয় অতিশয়ক্ষুধাতুর॥
অপহারকশম্বুকে যদি আশুনাশ কর।
তবেত হইবে তব উদ্যান সুন্দর॥

What arrogance! the Snail reply'd;
How insolent his upstart pride!
Had'st thou not thus, with insult vain,
Provok'd my patience to complain,
I had conceal'd thy meaner birth,
Nor trac'd thee to the scum of earth.
For scarce nine suns have wak'd the hours,
To swell the fruit, and paint the flow'rs,
Since I tgy humbler life survey'd.
In base, in sordid guise array'd;
A hideous insect; vile, unclean,
You dragg'd a slow and noisome train;
And from your spider bowels drew
Foul film, and spun the dirty clue.
I own my humble life, good friend;
Snail was I born, and Snail shall end.
And what's a Butterfly? At best,
He's but a caterpillar, drest;
And all thy race (a numerous seed)
Shall prove of caterpillar breed.

শম্বুক উত্তর করে একি অহঙ্কার।
আধুনিকে এরূপ আশ্চর্য্য কিবা তার ॥
শম্বুক কহিছে তুমি গর্ব্বের সহিতে।
এরূপ আমারে যদি ত্যক্ত না করিতে ॥
নীচেতে উৎপত্তি তব নাহৈত কথিত।
পৃথিবির মলা ইহা নহে অন্বেষিত ॥
অদ্যাপিও নয় দিন গত নাহি হয়।
ফলের বরণ ফলে হৈয়াছে শংসয় ॥
নীচদশা তব যত হৈয়াছে দর্শিত।
নীচ ও কদর্য্য বেশে আছিলে বেষ্টিত ॥
ওরে ভয়ানক কীট অত্যন্তঘৃণিত।
উরগ অবস্থা তোর ছিল প্রথমত ॥
ঊর্ণাতন্তুউদর হইতে বিনির্গত।
তোমাতে গুটির সৃষ্টি ছিলে চর্ম্মাবৃত ॥
স্বীকার করিহে মিত্র জন্ম ক্ষুদ্রজাতি।
যাহাতে জনন মম তাহাতেই মৃতি ॥
তুমি কিসে উত্তম হইবে তাহা বল।
অগ্রে গুটীপোকা শেষ প্রজাপতি হৈল ॥
বংশের বাহুল্য তব কহিলাম যাবৎ।
গুটীপোকাদ্বারা জন্ম প্রকাশ তাবৎ ॥

Fable XXV.

The Scold and the Parort.

The husband thus reprov'd his wife
Who deals in slander, lives in strife.
Art thou the herald of disgrace,
Denouncing war to all thy race?

পঞ্চবিংশতি ইতিহাস।

ব্যাপিকাস্ত্রী এবং শুকপক্ষী।

তিরস্কার করে পতি এরূপ তাহায়।
পরনিন্দা কলহে কিকর কাল ক্ষয় ॥
অযশবিষয়ে হও তুমি কি কুট্টনী।
স্ত্রীজাতির মাঝে তুমি কলহ কারিণী ॥

Can nothing quell thy thunder's rage,
কোনমতে হয়না কি রাগের শান্তনা।

Which spares nor friend, nor sex, nor age?
যাতে বন্ধু জাতি কাল নাহি বিবেচনা॥

That vixen tongue of yours, my dear,
ওহে প্রিয়ে তোমার যে কর্কশবচন।

Alarms our neighbours far and near.
দূরাদূর প্রতিবাসির ভয় প্রদর্শন॥

Good gods! 'tis like a rolling river,
সমুদ্রকল্লোল তুল্য কলহকল্লোল।

That murm'ring flows, and flows for ever!
চিরকালজন্য বহে তাহার হিল্লোল॥

Ne'er tir'd, perpetual discord sowing
এরূপ বিবাদ বীজ হইলে রোপিত।

Like fame, it gathers strength by going.
সখ্যাতির মত ক্রমে ক্রমেতে বর্দ্ধিত॥

Heighday; the flippant tongue replies,
ব্যাপিকারমণি পরে কহিছে বচন।

How solemn is the fool! how wise!
কিরূপ বা ক্ষিপ্তজন জ্ঞানিরা কেমন॥

Is nature's choicest gift debarr'd?
নহে কি উত্তমরূপে প্রকৃতিসৃজিত।

Nay, frown not; for I will be heard.
তাড়না করনা শুন আমার কথিত॥

Women of late are finely ridden,
প্রাচীনারমণি অতিমাননীয়া হন।

A parrot's privilege forbidden!
শুকপক্ষির অধিকার ছিল নিবারণ॥

You praise his talk, his squalling song;
তুমি কি প্রশংসা কর চিৎকারে তাহার।

But wives are always in the wrong.
কিন্তু রমণিরা করে অতিঅবিচার॥

Now reputations flew in pieces
সম্ভ্রম এক্ষণে গেল এই সবাকার।

Of mothers, daughters, aunts, and nieces;
জননি অঙ্গজা খুড়ি ভাগিনেয় আর॥

She ran the Parrot's language o'er,
শুকের বাক্যেরে জয় করিলেন তিনি।

Bawd, hussy, drunkard, slattern, whore;
দূতী দুষ্টানারি বেশ্যা কুৎসিতারমণি॥

On all the sex she vents her fury,
জাতিসমুদয়ে তার রাগ দেদীপিত।

Tries and condemns without a jury.
নাবুঝিয়া করে দণ্ড বিচার ব্যতিত॥

At once the torrent of her words
কিবা তার বাক্যস্রোত অত্যন্ত অদ্ভুত।

Alarm'd cat, monkey, dog, and birds;
মার্জ্জার কুক্কুর কপি পক্ষিগণ ভীত॥

BRANCH OF THE ASIATIC SOCIETY

All join their forces to confound her!
Puss spits, the monkey chatters round her;
The yelping cur her heels assaults;
The magpye blabs out all her faults;
Poll, in the uproar, from his cage,
With this rebuke out-scream'd her rage.

ভয়ে মনে জাতিগণ একত্র করিল।
মার্জ্জার করিল ঘৃণা বানরে বেরিল॥
কুক্কুর আসিয়া পদে নখাঘাত করে।
হাঁড়িচাঁচাপক্ষি আসি দোষিল তাহারে॥
পৌলপক্ষি পিঞ্জর হইতে উচ্চৈঃস্বরে।
তাহার রাগেতে কত তিরস্কার করে॥

A Parrot is for talking priz'd.
But prattling women are despis'd.
She who attacks another's honour,
Draws every living thing upon her.
Think, Madam, when you stretch your lungs,
That all your neigbours too have tongues.
One slander must ten thousand get,
The world with int'rest pays the debt.

বরং শুকপক্ষি হয় রবে প্রশংসিত।
ব্যাপিকারমণি কিন্তু হয় তিরস্কৃত॥
ইতরনারির মান যেই নারী হরে।
সবলজীবেতে সেই নারী নিন্দা করে॥
কথার পূর্ব্বেতে কর যত বিবেচনা।
ভবপ্রতিবাসীরও আছয়ে রসনা॥
একগ্লানি করিলে সে লক্ষগুণে পায়।
ঋণাদানে বৃদ্ধির সহিত পাওয়াযায়॥

FABLE XXVI.

The Cur and the Mastiff.

A sneaking Cur, the master's spy,
Rewarded for his daily lie,
With secret jealousies and fears
Set all together by the ears;
Poor puss to-day was in disgrace,
Another cat supply'd her place;
The hound was beat, the Mastiff chid
The monkey was the room forbid;
Each to his dearest friend grew shy,
And none could tell the reason why.

ষড়্বিংশতি ইতিহাস।

ক্ষুদ্র এবং বৃহজ্জাতীয় কুক্কুর।

এক ক্ষুদ্রকুক্কুর প্রভুর চর হয়।
মিথ্যাবাক্যে প্রতিদিন প্রতিফল পায়॥
গোপণে অন্যের দ্বেষ ভয়ের সহিত।
কর্ণেজপ মত কর্ণে কতেক কহিত॥
তাহাহৈতে মার্জ্জার হইত দূরীকৃত।
তার বিনিময়ে আনি অন্যকে রাখিত॥
বৃহৎকুক্কুর কত আঘাতী হইল।
বৃহৎকুক্কুর কপি কভু কর্ম্মচ্যুত॥
তার প্রিয়বন্ধুগণ সন্দিগ্ধ হইল।
কিহেতু এরূপ হয় বুঝিতে নারিল॥

A plan to rob the house was laid,
The thief with love seduc'd the maid
Cajol'd the Cur, and strok'd his head
And bought his secrecy with bred,
He next the Mastiff's honour try'd
Whose honest jaws the bribe defy'd.
He stretch'd his hand to proffer more;
The surly dog his fingers tore.
Swift ran the Cur; with indignation
The master took his information.
Hang him, the villain's curs'd, he cries;
And round his neck the halter ties.
The Dog his humble suit preferr'd
And begg'd in justice to be heard;
The master sat. On either hand
The cited dogs confronting stand;
The Cur the bloody tale relates,
And, like a lawyer, aggravates.
Judge not unheard, the Mastiff cry'd,
But weigh the cause of either side.
Think not that treach'ry can be just,
Take not informers words on trust.
They ope their hand to ev'ry pay,
And you and me by turns betray.
He spoke. And all the truth appear'd,
The Cur was hang'd, the Mastiff clear'd.

চোর আসি চৌর্য্যকর্ম্মে করিল মানস।
বহুবিনয়েতে চোর দাসী করে বশ॥
ভুলায় কুক্কুরে গাত্রে হস্ত বুলাইয়া।
গোপণে সাধিল কার্য্য খাদ্যদ্রব্য দিয়া॥
বৃহৎকুক্কুর রীতি সে জানিল পরে।
যার মুখ উৎকোচ গ্রহণে হেয় করে॥
অধিক করিয়া দিতে মানস হইল।
সে কুক্কুর তার হস্ত বিক্ষত করিল॥
ঐ ক্ষুদ্রকুক্কুর রাগেতে শীঘ্র গেল।
প্রভুর নিকটে সববৃত্তান্ত কহিল॥
প্রভুর নিকটে বলে ওরে দেও ফাঁসি।
সেইকথা শুনে তার গলে দিল রসি॥
কুক্কুর কহিল পরে বিনীত হৈয়া।
আমারে করহ দোষী বিচার করিয়া॥
তাহার পালক পরে বিচারে বসিল।
অগ্রে দণ্ডাইয়া দোঁহে কহিতেলাগিল॥
নাশিতে কুক্কুরক্ষুদ্র কহিতেছে কত।
লঘুদোষে গুরু করে উক্তিকার মত॥
বৃহৎকুক্কুর কহে শুন নিবেদন।
উভয়পক্ষের বাক্য কর আলোচন॥
চাতুরি যথার্থ কভু নাহি কর জ্ঞান।
সূচকের মিথ্যাবাক্য নাকর প্রমাণ॥
উৎকোচ পাইলে কর প্রসারিতকরে।
আপনি হইয়া দোষী দোষে সবাকারে॥
বিচার করিয়া প্রভু যথার্থ বুঝিল।
বৃহৎ নির্দ্দোষী হয় ক্ষুদ্রে বধ কৈল।

Fable XXVII.

The Sick Man and the Angel.

Is there no hope? the sick Man said
The silent doctor shook his head,
And took his leave with signs of sorrow,
Despairing of his fee to-morrow.
When thus the Man with gasping breath;
I feel the chilling wound of death:
Since I must bid the world adieu,
Let me my former life review.
I grant, my bargains well were made,
But all men over-reach in trade;
'Tis self-defence is in each profession,
Sure self-defence is no transgression!
The little portion in my hands,
By good security on lands,
Is well increas'd. If unawares,
My justice to myself and heirs,
Hath let my debtor rot in jail,
For want of good sufficient bail;
If I by writ, or bond, or deed,
Reduc'd a family to need,
My will hath made the world amends;
My hope on charity depends.

সপ্তবিংশতি ইতিহাস।

পীড়িতব্যক্তি এবং ঈশ্বরদূত।

আর কি প্রত্যাশা নাহি পীড়িত কহিল।
নাহি বলে কবিরাজ নীরব হইল।।
দীর্ঘশ্বাস ত্যাগ করি হইল বিদায়।
নিরাশ হইয়া পরদিনের আশায়।।
ক্ষণে শ্বাস রোধ ক্ষণে বহিতে লাগিল।
মৃত্যুর যাতনা ইহা আপনি বুঝিল।।
যাবৎ আমার প্রাণ আছে কণ্ঠাগত।
এ সময় দেখি নিজ সুকৃত দুষ্কৃত।।
হৈয়াছে উত্তমকর্ম্ম আমি বোধ করি।
বাণিজ্যবিষয়ে কেবা নাকরে চাতুরি।।
ব্যবসায়ের জীবন রক্ষা হয়।
বস্তুত ইহাতে পাপ নাহয় সঞ্চয়।।
কিঞ্চিত যে ধন আছে আমার হস্তেতে।
আপদ রহিত তাহা উত্তমভূমিতে।।
অকস্মাৎ সে ধনের হৈয়াছে উন্নতি।
আমার বিচারে অংশে অধিকারী প্রতি।।
অধমর্ণ মম কারাগারে বদ্ধ হৈবে।
উত্তম ও আবশ্যক প্রতিভূ অভাবে।।
কোন লিপিদ্বারা আমি যদ্যপি কখন।
উচ্ছিন্ন করিয়া থাকি পরিবারগণ।।
মমমৃত্যুপত্রিকা দ্বারা মঙ্গল প্রকাশ।
দানেতে নির্ভর আছে যেহেতু সাহস।।

When I am number'd with the dead,
And all my pious gifts are read,
By Heav'n and earth 'twill then be known,
My charities were amply shown.
An Angel came. Ah, friend! he cry'd,
No more in flatt'ring hope confide.
Can thy good deeds in former times
Outweigh the balance of thy crimes?
What widow or what orphan prays
To crown thy life with length of days?
A pious action's in thy power,
Embrace with joy the happy hour,
Now, while you draw the vital air,
Prove your intention is sincere.
This instant give a hundred pound;
Your neighbours want, and you abound.
But why such haste, the sick man whines;
Who knows as yet what Heav'n designs?
Perhaps I may recover still,
That sum and more are in my will.
Fool, says the Vision, now 'tis plain,
Your life, your soul, your heav'n was gain.
From ev'ry side, with all your might,
You scrap'd and scrap'd beyond your right;

পরলোকে আমি যখন হৈব গণিত।
ধর্ম্মার্থের দানপত্র হইবে পঠিত॥
তখন হইবে বোধ স্বর্গস্থ সবার।
হইয়াছে অতিশয় দাতৃত্ব আমার॥
ইতিমধ্যে দেবদূত আসিয়া সহসা।
কহে আর মিছা কেন করিছ ভরসা॥
তোমা হৈতে এমন সৎক্রিয়া কিবা হয়।
পরকালে তোমার কলুষ করে জয়॥
পিতৃমাতৃ হীন কিম্বা কোন পতিহীনা।
তব পরমায়ুঃ বৃদ্ধি করয়ে প্রার্থনা॥
সৎক্রিয়া করণে যদি তব মন হয়।
জানিবে তাহার এই উত্তমসময়॥
প্রাণবায়ু সহকারে যতক্ষণ থাক।
তাবৎ আপন মন ধর্ম্মপথে রাখ॥
সহস্রসংখ্যক মুদ্রা তুমি কর দান।
যাচকে করহ দান তুমি ধনবান॥
রোদনে কহিছে রোগী এত ত্বরা কেন।
কি আছে বিধির মনে কে জানে এক্ষণ॥
হয়ত বাঁচিতে পার ইহা সম্ভাবনা।
বরঞ্চ অর্থের বৃদ্ধি আছয়ে বাসনা॥
দূত কহে ওহে ক্ষিপ্ত প্রয়াস অভাবে।
এইক্ষণে স্বর্গপথে স্বশরীরে যাবে॥
নিজবলে লইয়াছ চারিদিগ হৈতে।
অধিকার আর অধিকার নাহি যাতে॥

And after death would fain atone,
By giving what is not your own.
While there is life, there's hope, he cry'd;
Then why such haste? so groan'd and dy'd.

দূত কহে মরিলে করিবে প্রায়শ্চিত্ত।
যাহাতে নাহিক আছয়ে তব স্বত্ব ॥
সে কহে যাবৎ প্রাণ ধনেতে মমত্ব।
তবে ত্বরা কেন বলে পাইল পঞ্চত্ব ॥

FABLE XXVIII.

The Persian, the Sun, and the Cloud.

Is there a bard whom genius fires,
Whose ev'ry thought the god inspires?
When envy reads the nervous lines,
She frets, she rails, she raves, she pines;
Her hissing snakes with venom swell;
She calls her venal train from hell:
The servile fiends her nod obey,
And all Curl's authors are in pay.
Fame calls up calumny and spite,
Thus shadow owes its birth to light.
As prostrate to the God of day,
With heart devout a Persian lay,
His invocation thus begun:—
Parent of light, all-seeing Sun,
Prolific beam, whose rays dispense
The various gifts of Providence,
Accept our praise, our daily pray'r,
Smile on our fields, and bless the year.
A Cloud, who mock'd his grateful tongue,
The day with sudden darkness hung;

অষ্টাবিংশতি ইতিহাস।

পারসীদেশস্থলোক ও সূর্য্য এবং মেঘ।

আছে কি এরূপ করি বুদ্ধি-বৃদ্ধি যায়।
ঈশ্বরের প্রত্যাদেশ প্রত্যেক বাঞ্ছায় ॥
হিংসা যদি পাঠ করে সেসব করিত।
রাগ তিরস্কার আর হয় ক্ষেদান্বিত ॥
বিষসহ বাড়ে তার ধ্বণিরূপ ফণী।
নরক হইতে আসি ভৃত্যেরা তখনি ॥
ঐ নীচদৈত্য তার আজ্ঞা মান্য করে।
নারকিরা যাহার অধীনে বাস করে ॥
সুখ্যাতি হইতে হিংসা হয় আবির্ভাব।
দীপ্তি হৈতে এইরূপ ছায়ার উদ্ভব ॥
দিনপতি সম্মুখে হইয়া নিষ্ঠামতি।
পারসী দেশীয় কোনজন করে স্তুতি ॥
দিবাকর আরাধনা এইরূপ করে।
উজ্জ্বল জনম বলে ডাকে উচ্চৈঃস্বরে ॥
তোমার কিরণে হয় সব বলবান।
তোমার আভায় করে নানারূপ দান ॥
মম আরাধনা তুমি করহ গ্রহণ।
ক্ষেত্রের কুশল কর বৎসর পালন ॥
মেঘগণ তার বাক্যে করি উপহাস।
হঠাৎ ঢাকিল আসি সূর্য্যের প্রকাশ ॥

With pride and envy swell'd, aloud
A voice thus thunder'd from the cloud.
Weak is this gaudy god of thine,
Whom I at will forbid to shine.
Shall I nor vows, nor incense know?
Where praise is due, the praise bestow.
With fervent zeal the Persian mov'd.
Thus the proud calumny reprov'd.
It was that god, who claims my prayer,
Who gave thee birth, and rais'd thee there:
When o'er his beams the veil is thrown,
Thy substance is but plainer shown.
A passing gale, a puff of wind,
Dispels thy thickest troops combin'd.
The gale arose; the vapour tost
(The sport of winds) in air was lost;
The glorious orb the day refines.
Thus envy breaks, thus merit shines.

হিংসা আর গর্ব্ব সহ হইয়া বর্দ্ধিত।
ঘোরশব্দে এক বস্তু করিল নিঃসৃত ॥
মেঘ বলে দেখ সূর্য্য হইল দুর্ব্বল।
এত তেজঃ আমাহৈতে নিবারণ হৈল ॥
গ্রহণ করহ মম দ্রুত আরাধনা।
সাধনার যোগ্যজনে করহ ভজনা ॥
পরে ঐ জন অতি সক্রোধ হইয়া।
এমত কহে কত হিংসাকে নিন্দিয়া ॥
মম আরাধনা যোগ্য হইবেন তিনি।
তব জন্ম আর উচ্চস্থান দাতা যিনি ॥
যখন কিরণ তুমি কর অন্ধকার।
মেঘ রোধ হৈয়া তুমি হও পরিষ্কার ॥
তক্ষণেতে প্রবলবায়ু হইলে আগত।
তব সৈন্য নষ্ট করে একত্রিত যত ॥
অকস্মাৎ আকাশেতে পবন উঠিল।
বায়ু ক্রীড়াতে মেঘ ছিন্নভিন্ন হৈল ॥
যদ্রূপ প্রচণ্ডদীপ্ত হইল তদ্রূপ।
গুণের প্রকাশ হিংসা নষ্ট এইরূপ ॥

Fable XXIX.

The Fow at the point of Death.

A Fox, in life's extreme decay,
Weak, sick, and faint, expiring lay;
All appetite had left his maw,
And age disarm'd his mumbling jaw;
His num'rous race around him stand,
To learn their dying sire's command:

ঊনত্রিংশৎ ইতিহাস।

নিধনসময়ের বৃক।

এক বৃক বৃদ্ধকাল হৈয়া উপস্থিত।
পীড়াতে হইয়া ক্ষীণ হইল মূর্চ্ছিত ॥
ক্রমেতে তাহার হয় অতিমন্দানল।
জরা হৈয়া শরীরে নাহিক ছিল বল ॥
দাঁড়াইল চারিদিগে বংশসমুদয়।
মরণসময়ে কিবা অনুমতি হয় ॥

His num'rous race around him stand,
And thus was heard the feeble tone.
Ah, sons! from evil ways depart:
My crimes lie heavy on my heart.
See, see, the murder'd geese appear!
Why are those bleeding turkeys there?
Why all around this cackling train,
Who haunt my ears for chickens slain.
The hungry Foxes round them star'd,
And for the promis'd feast prepar'd.
Where, sir, is all this dainty cheer.
Nor turkey, goose, nor hen is here.
These are the phantoms of your brain.
And your sons lick their lips in vain,
O gluttons! says the drooping sire,
Restrain inordinete desire.
Your liqu'rish taste you shall deplore,
When peace of conscience is no more.
Does not the hound betray our pace?
And gins and guns destroy our race,
Thieves dread the searching eye of pow'r,
And never feel the quiet hour.
Old age (which few of us shall know)
Now puts a period to my woe.
Would you true happiness attain,
Let honesty your passions rein;
So live in credit and esteem,
And the good name you lost, redeem.

সেই বৃক্ষ রোদন করিয়া শির তোলে ।
শ্রবণ হইল কিছু ক্ষীণস্বরে বলে ॥
পুত্রে কহে না হইবে মন্দপথচারী ।
অপরাধে পাপে মম মন হয় ভারি ॥
আয়াতী হৈয়া দেখ রাজহংসী আসি ।
কিহেতু পেরুর অঙ্গে রক্তপাত হৈল ॥
ঐ দেখ চারিদিকে রাজহংসিগণ ।
বংশের নিধনে কত করিছে রোদন ॥
আহারে বেড়িয়া বৃক হয় স্থিরচিত্ত ।
প্রয়াস পাইলে কর আহার নিমিত্ত ॥
কোথা থাকে এই খাদ্য কহ মহাশয় ।
পেরুরাজ হংসেরা কি হর্ষপ্রদ হয় ॥
এসব কল্পনা কেন তব মনে হয় ।
বৃথা তবে ঠোঁট চাটে তোমার তনয় ॥
বুভুক্ষ বলিয়া ঐ শিষ্টপিতা কয় ।
পরিমিত আশা তে করিবে কালক্ষয় ॥
মিটাতে তব জিহ্বা করিবে হে খেদ ।
যখন হইবে মন বাসনা বিচ্ছেদ ॥
শিকারিকুক্কুর কি অনিষ্ট প্রদ নয় ।
অগ্নি অস্ত্র পাশ কি করেনা বংশক্ষয় ॥
সতর্কনয়নে সদা চোর ভীত হয় ।
নাবুঝে কখন হৈবে সুস্থিরসময় ॥
বৃদ্ধকালে পরমায়ুঃ অল্প অবশেষ ।
দুঃখের অবস্থা মম হইল নিঃশেষ ॥
যদ্যপি তোমরা কর সুখের প্রয়াস ।
সততা করিয়া তবে রিপু কর বশ ॥
তাহাতে বিশ্বস্ত আর মাননীয় হবে ।
যে সুখ্যাতি নষ্ট তাহা পুনর্ব্বার পাবে ॥

The counsel's good, a Fox replies,
Could we perform what you advise.
Think what our ancestors have done;
A line of thieves from son to son:
To us descends the long disgrace,
And infamy hath mark'd our race.
Though we, like harmless sheep, should feed,
Honest in thought, in word, and deed;
Whatever hen-roost is decreas'd,
We shall be thought to share the feast.
The change shall never be believ'd.
A lost good name is ne'er retriev'd.
Nay, then replies the feeble Fox,
(But hark! I hear a hen that clucks:)
Go, but be mod'rate in your food;
A chicken too might do me good.

অন্য এক বৃক দিছে ইহা উপযুক্ত।
কিন্তু কি করিতেপারি যাহা তব উক্ত॥
পূর্ব্বপুরুষের ধর্ম্ম বিবেচনা কর।
তস্করের পুত্র হৈলে হইবে তস্কর॥
পুরুষানুক্রমে হয় দুর্নাম আগত।
আমাদের বংশ হয় কলঙ্ক বিখ্যাত॥
নির্দ্দোষিমেষের ন্যায় যদ্যপি পালিত।
অভিপ্রায়ে বাক্যে কর্ম্মে হই নিষ্ঠাবৃত॥
পীড়িত হইয়া যখন কুক্কটি মরিবে।
বৃকেরা মেরেছে বলে দর্শন করিবে॥
এরূপ কলঙ্কে কভু বিশ্বাস নাহয়।
সুখ্যাতি হইলে নাশ পুনঃ নাহিপায়॥
পরে তুই ক্ষীণবৃক উত্তর করিছে।
শুনহ বৎ শব্দ জন্য কুক্কুট ডাকিছে॥
ধৈর্য্যাবলম্বন কর আহার বিষয়।
কুক্কুটসুতেরা কভু শুভ প্রদ হয়॥

Fable XXX.

The Setting Dog and the Partridge.

The ranging Dog the stubble tries
And searches ev'ry breeze that flies;
The scent grows warm; with cauti-
ous fear
He creeps, and points the covey near;
The men in silence, far behind,
Conscious of game, the net unbind.
A Partridge, with experience wise,
The fraudful preparation spies;

ত্রিংশৎ ইতিহাস।

পালিতকুক্কুর এবং তিত্তিরপক্ষি।

ভ্রমিতে ভ্রমিতে ঐ কুক্কুর দেখিল।
বায়ুসহকারে গন্ধ আগত হইল॥
ঐ গন্ধ বৃদ্ধি হৈল সতর্ক হয়েতে।
ধিরেধিরে পক্ষিগণে যায় দেখাইতে॥
অতিদুঃখে থাকি নর পশ্চাতে তাহার।
শিকার নির্ণয়ে পাশ করিল বিস্তার॥
বিষয়গোচরে জ্ঞানী সেই পক্ষি ছিল।
ঐ যে দারুণপাশ দেখিতে পাইল॥

She mocks their toils, alarms her brood!
The covey springs, and seeks the wood:
But ere her certain wing she tries,
Thus to the creeping spaniel cries.
Thou fawning slave to man's deceit,
Thou pimp of luxury, sneaking cheat,
Of thy whole species thou disgrace,
Dogs should disown thee of their race!
For if I judge their native parts,
They're born with honest open hearts;
And, ere they serv'd man's wicked ends,
Were gen'rous foes, or real friends.
When thus the Dog with scornful smile:
Secure of wing, thou dar'st revile.
Clowns are to polish'd manners blind.
How ign'rant is the rustic mind!
My worth, sagacious courtiers see,
And to preferment rise, like me.
The thriving pimp, who beauty sets,
Hath oft' enhanc'd a nation's debts;
Friend sets his friend without regard,
And ministers his skill reward:
Thus train'd by man, I learnt his ways,
And growing favour feasts my days.
I might have guess'd, the Partridge said,
The place where you were train'd and fed;

ব্যঙ্গ করে তার শুনে তৈয়া পরিবারে।
উড়িয়া সকলে গেল কানন ভিতরে॥
কিন্তু গমনের পূর্ব্বে ঐ পক্ষিগণ।
উরগকুক্কুর প্রতি করিল লাঞ্ছন।
চতুরনরের ঐ স্তাবক চেটক।
সুখাভিলাষির হয় চাতুরি জোটক॥
স্বজাতির মধ্যে ঐ অতিতিরস্কৃত।
জাতি হৈতে ত্যজ্য হও এ হয় উচিত॥
যদি জাতি গুণ তোর করি বিবেচনা।
প্রভুভক্তি-তারা আর খলতা জানেনা॥
দুষ্টাশয় মনুষ্যের কর্ম্মে পূর্ব্বে ছিল।
উদার শত্রু বা বন্ধু কর্ম্ম আচরিল॥
কুক্কুর করিল তুচ্ছ উপহাস ছলে।
হেয় বোধ কর পক্ষি নিজপক্ষ বলে॥
শিষ্টাচার কখন কৃষিরা নাহি জানে।
কি প্রকার অজ্ঞ হয় মন মূঢ়জনে॥
গুণ বুদ্ধি আমার সভাস্থজনে জ্ঞাত।
অতিশয়গ্রাহ্য হয় আমার কথিত॥
প্রধানজোটক যেই রমণী ঘটায়।
লোকের যাহাতে সদা ঋণ বৃদ্ধি হয়॥
মিত্র বিনা মিত্র কাছে থাকে সমাদরে।
রাজমন্ত্রিগণ তারা গুণ ব্যাখ্যা করে॥
নয়নীতি পালিত হইয়া শিক্ষা হয়।
প্রাচীনদশায় সুখে হয় কালক্ষয়॥
তিত্তির কহিল আমি বুঝি অনুমানে।
শিক্ষিত পালিত হইয়াছ যেই স্থানে॥

Servants are apt, and in a trice
Ape to a hair their master's vice.
You came from court, you say. Adieu,
She said, and to the covey flew.

Fable XXXI.

The universal Apparition.

A rake, by ev'ry passion rul'd,
With ev'ry vice his youth had cool'd,
Disease his tainted blood assails;
His spirits droop, his vigour fails:
With secret ills at home he pines,
And, like infirm old age, declines.
As, twing'd with pain, he pensive sits,
And arves, and prays, and swears by fits;
A ghastly phantom, lean and wan,
Before him rose, and thus began.
My name, perhaps, hath reach'd your ear;
Attend, and be advis'd by Care.
Nor love, nor honour, wealth, nor pow'r,
Can give the heart a cheerful hour,
When health is lost. Be timely wise:
With health all taste of pleasure flies.
Thus said, the phantom disappears,
The wary counsel wak'd his fears:

ভৃত্যগণ অতিশয় প্রভুভক্ত হয়।
কপিবৎ প্রভু দোষ করে বিনিময়॥
রাজসভা হৈতে এলে কহিতেছ ভাল।
ইহা বলে ঝাঁক মধ্যে উড়ে সেই গেল॥

একত্রিংশৎ ইতিহাস।

জগদ্ব্যাপিকামনা।

কোন কামুকের রিপু বশীভূত ছিল।
কুকর্ম্মে যৌবন রাগ শান্তনা করিল॥
পীড়িত হইল অতি লোহিত বিকার।
দুর্ব্বল হইল দেহ শক্তিহীন তার॥
গুপ্তপীড়াগ্রস্ত হৈয়া বিষাদ করিত।
জর্জ্জর হইল দেহ প্রাচীনের মত॥
ব্যথায় অস্থির হৈয়া বসিয়া ভাবিত।
যাতনা পাইয়া ক্ষত ভর্ৎসনা করিত॥
অকস্মাৎ এক ভয়ানকী ছায়া।
এরূপ কহিল তার অগ্রেতে আসিয়া॥
বোধ হয় মম আখ্যা শুনিয়া থাকিবে।
বলি যাহা তাহা কিছু গ্রহণ করিবে॥
প্রেম মান ধন শক্তি ইহারা কখন।
সুখদানে সক্ষম না হয় কদাচন॥
ক্ষণকাল বুঝ দেখি দেহের পীড়ায়।
এই সুখসমুদয় কোথা তার যায়॥
ইহা বলে সে ছায়া হৈল লুক্কায়িত।
প্রবোধ বচনে হয় সেইজন ভীত॥

He now from all excess abstains,
With physic purifies his veins;
And, to procure a sober life,
Resolves to venture on a wife.

But now again the sprite ascends,
Where'er he walks his ear attends;
Insinuates that beauty's frail,
That perseverance must prevail;
With jealousies his brain inflames,
And whispers all her lovers' names.
In other hours she represents
His household charge, his annual rents;
Increasing debts, perplexing duns,
And nothing for his younger sons.

Straight all his thought to gain he turns,
And with the thirst of lucre burns.
But when possess'd of fortune's store,
The spectre haunts him more and more;
Sets wants and misery in view,
Bold thieves, and all the murd'ring crew;
Alarms him with eternal frights,
Infests his dreams, or wakes his nights.
How shall he chase this hideous guest?
Pow'r may perhaps protect his rest.

তদবধি সেই জন কুকর্ম্ম বিরত।
ঔষধি সেবনে হয় রক্ত পরিস্কৃত॥
এবং সন্তের দশা মানস করিল।
পরস্ত্রী পরদারে পুনঃ রত হৈল॥

আরোগ্য হইলে সেই ছায়া আসি পুনঃ।
সঙ্গেতে ভ্রমণ করে আর বলে শুন॥
দোষের আরোপ করে সুন্দরির গুণে।
অবশ্য প্রবৃত্তি হৈবে তদনুগমনে॥
হিংসাতে তাহার মন হয় জ্বলাতন।
উপপতির নাম তাহে করায় শ্রবণ॥
এরূপ কহিল পরে অন্যান্যসময়।
রাজকর জন্য আর সাংসারিকব্যয়॥
বহুঋণ আর উত্তমর্ণের বিষয়।
পুত্রের কি হৈবে তাহা কিছুই নাকয়॥

লাভের কারণ সদা স্থির করে মন।
ধনাগমে উদ্যোগী হইল সর্ব্বক্ষণ॥
যখন সে বহুধন করে আহরণ।
ঐ ছায়া সদা করে গমনাগমণ॥
ঐ ছায়া অতিদুঃখে রাখিল তাহারে।
তস্কর ঘাতক দিলে নিয়োজিত করে॥
চিরভীত তাহারে করিল সেই ছায়া।
দুঃস্বপ্নেতে নিদ্রা ভঙ্গ করিত ঐ মায়া॥
কামুক ভাবিল কিসে তাকে বশকরে।
শক্তি অনুসারে তাহে আশ্রয় দিতেপারে॥

To pow'r he rose. Again the sprite
Besets him morning, noon, and night!
Talks of Ambition's tott'ring seat,
How envy persecutes the great,
Of rival hate, of treach'rous friends,
And what disgrace his fall attends.
The court he quits to fly from Care,
And seeks the peace of rural air:
His groves, his fields, amus'd his hours;
He prun'd his trees, he rais'd his flowers.
But Care again his steps pursues:
Warns him of blasts, of blighting dews,
Of plund'ring insects, snails, and rains,
And droughts that starv'd the labour'd plains.
Abroad, at home, the spectre's there:
In vain we seek to fly from Care.
At length he thus the ghost addrest:
Since thou must be my constant guest,
Be kind, and follow me no more;
For Care by right should go before.

বলেতে উঠিল আর ঐ ছায়া পুনঃ।
প্রাতে মধ্যে সন্ধ্যাকালে করে আচ্ছাদন॥
ছায়া কহে সদাকর উন্নতি বাসনা।
মহতের কি প্রকার হিংসার যাতনা॥
তুল্যকক্ষ আর দ্বেষতুল্য মিত্র তায়।
ভাবিমান খর্ব্ব হৈলে কিবা দশা হয়॥
রাজস্থান ত্যাগ করে চিন্তার কারণে।
মন্ত্রণা করিল মনে যাইব কাননে॥
ক্ষেত্র আর উদ্যানেতে সুখে কাল হরে।
তরুগণ পরিষ্কার পুষ্প হেতু করে॥
কিন্তু চিন্তা ধনলোভ তথাপি নাছাড়ে।
জনাইল ফল ফুল নাশ হয় ঝড়ে॥
বিশেষতঃ অতি বৃষ্টি শয়ুক আখ্যান।
অনাবৃষ্টি করে শুষ্ক প্রস্তুত উদ্যান॥
ঐ ছায়া অন্তরে বাহিরে বাস করে।
বৃথাচিন্তা গমনেতে চিন্তার বাহিরে॥
উপদেবতারে কহে করিয়া বিনতি।
যদ্যপি আপনি সদা হইবে অতিথি॥
তবে সানুকুল হৈয়া নাযাও পশ্চাতে।
যেহেতু চিন্তার গতি উচিত অগ্রেতে॥

Fable XXXII.

The two Owls and the Sparrow.

Two formal Owls together sat,
Conferring thus in solemn chat.
How is the modern taste decay'd!
Where's the respect to wisdom paid?

দ্বাত্রিংশৎ ইতিহাস।

পেচকদ্বয় এবং চটক।

গম্ভীর পেচকদ্বয় ছিলএক স্থানে।
গোপনবচনে এই কথোপকথনে॥
অধুনা হৈয়াছে কিবা রীতি বর্ত্তমান।
গুণিজনে কোথায় কে করে মান্যজ্ঞান॥

Our worth the Grecian sages knew;
They gave our sires the honour due;
They weigh'd the dignity of fowls,
And pry'd into the depth of Owls.
Athens, the seat of learned fame,
With gen'ral voice rever'd our name;
On merit, title was conferr'd,
And all ador'd th' Athenian bird.

Brother, you reason well, replies
The solemn mate, with half-shut eyes;
Right, Athens was the seat of learning,
And truly wisdom is discerning.
Besides, on Pallas' helm we sit,
The type and ornament of wit:
But now, alas! we're quite neglected.
And a pert Sparrow's more respected.

A Sparrow, who was lodg'd beside,
O'erhears them sooth each other's pride,
And thus he nimbly vents his heat:--

Who meets a fool must find conceit.
I grant you were at Athens grac'd,
And on Minerva's helm were plac'd;
But ev'ry bird that wings the sky,
Except an Owl, can tell you why.
From hence they taught their schools to know
How false we judge by outward show;

মম গুণ গ্রীকের জ্ঞানীরা জানিত।
আমার পিতারে কত সম্মান করিত॥
পক্ষির মর্য্যাদা তারা করিত বিচার।
গম্ভীরতা দেখিয়া পেচক সবাকার॥
বিদ্যার আধার হয় এথেল্ নামে স্থান।
সেস্থানে আমারে সবে করে ধন্যমান্য॥
গুণেতে সেখানে সবে মার্যাদিক দিত।
সেদেশপক্ষিরে সবে সম্মান করিত॥

ইতর পেচক কহে ভ্রাতৃ সম্বোধনে।
ভাল বলিয়াছ বলে মুদ্রিতনয়নে॥
যথার্থ এথেন্ স্থান বিদ্যার আগার।
স্বরূপ হইত বোধ বিদ্যা আছে যার॥
এবঞ্চ আমরা বসি বাণী সন্নিধানে।
জ্ঞানরূপ চিহ্ন হই তবু নাহি মানে॥
কিন্তু হয় বিস্মৃত এক্ষণে হায়হায়।
চতুরচটক এবে বহুমান পায়॥

পার্শ্বদেশেতে ছিল অন্যেক চটক।
শুনিল যে গুণগর্ব্ব করিছে পেচক॥
রাগে এইরূপ বদ্ধ করে বাকজালে।
সুবোধ করয়ে গর্ব্ব নির্ব্বোধ পাইলে॥
এথিনে তুমিই মান্য আমি বোধ করি।
বাস ছিল শরিদার পার্শ্বেতে তোমারি॥
কিন্তু যত পক্ষিগণ উড়িছে গগণে॥
একারণ সবে জ্ঞাত পেচক নাজানে।
অতএব তাহারা জানিতে ইচ্ছা করে।
বাহ্যরূপে আমাদের অতথ্যবিচারে॥

That we should never locks esteem,
Since fools as wise as you might seem.
Would ye contempt and scorn avoid,
Let your vain-glory be destroy'd:
Humble your arrogance of thought;
Pursue the ways by Nature taught;
So shall you find delicious fare,
And grateful farmers praise your care;
So shall sleek mice your chase reward,
And no keen cat find more regard.

যে উচিতরূপ [illegible] নয়।
যেচেত্ত নির্ব্বোধ তুল্য [illegible] নাহি হয়॥
যদ্যপি পেচকগণ নাহইবে হেয়।
তবে মিথ্যা মান্যমান রাখ গোপনীয়॥
আপনদম্ভের আশা কর পরিহার।
স্বভাব সদৃশ নিজকর্ম্ম শিক্ষা কর॥
উত্তম আহারদ্রব্য তবেত পাইবে।
গুপ্তবাসে কৃষকেরা প্রশংসা করিবে॥
তখন উত্তম মূষা শিকার করিবে।
চতুরনাগ্জার কভু আদৃত না হৈবে॥

Fable XXXIII.

The Courtier and Proteus.

Where'er a courtier's out of p'ace,
The country shelters his disgrace,
Where, doom'd to exercise and heal h;
His house and gardens own his wealth;
There builds new schemes, in hope to
The plunder of another reign;
Like Philip's son would fain be doing,
And sighs for other realms to ruin.
As one of these (without his wand)
Pensive, along the winding strand
Employ'd the solitary hour,
In projects to regain his pow'r,
The waves in spreading circles ran,
Proteus arose, and thus began:—

ত্রয়স্ত্রিংশৎ ইতিহাস।

রাজসভাস্থ এবং বরুণপুত্র।

কোন রাজসভাসৎ পদচ্যুত হৈলে।
মান হানি হয় তথা বসতি করিলে॥
দেহে আর কর্ম্মে দোষ হইলে যথায়।
গৃহ তার বন তার বন্ধন হয়॥
লাভ হেতু করে কত উপায় সৃজন।
[illegible] রাজ্য করিতে হরণ॥
ফিলিপ্ পুত্রের মত প্রবৃত্ত কর্ম্মেতে।
যত্ন করে অন্য রাজ্য বিনাশ করিতে॥
নিজদণ্ড বিনা এই রূপে কোন নর।
তটে বাস করে খেদ আবর্ত্তসিন্ধুর॥
নিযুক্ত করিল ঐ নির্জ্জনসময়।
নিজশক্তি লাভ হেতু করিতে উপায়।
আবর্ত্ত হৈয়া ঊর্ম্মিবৎ বহিছে সতত।
বরুণ উঠিয়া পরে কহে এইমত॥

Came you from court? for in your mien

A self-important air is seen.

He frankly own'd his friends had trick'd him,

And how he fell his party's victim.

Know, says the God, by matchless skill

I change to ev'ry shape at will;

But yet I'm told, at court you see

Those who presume to rival me.

Taus said. A snake with hideous trail,

Proteus extends his scaly mail.

Know, says the man, though proud in place,

All courtiers are of reptile race;

Like you they take that dreadful form,

Bask in the sun, and fly the storm;

With malice hiss, with envy gloat,

And for convenience change their coat;

With new got lustre rear their head,

Though on a dunghil born and bred,

Sudden the God a Lion stands;

He shakes his mane, he spurns the sands;

Now a fierce lynx with fiery glare,

A wolf, an ass, a fox, a bear.

Had I ne'er liv'd at court, he cries,

Such transformation might surprise;

আপনি কি রাজসভা হইতে আগত।

আকারেতে বোধ হয় অহঙ্কারি মত॥

মিত্রের চাতুরি ইহা সেই নর কয়।

কিন্তে অপরাধী ইহা বোধ নাহি হয়॥

বরুণ কহিল শক্তি জ্ঞাত হও তুমি।

ইচ্ছায় অশেষরূপ মূর্ত্তি ধরি আমি॥

কিন্তু রাজসভাস্থেরা আমার উপরে।

শুনিয়াছি তারা চাহে গর্ব্ব করিবারে॥

ইহা বলি ভয়ানকসর্পরূপ ধরে।

শুষ্কপর্ণ ত্বকসহ দেহ বৃদ্ধি করে॥

স্থানগুণে গর্ব্বী যদি হয় নর কয়।

সভাস্থসকলে তুল্য বিষধারী হয়॥

তোমার সমান ভীমমূর্ত্তি তারা ধরে।

সূর্য্যতাপ লৈয়া পরে উড়ে বায়ুভরে॥

সর্পটাকে হিংসাসহ ত্যাগ করে স্থল।

ত্বক বিনিময় করে সুখের আশ্বাস॥

মস্তকে প্রদীপ্তমণি ভ্রান্ত করে তায়।

গোময়েতে জন্ম আর পালিত তথায়॥

তখনি মৃগেন্দ্র মূর্ত্তি করিল ধারণ।

জটাক্ষেপ করে পদে বালুকা চালন॥

পরে ক্ষুদ্রব্যাঘ্রমূর্ত্তি ধারণ করিল।

বৃক্ষ খর ভল্লুকামুখী ভল্লুক হইল॥

সে কহে সভায় যদি নাকরিতাম স্থিতি।

ইহাতে নাহৈত তবে অদ্ভুত প্রভৃতি॥

But there, in quest of daily game,
Each able courtier acts the same.
Wolves, lions, lynxes, while in place,
Their friends and fellows are their chase.
They play the bear's and fox's part!
Now rob by force, now steal with art.
They sometimes in the senate bray;
Or, chang'd again to beasts of prey,
Down from the lion to the ape,
practise the frauds of ev'ry shape.
So said. Upon the God he flies,
In cords the struggling captive ties,
Now, proteus, now (to truth compell'd)
Speak, and confess thy art excell'd.
Use strength, surprise, or what you will.
The courtier finds evasions still:
Not to be bound by any ties,
And never forc'd to leave his lies.

কিন্তু সেথা প্রতিদিন ক্রীড়াকৌতুকেতে।
সভাস্থেরা নানারূপ ধরে যোগ্যতাতে ॥
বৃক সিংহ ব্যাঘ্র এরা নিজনিজ স্থানে।
পরস্পর হিংসা করে আপন আপনে ॥
ঋক্ষ উল্কামুখী প্রায় ক্রীড়া করে তারা।
চাত্তরিতে কভু চুরি কভু বলদ্বারা ॥
কখন সভাতে ডাকে গর্দ্দভের স্বরে।
শিকারিপশুর রূপ বিনিময় করে ॥
কপির আকার আদি মৃগেন্দ্র পর্য্যন্ত।
সকলের রূপ ধরে অভ্যাস অত্যন্ত ॥
ইহা বলে বরুণ নিকটে শীঘ্র গেল।
রজ্জু দিয়া পশুগণে বন্ধন করিল ॥
সত্যবাক্য এক্ষণে হইল আবশ্যক।
প্রকাশিয়া কহ কথা বিদ্যার বিষয় ॥
দেখাও বাঞ্ছিত যাহা অদ্ভুতবিষয়।
সভাস্থজনেরা তবু চাত্তরিতে রয় ॥
রজ্জুতে তাহারা কভু নাহৈলে বন্ধন।
বলাৎকারে নাহি করে অতথ্য বর্জ্জন ॥

Fable XXXIV.

The Mastiffs.

Those who in quarrels interpose,
Must often wipe a bloody nose.
A Mastiff of true English blood,
Lov'd fighting better than his food.
When dogs were snarling for a bone,
He long'd to make the war his own;

চত্তস্ত্রিংশৎ ইতিহাস।

কুক্কুরসকল।

বিবাদবিষয়ে হয় মধ্যবর্ত্তী যারা।
সরক্তনাশিকা সদা মুচয়ে তাহারা।
বৃহৎকুক্কুর এক ইংলণ্ডদেশীয়।
আহার অপেক্ষা যার যুদ্ধ অতিপ্রিয় ॥
অনেক কুক্কুর গর্জ্জে এক অস্থি লৈয়া।
কলহ শুনিয়া তথা উত্তরিল গিয়া ॥

And often found (when two contend)
To interpose obtain'd his end;
He glory'd in his limping pace:
The scars of honour seam'd his face;
In ev'ry limb a gash appears,
And frequent fights retrench'd his ears.

As on a time, he heard from far,
Two dogs engag'd in noisy war;
Away he scours and lays about him,
Resolv'd no fray should be without him.

Forth from his yard a tanner flies,
And to the bold intruder cries,
A cudgel shall correct your manners.
Whence sprung his cursed hate to tanners?
While on my dog you vent your spite,
Sirrah! 'tis me you dare not bite.
To see the battle thus perplex'd,
With equal rage a butcher vex'd;
Hoarse-screaming from the circled crowd,
To the curs'd Mastiff cries aloud.
Both Hockley-hole and Mary-bone
The combats of my dog have known.
He ne'er like bullies coward-hearted,
Attacks in public, to be parted.
Think not, rash fool, to share his fame;
Be his the honour or the shame.

কুক্কুর বিবাদ যথা তথায় যাইত।
মধ্যস্থ হইয়া মন সন্তুষ্ট করিত ॥
গর্ব্বিত হইল সেই খঞ্জের চলনে।
আঘাতের চিহ্ন তার নাকে আর কানে ॥
কিছুদিন মধ্যস্থেতে ক্ষত হৈল কায়।
সর্ব্বদা বিবাদে তার কর্ণ কাটা যায় ॥

দূরহৈতে এক দিন শুনিতে পাইল ॥
বিবাদ করিয়া দুই কুক্কুর ডাকিল ॥
অতিবেগে সে কুক্কুর সেই স্থানে গেল।
হৈবেনা বিবাদ বিনা প্রতিজ্ঞা করিল ॥

চর্ম্মকার এক ঐ স্থানে যাইতেছিল।
পরাক্রান্তকুক্কুরে সে কহিতেলাগিল ॥
এক মুদ্গরের দ্বারা করিব দমন।
জাননা যে চর্ম্মকার আছয়ে এক্ষণ ॥
আমার কুক্কুরে হিংসা কর কিবা ওরে।
সাহস করনা হেন দংশিবে আমারে ॥
এরূপ দুঃসহযুদ্ধ দেখা নাহিযায়।
ঘাতকের তুল্যরাগে দেখি ত্যক্ত হয় ॥
দুঃসহডাকেতে অতিবিরক্ত হইয়া।
কত কহে ঐ সে কুক্কুরে সাঁপ দিয়া ॥
আপাদমস্তক দেখি সে কুক্কুরে কয়।
এযুদ্ধেতে আমার কুক্কুর হৈবে জয় ॥
আমার কুক্কুর কভু যুদ্ধে ভীরু নয়।
সম্মুখযুদ্ধেতে তার নাহি মৃত্যুভয় ॥
ভীরু তুই যশঃ ভাগী হৈবেনা তাহার।
লজ্জা সম্মানের ভয় আছয়ে যাহার ॥

Thus said, they swore, and rav'd like thunder,
Then dragg'd their fasten'd dogs asunder;
While clubs and kicks from every side
Rebounded from the Mastiff's hide.
All reeking now with sweat and blood,
Awhile the parted warriors stood,
Then pour'd upon the meddling foe;
Who worried, howl'd, and sprawl'd below.
He rose, and limping from the fray,
By both sides mangled, sneak'd away.

ঘাতককুক্কুর পরে প্রলাপ করিল।
বন্ধিতকুক্কুরগণে মুক্ত করে দিল॥
দণ্ড আর পদাঘাত চারিদিগ হৈতে।
পুনঃপুন হৈল শব্দ কুক্কুর অঙ্গেতে॥
নিঃসৃত হইল ঘর্ম্ম বিক্ষতশরীর।
যুদ্ধ ভঙ্গ দিয়া হয় ক্ষণকাল স্থির॥
পরে আক্রমণ করে মধ্যস্থ উপরে।
সে দংশন চিৎকারে ছট্‌ফট্ করে॥
যুদ্ধ হৈতে মধ্যস্থ উঠিল লম্ফ দিয়া।
দ্বিপার্শ্বে আঘাত পায়া গেল পলাইয়া॥

Fable XXXV.

The Barley-Mow and the Dunghill.

How many saucy airs we meet
From Temple-bar to Aldgate street?
Proud rogues, who shar'd the South Sea prey,
And sprung like mushrooms in a day!
They think it mean, to condescend
To know a brother or a friend;
They blush to hear their mother's name,
And by their pride expose their shame.
As cross his yard, at early day;
A careful farmer took his way.
He stopp'd, and leaning on his fork,
Observ'd the flail's incessant work.

পঞ্চত্রিংশৎ ইতিহাস।

যবেরকাঁড়ি এবং গোবরের ঢিপি।

কতই অশিষ্ট দেখাগেল নয়নেতে।
টেম্বল্‌বার্ আর আল্‌ডগেটের মধ্যেতে॥
বোম্বেটিয়া অংশী হৈয়া কহিছে গর্ব্বেতে।
অকস্মাৎ ধনী হয় এক দিবসেতে॥
নম্রতা মিত্রতা আর তার সহোদরে।
এসকলে নিজবলে হেয় বোধ করে॥
বংশের কীর্ত্তনে হয় তাহারা লজ্জিত।
অহঙ্কার দ্বারা করে লজ্জা প্রকাশিত॥
এক দিন অতিপ্রাতে এক কৃষিজন।
উহার অঙ্গন দিয়া করিছে গমন॥
অস্ত্রে স্বীয়ভার দিয়া তথা দাঁড়াইল।
ধান্যনিষ্পীড়ন কর্ম্ম দেখিতে লাগিল॥

In thought he measured all his store,
His geese, his hoge, he number'd o'er;
In fancy weighd the fleeces shora,
And multiply'd the next year's corn.

A Barley-mow, which stood beside,
Thus to its musing master cry d.

Say, good sir, is it fit or right
To treat me with neglect and slight?
Me, who contribute to your cheer,
And raise your mirth with ale and beer!

Why thus insulted, thus disgrac'd,
And that vile Dunghill near me plac'd?
Are those poor sweepings of a groom,
That filthy sight, that nauseous fume,
Meet objects here? Command it hence:
A thing so mean must give offence.

The humole Dunghill thus reply'd,

Thy master hears, and mocks thy pride:
Insult not thus the meek and low;
In me thy benefactor know;
My warm assistance gave thee birth,
Or thou hadst perish'd low in earth;
But upstarts, to support their station,
Cancel at once all obligation.

শস্য আদি সম্পত্তিতে সম্পন্ন বুঝিল।
হংস প্রভৃতি আর শূকর গণিল॥
কাটা মেষলোমরাশী অনুমান করে।
উৎপত্তির বৃদ্ধি যত আগতবৎসরে॥
স্তূপাকারযব এক গৃহপার্শ্বে ছিল।
এইরূপ তার নিজপ্রভুরে কহিল॥
এই উপযুক্ত কিবা হয় মহাশয়।
মনোযোগে ব্যবহার উচিত কি নয়॥
তোমারে করিছে আমি অতি আনন্দিত।
মদ্য দিয়া তোমারে করি হে উল্লাসিত॥
অপমান অনুভ্রম কি নিমিত্ত এত।
কি কারণ নিকটে গোময় রাশীকৃত॥
ঐসব অকর্ম্মণ্য জঞ্জাল নিহিত।
দুর্গন্ধদায়ক দ্রব্য আর ঘৃণামৃত॥
এখান হইতে দূর করহ তাহারে।
তুচ্ছবস্তু এরূপ অবশ্য ত্যাগ করে॥

গোময়ের রাশী পরে কহিল বচন।

ঘৃণিত হইবে প্রভু করিলে শ্রবণ॥
ক্ষুদ্র বলে তিরস্কার করনা হে এত।
আমি অন্য নহি হই প্রভুর বিদিত॥
জন্ম হইয়াছে তব মম সহায়েতে।
নতুবা বিনষ্ট হৈতে ঊষরভূমিতে॥
আধুনিক ভাগ্যবান মান গর্ব্বভরে।
বাধ্যতার পরিত্যাগ করে একেবারে॥

Fable XXXVI.

Pythagoras and the Countryman.

Pythag'ras rose at early dawn,
By soaring meditation drawn;
To breathe the fragrance of the day,
Through flow'ry fields he took his way.
In musing contemplation warm,
His steps misled him to a farm,
Where, on the ladder's topmost round,
A peasant stood; the hammer's sound
Shook the weak barn. Say, friend, what care
Calls for thy honest labour there?
The Clown, with surly voice replies,
Vengeance aloud for justice cries.
This kite, by daily rapine fed,
My hens' annoy, my turkeys' dread,
At length his forfeit life hath paid;
See on the wall his wings display'd.
Here nail'd a terror to his kind,
My fowls shall future safety find;
My yard the thriving poultry feed,
And my barn's refuse fat the breed.
Friend, says the Sage, the doom is wise;
For public good the murd'rer dies.
But if these tyrants of the air
Demand a sentence so severe;

ষট্‌ত্রিংশৎ ইতিহাস।

পাইথাগ্রাস্ এবং পল্লিগ্রামস্থলোক।

একদিন প্রত্যূষে উঠিয়া পাইথাগ্রাস্।
চিন্তার সহিত কত করিয়া মানস॥
নিয়মিত দিবাবায় সেবন কারণ।
ক্ষেত্রে আর উপবনে করিছে ভ্রমণ॥
নানাচিন্তা বিষয়েতে অন্যমনা হৈয়া।
পথভ্রমে চাসস্থানে উপস্থিত গিয়া॥
তথায় সোপানে এক দণ্ডাইয়া কৃষী।
হঠাৎ মুদ্গরধ্বনি শুনিলেন আসি॥
জিজ্ঞাসিল কিবা ধ্বনি গোলা লড়ে কেন।
ইহাতে করয়ে বহুশ্রম প্রয়োজন॥
নীচের ভাষাতে চাসা কহিল তাহারে।
কুকর্ম্মের প্রতিফল প্রয়োজন করে॥
এক চিল এই স্থানে আছিল পোষিত।
পেরু আর কুক্কুটিরে ভয় দেখাইত॥
সেই দুষ্ট মরে এই মুদ্গরপ্রহারে।
ঐ দেখ পাখা তার বিস্তৃত প্রাচীরে॥
ঐ পাখা দেখে তার জাতি ভয় পাবে।
পালিতপক্ষিগণ পরে সুখেতে থাকিবে॥
ঐ পক্ষিগণ এবে অঙ্গনে চরিবে।
গোলার নিঃসৃত শস্যে পোষণ হইবে॥
ঐ বিজ্ঞ কহে এই উত্তমবিচার।
জীবের মঙ্গল হয় ঘাতক সংহার॥
খেচরগণের যদি এই অত্যাচার।
এই দণ্ড হয় তার যথার্থবিচার॥

Think how the glutton man devours;
What bloody feasts regale his hours!
O impudence of power and might,
Thus to condemn a hawk or kite,
When thou, perhaps, carniv'rous sinner,
Hadst pullets yesterday for dinner!
Hold, cry'd the Clown, with passion heated,
Shall kites and men alike be treated?
When Heav'n the world with creatures stor'd,
Man was ordain'd their sov'reign lord
Thus tyrants boasts, the Sage reply'd,
Whose murders spring from power and pride.
Own then this manlike kite is slain
Thy greater lux'ry to sustain;
For "Petty rogues submit to fate,
"That great ones may enjoy their state."

বুঝ দেখি বুভুক্ষু হইলে নরগণ।
আমিষ আহারে করে সময় যাপন॥
ওহে মূঢ় নিজশক্তি বুঝ অগ্রে মনে।
তবেত উচিতনিন্দা চিল শয়চানে॥
আমিষ আহার ইচ্ছা তোমরো হইলে।
গতকল্য কুক্কটশাবক লৈয়া ছিলে॥
ঐ কৃষী ক্রোধে কহে মৌন হৈয়া থাক।
চিল আর মনুষ্যে কি তুল্যরূপে দেখ॥
জীবপূর্ণ মহী যখন করিল ঈশ্বর।
মনষ্যকে শ্রেষ্ঠ করে সকল উপর॥
বিজ্ঞ কহে এই গর্ব্ব দুরাচারী করে।
বধশক্তি হৈলে ইহা বলে অহঙ্কারে॥
তবে নর তুল্য চিল হইল নিধন।
তোমার অতুলসুখ ভোগের কারণ॥
সেই হেতু ক্ষুদ্রচোর স্বস্বকর্ম্মে মরে।
শ্রেষ্ঠচোরগণ তার ধন ভোগ করে॥

FABLE XXXVII.

The Former's Wife and the Raven.

"Why are those tears? why droops your head?"
Is then your other husband dead?
Or does a worse disgrace betide?
Hath no one since his death apply'd?
Alas! you know the cause too well:
The salt is spilt, to me it fell.

সপ্তত্রিংশৎ ইতিহাস।

চাসার স্ত্রী এবং দাড়কাক।

অধোমুখী হৈয়া কেন করিছ রোদন।
উপপতি তোমার কি হৈয়াছে নিধন॥
অথবা কি কোনরূপে হও তিরস্কৃত।
তার মৃত্যু পরে কেহ নহে কি আশ্রিত॥
ইহার কারণ তুমি ভালরূপে জ্ঞাত।
আমার উপরে হয় লবন পতিত॥

Then, to contribute to my loss,
My knife and fork were laid across;
On Friday too! the day I dread!
Would I were safe at home in bed!
Last night (I vow to Heav'n 'tis true)
Bounce from the fire a coffin flew!
Next post some fatal news shall tell,
God send my Cornish friend be well!

Unhappy widow, cease thy tears,
Nor feel affliction in thy fears.
Let not thy stomach be suspended;
Eat now, and weep when dinner's ended;
And when the butler clears the table,
For thy dessert, I'll read my fable.

Betwixt her swagging pannier's load,
A farmer's wife to market rode,
And jogging on, with thoughtful care
Summ'd up the profits of her ware;
When, starting from her silver dream,
Thus far and wide was heard her scream.
That raven on you left hand oak
(Curse on his ill-betiding croak)
Bodes me no good. No more she said,
When poor blind Ball, with stumbling tread,
Fell prone; o'erturn'd the pannier lay,
And her mash'd eggs bestrew'd the way.

অতিশয় তাহতে আমার ক্ষতি হয়।
ছুরি কাঁটা রাখিয়াছি করে বিপর্য্যয়॥
ভগ্নদিনে আমার অত্যন্তভয় হয়।
ঈশ্বর শপথ যদি সুখে নিদ্রা হয়॥
দিব্য করে কহি গতনিশির স্বপন।
বহ্নি হৈতে শব করে ঊর্দ্ধেতে গমন॥
কি জানি কি উপস্থিত হয় অমঙ্গল।
ঈশ্বরপ্রসাদে হউক কার্ণিথ * কুশল॥

ভাগ্যহীনা রোদন করনা পতিহীনা।
মিছাভয়ে ভীতা হৈয়া বিষাদ করনা॥
আহার করহ নাহি থাক শূন্যোদরে।
রোদন করিহ পুনঃ ভোজনের পরে॥

পরিষ্কার হৈবে যখন ভোজনের স্থান।
ইতিহাসে তুষ্ট হৈবে আহার সমান॥

মস্তকে অণ্ডের ঝুড়ি কৃষির গৃহিণী।
বক্রয়ার্থে যায় যথা অচ্ছয়ে বিপনি॥
ধীরেধীরে যায় ভাবে মনের মধ্যেতে।
লভ্যের গণনা করে যাইতে যাইতে॥
এইরূপ স্বপ্নবৎ চিৎকার করিল।
দূর হৈতে সেই শব্দ শ্রবণ হইল॥

এক দাঁড়ি কাক ছিল বৃক্ষের উপরে।
ধিকধিক কহে অতিভয়ানকস্বরে॥
এই কথা কহামাত্র অশুভ সূচক।
উচট্ লাগিল অন্ধ বালে † সাংঘাতিক॥
আপনি পতিত আর পড়েগেল ঝুড়ি।
পথেতে তাহার ডিম্ব যায় ছড়াছড়ি॥

* নগরের নাম † অশ্বের নাম।

She, sprawling in the yellow road,
Paild, swore, and curs'd. Thou croaking toad,
A murrain take thy whoreson throat!
I knew misfortune in the note.
Dame, quoth the Raven, spare your oaths,
Unclench your fist, and wipe your clothes.
But why on me those curses thrown?
Goody, the fault was all your own:
For had you laid this brittle ware
On Dun, the old sure-footed mare,
Though all the Ravens of the hundred
With croaking had your tongue outthunder'd,
Sure-footed Dun had kept her legs,
And you, good woman, sav'd your eggs.

পথের উপরে পড়ি একপ হইলে।
শাপ দেয় দাঁড়কাকে কালামুখ বলে॥
তোর অমঙ্গলরবে হয় মারীভয়।
আমি জানি এই ভয়ে নানাদুঃখ হয়॥
কাক কহে শপথ করনা তুমি আর।
নিজহস্ত আর বস্ত্র কর পরিষ্কার॥
আমারে এ অভিশাপ কেন দেও আর।
আমার নাহিক দোষ এ দোষ তোমার॥
রাখিতে এ কোমলদ্রব্য যত্ন পরুষর।
দীরগামিনী অশ্বী পৃষ্ঠে উপর॥
শতশতরব যদি কাকেতে করিত।
সে রবে যদ্যপি তুমি হৈতে রাগান্বিত॥
তথাপি পতিত নহে কথিত অশ্বিনী।
ডিম্ব রক্ষা করিতে পারিতে ঠাকুরাণী॥

Fable XXXVIII.

The Turkey and the Ant.

In other men we faults can spy,
And blame the moat that dims their eye;
Each little speck and blemish find,
To our own stronger errors blind.
A Turkey, tir'd of common food,
Forsook the barn, and sought the wood:
Behind her ran her infant train,
Collecting here and there a grain.

অষ্টত্রিংশৎ ইতিহাস॥

পেরু এবং পিপীলিকা।

অনায়াসে ইতরের দোষ দেখাযায়।
যাহা আপনারা তারা দেখিতে নাপায়॥
অন্যের অত্যল্পদোষ পাই দেখিবারে।
গুরুতরদোষ আপনাকে অন্ধ করে॥
এক পেরু অনাহারে হৈয়া অতিক্ষীণ।
গোলা পরিত্যাগ করি চলিল বিপিন॥
সে গেলে পশ্চাতে তার শাবক চলিল।
যাইতে যাইতে কত শষ্য আহরিল॥

Draw near, my birds, the mother cries,
This hill delicious fare supplies:
Behold, the busy negro race,
See, millions blacken all the place.
Fear not. Like me with freedom eat;
An Ant is most delightful meat.
How bless'd, how envy'd were our life,
Could we but 'scape the poult'rer's knife!
But man, curs'd man, on Turkeys preys,
And Christmas shortens all our days;
Sometimes with oysters we combine,
Sometimes assist the sav'ry chine;
From the low peasant to the lord,
The Turkey smokes on ev'ry board;
Sure men for gluttony are curs'd,
Of the sev'n deadly sins the worst.
An Ant, who climb'd beyond his reach,
Thus answer'd from the neighb'ring beach.
Ere yon remark another's sin,
Bid thy own conscience look within:
Controul thy more voracious bill,
Nor for a breakfast nations kill.

বৎসগণে বলে মাতা নিকটে আসিতে।
আছে নানাখাদ্যদ্রব্য এই গিরিতে॥
দেখহ চতুর ঐ কাফ্রি জাতি যত।
কৃষ্ণবর্ণে করে ছিন্ন স্বদেশ পূরিত॥
নির্ভয়ে আমার সহ কর বিচরণ।
অতিমিষ্ট পিপীলিকা করহ ভক্ষণ॥
যেমন করয়ে হিংসা সুখী সেইমত।
হইতাম যদি ছুরি বধ না করিত॥
কিন্তু মনুষ্যেরা সদ্ধ পেরুগণে মারে।
খ্রীষ্টের উৎসবদিনে বহু বধ করে॥
কখন আমরা হই কস্তুরা মিশ্রিত।
কভু বা সুখাদ্যসহ হই সংযোজিত॥
কিবা ক্ষুদ্রজাতি কিবা অথবা প্রধান।
পেরুমাংস ন্যস্ত করে ভোজনের স্থান॥
উদরপূরণে নর অভিশয়াদিত।
মর্ম্মান্তিক সপ্ত পাপ হইতে নিন্দিত॥
এক পিপীলিকা অতি উচ্চেতে উঠিল।
তথা হৈতে প্রতিবাসিগণেরে কহিল॥
পরের পাতক নাহি দেখিতে দেখিতে।
জ্ঞান উদ্দীপন কর আপন মনেতে॥
ক্ষুধাতুর হৈয়া কভু প্রমত্ত হয়না।
আহার নিমিত্ত জাতি বিনষ্ট করনা॥

Fable XXXIX.

The Father and Jupiter.

The Man to Jove his suit preferr'd;
He begg'd a wife. His prayer was heard.

Jove wonder'd at his bold addressing;
For how precarious is the blessing.

A wife he takes. And now for heirs
Again he worries heav'n with prayers.

Jove nods assent. Two hopeful boys
And a fine girl reward his joys

Now, more solicitors he grew,
And set their future lives in view;
He saw that all respect and duty
Were paid to wealth, to power, and, beauty.

Once more, he cries, accept my prayers;
Make my lov'd progeny thy care.
Let my first hope, my fav'rite boy,
All fortune's richest gifts enjoy.
My next with strong ambition fire:
May favour teach him o'aspire;
Till he the step of pow'r ascend,
And courtiers to their idol bend.
With ev'ry grace, with ev'ry charm,
My daughter's perfect features arm.
If heav'n approve, a Father's bless'd:--
Jove smiles, and grants his full request.

ঊনত্রিংশৎ ইতিহাস।

পিতা এবং দেবতা।

ঐ নর দেবতার আরাধনা করি।
প্রার্থিত হইয়া সিদ্ধ পায় এক নারি॥
তাহার সাহসে দেব হন চমৎকৃত।
যেহেতু দেবের বর হয় অনিশ্চিত॥
দারপরিগ্রহ হয় অপত্য কারণ।
তাহার কারণে পুনঃ করিল ভজন॥
দেবতার বরে পরে হয় পুত্রদ্বয়।
রূপবতী এক কন্যা পায়ে হর্ষ হয়॥
পরে পুনর্ব্বার আর করিল প্রার্থনা।
চিরজীবী হয় আর কুশল ভাবনা॥
বুঝিল কর্ত্তব্যকর্ম আর মানচয়।
ধনী পরাক্রমী আর রূপযুক্ত হয়॥
সেই নর প্রার্থনা করিল পুনর্ব্বার।
চিরজীবী কর দেব সন্ততি আমার॥
প্রথম প্রত্যাশ মম অপুত্রকুমারে।
আপনি প্রসন্ন হৈয়া ধনী কর তারে॥
মান অভিলাষী কর দ্বিতীয়সুতেরে।
তাহাতে উদ্যোগী হয় ইহা কর তারে॥
যাবৎ সে উচ্চপদ স্থান নাহি পায়।
যতদিন সভায় মান্যতা নাহি হয়॥
অতিরূপবতী হউক দুহিতা আমার।
হাব ভাব কটাক্ষ আর অবয়ব তার॥
ইহা দেব করিলে পিতার হয় সুখ।
দেবতা করেন্ তাহা হৈয়া হাস্যমুখ॥

The first, a miser at the heart,
Studious of ev'ry griping art,
Heaps hoards on hoards with anxious pain.
And all his life devotes to gain.
He feels no joy, his cares increase;
He neither wakes nor sleeps in peace;
In fancy'd want (a wretch complete)
He starves, and yet he dares not eat.

তাহার অগ্রজ হয় কৃপণ আশয়।
ক্লেশের বিষয়ে অতি সহকারী হয়॥
বহুদুঃখে বহুধন করিল সঞ্চয়।
যাবজ্জীবন লাভে নিবিষ্ট আশয়॥
সুখ হয় বলহীন চিন্তা হয় পুষ্ট।
নিদ্রিত জাগ্রত কালে নাহি ছিল তুষ্ট॥
অপ্রতুল দেখ সদা অভাগার মত।
আহার না করে হৈলে ক্ষুধায় পীড়িত॥

The next to sudden honours grew:
The thriving art of courts he knew:
He reach'd the height of power and place;
Then fell, the victim of disgrace.

তাহার দ্বিতীয় সুত সম্মান পাইল।
রাজসভাৎ রীতি বিদিত হইল॥
উচ্চপদ পায় আর শক্তির প্রধান।
কিন্তু তৎপরে তার হয় অপমান॥

Beauty with early bloom supplies
His daughter's cheek, and points her eyes.
The vain coquette each suit disdains,
And glories in her lover's pains.
With age she fades, each lover flies,
Contem'd, forlorn, she pines and dies.

যৌবনসময়ে কন্যা রূপবতী হয়।
মৃগের নয়ন সেই করে বিনিময়॥
সকলের আবেদনে অবজ্ঞা করিত।
প্রেমিকের যাতনায় গর্ব্বিতা হইত॥
যৌবন হইলে গত প্রেমিরা পলায়।
হেয় হয়া ঐ নারী ক্ষেদে মরে যায়॥

When Jove the Father's grief survey'd,
And heard him Heav'n and Fate upbraid,
Thus spoke the God. By outward show
Men judge of happiness and woe:
Shall ignorance of good and ill
Dare to direct th' eternal will?
Seek virtue; and, of that possess'd,
To Providence resign the rest.

ঈশ্বর দেখেন তার পিতার রোদন।
করিছে দেবের আর ভাগ্যের ভৎর্সন॥
ঐ জনপ্রতি এই হয় দৈববাণী।
তুচ্ছকর্ম্মে নর সুখদুঃখে অভিমানী॥
সদসৎ অবোধ কি হৈয়া প্রতিযোগী।
ভবিষ্যৎ ঘটনার হয় কি নিযোগী॥
অন্বেষণ করে ধর্ম্মে নিষ্ঠাকর মন।
তাবৎ বিষয় কর ঈশ্বরে অর্পণ॥

FABLE XL.

চত্বারিংশৎ ইতিহাস।

The two Monkeys.

দুইবানর।

The learned, full of inward pride,
The fops of outward show deride:
The fop, with learning at defiance,
Scoffs at the pedant, and the science:
The Don, a formal, solemn strutter,
Despises Monsieur's airs and flutter;
While Monsieur mocks the formal fool,
Who looks, and speaks, and walks by rule.
Britain, a medley of the twain,
As pert as France, as grave as Spain;
In fancy wiser than the rest,
Laughs at them both, of both the jest.
Is not the poet's chiming close
Censur'd by all the sons of prose?
While bards of quick imagination
Despise the sleepy prose narration.
Men laugh at apes, they men contemn;
For what are we, but apes to them?

অহঙ্কারপূর্ণ হয় বিজ্ঞের অন্তরে।
বাহ্যবেশকারিদিগে পরিহাস করে॥
ঐ বেশকারী পুনঃ বিদ্বানদর্পেতে।
শিক্ষাগুরু বিদ্যা নিন্দা করে কতমতে।
ইঙ্গলানী দেশীয় ধীর নিজ অহঙ্কারে।
ফরাসীকে চঞ্চল বলিয়া হেয় করে॥
গাম্ভীর্য্যেতে ক্ষিপ্ত বলে তারা করে হেয়।
যাহাদের রীতি নীতি সকলি প্রমেয়॥
ব্রীটিনস্থ মহাশয় দুয়েতে নিপুণ।
ফ্রেঞ্চ আর ইঙ্গলানী উভয়ে যেই গুণ॥
উহা হৈতে জ্ঞানবান হয় অনুমান।
পরস্পর হেয় করে সমানে সমান॥
দূষ্য কি নাহয় কবিকারকের পদ্য।
তাহার নিকটে হৈবে যারা করে গদ্য॥
যেহেতু কবিরা হয় ভাবের ভাবক।
হেয় করে ইতিহাস বিরস দায়ক॥
হাস্য হেয় বানরে নরেতে পরস্পর।
বানর কাছে কি কভু হেয় হয় নর॥

Two Monkeys went to Southwark fair,
No critics had a sourer air:
They forc'd their way through dragg'ed folks,
Who gap'd to catch Jack-pudding's jokes;

দুই কপি যায় এক* বিপনি যেখানে।
বিদূষক হিংসক নাছিল সেই স্থানে॥
বহুজন মধ্য দিয়া গমন করিল।
অনাদরে তুচ্ছরূপে তাহারা দেখিল॥

* সৌথওয়ার্ক নামে স্থান।

Then took their tickets for the show,
And got by chance the foremost row,
To see their grave, observing face,
Provok'd a laugh through all the place.

Brother, says pug, and turn'd his head,
The rabble's monstrously ill bred.

Now through the booth loud hisses ran;
Nor ended till the show began.

The tumbler whirls the flip-flap round,
With somersets he shakes the ground:
The cord beneath the dancer springs;
Aloft in air the vaulter swings:
Distorted now, now prone depends,
Now through his twisted arms ascends;
The crowd, in wonder and delight,
With clapping hands applaud the sight.

With smiles, quoth Pug, if pranks like these,
The giant apes of reason please;
How would they wonder at our arts?
They must adore us for our parts.
High on the twig I've seen you cling,
Play, twist and turn in airy ring:
How can those clumsy things, like me,
Fly with a bound from tree to tree?

অ'মন্ত্রণপত্র লইল বিখ্যাতাভিপ্রায়।
দৈবাধীন প্রথমশ্রেণীতে স্থান পায়॥
কপির গাম্ভীর্য্য ধৈর্য্য অতি অসম্ভব।
তাহা দেখি উঠে এক হাস্য কলরব॥

ভ্রাতৃ সম্বোধনে কপি বদন ফিরায়।
নীচসভা হৈলে কি নীচতা নাহি যায়॥

তুচ্ছরূপ ধ্বনিতে পূরিল সেইস্থান।
যাবৎ কৌতুক নাহি হয় অবসান॥
কৌতুককারক তথা ঘুরিতে লাগিল।
লম্ফে ঝম্পে পৃথিবীকে কম্পিতা করিল॥
ঐ নর্ত্তকের নিম্নে দৃঢ়রজ্জু ছিল।
কৌতুককারক শূন্যে ঝুলিতে লাগিল॥
কভু ঋজু কখন বিকটমূর্ত্তি হয়।
কখন বা উঠে বদ্ধ করে করদ্বয়॥
আশ্চর্য্যদর্শনে সবে সন্তুষ্ট হইল।
করধ্বনি আর দৃশ্যে প্রশংসা করিল।

হাসিয়া কহিল কপি এরূপ ক্রীড়ায়।
বুদ্ধিমানকপি যদি ইথে তুষ্ট হয়॥
তবে আমাদের গুণে আশ্চর্য্য হইত।
তাহারা অবশ্য তবে আদর করিত॥
শাখামৃগ শাখায় যেমন ক্রীড়া করে।
নিরাশ্রয়ে সেইরূপ নরেরা কি পারে॥

বানর জাতির মত অপটুমানবে।
লম্ফ দিতে পারে তরু বৃক্ষের পল্লবে॥

But yet, by this applause, we find
These emulators of our kind
Discern our worth, our parts regard,
Who our mean mimics thus reward.
Brother, the grinning mate replies,
In this I grant that man is wise.
While good examples they pursue,
We must allow some praise is due;
But when they strain beyond their guide,
I laugh to scorn the mimic pride:
For how fantastic is the sight,
To meet men always bolt upright;
Because we sometimes walk on two!
I hate the imitating crew.

তথাপি ইহারা দেখি প্রশংসা প্রাপক।
অস্মদ্‌জাতির মধ্যে আস্পর্দ্ধা কারক॥
আমাদের গুণ কর্ম্ম গ্রাহ্য করে যারা।
বিদ্রূপের প্রত্যুপকারক হয় তারা॥
ভ্রাতৃ সম্বোধনে অন্যে অন্যকপি কয়।
ইহাতেই আমি বুঝি নর বিজ্ঞ হয়॥
সদুদাহরণ প্রতি যে করে গমন।
প্রশংসার যোগ্য হৈবে অবশ্য সে জন॥
যখন হয় উপদেশ অতিক্রয়কারী।
বিদ্রূপজনক গর্ব্বে আমি হেয় করি॥
তথাপি দেখহ ঐ কল্পিতের মত।
মনুষ্য নিকটে সদা থাকে উপস্থিত॥
কভু কভু পদদ্বয়ে আমি যাইতেপারি।
একপের অনুরূপে আমি তুচ্ছ করি॥

Fable XLI.

The Owl and the Farmer.

An owl of grave deport and mien,
Who (like the Turk) was seldom seen,
Within a barn had chose his station,
As fit prey as contemplation.
Upon a beam aloft he sits,
And nods, and seems to think by fits.
So have I seen man of news,
Or Post-boy or Gazette peruse;

একচত্বারিংশৎ ইতিহাস।

পেচক এবং কৃষী।

কোন এক পেচক গম্ভীর অতিশয়।
তুরস্কি ব্যক্তির মত বাহ্যে বোধ হয়॥
কোন গোলাঘর মধ্যে আছিল নিবাস।
সেই স্থানে আহারের নাছিল আয়াস॥
সদা থাকে ঊর্দ্ধে এক কাষ্ঠের উপরে।
বোধ হয় যেন কত বিবেচনা করে॥
ইহা সদৃশ এক ইতিহাসবক্তাকে।
দেখিয়াছি খাবক বা সম্বাদ পাঠকে॥

Encke, ned, and talk with voice profound,	ধূমপান করে আর গভীরবচন ।
And fix the fate of Europe round.	ইউরোপে বসিয়া স্থির করয়ে প্রাক্তন ॥
Sheaves pil'd on sheaves hid all the floor.	আটির দ্বারা গৃহভূমি পূরণ করিলে ।
At dawn of morn to view his store	ঐ স্তূপাকার কৃষী দেখে প্রাতঃকালে ॥
The Farmer came. The hooting guest	কৃষী আগমনে ঐ পেচকগম্ভীর ।
His self-importance thus expressed:	আত্মস্বার্থ বিষয় কহিল তার পর ॥
Reason in man is mere pretense	নরেরা সুবিজ্ঞ অতি সে কেবল কথা ।
How weak, how shallow is his sense?	অতিশয়ক্ষীণবুদ্ধি নাহি গম্ভীরতা ॥
To treat with scorn the Bird of nighs,	ঐ নিশাচরে কৃষী তাচ্ছল্য করিল ।
Declares his folly, or his spite.	তাহার মূঢ়তা আর হিংসা প্রকাশিল ॥
Then too, how partial is his praise!	তাচ্ছিল্য দেখিয়া আরো পক্ষপাৎ করে ।
The lark's, the linnet's chirping lays	ক্ষুদ্রপক্ষি আদি গান করিছে সুস্বরে ॥
To his ill-judging ears are fine;	উত্তমে উত্তম বোধ নহে তার কানে ।
And nightingales are all divine.	বিশেষতঃ আরো হয় বুল্‌বুলির গানে ॥
But the more knowing feather'd race	কিন্তু আমারে জানে খ্যাত পক্ষি গণে ।
See wisdom stamp'd upon my face.	আমার বুদ্ধির চিহ্ন দেখিয়া বদনে ॥
Wene'er to visit light I design,	যখন মানস হয় আলোক দেখিতে ।
What flocks of fowl compose my train!	কত পক্ষিগণ ডাকে আমার সঙ্কেতে ॥
Like slaves they crowd my flight behind,	ভৃত্যবৎ ভ্রমে সব আমার পশ্চাতে ।
And own me of superior kind.	প্রধানরূপেতে জানে মনের মধ্যেতে ॥
The farmer laugh'd, and thus reply'd:	ঐ কৃষী পেচকে উত্তর করে হাসি ।
Thou dull important lump of pride,	বোধ হয় তুই এক অহঙ্কাররাশী ॥
Dar'st thou with that harsh grating tongue	কৃষক কহিছে তুই এ নিন্দিতস্বরে ।
Depreciate birds of warbling song;	অবহেলা করিস্ কি গায়কপক্ষিরে ॥

Indulge thy spleen. Know men and fowl

রাগে নর পক্ষি সহ করিহ সমান।

Regard thee, as thou art, an Owl.

তাহারা পেচক বলি তোরে করি জ্ঞান॥

Besides, pround blockhead, be not vain

ওহে মূঢ় এত গর্ব্ব করনা কখন।

Of what thou call'st thy slaves and train.

তাহাদিগে দাসরূপে করিহ কীর্ত্তন॥

Few follow wisdom or her rules;

নীচের কর্ত্তব্য হয় জ্ঞানপথাশ্রয়।

Fools in derision follow fools.

ক্ষিপ্তজন ক্ষিপ্তের পশ্চ দ্গামী হয়॥

FABLE XLII.

The Jugglers.

দ্বিচত্বারিংশৎ তিহাস।

ঐন্দ্রজালিকসকল।

A Juggler long through all the town

ভোজবিদ্য এক জন কোন গ্রামে ছিল।

Had rais'd his fortune and renown;

বিদ্যায় সে মান্য আর সম্ভ্রম হইল॥

You'd think (so far his art transcends)

সে বিদ্যায় তাহার নৈপুণ্য ছিল কত।

The devil at his finger's ends.

অঙ্গুলির অগ্রভাগে ভূত দেখাইত॥

Vice heard his fame, she read his bill;

শ্রবণ করিয়া তার সুখ্যাতি দুরিত।

Convinc'd of his inferior skill,

পত্রপাঠে হইলেন চতুরতা জ্ঞাত॥

She sought his booth, and from the crowd

পাতক আগত গৃহে অনেক সন্ধানে।

Defy'd the man of art aloud.

উচ্চস্বরে তুচ্ছ করে ঐ গুণিজনে॥

Is this then he so fam'd for slight?

এই ক্ষুদ্রকর্ম্মে সে কি হৈয়াছে বিখ্যাত।

Can this slow bungler cheat your sight?

তোমা সবাকারে মূঢ় করে কি মোহিত॥

Dares he with me dispute the prize?

আমার সহিত বাদে সে কি জয়ী হৈবে।

I leave it to impartial eyes.

পক্ষপাত রহিত চক্ষুতে দেখ সবে।

Provok'd, the Juggler cry'd, 'Tis done;

ত্যক্ত হৈয়া ঐন্দ্রজালিক সত্য কয়।

In science I submit to none.

বিদ্যাতে কথায় নাহি হই পরাজয়॥

Thus said. The cups and balls he play'd ;
By turns, this here, that there convey'd.
The cards, obedient to his words,
Are by a fillip turn'd to birds.
His little boxes change the grain :
Trick after trick deludes the train.
He shakes his bag, he shews all fair;
His fingers spread, and nothing there;
Then bids it rain with showers of gold,
And now his iv'ry eggs are told.
But when from thence the hen he draws
Amaz'd spectators hum applause.
Vice now stepp'd forth, and took the place
With all the forms of his grimace.
This magic looking-glass, she cries,
(There hand it round) will charm your eyes.
Each eager eye the sight desir'd,
And ev'ry man himself admir'd.
Next, to a senator addressing ;
See this bank-note ; observe the blessing.
Breathe on the bill. Heigh, pass! 'Tis gone.
Upon his lips a padlock shone.
A second puff the magic broke,
The padlock vanish'd, and he spoke.

ইহা বলে পেয়ালা আর গোলা খেলা করে।
ইতস্তত ঘুরাইতে লাগিল তাহারে ॥
আজ্ঞার অধীন তাস্ তাহার আছিল।
অঙ্গুলিধ্বনিতে তাহা পক্ষিরূপ হৈল ॥
ক্ষুদ্রসিন্দুকসব বীজরূপ হয়।
বিদ্যায় মোহিত করে জনসমুদয় ॥
ঝুলী ঝেড়ে করায় সে অদ্ভুতদর্শন।
কিছুই না থাকে হৈলে কর প্রসারণ ॥
পরে সেই সুবর্ণ বর্ষণে আদেশিল।
হস্তিদন্তডিম্ব পরে প্রকাশ করিল্ ॥
কিন্তু তাহা হৈতে এক কুক্কুটী সৃজিল।
দেখিয়া দর্শকগণ প্রশংসা করিল ॥
অগ্রসর হৈয়া তখন পাতক আইল।
ঐ নর নিজমুখ বিরূপ করিল ॥
পাপ কহিল এই মায়িকদর্পণ।
মুগ্ধ হৈবে সবে তাহে করহ ঘূর্ণন ॥
তাবল্লোকেতে তাহা দেখিতে চাহিল।
দেখিয়া তাবতে উহা প্রশংসা করিল ॥
এক মহারাজমন্ত্রী কহে প্রকাশিয়া।
দেখ এই মুদ্রাপত্র আর দেখ দয়া।
ফুৎকার মাত্রেতে তাহা সব ফুরাইল।
কুলুপ আকৃতি বদ্ধ ওষ্ঠেতে হইল ॥
দ্বিতীয় ফুৎকারে ঐ মায়া দূর হয়।
খুলিলে কুলুপ ঐ জন কথা কয় ॥

BOMBAY BRANCH ROYAL ASIATIC SOCIETY

Twelve bottles rang'd upon the board,
বারো বোতল ছিল মেজেতে সংস্থিত।

All full, with heady liquor stor'd,
প্রমত্তকারকমদ্যে সকলি পূরিত ॥

By clean conveyance disappear,
উত্তমচালন দ্বারা তাহা গুপ্ত হয়।

And now two b'oody swords are there
পরে দুই লোহিতাক্ত করবাল হয় ॥

A purse she to a theif expos'd ;
এক তোড়া টাকা দিল এক জন চোরে।

At once his ready fingers clos'd.
তাহার অঙ্গুলি বদ্ধ হইল তৎপরে ॥

He opes his fist, the treasu re's fled :
কর প্রসারণে পরে ঐ ধন যায়।

He sees a halter in its stead.
তার পরিবর্ত্তে এক রজ্জুকে দেখায় ॥

She bids Am'ition hold a wand;
লোভেরে ধরিতে যষ্টি করিল আদেশ।

He grasps a hatchet in his hand.
পরে এক কুঠার হইল অবশেষ ॥

A box of charity she shows.
পরে এক দানের সিন্দুক দেখাইল।

Blow here; and a church-warden blows.
ফৎকারে ঈশ্বরগৃহ রক্ষক হইল ॥

'Tis vanish d with conveyance neat,
উত্তমচালন দ্বারা পরে সেই গেল।

And on the table smokes a treat.
ভোজনের স্থানে উষ্ণভোজ্যদ্রব্য হৈল ॥

She sha'kes the dice, the board she knocks,
ঐ পাপ পাশা নাড়ি মেজে শব্দ কৈল।

And from all pockets fills her box.
বস্ত্রাঞ্চল হৈতে ধন সিন্দুক পূরিল ॥

She next a meagre rake addrest,
এক ক্ষীণলম্পটেরে কহিল বচন।

This picture see; her shape, her breast!
দেখ এই মূর্ত্তি আর অবয়ব স্তন ॥

What youth, and what inviting eyes !
কিবা রূপবতী কিবা চক্ষুমনোহর।

Hold her, and have her. With sur-prise,
গ্রহণ করহ ইহা অতিমোহকর ॥

His hand expos'd a box of pills,
সিন্দুক দেখায় পরে বটিকা পূরিত।

And a loud laugh proclaim'd his ills.
উচ্চৈঃস্বরে লম্পটের দোষ কহে কত ॥

A counter, in a miser's hand,
এক কৃপণের হস্তে এক মুদ্রা দিল।

Grew twenty guineas at command.
বিংশতি সংখ্যক তার আজ্ঞাতে হইল ॥

She bids his heir the sum retain,
কৃপণের উত্তরাধিকারিকে কহিল।

And 'tis a counter now again.
মুদ্রা রাখ বলি পুনঃ তদ্রূপ হইল ॥

A guinea with her touch you see
Takes ev'ry shape, but Charity;
And not one thing you saw, or drew,
But chang'd from what was first in view.

The Juggler now in grief of heart,
With this submission own'd her art.
Can I such matchless slight withstand!
How practice hath improv'd your hand!
But now and then I cheat the throng;
You ev'ry day, and all day long.

স্পর্শমাত্র এক মুদ্রা হয় নানামত।
নানারূপ ধরে তাহা প্রদান ব্যতিত॥
যে যে বস্তু দেখিয়াছ কিছু সত্য নয়।
পূর্ব্বে যাহা ছিল তাহা হয় বিনিময়॥
তখন কৌতুককারি মনদুঃখে কয়।
গুণী বলে পাতকেরে করিল বিনয়॥
অদ্বিতীয় হৈয়া কিসে সক্ষম হইব।
হস্তের চালন শিক্ষা কত কষ্টে তব॥
আমি মুগ্ধ করি লোকে কখন কখন।
তোমার মায়াতে মুগ্ধ জন সর্ব্বক্ষণ॥

FABLE XLIII.

The Council of Horses.

Upon a time a neighing steed,
Who graz'd among a num'rous breed,
With mutiny had fir'd the train,
And spread dissention through the plain.
On matters that concern'd the state
The council met in grand debate.
A colt, whose eye-balls flam'd with ire,
Elate with strength and youthful fire;
In haste stept forth before the rest,
And thus the list'ning throng address'd.
Good gods; how abject is our race,
Condemn'd to slav'ry and disgrace!

ত্রিচত্বারিংশৎ ইতিহাস।

অশ্বসভা।

কোন সময়েতে এক অপূর্ব্ব ঘোটক।
বিচরণ করে যথা অনেকশাবক॥
বিবাদ করিয়া সব রাগান্বিত হয়।
ক্ষেত্র মধ্যে কলহ করিল অতিশয়॥
রাজ্যবিষয়কবাদে বিবাদ উঠিল।
সভা হৈয়া অতিশয়বিরোধ হইল॥
রাগে অশ্বশাবকের লোহিতলোচন।
যৌবনের গর্ব্বে বলে উল্লসিত মন॥
সকলের অগ্রে সেই অগ্রসর হৈল।
সকল অশ্বেরে সেই এরূপ কহিল॥
হে ঈশ্বর আমরা কি ক্ষুদ্রজাতিপ্রাপ্ত।
দাস্যকর্ম্মে আমরা হৈয়াছি অভিশপ্ত॥

Shall we our servitude retain,
Because our sires have borne the chain?
Consider, friends, your strength and might,
'Tis conquest to assert your right.
How cumbrous is the gilded coach!
The pride of man is our reproach.
Were we design'd for daily toil,
To drag the plough-share through the soil?
To sweat in harness through the road?
To groan beneath the carrier's load!
How feeble are the two legg'd kind!
What force is in our nerves combin'd?
Shall then our nobler jaws submit
To foam and champ the galling bit?
Shall haughty man my back bestride?
Shall the sharp spur provoke my side?
Forbid it, heav'ns! Reject the rein;
Your shame, your infamy disdain.
Let him the lion first controul,
And still the tiger's famish'd growl.
Let us, like them, our freedom claim,
And make him tremble at our name.
A general nod approv'd the cause,
And all the circle neigh'd applause.

চিরকাল আমাদের দাসত্বে যোজন।
পূর্ব্বপুরুষেরা করে শৃঙ্খল ভঞ্জন॥
বিবেচনা কর মিত্র নিজশক্তি কর্ম্ম।
বিজয়ী হইলে তবে থাকে নিজ ধর্ম্ম॥
কি দুঃখদায়ক হয় শকটে যোজন।
এ নিন্দিতকর্ম্মে গর্ব্ব করে নরগণ॥
অহরহ শ্রম হেতু হই কি সৃজনে।
কত ক্লেশ পৃথিবীতে হল আকর্ষণে॥
ঘর্ম্মাক্তশরীর হয় পথের মধ্যেতে।
বাহকের নিম্নে থাকি অসহ্যভারেতে॥
দ্বিপদ জাতিরা ক্ষীণজীবী অতিশয়।
আমাদের শরীরে যা কতশক্তি হয়॥
তবে কি অধীন হৈয়া আপন বদনে।
উত্থিত হইবে ফেণ লাগাম্ চর্ব্বণে॥
গর্ব্বিনর করিবে কি পৃষ্ঠে আরোহণ।
চেকাব্ দ্বারা কি হৈবে পার্শ্বের পীড়ন॥
ঈশ্বর প্রসাদে হউক্ লাগাম্ বারণ।
তুচ্ছবোধে ত্যাগ কর লজ্জা অপমান॥
প্রথমে করুন্ তিনি মৃগেন্দ্র দমন।
আর দুষ্ট ক্ষুধার্ত্তির ব্যাঘ্রের নিস্বন॥
নিস্তার এক্ষণে চাহি তুল্য তাহাদের।
কম্পবান করি তাহে নামে আমাদের॥
এই পরামর্শে সবে সম্মত হইল।
বেষ্টিত তাবতে তাহা প্রশংসা করিল॥

When lo! with grave and solemn pace,
A Steed advanc'd before the race;
With age and long experience wise,
Around he cast his thoughtful eyes;
And to the murmurs of the train,
Thus spoke the Nestor of the plain.

When I had health and strength, like you
The toils of servitude I knew;
Now grateful man rewards my pains,
And gives me all these wide domains,
At will I crop the year's increase;
My latter life is rest and peace.

I grant to man we lend our pains,
And aid him to correct the plains;
But doth not he divide the care,
Through all the labours of the year?
How many thousand structures rise,
To fence us from inclement skies!
For us he bears the sultry day,
And stores up all our winter's hay.
He sows, he reaps the harvest's gain
We share the toil, and share the grain.

Since ev'ry creature was decreed
To aid each other's mutual need;
Appease your discontented mind,
And act the part by Heav'n assign'd.

পরে এক অশ্ব অতিসুধীরগমনে।
আগত হইল নিজ জাতি সন্নিধানে॥
বয়ক্রমে বিজ্ঞ আর বহুলদর্শনে।
বিবিক্তচক্ষুতে দৃষ্টি করিল সে স্থানে॥
বিনম্বাদ দেখে পরে কহিল এরূপ।
নেষ্টর ক্ষেত্রের মধ্যে হইল যেরূপ॥

তোমাদের মত শক্তি দেহ পুষ্ট ছিল।
দাসত্বের পরিশ্রমে বলহীন হৈল॥
সেই শ্রম কৃতজ্ঞনরেরা বোধ করে।
ভূমি দেয় আমায় তৎ প্রত্যুপকারে॥
প্রতিবর্ষে তাহে শস্য বৃদ্ধির বাসনা।
শেষাবস্থা সুখে যায় নাহয় যাতনা॥

মনুষ্য সাহায্য করি নিজ পরিশ্রমে।
আরো উপকারী হই ক্ষেত্রের উত্তমে॥
নরগণ চিন্তার কি অংশ নাহি লয়।
সাম্বৎসরিক যত পরিশ্রম হয়॥
হইতেছে অট্টালিকার ইহাতেই।
গগণ উৎপাৎ হৈতে যাতে রক্ষা হই॥

অন্যের হিতার্থে নর দুঃখ সহে কত।
শুষ্কতৃণ রাখে সব শীতের সঞ্চিত॥
শস্য পায় মনুষ্যেরা করিয়া রোপণ।
অংশ পাই আমরা সে শ্রমের বেতন॥
যেহেতু জীবের প্রতি বিধি অনুমতি।
পরস্পর সহায়তা পরস্পর প্রতি॥
সন্তুষ্ট রাখহ সদা অসন্তোষমন।
ঈশ নির্দ্ধারিতকার্য্য কর সংস্থাপন॥

The tumult ceas'd: the Colt submitted,
And, like his ancestors, was bitted.

বাদ ভঙ্গে অশ্ব পরে সম্মতি করিল।
প্রাচীনমতেতে সবে লাগাম্ পরিল॥

FABLE XLIV.

The Hound and the Huntsman.

Impertinence at first is borne
With heedless slight, or smiles of scorn;
Teaz'd into wrath, what patience bears
The noisy fool who perseveres?
The morning wakes, the huntsman sounds,
At once rush forth the joyful hounds
They seek the wood with eager pace,
Through bush, through brier explore the chase.
Now scatter'd wide, they try the plain,
And snuff the dewy turf in vain.
What care, what industry, what pains!
What universal silence reigns!
Ringwood, a dog of little fame,
Young, pert, and ignorant of game,
At once displays his babbling throat,
The pack, regardless of the note,
Pursue the scent; with louder strain
He still persists to vex the train.
The Huntsman to the clamour flies,
The smacking lash he smartly plies;

চত্বারিংশৎ ইতিহাস।

শিকারিকুক্কুর এবং ব্যাধ।

একবার সহ্য করাযায় অবোধতা।
উপহাস দ্বারা কিম্বা অপর তুচ্ছতা॥
সহ্য ধৈর্য্যতায় কিম্বা রাগবৃদ্ধি পরে।
কলহকারক ক্ষিপ্ত ইহা বোধ করে॥
প্রাতঃকালে ঐ ব্যাধ নিনাদ করিল।
এককালে হর্ষে সবকুক্কুর আইল॥
ব্যস্ত হৈয়া গিয়া বলে সন্ধান করিল।
শিকারার্থে কণ্টকের বন তত্ত্ব নিল॥
পৃথক হৈয়া ক্ষেত্র করিল সন্ধান।
হিমযুক্ত তৃণভূমি লইল আঘ্রাণ॥
কি আশ্চর্য্য পরিশ্রম কিবাই চিন্তন।
মৌন এথা করিছে কি আশ্চর্য্য শাসন॥
প্রসিদ্ধকুক্কুর এক রিংউড্ নামক।
শিকারেতে অজ্ঞ কিন্তু চপল যুবক॥
সে কুক্কুর শুকবার ডাকে উচ্চস্বরে।
শিকারিকুক্কুর তাহা তুচ্ছ বোধ করে॥
নানাস্থান ঘ্রাণ লয় ডাকে উচ্চৈঃস্বরে।
তথাপি সে নানাদিগ ত্যাগ নাহি করে॥
ধাইল ঐ ব্যাধ যথা কলরব ছিল।
রে তারে বেত্র দিয়া আঘাত করিল॥

His ribs all welk'd, with howling tone
The puppy thus express'd his moan.
I know the music of my tongue
Long since the pack with envy stung:
What will not spite? These bitter smarts
I owe to my superior parts.
When puppies prate, the Huntsman cry'd,
They show both ignorance and pride:
Fools may our scorn, not envy raise?
For envy is a kind of praise.
Had not thy forward noisy tongue
Proclaim'd thee always in the wrong,
Thou might'st have mingled with the rest,
And ne'er thy foolish nose confess'd.
But fools, to talking ever prone,
Are sure to make their follies known.

বেত্রাঘাতে মর্ম্মপীড়া হইল পঞ্জরে।
যেরূপ করিল খেদ তাহা বলি পরে॥
আমার জিহ্বার স্বর সুবিদিত আছে।
বহুকালাবধি হিংসা তারে দংশিয়াছে॥
হিংসা না করিহ এই কঠিন আঘাতে।
যেহেতু অনেকগুণ আছয়ে আমাতে॥
কুক্কুর চিৎকার করে ব্যাধের বচন।
তাহারা মূঢ়তা গর্ব্ব করায় দর্শন॥
হিংসা বিনা ঘৃণা করে যেই হয় অজ্ঞ।
হিংসা হয় এক রূপ প্রশংসার যোগ্য॥
এরূপ কলহ তুমি যদি না করিতে।
আপনার দোষযুক্তে আপনি থাকিতে॥
যদি তুমি সকলের সহ সঙ্গী হৈতে।
নাসিকার ঘ্রাণগুণ অবশ্য পাইতে॥
মূর্খেরা সতত ফিরে বাবদূক আসে।
যথার্থ ইহাই তার মূঢ়তা প্রকাশে॥

Fable XLV.

The Poet and the Rose.

I hate the man who builds his name
On ruins of another's fame;
Thus prudes, by characters o'erthrown,
Imagine that they raise their own.
Thus scribblers, covetous of praise,
Think slander can transplant the bays.

পঞ্চচত্বারিংশৎ ইতিহাস।
কবী এবং গুলাবপুষ্প।
তুচ্ছ করি সেই নরে যে চাহে উন্নতি।
বিনাশ করিয়া অন্য নরের সুখ্যাতি॥
ছদ্মবেশি জনগণ মান্যতা নাশিয়া।
যশস্বী হইতে চাহে কল্পনা করিয়া॥
এইরূপ বোধ করে কুলেখক যারা।
সুখ্যাতির শিরচ্ছেদ হয় নিন্দাদ্বারা॥

Beauties and bards have equal pride,
With both all rivals are decry'd.

কবী আর সুন্দরী গণ তুল্য অহঙ্কারী।
ঐ দুইজন মত অন্যে গণ্য করি।।

Who praises Lesbia's eyes and feature,
Must call her sister awkward creature,

প্রশংসা করিবে যেই লেস্বীয়া * লোচনে।
অবশ্য নিন্দিবে তার সহোদরাগণে।।

For the kind flatt'ry's sure to charm,
When we some other nymph disarm.

কারুণিকপ্রশংসায় সৌন্দর্য্য জানায়।
কপসির রূপে কভু নিন্দা করাযায়।।

As in the cool of early day
A poet sought the sweets of May;
The garden's fragrant breath ascends,
And ev'ry stalk with odour bends.
A Rose he pluck'd, he gaz'd, admir'd
Thus singing as the Muse inspir'd.

প্রাতের শৈত্যতা দেখে কবি এক জন।
জ্যৈষ্ঠের শৈত্যতা যথা করিল বর্ণন।।
উদ্যান হৈতে আসি সুগন্ধি নির্গত।
সুগন্ধির সহ পুষ্পবৃন্ত ছিল নত।।
প্রশংসিয়া কবি এক গুলাব তুলিল।
বাণির কৃপায় তার গুণ গান কৈল।।

Go, Rose, my Chloe's bosom grace;
How happy should I prove,
Might I supply that envy'd place
With never fading love?

ওহে পুষ্প যাও মম ক্লোএর * বক্ষে।
যথার্থ আনন্দ তবে হৈবে মম পক্ষে।।
হিংসাযুক্ত সেই স্থান সম্পূর্ণ করিতে।
যদি আমি পারি গাঢ়প্রেমের সহিতে।।

There, phœnix-like, beneath her eye,
Involv'd in fragrance, burn and die!

অক্ষি নিম্নে তাহার ফিনিক্স পক্ষি মত।
প্রাণনাশে দগ্ধ হৈয়া গন্ধেতে জড়িত।।

Know, hapless flower, that thou shalt find
More fragrant roses there;

সুনরে অসুখি পুষ্প চাহি তোর পানে।
সৌগন্ধ্যগুলাব পুষ্প আছে সেই স্থানে।।

I see thy with'ring head reclin'd
With envy and despair!

দেখি তোর শুষ্কশির হৈতেছে নমিত।
হিংসার সহিত আর নিরাশা সহিত।।

One common fate we both must prove;
You die with envy, I with love.

তবি আমি উভয়েতে এক ভাগ্য করি।
হিংসায় তোমার মৃত্যু আমি প্রেমে মরি।।

Spare your comparisons, reply'd
An angry Rose, who grew beside;

তুলনা না কর বলি উত্তর করিল।
রোষালগুলাব পুষ্প পার্শ্বে যেই ছিল।।

* কোন নারির নাম।

Of all mankind, you should not flout us!
What can a Poet do without us?
In ev'ry love-song roses bloom;
We lend you colour and perfume:
Does it to Chloe's charms conduce,
To found her praise on our abuse?
Must we, to flatter her, be made
To wither, envy, pine, and fade?

পরিহাস করা তব না হয় উচিত।
কবির কবিতা নহে গুলাব ব্যতিত॥
গুলাব বর্ণনা হয় প্রেমের গানে।
গুলাবের গন্ধ বর্ণ সকল বর্ণনে॥
সাহায্য কি ক্লোনের রূপের ইহায়।
তাহার প্রশংসা হয় আমার নিন্দায়॥
অমরা কি জন্মিয়াছি তাহে প্রশংসিতে।
মলিন হইতে আর শোক কি করিতে॥

Fable XLVI.

The Cur, the Horse, and the Shepherd's Dog.

The lad, of all-sufficient merit,
With modesty ne'er damps his spirit;
Presuming on his own deserts,
On all alike his tongue exerts;
His noisy jokes at random throws,
And pertly spatters friends and foes;
In wit and war the bully race,
Contribute to their own disgrace.
Too late the forward youth shall find
That jokes are sometimes paid in kind;
Or if they canker in the breast,
He makes a foe who makes a jest.
A village-cur of snappish race,
The pertest puppy of the place,
Imagin d that his treble throat
Was blest with music's sweetest note;

ষট্‌চত্বারিংশৎ ইতিহাস।

কুক্কুর ও ঘোটক এবং রাখালের কুক্কুর।

এক রাখালের ছিল বোধ সাধারণ।
শী লতা নম্রতা তাহে নাছিল কখন॥
সাহসী হইয়া মুঢ় মূঢ়তার বশে।
সকলেরে কুবাক্য কহিত অনায়াসে॥
পরিহাস অবিরত নিয়োগ করিত।
শত্রু মিত্র তুচ্ছ ছিল ভব্যতা সহিত॥
কলহকারকদল আছিল তাহার।
তার অপমানে হয় অপমান যার॥
কালে ঐ শঠযুবা আপনি দেখিবে।
পরিহাস তুল্য সেইঅনুগ্রহ হৈবে॥
তাহা যদি মনুষ্যেরে মর্ম্মপীড়া দেয়।
পরিহাস করিলে সে বৈরিভাব হয়॥
ইঙ্গনির এক গ্রাম্যশাবককুক্কুর।
সেই স্থানে থাকে হৈয়া বড়ই চতুর॥
আপনার তীক্ষ্ণস্বরে করে অনুমান।
বুঝিবা আমার স্বর বাদ্যের সমান॥

In the mid road he basking lay,
The yelping nuisance of the way;
For not a creature pass'd along,
But had a sample of his song.

Soon as the trotting steed he hears,
He starts, he cocks his dapper ears,
Away he scours, assaults his hoof;
Now near him snarls, now barks aloof;
With shrill impertinence attends,
Nor leaves him till the village ends.

It chanc'd, upon his evil day,
A Pad came pacing down the way:
The Cur, with never-ceasing tongue,
Upon the passing trav'ller sprung.
The horse, from scorn provok'd to ire
Flung backward; rolling in the mire,
The Puppy howl'd, and bleeding lay:
The Pad in peace pursu'd his way.

A Shepherd's Dog, who saw the deed,
Detesting the vexatious breed,
Bespoke him thus. When coxcombs prate,
They kindle wrath, contempt, or hate;
Thy teazing tongue had judgment tied,
Thou had'st not, like a puppy, died.

মধ্যপথে করে সেই আতপ সেবন।
রবে অপকারী রূপে হইল গণন॥
গমনকালেতে জীব সেই স্থান দিয়া।
কি সাধ্য অমনি যাবে ধ্বনি না শুনিয়া॥

এক রাজ অশ্ব দ্রুতে করিছে গমন।
চমকিয়া স্বীয় কর্ণ করিল উত্থান॥
দ্রুত যায় অশ্ব তার পদে আঘাতিল।
কত ভয়ঙ্করশব্দে ডাকিতে লাগিল॥
অতিশয় সেই অশ্ব বিরক্ত করিল।
ত্যক্ত করে যতক্ষণ গ্রাম না ছাড়িল॥

এক দিন দৈবাধীন আপদ জন্মিল।
ধীরগামি অশ্ব প্রতি আপদ ঘটিল॥
পশ্চাতে কুক্কুর অতিভয়ঙ্করস্বরে।
ভ্রমণকারক অশ্বে আক্রমণ করে॥
অবজ্ঞা জানিয়া অশ্ব রাগকে তেজিল।
পদাঘাতে কর্দ্দমে কুক্কুরে গড়াইল॥
রক্তাক্ত হইয়া ডাকি কুক্কুর পড়িল।
ঐ ধীরগামিঅশ্ব সুখেতে চলিল॥

রাখালের কুক্কুরে এ দশা দেখিয়া।
ঐ নীচজাতি কহে ভর্ৎসনা করিয়া॥

স্বেচ্ছাচারী যারা সদা করে বক্‌বক্।
তারা হয় রাগ ঘৃণা তুচ্ছ উদ্দীপক॥
যদি বিবেচনা মতে নিস্বান করিতে।
নীচকুক্কুরের মত তবু না মরিতে॥

FABLE XLVII.

The Court of Death.

Death, on a solemn night of sta'e,
In all his pomp of terror sate:
Th' attendants of his gloomy reign,
Diseases dire, a ghastly train!
Crowd the vast court. With hollow tone
A voice thus thunder'd from the throne.
This night our minister we name.
Let ev'ry servant speak his claim;
Merit shall bear this ebon wand.
All, at the word, stretch'd forth their hand.
Fever, with burning heat possess'd,
Advanc'd, and for the wand address'd.
I to the weekly bills appeal,
Let those express my fervent zeal:
On ev'ry slight occasion near,
With violence I persevere.
Next Gout appears with limping pace,
Pleads how he shifts from place to place;
From head to foot how swift he flies,
And ev'ry joint and sinew plies;
Still working when he seems supprest,
A most tenacious stubborn guest.

ষড়চত্বারিংশৎ ইতিহাস।

যমের সভা।

এক দিন ঘোরনিশা যোগে যমরাজ।
ভয়ানক করিলেন আপন সমাজ॥
অতিভয়ানক তার সভাস্থসকল।
নানাদুঃখপ্রদ ব্যাধি ভূতবৎ দল॥
সভায় জনতা করি প্রচার করিল।
রাজ আজ্ঞা এইরূপ ঘোষণা হইল॥
এই রাত্রে রাজমন্ত্রী করিব যোজনা।
সেবকেরা নিজ নিজ করক্ প্রার্থনা॥
যোগ্য যে হইবে দণ্ড করিবে ধারণ।
ইহা শুনি সব করে কর প্রসারণ॥
আমি যোগ্য হৈব বলে দাহযুক্ত জ্বর।
রাজদণ্ড লাভে কহে হৈয়া অগ্রসর॥
জ্বর কহে শুন পুনঃ আমার আশ্বাস।
সপ্তাহে আমার বল হইবে প্রকাশ॥
সকল হইতে আমি বহুশক্তিযুত।
সকল নিকটে আমি হইব উদ্ভূত॥
বাত আসি লম্ফ দিয়া দর্প করি বলে।
দেখিব কিরূপ জ্বর স্থানে স্থানে চলে॥
আপাদমস্তক শীঘ্র পারে কি ভ্রমিতে।
কিরূপে সে চলে দেখি প্রত্যেক গ্রন্থিতে॥
জ্ঞাত হৈয়া বল্ করে যখন অভিভূত।
অদম্য অবাধ্য এক অতিথির মত॥

A haggard Spectre from the crew
Crawls forth, and thus asserts his due.
'Tis I who taint the sweetest joy,
And in the shape of Love destroy:
My shanks, sunk eyes, and noseless face,
Prove my pretension to the place.
Stone urg'd his ever-growing force.
And, next, Consumption's meagre corse,
With feeble voice that scarce was heard,
Broke with short coughs, his suit preferr'd:
Let none object my ling'ring way,
I gain, like Fabius, by delay;
Fatigue and weaken ev'ry foe
By long attack; secure, though slow.
Plague represents his rapid power,
Who thinn'd a nation in an hour.
All spoke their claim, and hop'd the wand:
Now expectation hush'd the band,
When thus the Monarch from the throne:
Merit was ever modest known.
What, no Physician speak his right!
None here! but fees their toils requite.
Let then Intemp'rance take the wand,
Who fills with gold their zealous hand.

কদাকার এক ভূত হানাগুড়ি দিয়া।
আইল সে রাজদণ্ড লাভের লাগিয়া॥
আমি নষ্ট করি সুদ্ধ সুখের ভাজন।
আর সদা করি আর স্নেহের হনন॥
অনাশিকমুখ যম কোটরনয়ন।
আমিই হইব ঐ স্থানের ভাজন॥
অস্থিচর্ম্মসার পরে কহে যক্ষ্মাকাস।
আপনার শক্তি পরে করিল প্রকাশ॥
ক্ষীণস্বরে কহে মুক্ত শুনা নাহিযায়।
ক্ষণেক কাসিয়া ব্যক্ত করিল আশয়॥
ক্ষীণ দেখে কেহ নাহি হইও বাধিত।
ক্রমে জয় করি আমি ফেবিআস* মত॥
ক্ষীণ করি রিপ আমি আর করি শান্ত।
বহুকাল আক্রমণে জানিবে নিতান্ত॥
নিজবেগ মড়ক বর্ণনা করি পরে।
মুহূর্ত্তের মধ্যে যেই বংশ ধ্বংশ করে॥
এই রূপ সকলে প্রার্থনা জানাইল।
পরে নিজ নিজ আশা নিরস্ত করিল॥
সিংহাসন হৈতে যম কহিল এমত।
মৃদগুণ গৌরব আছে সর্ব্বত্র বিদিত॥
ব্যক্ত কি করেনা বৈদ্য নিজ অধিকার।
বেতনে কি সন্তোষ নাকরে কেহ তার॥
অমিতাচারের দণ্ড গ্রহণ উচিত।
হেনমত স্বীয়হস্ত যে করে পূর্ণিত॥

* রোমাণের সেনাপতির নাম।

You, Fever, Gout, and all the rest,
(Whom wary men, as foes detest,)
Forego your claim; no more pretend;
Intemp'rance is esteem'd a friend;
He shares their mirth, their social joys,
And, as a courted guest, destroys.
The charge on him must justly fall,
Who finds employment for you all.

FABLE XLVIII.

The Gardener and the Hog.

A Gard'ner, of peculiar taste,
On a young Hog his favour plac'd:
Who fed not with the common herd!
His tray was to the hall preferr'd.
He wallow'd underneath the board,
Or in his master's chamber snor'd;
Who fondly strok'd him ev'ry day,
And taught him all the puppy's play:
Where'er he went, the grunting friend
Ne'er fail'd his pleasure to attend.
As on a time, the loving pair
Walk'd forth to tend the garden's care,
The Master thus address'd the swine:--
My house, my garden, all is thine,
On turnips feast whene'er you please,
And riot in my beans and pease;

বাতরোগ জ্বর আর তোমার যেমত।
রিপুবৎ ঘৃণা করে সতত মানব॥
তোমার এ আশা নেজ্য বাঞ্ছা কর অন্য।
অমিতাচার হইল মিত্ররূপে মান্য॥
যিনি লন লোকের পুণ্যহীর্ষ অংশ।
প্রিয় অতিথির মত করে তারে ধ্বংশ॥
অবশ্য হইবে জান সেই জন দোষী।
তোমার কর্ম্মেতে যেই হৈবে অভিলাষী॥

অষ্টচত্বারিংশৎ ইতিহাস।
উদ্যানপালক এবং শূকর।
উদ্যানপালক এক নিপুণ তাহাতে।
স্নেহ তার হয় এক যুবা শূকরেতে॥
সামান্যপশুর সহ চরাইত তারে।
তার স্থান করে দিল দালান ভিতরে॥
টেবিলের নীচে অবলুণ্ঠন করিত।
অথবা প্রভুর ঘরে নাক ডাকাইত॥
প্রতিদিন গাত্রে হস্ত করিত লেপন।
কুক্কুরবৎ খেলা শিক্ষা করায় তখন॥
প্রভুর গমনে ঐ মিত্র সনিস্বন।
আপন আনন্দ সদা করিত বর্দ্ধন॥
তার পরে উদ্যানরক্ষক চিন্তা কৈল।
উদ্যানের পারিপাটে্য গমন করিল॥
শূকরের প্রতি কহে পালক তাহার।
এই গৃহ উদ্যানাদি সকলি তোমার॥
ইচ্ছামত সাদগ্রাম করহ ভোজন।
শিম্বী ও চনকে কর যথেষ্টাচরণ॥

If the potato's taste delights,
Or the red carrot's sweet invites,
Indulge thy morn and evening hours,
But let due care regard my flowers:
My tulips are my garden's pride.
What vast expense those beds supply'd!
The hog by chance one morning roam'd,
Where with new ale the vessels foam'd:
He munches now the steaming grains.
Now with full swill the liquor drains.
Intoxicating fumes arise;
He reels, he rolls his winking eyes;
Then stagg'ring through the garden scours,
And treads down painted ranks of flowers;
With delving snout he turns the soil,
And cools his palate with the spoil.
The master came, the ruin spy'd,
Villain, suspend thy rage, he cry'd;
Hast thou, thou most ungrateful sot,
My charge, my only charge forgot?
What, all my flowers! No more he said,
But gaz'd, and sigh'd, and hung his head.
The Hog with stutt'ring speech returns:
Explain, Sir, why your anger burns.

আলু আর গাজর প্রভৃতি ফলমূলে।
আপন ইচ্ছাতে ভোগ কর কুতূহলে॥
কিবা রাত্রি কর ইথে আনন্দ নিধান।
কিন্তু পুষ্পসকলেতে থাক সাবধান॥
লালেহ নানে পুষ্প উদ্যান শোভা হয়।
যার পারিপাট্যে হয় বহুধন ব্যয়॥
কোন প্রাতে ঐ শূকর ভ্রমণ করিল।
সকলমদ্যকাপাত্র যেখানে আছিল॥
সুগিন্ধচনকাহারে করিল নিঃশেষ।
মদ্যপানে পাত্রশূন্য থাকে অবশেষ॥
সেই ক্ষণে দ্রব্যগুণশক্তি জানাইল।
অল্পেকনমিলিতচক্ষু ঘূর্ণিত হইল॥
উদ্যানের মধ্যে দ্রুত করিল গমন।
নানাবর্ণপুষ্পসব করিল দলন॥
তখন সে বীর নাকে মৃত্তিকা খুলিল।
অপহারে ঘীর তাল শীতল করিল॥
এইসব ক্ষতি হয় প্রভুর গোচর।
শূকরে কহিল প্রভু রাগ ক্ষান্ত কর॥
ওরে দুষ্ট কৃতজ্ঞতা কিছু তোর নাই।
বারণ করেছি যাহা কর কি তাহাই॥
পুষ্পসব নষ্ট হৈল ইহাই কহিয়া।
আর কিছু নাহি কহে চিন্তিত দেখিয়া॥
বরাহ উত্তর দিল অস্পষ্টবচনে।
এত রাগ কহ মহাশয় কি কারণে॥

See there, untouch'd, your tulips strown,
For I devour'd the roots alone.
At this the Gard'ner's passion grows;
From oaths and threats he fell to blows.
The stubborn brute the blows sustains,
Assaults his leg, and tears the veins.
Ah! foolish swain, too late you find
That stics were for such friends design'd!
Homeward he limps with painful pace,
Reflecting thus on past disgrace:
Who cherishes a brutal mate,
Shall mourn the folly soon or late.

অস্পৃশ্যলালেহ পুষ্প আছয়ে বিস্তৃত।
কেবল তাহার মূল হৈয়াছে ভক্ষিত॥
উদ্যানপালক ইথে রাগান্বিত হৈল।
শপথে গর্জ্জন করি আঘাত করিল॥
ঐ পশু এসকল সহিয়া রহিল।
বিদীর্ণ করিল শিরা পদে আক্রমিল॥
ওহে ক্ষিপ্তকৃষি তুমি পরেতে বুঝিবে।
এ বন্ধুর ঘর দেখে দুঃখিত হইবে॥
অতিবেদনার সহ সে গেল বাটীতে।
গতলজ্জা মনে করি ভাবিতে ভাবিতে॥
পশুসহ যে মনুষ্য বৃথাকাল হরে।
নিজ অবোধতা বোধে শীঘ্র ক্ষেদ করে॥

Fable XLIX.

The Man and the Flea.

Whether on earth, in air, or main,
Sure ev'ry thing alive is vain!
Does not the hawk all fowls survey,
As destin'd only for his prey?
And do not tyrants, prouder things,
Think men were born for slaves to kings?
When the crab views the pearly strands,
Or Tagus, bright with golden sands;
Or crawls beside the coral grove;
And hears the ocean roll above;

ঊনচত্বারিংশৎ ইতিহাস।

মনুষ্য এবং মক্ষিকা।

জলচর নভশ্চর মহীস্থ তাবৎ।
যতেক জীবিতবস্তু সার্থক তাবৎ॥
শ্যেনপক্ষি অন্যেরে কি করেনা দর্শন।
শিকার কারণ সৃষ্ট তাহারি সৃজন॥
বুঝে না কি অহঙ্কারি অত্যাচার নর।
রাজার সেবক জন্য সৃজন তাহার॥
কর্কট মুক্তার স্থান দেখয়ে যখন।
টেগস্ নদির স্বর্ণবালী কর যে ঈক্ষণ॥
অথবা প্রবালস্থলে উরগ গমন।
সিন্ধুর তরঙ্গ কিম্বা করয়ে শ্রবণ॥

Nature is too profuse, says he,
Who gave all these to pleasure me!
When bord'ring pinks and roses bloom,
And ev'ry garden breathes perfume;
When peaches glow with sunny dyes,
Like Laura's cheek, when blushes rise;
When with huge figs the branches bend,
When clusters from the vine depend;
The snail looks round on flow'r and tree,
And cries, All these were made for me!
What dignity's in human nature!
Says man, the most conceited creature.
As from a cliff he cast his eye,
And view'd the sea and arched sky,
The sun was sunk beneath the main;
The moon and all the starry train,
Hung the vast vault of heav'n. The man
His contemplation thus began.
When I behold this glorious show,
And the wide wat'ry world below,
The scaly people of the main,
The beasts that range the wood or plain,
The wing'd inhabitants of air,
The day, the night, the various year,

প্রকৃতির দাতৃত্বতা করয়ে বর্ণন।
আমার আনন্দ হেতু এসব সৃজন॥
পিঙ্কপুষ্প গুলাবাদি প্রস্ফুটিত হৈলে।
উদ্যানে পুষ্পের গন্ধ নির্গত যেকালে॥
রবির কিরণে যখন পীচ * পক্ক হয়।
তাহা বর্ণ হয় লারা † কপোলের ন্যায়॥
শাখাসব নত হয় ডুমুর ভরে।
দ্রাক্ষা দোদোল্য হইয়া পড়ে থরে থরে॥
শম্বুকের পার্শ্বে পুষ্প আর বৃক্ষ চয়।
আমার কারণে তাহার উদ্ভব হয়॥
মনুষ্য জাতির দেখ গৌরব কেমন।
অতি অহঙ্কৃত হয় মনুষ্য কথন॥
দর্শন করয়ে যথা উচ্চগিরি হৈতে।
দেখিল আকাশ প্রতি আর সমুদ্রেতে॥
সিন্ধুমগ্ন দেখে তখন ভাস্করমণ্ডল।
শশধর অপর নক্ষত্র যে সকল॥
আকাশ খিলানবৎ যখন প্রকাশিল।
ঐ নর বিবেচনা এরূপ করিল॥
এসব আশ্চয্য যখন দেখিল বনেতে।
আর নিরমল ভূমি সুদীর্ঘ নিম্নেতে॥
শল্কময় জলজন্তু সমুদ্র ভিতরে।
পশু যারা বনে আর ক্ষেত্র মধ্যে চরে॥
পক্ষযুক্ত নভোবাসী যত খগচর।
দিবারাত্রি ভ্রমে আর প্রত্যেক বৎসর॥

* ফলের নাম † স্ত্রির নাম।

And know all these by Heav'n design'd
As gifts to pleasure human kind;
I cannot raise my worth too high;
Of what vast consequence am I!

Not of th'importance you suppose,
Replies a Flea upon his nose:
Be humble, learn thyself to scan;
Know, pride was never made for man;
'Tis vanity that swells thy mind.

What, heav'n and earth for thee design'd!
For thee, made only for our need,
That more important Fleas might feed!

ঈশ্বর হইতে বুঝি নির্দ্ধার্য্য হৈয়াছে।
দান যথা মনুষ্যকে সুখী করিতেছে॥
নিজমহত্বতা আর নাপারি বর্ণনে।
যে মান্যরূপেতে আমি আছি এইক্ষণে॥
তোমারি কারণে ইহা সৃষ্ট নাহি হয়।
মক্ষিকা কহিছে তার বসি নাসিকায়॥
বিচার করিতে শিখ আর হও ধন্য।
অহঙ্কারযুক্ত নহে মনুষ্যের জন্য॥
অহঙ্কারে উল্লসিত হয় তব মন।
স্বর্গমর্ত্য তোমার কারণে কি সৃজন॥
আমার হৈয়াছে জন্ম তোমারি কারণ।
বড়মক্ষিকারা পারে করিতে ভক্ষণ॥

FABLE L.

The Hare and many Friends.

Friendship, like love, is but a name,
Unless to one you stint the flame.
The child, whom many fathers share,
Hath seldom known a father's care.
'Tis thus in friendships: who depend
On many, rarely find a friend.

A Hare, who in a civil way,
Comply'd with every thing, like Gay,
Was known by all the bestial train
Who haunt the wood, or graze the plain.
Her care was, never to offend,
And ev'ry creature was her friend.

পঞ্চাশৎ ইতিহাস।

শশক এবং বন্ধুগণ।

প্রীতি আর মিত্রতায় নাম ভেদ মুদ্ধ।
যাবৎ নাকরে প্রেম কোন জনে বদ্ধ॥
পিতার অনেকস্নেহ তনয় উপরে।
পত্রেরা কদাচ তাহা বুঝিতে নাপারে॥
মিত্রতার রীতি এই জানিবে নিশ্চয়।
বহুজন প্রতি তারা কদাচিত হয়॥

শশক আছিল এক অতিশান্তমন।
গেয় মত কর্ম্মের করিত আচরণ॥
পশুসমুদয় মধ্যে তাহারে জানিত।
বনে ক্ষেত্রে যাহারা করিত গতায়াত॥
কেহ নাকরিত তার ইচ্ছার বৈরতা।
ভাবতপশুর সহ আছিল মিত্রতা॥

As forth she went at early dawn,
To taste the dew-besprinkled lawn,
Behind she hears the hunter's cries,
And from the deep-mouth'd thunder flies.
She starts, she stops, she pants for breath;
She hears the near advance of death:
She doubles to mislead the hound,
And measures back her mazy round;
'Till fainting in the public way,
Half dead with fear, she gasping lay.
What transport in her bosom grew,
When first the Horse appear'd in view!
Let me, says she, your back ascend,
And owe my safety to a friend;
You know my feet betry my flight;
To friendship every burden's light.
The Horse reply'd, Poor honest Puss,
It grieves my heart to see thee thus;
Be comforted, relief is near,
For all your friends are in the rear.
She next the stately Bull implor'd;
And thus reply'd the mighty lord:
Since ev'ry beast alive can tell
That I sincerely wish you well,
I may, without offence, pretend
To take the freedom of a friend;
Love calls me hence; a fav'rite cow
Expects me near you barley-mow;

এক দিন বাহির হইয়া অতিপ্রাতে।
বন মধ্যে শিশিরাক্ত ক্ষেত্রেতে চলিতে॥
পশ্চাৎ শুনিল সেই শিকারির ধ্বনি।
বজ্রতুল্য শব্দ হৈতে পলায় তখনি॥
চমকিয়া স্থির হৈয়া হাঁপিতে লাগিল।
আপন আসন্নকাল নিকটে জানিল॥
বিপদস্থবৈরি হয় ভ্রমের কারণ।
বেড় দিয়া বক্রবপে করিল গমন॥
যদবধি মূর্চ্ছাগত হৈয়া নাপড়িল।
ভূমগত দেহ হৈয়া হাঁপিতে লাগিল॥
ইতোমধ্যে মনে তার কি সুখ হইল।
প্রথমে যখন এক অশ্বেরে দেখিল॥
অশ্বেরে কহিল তব পৃষ্ঠে দেহ স্থান।
মিত্রতার ধর্ম্ম রাখ রক্ষা কর প্রাণ॥
সম্বরগমনে শক্তি নাহিক আমার।
মিত্রতা থাকিলে লঘু হয় গুরুভার॥
অশ্ব কহে শুন খর্জ্জ অহিংসকপশু।
তোমার এদশা দেখে দুঃখ হয় আশু॥
শান্তি নিকটেতে আছে নাহও চিন্তিত।
যেহেতু পশ্চাতে তব মিত্রেরা আগত॥
পরে সে বৃষেরে দেখে বিনয় করিল।
ঐ বলবানবৃষ একপ কহিল॥
তব হিতাকাঙ্ক্ষী আমি জীব জন্তু জানে।
তোমার মঙ্গল সদা বাঞ্ছা করে মনে॥
বিনা অপরাধে আমি ছলনা না করি।
আত্মীয় জনার ভার নহে কিছু ভারি॥
প্রেয়সীতে প্রেমেতে ডাকিছে ঐ শুন।
যে খানে ঐ যবরাশি তথা মম মন॥

And when a lady's in the case,
You know, all other things give place.
To leave you thus might seem unkind;
But see, the Goat is just behind.

The Goat remark'd her pulse was high,
Her languid head her heavy eye;
My back, says he, may do you harm;
The Sheep's at hand, and wool is warm.

The Sheep was feeble, and complain'd
His sides a load of wool sustain'd;
Said he was slow, confess'd his fears;
For hounds eat Sheep as well as Hares.

She now the trotting Calf address'd,
To save from death a friend distressd.
Shall I, says he, of tender age,
In this important care engage?
Older and abler pass'd you by;
How strong are those; how weak am I
Should I presume to bear you hence
Those friends of mine may take offence.
Excuse me, then. You know my heart,
But dearest friends, alas! must part.
How shall we all lament! Adieu.
For see the hounds are just in view.

আকিঞ্চনে কামিনী যখন যারে ডাকে।
তুমি জান অন্য কর্ম্ম অবশ্য থাকে॥
এ রূপে রাখিয়া গেলে দোষী কর পাছে।
কিন্তু ঐ ছাগ দেখ পশ্চাতে আসিছে॥

প্রাণ বায়ু বাহিতেছে দেখে ঐ ছাগ।
ক্ষীণমতি আর তার স্ফীতচক্ষুভাগ॥
আমার পৃষ্ঠেতে সুখ না হৈবে তোমার।
নিকটেতে মেষ আছে উষ্ণলোম তার॥

দুর্ব্বল আছিল ঐ মেষ জানাইল।
বহুলোমে তাহার পঞ্জর ভার ছিল॥
বেগগামী নহি আমি হই অতিভারি।
ভোজ্যপশক তুল্য হৈলে হৈতেপারি॥

তখন গোবৎস প্রতি করে নিবেদন।
আপন মিত্রের মৃত্যু রক্ষার কারণ॥
গোবৎস কহিল আমি এ শৈশবকালে।
কি প্রকার সহ্য করি নিয়োজিত হৈলে॥
অতিশক্তিমান যারা তারা রাখি গেল।
কি শক্তি আমার আমি কি করিব বল॥
আমার উচিত নহে তোমারে লইতে।
মম বন্ধুগণ ত্যক্ত হইবে মনেতে॥

কি করিব ক্ষমা কর জান মম মন।
হায় হায় বন্ধু দূরে করিল গমন॥
কিরূপে রাখিয়া যাব এই শোকাবেশে।
যেহেতু কুক্কুর দেখ আছে সর্ব্বশেষে॥

FABLES.

PART THE SECOND.

FABLE I.

The Dog and the Fox.

To a Lawyer.

I know you Lawyers can, with ease,
Twist words and meanings as you please;
That language, by your skill made pliant,
Will bend to favour every client;
That 'tis the fee directs the sense,
To make out either side's pretence.
When you peruse the clearest case,
You see it with a double face;
For scepticism's your profession;
You hold there's doubt in all expression.
Hence is the bar with fees supply'd,
Kence eloquence takes either side.
Your hand would have but paltry gleaning,
Could ev'ry man express his meaning.
Who dares presume to pen a deed,
Unless you previously are feed?
'Tis drawn; and to augment the cost,
In dull prolixity ingross'd;

ইতিহাস।

দ্বিতীয়খণ্ডঃ।

প্রথম ইতিহাস।

কুক্কুর এবং শৃগালমুখী।

কোন প্রতিনিধি প্রতি।

আমি জানি প্রতিনিধি পারহ তোমরা।
অর্থেরসহিত বাক্য বিনিময় করা॥
যে সকলভাষাতে তুমি নিপুণ হইবে।
তাহাতেই নিয়োগির আদর পাইবে॥
বেতন পাইয়া ক্রমে বুদ্ধি বৃদ্ধি হয়।
পক্ষান্তের ছল ব্যক্ত কর অতিশয়॥
নিঃসন্দেহ স্থলে তুমি ঘটাও সংশয়।
দ্বিধামন হও লিপি পাঠের সময়॥
সন্দেহ তোমার কার্য্য তাহাই সন্ধান।
সন্দেহ বাক্যেতে আছে দেখ বিদ্যমান॥
বিচারস্থানেতে কর ধনের সঞ্চয়।
বক্তৃতার গুণে হয় জয় পরাজয়॥
নীচকর্ম্মে হস্ত তব হৈত প্রসারিত।
সবে যদি অভিপ্রায় কহিতে পারিত॥
দানপত্র লিখনে কে সাহসী হইবে।
তোমারে যাবৎ অগ্রে প্রাপ্ত না হইবে॥
তাহার প্রস্তুত হয় অতিশয় মূল্যে।
মিথ্যাকথা ব্যক্ত হয় বেতন বাহুল্যে॥

And now we're well secur'd by law,
Til the next brother find a flaw.
Read o'er a will. Was't ever known,
But you could make the will your own;
For when you read, 'tis with intent
To find out meanings never meant.
Since things are thus, *se defendendo*,
I bar fallacious inuendo.
Sagacious Porta's skill could trace;
Some beast or bird in ev'ry face.
The head, the eye, the nose's shape,
Prov'd this an owl, and that an ape.
When, in the sketches thus design'd,
Resemblance brings some friend to mind,
You shew the piece, and give the hint,
And find each feature in the print;
So monstrous like the portrait's found
All know it, and the laugh goes round.
Like him I draw from gen'ral nature;
Is't I or you, then fix the satire?
So, sir, I beg you spare your pains
In making comments on my strains,
All private slander I detest,
I judge not of my neighbour's breast:
Party and prejudice I hate,
And write no libels on the state.

এইরূপে লেখা হয় প্রমাণের দ্বারা।
যাবৎ দোষ নাহি পায় অনুজ ভ্রাতারা॥
মুমূর্ষুপত্রিকা পড় আছহ বিদিত।
প্রস্তুত করহ তাহা অভিপ্রায় মত॥
এ মানসে তুমি পাঠ কর যে সময়।
প্রকাশ করহ বৃথা শব্দসমুদয়॥
যাবৎ বিষয়ে আত্ম করিছে রক্ষণ।
মৃষাদোষ কভু আমি না করি গ্রহণ॥
জ্ঞানি পোর্টা পুস্তকেতে হৈবে প্রচার।
পশুপক্ষি অনেকের আস্যের আকার॥
শির আর চক্ষু আর নাসিকা গঠন।
উল্লুকাদি বক্ষ্যমাণ পেচক যেমন॥
পাণ্ডুলেখা যখন ছিল এরূপাভিপ্রেত।
কোন কোন মিত্র মুখ স্মৃতি করাইত॥
দেখাইয়া তাহা তখন বিদ্রূপ করিত।
পাইবে সমস্তমূর্ত্তি ঐ লিপি মত॥
সৈত্যবৎ এ মূর্ত্তি আছিল উদিত।
ঐ অপরূপ দেখে সকলে হাসিত॥
আমিহ তাহার মত করিব বর্ণনে।
মনোযোগী হৈব সদা কুরীতি বারণে॥
অতএব শুন নাহি কর মহাশয়।
টীকা করণে আমার এই কবিতায়॥
অসাক্ষাৎগ্লানি আমি হেয় বোধ করি।
প্রতিবাসির মন আমি নাহিক বিচারি॥
দল ও হিংসাকে আমি করি হেয় জ্ঞান।
আর কোন জন দোষ নাকরি বর্ণন॥

Shall not my fable censure vice,
Because a knave is over-nice?
And, lest the guilty hear and dread,
Shall not the decalogue be read?
If I lash vice in general fiction,
Is't I apply, or self-conviction?
Brutes are my theme. And I to blame,
If men in morals are the same?
I on man call an ape or ass:
'Tis his own conscience holds the glass.
Thus void of all offence I write,
Who claims the fable, knows his right.

পাপ নিন্দা শুনেনা কি ইতিহাস মন।
যেহেতু একই জন অতি ধূর্ত্তোত্তম॥
বরঞ্চ শুনিলে পাপী হই মহাভীত।
ঈশ্বরের দশাজ্ঞা কিনা হৈবে পঠিত॥
তাহাতেও পাপ যদি হইবে নিন্দিত।
মম বা কি অন্যের দোষ হইবে বিদিত॥
মূর্খেরা কি গণ্য পরনিন্দা কি করিব।
তবে নর সদাচারী কি তুলনা দিব॥
মনুষ্যকে কপি খর কহিলা কখন।
স্বীয় জ্ঞানরূপ তারা ধরিছে দর্পণ॥
একপ দোষ ভিন্ন নাহি আমার লিখনে।
কে কহিতে পারে ইহা স্বয়ং সে জানে॥

A Shepherd's Dog, unskill'd in sports,
Pick'd up acquaintance of all sorts:
Among the rest, a Fox he knew;
By frequent chat their friendship grew.
Says Reynard, 'tis a cruel case,
That man should stigmatize our race.
No doubt, among us rogues you find,
As among Dogs, and human kind:
And yet (unknown to me and you)
There may be honest men and true.
Thus slander tries, whate'er it can,
To put us on the foot with man.

রাখালকুক্কুর এক অপটু শিকারে।
পরিচিত হয় সেই সকল গোচরে॥
সকলের মধ্যে জ্ঞাত এক শৃগালমুখী।
মিত্রতায় বৃদ্ধি হৈয়া দুইজনে সুখী॥
কহেরে নির্দ্দয় বড় শৃগালমুখী বচে।
পশুনিন্দা করে সদা প্রাণে নাহি সহে॥
আমাদের মধ্যে আছে দুষ্টু প্রবিষ্ট।
কুক্কুর ও লোক মধ্যে যেরূপ গরিষ্ঠ॥
এবঞ্চ আমরা ইথে হই অবিদিত।
মনুষ্যের মধ্যে কেহ আছে প্রকাশিত॥
যথাসাধ্য পরগ্লানি করে এই মতে।
নর সম পশুগণে গণনা করিতে॥

Let my own actions recommend;
No prejudice can blind a friend:
You know me free from all disguise;
My honour as my life I prize.
By talk like this, from all mistrust
The Dog was cur'd, and thought him just.
As on a time the Fox held forth
On conscience, honesty, and worth,
Sudden he stopt; he cock'd his ear;
Low dropt his brushy tail with fear.
Bless us! the hunters are abroad,
What's all that clatter on the road?
Hold, says the Dog, we're safe form harm;
'Twas nothing but a false alarm.
At yonder town, 'tis market day;
Some farmer's wife is on the way!
'Tis so, (I know her pye-bald mare)
Dame Dobbins, with her poultry-ware.
Reynard grew huff. Says he, This sneer
From you I little thought to hear.
Your meaning in your looks I see,
Pray, what's Dame Dobbins, friend to me?
Did I e'r make her poultry thinner?
Prove that I owe the dame a dinner.

উদ্যোগী হইতে দেখ স্বকীয় আচারে।
যেন বন্ধু নাহি ভুলে শত অপকারে॥
জান তুমি নাহি মম কপট আচার।
জীবনের তুল্য জানি সম্মান আমার॥
এরূপে কুক্কুর তারে বিশ্বাস করিল।
সত্যবাদী বলি তারে মনেতে বুঝিল॥
এক দিন উল্কামুখী যায় স্থানান্তরে।
জ্ঞান ও সাধুতা আর কত গুণ ধরে॥
অকস্মাৎ স্তব্ধ হৈয়া খাড়া করে কান।
শঙ্কায় লাঙ্গুল অতি হয় নম্যমান॥
পথিমধ্যে ঘাতকেরা আছে রক্ষা কর।
ঐ সবে দ্বন্দ্ব করে পথের উপর॥
নীরব হও দোষশূন্য কুক্কুর যে কয়।
অলীককলহ কেন অকারণ ভয়॥
বাজারের দিন হয় অদ্য নগরের।
কৃষকরমণী আছে উপরে রাস্তার॥
দেখ ঐ ইন্দুলুপ্ত মত ঘোটকির।
ডবিন্ নাম্নী বিক্রয়ার্থে সহিত পক্ষির॥
রাগে উল্কামুখী বলে করিয়া ইঙ্গিত।
তোমা হৈতে শ্রবণে নাছিল মম মনে॥
তব অভিপ্রেত তব বিদিত বদনে।
হে বন্ধো ডবিন্ কি নিকটে উপস্থিত॥
আমি কি কখন তার অহিত করেছি।
বোধ হয় যেন তার পক্ষি খাইয়াছি॥

Friend, quoth the Cur, I meant no harm;
Then, why so captious? why so warm?
My words in common acceptation,
Could never give this provocation;
No lamb (for ought I ever knew)
May be more innocent than you.
At this, gall'd Reynard wink'd, and swore
Such language ne'er was given before.
What's lamb to me? the saucy hint,
Shew me, base knave, wich way you, squint.
If t'other night your master lost
Three lambs, am I to pay the cast?
Your vile reflections would imply
That I'm the thief. You Dog, you lie.
Thou knave, thou fool, (the Dog reply'd,)
The name is just, take either side;
Thy guilt these applications speak:
Sirrah, 'tis conscience makes you squeak.
So saying, on the Fox he flies,
The self-convicted felon dies.

কুক্কুর কহিল কিছু নাহি দেখি দোষ।
কিহেতু উৎকণ্ঠা এত কেন কর রোষ॥
মম বাক্য সামান্যত করিলে গ্রহণ।
সকল প্রবৃত্তি হৈতে হয় বিমোচন॥
মেষশাবকেরা অতিদোষশূন্য কহে।
তবু তারা তোমা হৈতে নিষ্কলঙ্ক নহে॥
উল্‌কামুখী ব্যস্ত হৈয়া করিল নিশ্চয়।
এমন বচন পূর্ব্বে কেহ নাহি কয়॥
মেষের দৃষ্টান্তে পশু ইঙ্গিত বুঝিয়া।
কহ মূঢ় ইহা কহ কি ভাব ভাবিয়া॥
যদি তব পালকের গিয়া থাকে মেষ।
আমি তার মূল্য দিব করিয়া বিশেষ॥
আমি চোর ইহা মন্দ চিন্তা কর যদি।
শুনরে কুক্কুর তবে তুমি মিথ্যাবাদী॥
কুক্কুর কহিল ধূর্ত্ত ওহে ক্ষিপ্ত আর্ত্ত।
এই উপাধি মধ্যে এক হৈলে যথার্থ॥
নিজদোষ আপন বাক্যেতে ব্যক্ত করে।
বুদ্ধির ভ্রান্তিতে এত কহ কেন ওরে॥
উল্‌কামুখী প্রতি রোষে কুক্কুর ধাইল।
নিজ দোষে উল্‌কামুখী পঞ্চত্ব পাইল॥

Fable II.

The Vulture the Sparrow and other Birds.

To a Friend in the Country.

Ere I begin, I must premise
Our ministers are good and wise;

দ্বিতীয় ইতিহাস।

গৃধ্র ও চটক এবং অন্যান্য পক্ষিচয়।
কোন বিদেশস্থবন্ধু প্রতি।
অবশ্য আরম্ভ পূর্ব্বে ভূমিকা বর্ণিব।
কিবা জানিবান মন উদ্ভব সচিব॥

So though malicious tongues apply,
Pray what care they or what care I?
I, I am free with courts; let known,
I ne'er presume to mean our own;
If general morals seem to jobe
On ministers, and such-like fol',
A captious fool may take offence;
What then? he knows his own pretence.
I meddle with no state affairs,
But spare my jest to save my ears.
Our present schemes are too profound,
For Machiavel himself to sound:
To censure 'em I've no pretension;
I own they're past my comprehension.
You say your brother wants a place,
('Tis many a younger brother's case)
And that he very soon intends
To ply the court, and teaze his friends:
(If there his merits chance to find
A patriot of an open mind,
Whose constant actions prove him just
To both a king's and people's trust:
May he, with gratitude attend,
And owe his rise to such a friend.)
You praise his parts, for bus'ness fit,
His learning, probity, and wit;

রসনার দোষে যদি দোষ নিঃসরণ।
তাহে কি উদ্বেগী হৈব এই নিবেদন॥
যদি নিস্বার্থ হয় রাজসভা যোগ্য।
কদাপি ভাবিনা ইহা আমাদের ভাগ্য॥
উপহাস যোগ্য যদি সামান্যকথন।
তাহাদের প্রতি আর রাজমন্ত্রীগণ॥
অজ্ঞবাবুক তারা করুক গ্লানিজ্ঞান।
তবে কি চাত্তরি তাহে আছে বিদ্যমান॥
নিযুক্ত না হই আমি নৃপের কার্য্যেতে।
নিস্তারিতে দেও কর্ণ উপহাস হৈতে॥
অপনা উত্তম আমাদের রীতি নীতি।
মেকিবিয়েল্* আপনিই তাহাতে প্রতীতি॥
ছলেতে ভর্ৎসনা করি হেন নহে মন।
তারা মম বোধাতীত এই সে কারণ॥
কহিতেছ তব ভ্রাতা কর্ম্মের প্রার্থিত।
শিশ্নসহোদরগণ তাহাতে বাঞ্ছিত॥
আর তিনি শীঘ্র হন অভিলাষযুক্ত।
রাজসভা আর মিত্রগণে করে ত্যক্ত॥
তথায় যদ্‌পি গুণ দৈবায়ত্ত পায়।
সরল স্বদেশী কোন হিতৈষির প্রায়॥
সর্ব্বকার্য্যে তথ্য যদি যাহার কথন।
রাজার প্রজার হয় বিশ্বাস ভাজন॥
কৃতজ্ঞতাপূর্ব্বক তাঁহার হউক্ স্থিতি।
উপকৃত যোগ্য তিনি বন্ধুজন প্রতি॥
বিষয়কর্ম্মেতে তাঁরে কুশল ভেবেছ।
বিশ্বস্ত বলিয়া বুদ্ধি প্রশংসা করিছ॥

* কোন জ্ঞানির নাম।

But those alone will never do,
Unless his patron have 'em too.
I've heard of times (pray God defend us,
We're not so good but he can mend us)
When wicked ministers have trod
On kings and people, law and God;
With arrogance they girt the throne,
And knew no int'rest but their own.
Then virtue, from preferment bar'd,
Gets nothing but its own reward.
A gang of petty knaves attend 'em,
With proper parts to recommend 'em.
Then if his patron burn with lust,
The first in favour's pimp the first.
His doors are never clos'd to spies,
Who cheer his heart with double lies;
They flatter him, his foes defame,
So lull the pangs of guilt and shame.
If schemes of lucre haunt his brain,
Projectors swell his greedy train;
Vile brokers ply his private ear
With jobs of plunder for the year:
All consciences must bend and ply!
You must vote on, and not know why:
Through thick and thin you must go on;
One scruple, and your place is gone.

ঐ সকলেতে কিন্তু হৈবেনা কেবল।
যাবৎ নাহয় প্রাপ্ত আনুকূল্য ফল ॥
ঈশ্বর করুণ রক্ষা দুঃখের সময়।
উত্তম নাহই কিন্তু তাঁরো হৈতে হয় ॥
দুঃশীল রাজমন্ত্রী হৈতে ভংসিত যখন।
রাজা প্রজা বিধি প্রতি নিন্দয়ে তখন ॥
অহঙ্কারে আক্রান্ত করে সিংহাসনে।
নিজ নিজ লাভ ভিন্ন কিছুই না জানে ॥
অত্যুচ্চে উঠিলে ধর্ম্ম পতন করান।
প্রতিফল ভিন্ন আর কিছুই না পান ॥
এক ক্ষুদ্রবুদ্ধিজন হয় উপস্থিত।
উত্তমভাবেতে করে মন আনন্দিত ॥
আনুকূল্যকারক লোভে যদি মত্ত হয়।
অগ্রে তাহে সমাদর করে অতিশয় ॥
কদাপি না বন্ধ হয় দ্বার।
মিথ্যাবাক্যে তুষ্ট করে মনকে তাহার ॥
শত্রু নিন্দা করে আর হরে মন হরে।
লজ্জার দুঃখকে ভাল হর্ষে বৃদ্ধি করে ॥
লাভের কথায় যদি লুব্ধ করে মন।
স্তুতি করে কুসঙ্গী আসিয়া কতজন ॥
পামরযোষিক কর্ণে কুমন্ত্রণা দেয়।
লুঠ কর সম্বৎসরে হৈবে যে সঞ্চয় ॥
সর্ব্ববুদ্ধি মত আর হইবেক রত।
সম্মুত সম্মতি হও পরে হৈবে জ্ঞাত ॥
সূক্ষ্ম আর স্থূল পথে তুমি স্থিতি কর।
একই সন্দেহে শূন্যস্থান হয় যার ॥

Since plagues like these have curst a land,
রাগাদি যেমন হয় অভিশাপাদিত।

And fav'rites cannot always stand;
অনুগ্রহপাত্রী তথা নাথাকে সতত ॥

Good courtiers should for change be ready,
জ্ঞানিমন্ত্রী কভু হয় তৎ বিনিময়।

And not have principles too steady:
এবং অখণ্ডবুদ্ধিমন্তা কেহ নয় ॥

For should a knave engross the pow'r,
যদি এক ধূর্ত্তজন হয় শক্তিবান।

(God shield the realm from that sad hour!)
ঈশ্বর রাজ্যেতে তবে মঙ্গল ঘটান ॥

He must have rogues, or slavish fools:
চোর আর মূঢ়জন হয় বিদ্যমান।

For what's a knave without his tools?
চতুরে চাতুরি নাহি ইহা অপ্রমাণ ॥

Wherever those a peole drain,
মনুষের একপ প্রণালী যেই স্থানে।

And strut with infamy and gain;
দুর্নাম আর লোভ যুক্তে থাকে অন্যমনে ॥

I envy not their guilt and state,
ইহাতে বর্দ্ধিষ্ণু হৈলে হিংসাও করিনা।

And scorn to share the public hate.
সাধারণপরিহাসে আমি করি ঘৃণা ॥

Let their own servile creatures rise
তাহাদের দাস বৃদ্ধি হউক্ ধনেতে।

By screening fraud, and venting lies;
বাহ্যমৃষা দ্বারা আর গুপ্তচাতুরিতে ॥

Give me, kind Heav'n, a private station,
ঈশ্বর আমাকে কোন দেহ গুপ্তস্থান।

A mind serene for contemplation:
শান্তমনা হৈয়া তথা করি তব ধ্যান ॥

Title and profit I resign;
সম্ভ্রম উপাধি লাভ সমস্ত ত্যজিব।

The post of honour shall be mine.
মার্য্যাদিকস্থান আমি অবশ্য পাইব ॥

My fable read, their merits view,
ইতিহাস পাঠ কর গুণ আলোচন।

Then herd who will with such a crew.
এ সমাজে বাস কর হয় যার মন ॥

In days of yore (my cautious rhymes
সচেতন ছিল মম কবিতা পূর্ব্বের।

Always except the present times)
মনোনীত অধুনা সর্ব্বদা সকলের ॥

A greedy Vulture skill'd in game,
লোভিগৃধ্ ছিল এক কুশলী শিকারে।

Inur'd to guilt, unaw'd by shame,
হিংসার অভ্যাসী থাকে লজ্জার বাহিরে ॥

Approach'd the throne in evil hour,
কুসময়ে রাজার নিকটে সদা যায়।

And step by step intrudes to pow'r;
ক্রমে ক্রমে ক্ষমতার ব্যাঘাত জন্মায় ॥

When at the royal eagle's ear,
He longs to ease the monarch's care.
The monarch grants. With pride elate,
Behold him minister of state!
Around him throng the feather'd rout;
Friends must be serv'd, and some must out.
Each thinks his own the best pretension;
The asks a place, and that a pension.
The nightingale was set aside,
A forward daw his room supply'd,
This bird (says he) for bus'ness fit,
Hath both sagacity and wit;
With all his turns, and shifts, and trieks,
He's docile, and at nothing sticks.
Then, with his neighbours one so free
At all times will connive at me.
The hawk had due distinction shown
For parts and talents like his own.
Thousands of hireling cocks attend him,
As blust'ring bullies, to defend him.
At once the ravens were discarded,
And magpies with their posts rewarded.
Those fowls of omen I detest,
That pry into another's nest,

উৎক্রোশরাজার কর্ণে হইলে গোচর।
বাঞ্ছা কৈল দূর হয় রাজার চিন্তার॥
সম্মত হইলে রাজা অহঙ্কারী হৈল।
রাজমন্ত্রী বলি পরে গণনা করিল॥
নানাপক্ষিগণ তার চারিদিগে ছিল।
কতগুলি দূর করি মিত্রে কর্ম্ম দিল॥
আপন আপন ছল শ্রেষ্ঠ করে যাহে।
ইহারা কর্ম্মেতে আর উহা বৃত্তি চাহে॥
কোন স্থানে একটি বুল্‌বুল্ বসে ছিল।
এক দাড়কাক সেই স্থানেতে আইল॥
সে কহিল এ পক্ষি কর্ম্মণ্য অতিশয়।
অতিতীক্ষ্ণবুদ্ধি আর জ্ঞানযুক্ত হয়॥
তাহার উপায়ে আর তার শঠতায়।
কিছুতেই তার বুদ্ধি মগ্ন নাহি হয়॥
উদারচরিত্রে তার প্রতিবাদী হয়।
মন প্রতি নাহি দেখে তাবৎসময়॥
এক শয়চান নিজ গুণ দেখাইল।
বিদ্যাতে গুণেতে বুদ্ধ তারি মত ছিল॥
কুক্কুটেরা শত শত ভৃত্যবৎ থাকে।
আর যোদ্ধৃগণ রক্ষা করেন তাহাকে॥
দাড়কাকসকলে হইল পদচ্যুত।
হাঁড়িচাচা সেই স্থানে হইব সংস্থিত॥
ক্ষুদ্রাশয় পক্ষিদিগে আমি করি ঘৃণা।
অন্য পক্ষি নীড় যেই করয়ে বাসনা॥

State lies must lose all good intent;
For they foresee and croak th' event.
My friends ne'er think, but talk by rote,
Speak what they're taught, and so to vote.
When rogues like these (a Sparrow cries)
To honours and employments rise,
I court no favour, ask no place;
For such preferment is disgrace;
Within my thatch'd retreat I find
(What these ne'er feel) true peace of mind.

FABLE III.

The Baboon and the Poultry.

To a Levee Hunter.

We frequently misplace esteem,
By judging men by what they seem.
To birth, wealth, pow'r we should allow
Precedence, and our lowest bow.
In that is due distinction shown,
Esteem is virtue's right alone.
With partial eye we're apt to see
The man of noble pedigree.
We're prepossess'd my lord inherits;
In some degree his grandsire's merits;
For those we find upon record,
But find him nothing but my lord.

উভয়াশা নষ্ট করে রাজ্যের কুশল।
দুর্ঘট ঘটায় কত দেখে অমঙ্গল॥
বিচার না করি বন্ধু কহে অভ্যাসেতে।
শিক্ষিত হৈয়াছে যাহে সম্মতি তাহাতে॥
ইতোমধ্যে অকস্মাৎ এক চটক কয়।
দুষ্টজন মর্য্যাদায় কর্ম্মে উচ্চ হয়॥
অনুগ্রহাকাঙ্ক্ষী নহি আর কর্ম্মপ্রিয়।
কারণ এ উচ্চপদ জ্ঞান হয় হেয়॥
অত্যন্তনিভৃতনীড়ে তথায় সতত।
এ সকল সুখে নহি কদাচ বাঞ্ছিত॥

তৃতীয় ইতিহাস।

বানর এবং কুক্কট ইত্যাদি।

রাজসভাকাঙ্ক্ষী প্রতি।

সর্ব্বদা আমরা করি প্রেমপদ দান।
বিচার করিলে তাহে হউক যাহা জ্ঞান॥
সদ্বংশোদ্ভব আর ধনবান ব্যক্তিকে।
গণ্যজন ধন্য বোধে মান্য করি তাকে॥
যথোচিতমর্য্যাদা করিলে পরস্পর।
তাহার আদর নহে ধর্ম্মের আদর॥
আমরা দর্শনে পটু পক্ষপাতে অতি।
আরো মান্যজ্ঞান করি সুবংশের প্রতি॥
বুঝিলাম রাজারা যাহা করে অধিকার।
খ্যাতিযুক্ত ছিল পূর্ব্বপুরুষেরা তার॥
পত্রাদিতে সে সব সুখ্যাতি এবে পাই।
এক্ষণেও রাজা ভিন্ন কিছু বোধ নাই॥

When we with superficial view
Gaze on the rich, we're dazzled too.
We know that wealth well understood,
Hath frequent pow'r of doing good:
Then fancy that the thing is done,
As if the pow'r and will were one.
Thus oft the cheated crowd adore
The thriving knaves that keep'em poor.
The cringing train of pow'r survey,
What creatures are so low as they!
With what obsequiousness they bend!
To what vile actions condescend!
Their rise is on their meanness built,
And flatt'ry is their smallest guilt.
What homage, rev'rence, adoration,
In ev'ry age, in ev'ry nation,
Have sycophants to pow'r address'd!
No matter who the pow'r possess'd,
Let ministerers be what they will,
You find their levees always fill.
Ev'n those who have perplex'd a state,
Whose actions claim contempt and hate,
Had wretches to applaud their schemes,
Though more absurd than madmen's dreams.
When barb'rous Moloch was invok'd
The blood of infants only smok'd!

মনোযোগ পুরঃসর ধনবানজনে।
আমরা মোহিত হই তাহার দর্শনে॥
ধনই উত্তমদ্রব্য আমরা সে জানি।
সর্ব্বকর্ম্মক্ষম সেই যেই হয় ধনী॥
তখনি জানিবা তাহা সম্পন্ন হইল।
শক্তি আর ইচ্ছাপ্রায় একত্র মিলিল॥
বঞ্চকেরা এই রূপ করে মান্যজ্ঞান।
উন্নতধূর্ত্তেরা তারে না করে সম্মান॥
স্তাবকেরা ধনিজনে করে নিরীক্ষণ।
সে সব হইতে আর নীচ কোনজন॥
প্রভুপ্রতি তাহাদের ভক্তি অতিশয়।
কি কদর্য্য কর্ম্মে তারা নম্রশীল হয়॥
নিন্দিতকর্ম্মেতে তারা মহোন্মোতি ধরে।
নীচকর্ম্ম স্তুতিবাক্য তুচ্ছ বোধ করে॥
কিবা সেবা মান্যতা পূজার প্রচার।
সময় নিয়ম নাহি জাতির বিচার॥
স্তাবকেরা স্তব করে শক্তিবানজনে।
কে শক্তি ধারণ করে নাহি কেহ জানে॥
যাদৃশ হউক্ মহারাজমন্ত্রীগণ।
সম্মুখরূপেতে তুমি করিবে ঈক্ষণ॥
যাহারা রাজ্যের মন্দ করে অতিশয়।
যাহাকে কার্য্যের দ্বারা তুচ্ছবোধ হয়॥
লক্ষ্মীহীনজ নগণ তারে প্রশংসয়।
যদ্যপিও স্বপ্ন হৈতে মিথ্যাবোধ হয়॥
যখন অসভ্য মালাক্ হয় প্রত্যাহূত।
বালকদিগের রক্ত প্রাপ্ত হয় কত॥

But here (unless all hist'ry lies)
Whole realms have been a sacrifice.
Look through all courts.- 'Tis powr' we find,
The gen'ral idol of mankind;
There worshipp'd under ev'ry shape,
Alike the lion, fox, and ape,
Are follow'd by time-serving slaves,
Rich prostitutes and needy knaves.
Who then shall glory in his post?
How frail his pride, how vain his boast!
The followers of his prosp'rous hour
Are as unstable as his pow'r.
Pow'r, by the breath of flatt'ry nurst,
The more it swells, is nearer burst.
The bubble breaks, the gewgaw ends,
And in a dirty tear descends.
Once on a time, an ancient maid,
By wishes and by time decay'd,
To cure the pangs of restless thought
In birds and beasts amusement sought.
Dogs, parrots, apes, her hours employ'd;
With these alone she talk'd and toy'd.
A huge baboon her fancy took,
(Almost a man in size and look;)
He finger'd every thing he found,
And mimick'd all the servants round:

ইতিহাস বর্ত্তমান যদি নাথাকিত।
তবেত তাবৎ রাজ্য বিনষ্ট হইত॥
কত কত রাজসভা পাই শক্তিবশে।
সামান্যমনুষ্য সহ বিগ্রহ সাহসে॥
কতমূর্ত্তি ধরিয়া বন্দনা করে ভূপে।
মৃগেন্দ্র বানর আর কত বৃক রূপে॥
পশ্চাৎ গমন করে সেবক দাসেরা।
ধনিবেশ্যাগণ আর দীনধূর্ত্ত যারা॥
তবে কেবা সুসম্মান করিবে তাহার।
এইরূপ অনর্থক অহঙ্কার যার॥
সবে তার সুদিনের অনুগামী হয়।
শক্তির স্বরূপ তার স্থির নাহি রয়॥
স্তুতিবাক্য দ্বারা শক্তি হয় সুপালিত।
ততই ভঞ্জন হয় যত হয় স্ফীত॥
বুদ্বুদবৎ ভগ্ন হৈয়া কেলি হয় ভঙ্গ।
শেষে মলাযুক্ত অশ্রু পতন প্রসঙ্গ॥
কোন কালে ছিল এক প্রাচীনা অঙ্গনা।
হৈয়াছিল অতিক্ষীণা আর স্নেহাহীনা॥
নিশ্চিন্ত চিন্তারিরোগ আরোগ্যের তরে।
পশুপক্ষি পালিয়া আমোদে কাল হরে॥
তোতা আর বানর কুক্কুরে হরে কাল।
এই সকলের সহ সদা কুতূহল॥
এক কপি আশয় করিয়া অবগতি।
দেখিতে মনুষ্যবৎ অতিদীর্ঘাকৃতি॥
যেরূপ দেখয়ে ক্রীড়া করে সেই রূপ।
ইতস্তত দাসগণে করিত বিদ্রূপ॥

Then, too, his parts and ready wit
Shew'd him for ev'ry business fit;
With all these talents, 'twas but just
That Pug should hold a place of trust:
So to her fav'rite was assigu'd
The charge of all her feather'd kind.
'Twas his to tend 'em eve and morn,
And portion out their daily cron.

Behold him now with haughty stride,
Assume a mihisterial pride.
The morning rose. In hope of picking,
Swans, turkeys, peacocks, ducks, and chicken,
Fowls of all ranks surround his hut,
To worship his important strut.
The minister appears. The crowd,
Now here, now there, obsequious bow'd:
This prais'd his parts, and that his face,
T'other his dignity in place.
From bill to bill the flatt'ry ran:
He hears, and bears it like a man:
For, when we flatter self-conceit,
We but his sentiments repeat.
If we're to scrupulously just,
What profit's in a place of trust?
The common practice of the great,
Is, to secure a snug retreat.

তাহার কর্ম্মেতে আর তাহার বুদ্ধিতে।
বোধ হয় অতিপটু তাবৎ কর্ম্মেতে॥
সকলি যথার্থ তাহে আছে যত গুণ।
ঐ কপি কর্ম্মযোগ্য বিশ্বাস ভাজন॥
তদ্রূপ তার অনুগ্রহপাত্রে কর্ম্ম দিল।
যত পক্ষিগণ তার অধীনে রাখিল॥
পক্ষিগণ রক্ষা মাত্র কর্ম্ম ছিল তার।
বিভাগ করিয়া দিত সকলে আহার॥
অসুনা গর্ব্বেতে দেখ চরণ বিস্তার।
মহারাজমন্ত্রী মত তার অহঙ্কার॥
প্রাতে ঐ কপিগণ আহার ইচ্ছায়।
হংস পেরু ময়ূর আর শাবকেরা যায়॥
নীড় চতুর্দ্দিগে ক্ষুদ্রপক্ষিরা আসিত।
আর আর অহঙ্কারে বন্দনা করিত॥
নীড় পার্শ্বে রাজমন্ত্রী হইল আগত।
অনুগতযোগ্য সবে প্রণাম করিত॥
মুখ ও কর্ম্মের করে প্রশংসা কোন জন।
কেহ বলে প্রাপ্তি হেতু কর্ম্মযোগ্যস্থান॥
পক্ষচঞ্চু হৈতে সব প্রশংসা পাইত।
শ্রবণে সে নর তুল্য গাম্ভীর্য্য করিত॥
আর আত্মশ্লাঘা আমি প্রশংসি যখন।
তাহাতে সুব্যক্ত করি তাহারি মনন॥
বৈধরূপে তথ্যবাদী আমার যদ্যপি।
বিশ্বাসস্থলেতে লভ্য কি হয় কদাপি॥
সজ্জনের এই রীতি নীতিশাস্ত্রে লেখে।
গোপনীয়কর্ম্মসব গোপনেতে রাখে॥

So Pug began to turn his brain,
(Like other folks in place) on gain.
An apple-woman's stall was near,
Well stock'd with fruits through all the year;
Here every day he cramm'd his guts,
Hence were his hoards of pears and nuts;
For 'twas agreed (in way of trade)
His payments should in corn be made,
The stock of grain was quickly spent,
And no account which way it went.
Then, too, the poultry's starv'd condition
Caus'd speculations of suspicion.
The facts were prov'd beyond dispute;
Pug must refund his hoards of fruit:
And though then minister in chief,
Was branded as a public thief.
Disgrac'd, despis'd, confin'd to chains,
He nothing but his pride retains.
A Goose pass'd by; he knew the face,
Seen ev'ry levee hwile in place.
What, no respect! no rev'rence shown?
How sauey are these creatures grown!
Not two days since, (says he,) you bow'd
The lowest of my fawning crowd.

বানর করিল নিজ উপায় চিন্তন।
অন্যান্য লোকের মত লাভের কারণ॥
অতাবিক্রয়িণী এক ছিল ঐ স্থানে।
সুপাকার ফল ছিল তাহার উদ্যানে॥
তথা গিয়া ঐ কপি উদর পূরিত।
নাশপাতি ফিন্দুক্ ফলে আছিল লক্ষিত॥
ইহা ধার্য্য ছিল তার ব্যবসা কারণে।
ফল শস্য বিক্রয়েতে মুক্ত হৈত ঋণে॥
ঐ শস্যগোলা তায় শীঘ্র ফুরাইল।
ভাবিয়া না পায় ইহা কিসে ব্যয় হৈল॥
আহার অভাবে সবপক্ষিরা পীড়িত।
সন্দেহী হৈয়া করে হয় বিবেচিত॥
বিবাদ ভঞ্জন হয় প্রকাশের পরে।
বানরে খায়েছে সব দিবেক বানরে॥
যদ্যপি প্রধানমন্ত্রী রূপেতে সংস্থিত।
তথাপি তস্কর বলি হইলেন খ্যাত॥
শৃঙ্খলেতে বদ্ধ আর ঘৃণিত লজ্জিত।
তথাপি স্বকীয়মান স্থাপন করিত॥
মুখ দেখি এক হংস তাহাকে চিনিল।
যাবত ঐ স্থানে ছিল চাহিয়া রহিল॥
কি মর্য্যাদা মান্য তার চিহ্ন নাহি দিল।
ইহারা কেমন ধূর্ত্ত হইয়া উঠিল॥
দুই দিন নাহি গতে করে নমস্কার।
আদর করিব মধ্যে ওরে দুরাচার॥

OF THE BOMBAY BRANCH OF THE ASIATIC

Proud fool! (replies the Goose,) 'tis true,
Thy corn a flatt'ring levee drew!
For that I join'd the hungry train,
And sold thee flatt'ry for thy grain.
But then, as now, conceited ape,
We saw thee in thy proper shape.

হংস কহে গর্ব্বী ইহা যথার্থ বচন।
তোমার সভাসৎ শস্য করেছে হরণ॥
অনাহারিদল ভুক্ত আমিও হৈয়াছি।
শস্য লাভে তোর কত স্তব করিয়াছি॥
তদবধি অহঙ্কারী কিন্তু রে বানর।
তোর নিজ মূর্ত্তি সব হইল গোচর॥

Fable IV.

The Ant in Office.

To a Friend.

You tell me, that you apprehend
My verse may touchy folks offend.
In prudence too you think my rhymes
Should never squint at courtiers' crimes:
For though nor this, nor that is meant,
Can we another's thoughts prevent?

You ask me if I ever knew
Court chaplains thus the lawn pursue
I meddle not with gown or lawn;
Poets, I grant, to rise must fawn.
They know great ears are over nice,
And never shock their patron's vice.
But I this hackney path despise;
'Tis my ambition thus to rise.
If I must prostitute the muse,
The base conditions I refuse.
I neither flatter nor defame,
Yet own I would bring guilt to shame.

চতুর্থ ইতিহাস।

কর্ম্মস্থলস্থপিপীলিকা।

কোন বন্ধু প্রতি।

কহিছ আপনি তুমি স্বয়ং ভাবক।
মম শ্লোক রাগিজন বিরক্ত কারক॥
বিজ্ঞতায় মম শ্লোক হইল গোচর।
সভাসৎ দোষে শ্লোক নহে অর্থান্তর॥
যদি ইহা তাহা অভিপ্রেত নাহি হয়।
তথাপি কি নষ্ট করাযায় অনুশয়॥

যদি কভু জ্ঞাত থাকি জিজ্ঞাস আমারে।
সভাস্থযাজকগণ ভালবস্ত্র পরে॥
পরিচ্ছদে নাহি চাহি তর্ক করিবারে।
আমি বুঝি কবিরা উন্নতি বাঞ্ছা করে॥
তারা জানে শ্রেষ্ঠজনে শ্রেষ্ঠকর্ণ ধরে।
প্রতিপালকের দোষে ঘৃণা নাহি করে॥
কিন্তু আমি ঘৃণা করি এ সামান্যপথ।
উন্নতিবিষয়ে হয় উৎসাহ সতত॥
যদি আমি শারদাকে বেশ্যাতে বর্ণিব।
ঐ মন্দ অবস্থাকে অঙ্গীকার করিব॥
নিন্দায় নাহিক বাঞ্ছা নাহি প্রশংসনে।
তথাপি দোষিকে লজ্জা দিতে করি মনে॥

If I corruption's hand expose,
I make corrupted men my foes.
What then? I hate the paltry tribe:
Be virtue mine; be theirs the bribe.
I no man's property invade;
Corruption's yet no lawful trade.
Nor would it mighty ills produce,
Could I shame brib'ry out of use.
I know 'twould cramp most politicians,
Were they ty'd down to these conditions.
'Twould stint their pow'r, their riches bound,
And make their parts seem less profound.
Were they deny'd their proper tools,
How could they lead their knaves and fools?
Were this the case, let's take a view,
What dreadful mischiefs would ensue;
Though it might aggrandize the state,
Could private luxury dine on plate?
Kings might indeed their friends reward,
But ministers find less regard.
Informers, sycopants, and spies,
Would not augment the year's supplies.
Perhaps too, take away this prop,
An annual job or two might drop.

দুষ্টলোক দ্বারা যদি বিখ্যাত হইব।
তবে দুষ্টলোকে আমি বিপক্ষ করিব॥
ক্ষুদ্রে না নিন্দিব আমি তবে ধর্ম্ম রবে।
উৎকোচ গ্রহণ কর্ম্ম হউক সেই সবে॥
পরধনে আক্রমণ না করি কখন।
বৈধ নহে কোনকালে দুষ্টাচরণ॥
প্রধানদোষেতে আমি দোষী না হইব।
ঘুস্ কে কি তুচ্ছ করে লজ্জিত করিব॥
রাজনীতি এই জানি অনুগ্রহ সুদ্ধ।
যদি তারা এতদবস্থায় হয় বদ্ধ॥
ইহাতে হইবে বদ্ধ তার শক্তি ধন।
আর তার কর্ম্মকে হইবে তুচ্ছ জ্ঞান॥
ক্ষমতা থাকিতে স্বীকার নাহি পাবে।
ধূর্ত্ত ক্ষিপ্ত প্রতি কিসে কর্তৃত্ব করিবে॥
এরূপ হইলে তবে দেখিব নিশ্চয়।
কিবা ভয়ানক অতি দুর্ঘটন হয়॥
যদ্যপি তাহাতে রাজ্য উন্নতি করায়।
ইতরের সুখ কি অন্যেরে কভু হয়॥
রাজারা মিত্রকে তুষ্ট করেন সম্ভব।
মন্ত্রী হৈতে হৈলে হয় অল্প অনুভব॥
সূচক স্তাবক আর যত চর গণ।
বাৎসরিকসঞ্চয়ে হয় অতি অক্ষম॥
হয়ত অধিকলোভে হয় কর্ম্মচ্যুত।
নতুবা বার্ষিক কর্ম্ম আগত সহিত॥

Besides, if pensions were deny'd,
Could avarice support its pride?
It might e'en ministers confound,
And yet the state be safe and sound.
I care not though 'tis understood,
I only mean my country's good:
And (let who will my freedom blame)
I wish all courtiers did the same.
Nay, though some folks the less might get,
I wish the nation out of debt.
I put no private man's ambition
With public good in competition:
Rather than our law defac'd,
I'd vote a minister disgrac'd.
I strike at vice, be't where it will;
And what if great folks take it ill?
I hope, corruption, brib'ry, pension,
One may with detesta'ion mention:
Think you the law (let who will take it)
Can *scandalum magnatum* make it?
I vent no slander, owe no grudge,
Nor of another's conscience judge:
At him or him I take no aim,
Yet dare against all vice declaim.

আরো যদি বৃত্তিচ্ছেদ ইহারা করিবে।
লোভী হৈলে ইহারা কি মান্যতা পাইবে॥
যত ইহাতে রাজমন্ত্রী ব্যগ্র হৈবে।
তথাপিও স্থিররাজ্য কুশলে থাকিবে॥
যদি ইহা জানে তবে নাকরি ভাবনা।
দেশের মঙ্গল হয় আমার বাসনা॥
আমারে বলুক মন্দ যার ইচ্ছা হয়।
ইচ্ছা করি রাজসভাসৎ ইহা কয়॥
অধিকন্তু অল্প পায় কতকগুলিন।
তাহে যেন তাহাদের নাহি থাকে ঋণ॥
হর্ষবৃদ্ধি নাহি করি সামান্যজনেতে।
সামান্যের হিত সহ দ্বেষ বিদ্ধযেতে॥
বরং বিধি উল্লঙ্ঘন অপেক্ষা হইতে।
সম্মত সতত হই মন্ত্রির তুচ্ছেতে॥
যেখানে থাকুক পাপ তাহে করি নষ্ট।
প্রধানে ভাবিলে মন্দ আমার কি কষ্ট॥
নিন্দিত যে কর্ম্ম আর উৎকোচগ্রাহকে।
আমি বুঝি লোকে তুচ্ছ করিবেক তাকে॥
রীতি অনুগামী হয় বাসনা মাত্র এই।
কভু কি সে পথে চলে দুষ্টলোক যেই॥
গ্লানি নাহি করি কার দোষ নাহি ধরি।
অথবা ইতর তুল্য বিচার না করি॥
তথাপিহ অধর্ম্ম বিরোধী আমি হই।
বিশ্বাসঘাতকে কিবা নিন্দাযোগ্য নই॥

Shall I not censure breach of trust,
Because knaves know themselves unjust?
That steward, whose account is clear,
Demands his honour may appear:
His actions never shun the light,
He is, and would be prov'd, upright.
But then you think my Fable bears
Allusion too, to state affairs.
I grant it does; and who's so great,
That has the privilege to cheat;
If then, in any future reign
(For ministers may thirst for gain)
Corrupted hands defraud the nation;
I bar no reader's application.

An Ant there was, whose forward prate
Controul'd all matters in debate;
Whether he knew the thing or no,
His tongue eternally would go;
For he had impudence at will,
And boasted universal skill.
Ambition was his point in view;
Thus, by degrees, to pow'r he grew.
Behold him now his drift attain:
He's made chief treas'rer of the grain.
But as their ancient laws are just,
And punish breach of public trust,
'Tis ordered (lest wrong application
Should starve that wise industrious nation)

আমি কি নাকরি ঘৃণা বিশ্বাসঘাতকে।
যহেতু অধর্ম্ম তাহা জানে-ধৃতলোকে॥
যে ভাণ্ডারী ব্যয়ের গোলযোগ নাহি রাখে।
উত্তরকালেতে যেই মানাকাঙ্ক্ষী থাকে॥
তৎকর্ম্মচয় সর্ব্বদাই প্রকাশিবে।
বর্ত্তমানে ভবিষ্যতে যথার্থ হইবে॥
কথিত যে ইতিহাসে জানিহ তদ্বত্ত।
রাজকীয়বিষয়েতে হইবে দৃষ্টান্ত॥
আমি ইহা বুঝি শুন আমার আশয়।
প্রতারণাকর্ম্মে কেবা প্রাধান্যতা পায়॥
তবে যদি ভবিষ্যতে রাজমন্ত্রীগণ।
লাভের আকাঙ্ক্ষা থাকে আপন আপন॥
আর নষ্ট করে যারা উৎকে চগ্রাহক।
আমি নাহ পাঠকের ব্যাঘাত কারক॥

ছিল এক পিপীলিকা কথায় যাহার।
সবে বশীভূত হৈল বিচারে তাহার॥
উহাকে সে জিনিত ইহা জ্ঞাত কি ছিলনা।
সদা প্রচলিতা ছিল যাহার রসনা॥
যেহেতুক স্বেচ্ছাধীন ছিল প্রগল্‌ভতা।
সর্ব্বত্র বলিয়া গর্ব্ব আছিল সর্ব্বথা॥
দম্ভই প্রধানকল্প আছিল যাহার।
নিজগুণে এইরূপে উন্নত তাহার॥
দেখহ এইক্ষণে সেই পাইল বাঞ্ছিত।
প্রধানশস্যের সেই কোষাধ্যক্ষে স্থিত॥
প্রাচীনা ধারাটি তার যথার্থ রহিল।
সামান্যবিশ্বাসে সেই ব্যাঘাত করিল॥
আজ্ঞা হৈল ইহা পাছে মিছাযত্ন করে।
ঐ শুখী জ্ঞানী জনে রাখে অনাহারে॥

That all accounts be stated clear,
Their stock, and what defray'd the year:
That auditors should these inspect,
And public rapine thus be check'd.
For this the solemn day was set,
The auditors in council met.
The gran'ry keeper must explain,
And balance his account of grain.
He brought (since he could not refuse 'em)
Some scraps of paper to amuse 'em.
An honest Pismire, warm with zeal,
In justice to the public weal,
Thus spoke. The nation's board is low,
From whence does this profusion flow?
I know our annual funds' amount.
Why such expense, and where's th' account?
With wonted arrogance and pride,
The Ant in office thus reply'd.
Consider, Sirs, were secrets told,
How could the best-schem'd projects hold?
Should we state mysteries disclose,
'Twould lay us open to our foes.
My duty and my well-known zeal
Bid me our present schemes conceal.
But, on my honour, all th' expense
(Though vast) was for the swarm's defence.

যেই অঙ্ক লিখিত হইবে স্পষ্টময়।
তাহাদিগের আয় আর বাৎসরিক ব্যয়॥
অঙ্কশাস্ত্রবিজ্ঞ যারা তাহারা দেখিবে।
সামান্যহরণে তারা বাধাকৃত হৈবে॥
এই হেতু হয় এক দিন নির্দ্ধারিত।
অঙ্কশাস্ত্র বিজ্ঞজন হয় একত্রিত॥
শস্যের রক্ষক ব্যয় যথার্থ কহিবে।
অঙ্কশাস্ত্র পটু যারা অঙ্কসংখ্যা দিবে॥
তাবৎ সে অস্বীকার না করে আনয়নে।
খণ্ডখণ্ডপত্র আদি আমোদ করণে॥
তখন এক পিপীলিকা অত্যন্ত উৎসাহে।
সামান্যকুশল জন্য বিচারত কহে॥
সুপাকার শস্যসব হ্রস্ব কেন হয়।
কোথা হৈতে হইল বা এত অপব্যয়॥
আমি জানি কোষেতে যতেকশস্য স্থিত।
কোথায় বা অঙ্কসংখ্যা কেন ব্যয় এত॥
অহঙ্কার সহ আর দর্প ব্যবহারে।
ঐ পিপীলিকা তারে প্রত্যুত্তর করে॥
বুঝ মহাশয় যথা গুপ্তব্যক্ত হয়।
কিরূপে থাকয়ে যথা উত্তম আশয়॥
গোপনবিষয় করি প্রকাশ যদ্যপি।
রিপুহস্ত ন্যস্ত তাহে হইব তথাপি॥
আমার কর্ত্তব্যকর্ম্ম খ্যাত হর্ষ হৈতে।
আমাদের অঙ্কসংখ্যা রাখি গোপনেতে॥
যদ্যপি অধিকশস্য হইয়াছে ব্যয়।
না হইলে হৃৎসজাতি প্রাণ কি সে রয়॥

They pass'd th' account as fair and just,
And voted him implicit trust.
Next year again the gran'ry drained,
He thus his innocence maintain'd.
Think how our present matters stand,
What dangers threat from evr'y hand;
What hosts of turkeys stroll for food:
No farmer's wife but hath her brood.
Consider, when invasion's near,
Intelligence must cost us dear!
And, in this ticklish situation,
A secret told betrays the nation.
But, on my honour, all th' expense,
(Though vast) was for the swarm's defence.
Again without examination,
They thank'd his sage administration.
The year revolves. The treasure spent,
Again in secret service went.
His honour too again was pledg'd,
To satisfy the charge alledg'd.
When thus, with panic shame possess'd,
An auditor his friends address'd.
What are we? Ministerial tools:
We little knaves are greater fools.
At last this secret is explor'd;
'Tis our corruption thins the hoard.

অঙ্কসংখ্যা দেখে তারা কহিল তখন।
বিবেচনাপেক্ষা নাই বিশ্বাসী এজন॥
পরবৎসরেতে শস্য অত্যল্প হইল।
এই রূপ আপনাকে নির্দ্দোষী করিল॥
বর্ত্তমানবিষয়ের কর বিবেচনা।
প্রতিক্ষণে বিপদ কি করেছে তাড়না॥
তুরকি অতিথি ভক্ষ জন্য ভ্রমিতেছে।
কোন কৃষকের স্ত্রীর যত্ন প্রাণে আছে॥
বুঝ দেখি যখন আক্রান্ত হয় অরি।
তখন সুসংবাদ বহুমূল্য জ্ঞান করি॥
এই কর্ম্মে কোন কথা কহিলে গোপনে।
সবে তাহা জানে হয় প্রকাশ কেমনে॥
কিন্তু যে অধিকদ্রব্য ব্যয় হয় ব্যর্থ।
যত কিছু হইয়াছে হংসের রক্ষার্থ॥
সেই সবে পরীক্ষা ব্যতিত পুনরায়।
বিজ্ঞ বলি ধন্যবাদ করিল তাহায়॥
কালের ক্রীড়নে আর ধনক্ষয় পায়।
গোপানীয়কর্ম্মে সেই পুনরায় ধায়॥
মান প্রাপ্তি বাধা পুনঃ হইল সেই জনে।
প্রকাশিতব্যয় যাহা সমস্ত করণে॥
শঙ্কালজ্জার সহিত এরূপ যখন।
এক জন অঙ্কবিজ্ঞ মিত্রের কথন॥
মন্ত্রীরূপ অস্ত্র কিবা আমরা কখন।
আমরা কি অতিক্ষিপ্ত ক্ষুদ্রচরগণ॥
এই গোপনীয় সব প্রকাশিল পরে।
ইহা মম দুষ্টদল ক্রমে ন্যূন করে॥

For ev'ry grain we touch'd, at least
A thousand his own heaps increas'd.
Then for his kin and fav'rite spices,
A hundred hardly could suffice.
Thus, for a paltry sneaking bribe,
We cheat ourselves, and all the tribe;
For all the magazine contains,
Grows from our annual toil and pains.
They vote th' account shall be inspected;
The cunning plund'rer is detected;
The fraud is sentenc'd; and his board,
As due, to public use restor'd.

যেহেতু যতেক শস্য আমি স্পর্শ করি।
এক সহস্রগুণে বৃদ্ধি হয় তাহারি ॥
তখন কুট আর প্রিয়পাত্র চরে।
একশতকেশেতে যথেষ্ট হৈতে পারে ॥
স্তুতিবাদি অধম উৎকোচ এইমত।
তাহাদ্বারা সর্ব্বজন হয় প্রতারিত ॥
যেহেতুক স্থিতি করে সকল আলয়।
বাৎসরিক শ্রম আর দুঃখ বৃদ্ধি হয় ॥
অঙ্কপত্র দৃষ্টিপাতে ইথে তারা কয়।
আর অপহারকধূর্ত্ত তাহে ধৃত হয় ॥
শঠতা প্রকাশ হৈয়া হয় দণ্ডকৃত।
ব্যবহরণীয় হয় পুণরুদ্ধারিত ॥

Fable V.

The Bear in a Boat.

To a Coxcomb.

That man must daily wiser grow,
Whose search is bent himself to know:
Impartially he weighs his scope,
And on firm reason founds his hope;
He tries his strength before the race,
And never seeks his own disgrace;
He knows the compass, sail, and oar,
Or never launches from the shore;
Before he builds, computes the cost,
And in no proud pursuit is lost:

পঞ্চম ইতিহাস।

নৌকাস্থভল্লুক।

এক সুবেশীপ্রতি।

সে নরের বুদ্ধি বুদ্ধি হইবে অবশ্য।
সন্ধান জানিতে যিনি নম্রতার বশ্য ॥
নিঃসন্দেহে আশয় পরীক্ষা যেই করে।
স্থিরবোধে অভিপ্রেত সেই পায় পরে ॥
বংশ্যমধ্যে পরীক্ষিতা শক্তি সেই ধরে।
নিজ অপমানকর্ম্ম সন্ধান না করে ॥
ক্ষেপণী কল্লাস্ পালি এই কয় জান।
তীর হৈতে জলে কভু না করে অর্পণ ॥
নির্ম্মাণের অগ্রে তার পণ স্থির করে।
বিফল না হয় চেষ্টা কোন অহঙ্কারে ॥

He learns the bounds of human sense,
And safely walks within the fence.
Thus, conscious of his own defect,
Are pride and self-importance check'd.
If then sel-Knowledge to pursue,
Direct our life in ev'ry view,
Of all the fools that pride can boast,
A Coxcomb claims distinction most.
Coxcombs are of all ranks and kind;
They're not to sex or age confin'd.
Or rich, or poor, or great, or small;
And vanity besets 'em all.
By ignorance is pride increas'd:
Those most assume who know the least;
Their own false balance gives 'em weight,
But ev'ry other finds 'em light.
Not that all Coxcombs follies strike,
And draw our ridicule alike;
To diff'rent merits each pretends;
This in love-vanity transcends;
That smitten with his face and shape,
By dress distinguishes the ape:
T'other with learning crams the shelf,
Knows books, and all things but himself.
All these are fools of low condition,
Compar'd with Coxcombs of ambition,

নরের যে জ্ঞান সীমা অভ্যাস করিত।
নির্ভয়ে আবর্ত্ত মধ্যে সতত ভ্রমিত॥
এই মত নিজগুণে বিজ্ঞতা পাইল।
আত্মশ্লাঘা আর গর্ব্বে দমন করিল॥
আত্মবোধে যদি হয় সব আলোচন।
বিষয়ে নিরোগ কর স্বকীয়জীবন॥
মূঢ়েরা কেবল গর্ব্ব করে অতিশয়।
সুবেশিজনেরা সদা মানাকাঙ্ক্ষী হয়॥
সুবেশীরা সব জাতি বংশে বিদ্যমান।
কোন জাতি বংশে নাহি করে অভিমান
ক্ষুদ্র আর প্রধান বা দীন বা সম্পন্ন।
সকল নিকটে দর্প করয়ে আচ্ছন্ন॥
মূঢ়তায় অহঙ্কার করে মূখজনে।
মিথ্যাদর্প করে যারা অতি অল্পজনে॥
মিথ্যা অভিমান তারা গুরুতর করে।
বিজ্ঞ যারা জ্ঞান করে নীচ পুরঃসরে॥
সুবেশীরা নিজদোষে নাহিক প্রকারে।
তদ্রূপ বিদ্রূপযোগ্য করায় আমারে॥
মিথ্যা আস্ফালন করে গুণের বিষয়।
গর্ব্বসহ প্রেমি হৈয়া ইহা বৃদ্ধি হয়॥
সেই চিহ্ন বদনে আকারে প্রকাশয়।
পরিচ্ছদ দ্বারা কপি প্রভেদিত হয়॥
অন্যেরা পুস্তকে পূর্ণ করয়ে সদনে।
আত্ম ভিন্ন পুস্তক আর সমস্তই জানে॥
অতিনূচ নীচবংশ সম্ভব ইহার।
এই সব তুল্য হয় সুবেশী যাহারা॥

For those, puff'd up with flatt'ry, dare	বিক্রমপূর্ব্বক তারা আস্পর্দ্ধিত হয়।
Assume a nation's various care,	সকলের শুভাকাঙ্ক্ষী এই কথা কয়॥
They ne'er the grossest praise mistrust,	অধিকস্বরেতে তারা আর্দ্র নাহি হয়।
Their sycophants seem hardly just;	যেহেতু স্তাবকগণ তথ্যবাদী নয়॥
For these, in part alone, attest	অঙ্গভঙ্গিমার দ্বারা স্তাবক জানায়।
The flatt'ry their own thoughts suggest.	স্তুতিবাক্যে তাহার আশয় বুঝা যায়॥
In this wide sphere a Coxcomb's shown	এ স্থানে হইল এক সুবেশী দর্শন।
In other realms beside his own:	অন্যরাজ্যে তার মত দেখি অন্যজন॥
The self-deem'd Machiavel at large	মেকাবিল্ নাম এক স্ববুদ্ধি বশত।
By turns controuls in ev'ry charge.	ক্রমশঃ প্রত্যেকে করে আজ্ঞাবশীভূত॥
Does commerce suffer in her rights?	বাণিজ্য কি তৎপক্ষে ব্যাঘাৎ জন্মায়।
'Tis he directs the naval fights:	তাহা হইতে পোতবাহগণেরা পলায়॥
What sailor dares dispute his skill?	তাহার নৈপুণ্য নাশে কাহার শকতি।
He'll be an adm'ral when he will.	আপনি হইতে পারে কর্ণধারপতি॥
Now meddling in the soldier's trade,	যুদ্ধের মানস হয় তাহার যখন।
Troops must be hir'd, and levies made.	অশ্বারূঢ় সৈন্য আনে করিয়া বেতন॥
He gives ambassadors their cue,	সৈন্যকে ইঙ্গিত করে হয় প্রতিবন্ধি।
His cobbled treaties to renew:	আর আমি যাহা বলি কর নবসন্ধি॥
And annual taxes must suffice	যদি আর রাজকর বহুবৃদ্ধি হৈবে।
The current blunders to disguise.	প্রচলিতভ্রান্তিকে গোপন কর তবে॥
When his crude schemes in air are lost	এই কুমন্ত্রণা হয় প্রকাশ তখন।
And millions scarce defray the cost,	কোটি কোটি ব্যয়ে করে সাহায্য তখন॥
His arrogance (nought undismay'd),	গর্ব্ব নাহি যায় তার অভিমানযুত।
Trusting in self-sufficient aid,	বিশ্বাস করিয়া আর স্বীয়বুদ্ধি মত॥
On other rocks misguides the realm,	দেশভ্রান্তি হয় তার অন্য গিরিবরে।
And thinks a pilot at the helm.	আড়কাটে পালি আছে ইহা বোধ করে॥

He ne'er suspects the want of skill,
But blunders on from ill to ill;
And, when he fails of all intent,
Blames only unforeseen event.
Lest you mistake the application,
The fable calls me to relation.

A Bear, of shag and manners rough,
At climbing trees expert enough;
For dext'rously, and safe from harm,
Year after year he robb'd the swarm
Thus thriving on industrious toil,
He glory'd in his pilfer'd spoil.
This trick so swell'd him with conceit,
He thought no enterprize too great.
Alike in sciences and arts,
He boasted universal parts;
Pragmatic, busy, bustling, bold,
His arrogance was uncontroul'd:
And thus he made his party good,
And grew dictator of the wood.

The beasts with admiration stare,
And think him a prodigious Bear.
Were any common booty got,
'Twas his each portion to allot;
For why, he found there might be picking,
Ev'n in the carving of a chicken.
Intruding thus, he by degrees
Claim'd too the butcher's larger fees.

বুঝে না যে ইহা হয় নিজ অজ্ঞতায়।
নানা দুর্দ্দশায় তারে বিভ্রম করায়॥
সমস্ত আশয় মিথ্যা হৈলে অবশেষে।
তখন কেবল দৈবঘটনাকে দোষে॥
পাছে মিথ্যা বোধ কর এ উদাহরণ।
কহিতে হইল তবে এক উপাখ্যান॥

দুষ্টদুঢ়রোমা এক ভল্লুক আছিল।
বৃক্ষ আরোহণ কর্ম্মে অতিপটু ছিল॥
বিদগ্ধতা জন্য ছিল আপদ রহিত।
প্রতিবর্ষে ঝাঁকের সে দ্রব্যাদি হরিত॥
এইরূপ কর্ম্মে সেই হইয়া উন্নত।
চৌর্য্যবৃত্তি করে অতি হইল বিখ্যাত॥
এই চাতুরিতে অতিপ্রফুল্ল অন্তরে।
ইহা বিনা শ্রেষ্ঠকর্ম্ম নাহি বোধ করে॥
তদ্রূপ সহিদ্য হৈয়া করে এই ধার্য্য।
দর্পে কহে জগতে অসাধ্য কোন কার্য্য॥
অনধিকারচর্চ্চাক্রমে নাহি হয় সাম্য।
পরে অহঙ্কার তার হইল অদম্য॥
স্বকার্য্য উত্তম বোধে তথায় আছিল।
এ রূপে সে বনে একা কর্তৃত্ব করিল॥

বিস্ময় হইয়া যত বন্যপশুগণ।
অতিভয়ানকরূপে করিত ঈক্ষন॥
লুণ্ঠিতধনাদি যেই যেখানে পাইত।
তাহে তার এক অংশ অবশ্য থাকিত॥
যথায় দেখিলে সদা হয় মনোনীত।
মরিলেও কুক্কুটশাবক অংশ লৈত॥
এই রূপ সকলেরে করিয়া বিরক্ত।
ঘাতকের উপস্বত্বে হইল প্রসক্ত॥

And now his over-weening pride
In ev'ry province will preside.
No task too difficult was found:
His blund'ring nose misleads the hound.
In stratagem and subtle arts,
He over-rules the fox's parts.
It chanc'd as on a certain day,
Along the bank he took his way,
A boat, with rudder, sail, and oar,
At anchor floated near the shore.
He stopt, and turning to his train,
Thus pertly vents his vaunting strain.
What blund'ring puppies are mankind,
In ev'ry science always blind!
I mock the pedantry of schools.
What are their compasses and rules?
From me that helm shall conduct learn,
And man his ignorance discern.
So saying, with audacious pride,
He gains the boat, and climbs the side.
The beasts astonish'd, lined the strand,
The anchor's weigh'd, he drives from land:
The slack sail shifts from side to side;
The boat untrimm'd admits the tide,

ধূর্ত্তের বর্দ্ধন ক্রমে হয় অবশেষে।
দুর্দ্দান্তরূপেতে খ্যাত হয় সর্ব্বদেশে॥
কোন কর্ম্ম তাহার অসাধ্য বোধ নয়।
তার নাশা ভ্রমে কুক্কুর পথভ্রম হয়॥
ধূর্ত্তচাতুরিতে আর কতেক কৌশলে।
শাসন করিয়াছিল উল্‌কামুখি দলে॥
দৈবযোগে, এক দিন নদীতীর দিয়া।
দুর্দ্দান্তভল্লুক সেই চলিল ধাইয়া॥
এক তরি হালি পালি ক্ষেপণী সহিতে।
নঙর করিয়াছিল তীর নিকটেতে॥
তরি স্থির করি লোকশ্রেণীকে দেখিল।
বাচালতা করি দম্ভ গান আরম্ভিল॥
মনুষ্যেরা মিছা দর্প করে কোনমতে।
তাহারা যে হয় অন্ধ ভাবৎ বিদ্যাতে॥
হেয় করি মনুষ্যের যত বিদ্যালয়।
দিঙনিরূপণযন্ত্র তাহে কি বা হয়॥
পারক হই আমি ঐ হালি চালাইতে।
আপন অজ্ঞতা নর বুঝে বিচারেতে॥
এই মত কহে কত প্রগল্‌ভ করিয়া।
তরণি উপরে উঠে এক পার্শ্ব দিয়া॥
পশুপাল বিস্ময় হইয়া দণ্ডাইল।
নঙরের ভার সেই টানিয়া আনিল॥
নানাপার্শ্ব হৈতে পালি একত্র করিল।
ঐ সজ্জাহীনা তরি তরঙ্গে পড়িল॥

Borne down, adrift, at random tost,
His oar breaks short, the rudder's lost.
The Bear, presuming in his skill,
Is here and there officious still:
Till, striking on the dang'rous sands,
Aground the shatter'd vessel stands.
To see the bungler thus distrest,
The very fishes sneer and jest.
Ev'n gudgeons join in ridicule,
To mortify the meddling fool.
The clam'rous watermen appear;
Threats, curses, oaths, insult his ear;
Seiz'd, thrash'd, and chain'd, he's dragg'd to land;
Derision shouts along the strand.

জলমগ্না হৈয়া তরি ভাসে স্থানান্তরে।
ভগ্নকর্ণ হালি নাহি তাহার উপরে॥
ঐ ঋক্ষ নির্ভয়ে আপন দক্ষতায়।
ইতস্ততঃ ভ্রমে তবু তাহার চর্চ্চায়॥
সৈকতে তরণি গিয়া স্থগিত হইল।
দ্বীপলগ্ন হৈয়া পরে বিদীর্ণ হইল॥
ভল্লুকের নাবিককর্ম্মে অপটু দেখিয়া।
তথাকার মীনগণ নিন্দিল হাসিয়া॥
ক্ষুদ্রমীনগণেরাও পরিহাস করে।
বিরক্ত করিতে ঐ ক্ষিপ্তভল্লুকেরে॥
দ্বন্দ্বকারী জলবাসিমীনেরা আইল।
কটুবাক্যে কর্ণে তার বিরক্ত করিল॥
শৃঙ্খলেতে বদ্ধ করে স্থলেতে টানিল।
উক্তশ্রেণী মধ্যে সবে হাসিয়া উঠিল॥

Fable VI.

The Squire and his Cur.

To a Contry Gentleman.

The man of pure and simple heart
Through life disdains a double part.
He never needs the screen of lies
His inward bosom to disguise.
In vain malicious tongues assail;
Let envy snarl, let slander rail,
From virtue's shield (secure from wound)
Their blunted, venom'd shafts rebound.
So shines his light before mankind;
His actions prove his honest mind.

ষষ্ঠ ইতিহাস।

প্রধানজন এবং তাহার কুক্কুর।

কোন বিদেশস্থ ভদ্রলোকপ্রতি।

যে নরের নির্ম্মল সরল হয় মন।
দ্বিত্বভাব ত্যাগকরে যাবৎ জীবন॥
অপলাপ বশ্য তার না হয় কখন।
তাহার মানসে কিছু নাথাকে গোপন॥
নিহ্নবে তাহার জিহ্বা যোগ করিবারে।
বিদূষক গাজ্জয়া বা কি করিতে পারে॥
ধর্ম্মরূপ ফলক দ্বারা রক্ষা করে তারে।
মিথ্যারূপ অস্ত্রশরে কি করিতে পারে॥
নর পুরঃসর সেই হয় দেদীপিত।
কার্য্যবশে অমায়িকরূপে হয় খ্যাত॥

If in his country's cause he rise,
Debating senates to advise,
Unbrib'd, unaw'd, he dares impart
The honest dictates of his heart:
No ministerial frown he fears,
But in his virtue perseveres.

But would you play the politician,
Whose heart's averse to intuition,
Your lips at all times, nay, you reason
Must be controul'd by place and season.

What statesman could his pow'r support,
Were lying tongues forbid the court?
Did princely ears to truth attend,
What minister could gain his end?
How could he raise his tools to place,
And how his honest foes disgrace?

That politician tops his part,
Who readily can lie with art,
The man's proficient in his trade;
His pow'r is strong, his fortune's made.

By that the int'rest of the throne
Is made subservient to his own:
By that have kings of old, deluded,
All their own friends for his excluded.

By that, his selfish schemes pursuing,
He thrives upon the public ruin.

হয় যদি স্বদেশীয় কর্ম্মসম্বাদক।
পরামর্শ করে মন্ত্রী বিবাদকারক॥
উৎকোচ গ্রহণ বিনা অতি অভয়েতে।
পরমসাহসী হয় সুমন্ত্রণা দিতে॥
রাজমন্ত্রী ভ্রূকুটিতে না করিত ভয়।
কিন্তু ধীরমানী ছিল ধর্ম্মের বিষয়॥

মন্ত্রীসহ কাব্যে তুমি কর কি সাহস।
উৎপন্নবুদ্ধিতে যার বৈমুখ্যমানস॥
তব রসনারে আর তোমার বুদ্ধিরে।
অবশ্য করিবে বশ কাল সহকারে॥

কোন মন্ত্রিশক্তির রক্ষণে শক্তি ধরে।
নতজিহ্বা রাজসভা যদি মানা করে॥
নৃপন্যায় রাজকর্ণে সত্য শক্তি ধরে।
কোন মন্ত্রী নৃপাশয় জ্ঞাত হৈতেপারে॥
নানা উপায়ের সন্ধি চিন্তয়ে অন্তরে।
প্রবল রিপর নাশ হয় কি প্রকারে॥

সেই নৃপাধ্যক্ষ করে কার্য্যের বর্দ্ধন।
বুদ্ধিতে বিশ্বাস করে সহসা যে জন॥
সেই নর পারদর্শী অতিবুদ্ধি ধরে।
বাণিজ্যেতে শক্তি আর সঞ্চয় যে করে॥

তাহাতে রাজ্যের লাভ হইবেক যত।
তাহা সব থাকিবেক নিজহস্তগত॥
পূর্ব্বের রাজারা হয় তাহাতে মোহিত।
সেই হেতু পুরাতনমিত্র মনোগত॥

তাহাতে তাহার হয় গর্ব্ব অতিশয়।
সাকল্যজনের নাশে উন্নত সে হয়॥

Antiochus,* with hardy pace,
Provok'd the dangers of the chase;
And, lost from all his menial train,
Travers'd the wood and pathless plain.

A cottage lodg'd the royal guest!
The Parthian clown brought forth his best.
The king, unknown, his feast enjoy'd,
And various chat the hours employ'd,
From wine what sudden friendship springs!
Frankly they talk'd of courts and kings.

We country-folks (the clown replies)
Could ope our gracious monarch's eyes.
The king (as all our neighbours say)
Might he (God bless him) have his way,
Is sound at heart, and means our good,
And he would do it, if he could.
If truth in courts were not forbid,
Nor kings nor subjects would be rid.
Were he in pow'r, we need not doubt him:
But that's transferr'd to those about him.
On them he throws the regal cares:
And what mind they? Their own affairs.
If such rapacious hands he trust,
The best of men may seem unjust.

* Plutarch.

এণ্টিয়োকস* নামকের সুধীরগতিতে।
মৃগয়ার ধ্বংশে হয় রাগত তাহাতে॥
অনুচর হৈতে সেই হইয়া স্বতন্ত্র।
মধ্যে সে ভ্রমণ করে অরণ্য ও ক্ষেত্র॥

পার্থি দেশীয় এক কৃষক আছিল।
কুটীরে আনিয়া নৃপে অতিথি করিল॥
ঐ নৃপ নানাবিধ করিল ভোজন।
কথোপকথনে করে সময় ক্ষেপণ॥
মদ্যপানে হঠাৎ মৈত্রতা উপজিল।
অকপটে রাজবার্ত্তা সকলি কহিল॥

কৃষক কহিছে মোরা বিদেশস্থজন।
তোমার মহিমাচক্ষু কর উদ্দীপন॥
প্রতিবাসী ইচ্ছা করে রাজার মহোদয়।
কুশলে থাকুন্ করুণ্ সৎপথ সংশ্রয়॥
স্থিরমনা হউন্ আর কুশলকারক।
সেরূপ করুণ্ যাহে আপনি পারক॥
সত্যধর্ম্ম নৃপ সভায় যদি না থাকিত।
রাজারা বা প্রজারা বা হইত মোচিত॥
রাজবর্গ প্রতি তবে না হৈত সন্দেহ।
সর্ব্বকর্ম্ম নিজে যদি করিত নির্ব্বাহ॥

রাজকীয়বস্তুসব অমাত্য উপরে।
তাহারা কি সেসব যথার্থরূপে করে॥
লোভিহস্তে তার যদি এমনি বিশ্বাস।
ভদ্রলোক বলে তারে কে করে আশ্বাস॥

* প্লুটার্কের নাম।

From kings to cobblers 'tis the same:
Bad servants wound their master's fame,
In this our neighbours all agree:
Would the king knew as much as we!
Here he stopp'd short. Repose they sought,
The peasent slept, the monarch thought.
The courtiers learn'd, at early dawn,
Where their lost sov'reign was withdrawn.
The guards' approach our host alarms,
With gaudy coats the cottage swarms.
The crown and purple robes they bring,
And prostrate fall before the king.
The clown was call'd, the royal guest,
By due reward his thanks express'd,
The king then, turning to the crowd,
Who fawningly before him bow'd,
Thus spoke. Since, bent on private gain,
Your councils first misled my reign,
Taught and inform'd by you alone,
No truth the royal ear hath known,
Till here conversing. Hence, ye crew,
For now I know myself and you.
Whene'er the royal ear's ingross'd,
State-lies but little genius cost.

কি রাজা কি চর্ম্মকার এইরূপ হয়।
প্রভুর যশঃ নষ্ট করে ভৃত্যদুরাশয়॥
ইহাতে ইহাই বলে প্রতিবাসী যত।
রাজা যদি প্রজার জানিত মনোগত॥
পরে ঐ স্থানে রাজা নিদ্রাগত হৈল।
কৃষির নিদ্রায় রাজা বিচার করিল॥
প্রত্যূষে আমাত্যগণ হইবে বিদিত।
বলিল কোথায় রাজা হইলেন গত॥
অনচর আগত দেখিয়া চমকিত।
কুটীরেতে রাজদ্রব্য হয় রাশীকৃত॥
বস্ত্র অভরণ আর মুকুট আনিল।
ভূমিষ্ঠ হইয়া ভূপে প্রণাম করিল॥
কৃষকে ডাকিয়া ঐ অথিতি রাজন।
যথাযোগ্যক্রমে সবে করেন কল্যান॥
পরে ঐ রাজা বহুজনতা দেখিল।
সকলে অষ্টাঙ্গে ভূপে প্রণতি করিল॥
ভূপ কহে এরা হয় লাভাকাঙ্ক্ষী মনে।
হৈয়াছি কুপথগামী পরামর্শ শুনে॥
শিক্ষিত হৈয়াছি আর জ্ঞাত তব স্থানে।
যথার্থ পদার্থ কিন্তু না আইসে শ্রবণে॥
কৃষি কাছে যতক্ষণ কথা কহি আমি।
আমি আর তোমরা কি পদার্থ তাহা জানি॥
অপলাপবাক্যে কর্ণ করেছ পূরিত।
অল্পজ্ঞান ব্যয়ে তাহা হৈয়াছি বিদিত॥

The fav'rite then securely robs,
And gleans a nation by his jobs.
Franker and bolder grown in ill,
He daily poisons dares instill:
And, as his present views suggest,
Inflames or soothes the royal breast.
Thus wicked ministers oppress,
When oft the monarch means redress.
Would kings their private subjects hear,
A minister must talk with fear.
If honesty oppos'd his views,
He dare not innocence accuse.
'Twould keep him in such narrow bound,
He could not right and wrong confound.
Happy were kings, could they disclose
Their real friends and real foes!
Were both themselves and subjects known,
A monarch's will might be his own.
Had he the use of ears and eyes,
Knaves would no more be counted wise.
But then a minister might lose
(Hard case!) his own ambitious views.
When such as these have vex'd a state,
Pursu'd by universal hate,
Their false support at once hath fail'd,
And persevering truth prevail'd;

প্রিয়পাত্র হৈলে চুরি করে সে নিশ্চিত।
ঐ কর্ম্মে সর্ব্বলোক করে বশীভূত॥
অতিদুষ্ট হয় সেই অতিসাহসেতে।
অহরহ ক্ষতি করে সভয় করিতে॥
কুকর্ম্ম করেছি ইহা বোধ হৈলে তার।
রাগ বা সন্তুষ্ট করে যতেক রাজার॥
এইরূপ কষ্ট দেয় মন্ত্রীরা যখন।
প্রতিফল বাঞ্ছা রাজা করেন তখন॥
গোপনীয়কথা যখন নৃপেরা শুনিবে।
মন্ত্রীরা অবশ্য কথা সভয়ে কহিবে॥
যদ্যপি ভদ্রতা থাকে তাহার আশয়ে।
গুণি নাহি করে কভু নির্দ্দোষিবিষয়ে॥
যদি ইহা করে হৈবে ক্ষুদ্রাশয় তার।
সত্যতে হইবে ভ্রম কথায় মিথ্যার॥
তখন নৃপেরা হইবে সুখের ভাজন।
মন্ত্রীর বৈরতা যখন হইবে জ্ঞাপন॥
স্বয়ং আর প্রজাগণ জানে যে সময়।
রাজার ইচ্ছাই তার আপনার হয়॥
রাজা যদি সমক্ষেতে বিচার করিত।
খর্ব্বগণ মান্যরূপে গণ্য না হইত॥
তাহা হৈলে অমাত্যের উপায়ে ব্যাঘাৎ।
সে দুষ্ট নাশিতে কষ্ট না হয় হঠাৎ॥
রাজ্যকে উৎপাতগ্রস্থ এইরূপে করে।
গর্হ্যনীয় হয় সেই জগত ভিতরে॥
এইরূপে দুষ্টাশয়ে হইয়া দৌর্ব্বল্য।
সেইকালে হয় সত্যধর্ম্মের প্রাবল্য॥

Expos'd, their train of fraud is seen;
Truth will at last remove the screen;
A country 'Squire, by whim directed,
The true staunch dogs of chase neglected.
Beneath his board no hound was fed;
His hand ne'er strok'd the spaniel's head.
A snappish Cur, alone caress'd,
By lies had banish'd all the rest.
Yap had his ear; and defamation
Gave him full scope of conversation.
His sycophants must be preferr'd,
Room must be made for all his herd:
Wherefore, to bring his schemes about,
Old faithful servants all must out.
The Cur on ev'ry creature flew,
(As other great men's puppies do.)
Unless due court to him were shown,
And both their face and bus'ness known,
No honest tongue an audience found:
He worried all the tenants round:
For why, he liv'd in constant fear,
Lest truh, by chance, should interfere.
If any stranger dare intrude,
The noisy Cur his heels pursu'd.

হত ধূর্ত্ত থাকে তাহে প্রকাশিত হয়।
পরে সত্যধর্ম্ম কভ গুপ্ত নাহি রয়॥
বিদেশস্থধনি এক নিজ ভ্রান্তিদোষে।
শিকারিকুক্কুরগণ থাকিত অলসে॥
ভোজনের স্থানে তারে যাইতে না দিত।
কভু তার গাত্রে হস্ত লেপন না হইত॥
স্বদেশিকুক্কুর এক আছিল পালিত।
মিথ্যাবাক্যে সে সকলে করে বহিষ্কৃত॥
ইয়াপ্* তাহার কত দুর্নাম শুনিত।
অভিপ্রায় বাক্য তার বিফল হৈত॥
স্তাবক অবশ্য তার মনোগত হইবে।
তাহারা তাহার মনে অবশ্য থাকিবে॥
যথার্থ করিয়া ব্যক্ত তাহার আশয়।
প্রাচীনধর্ম্মিষ্ঠভৃত্য দূরীকৃত হয়॥
সে কুক্কুর কটাক্ষ সকললোকে করে।
প্রধান নিকটে যথা অন্যের কুক্কুরে॥
যাবৎ তাহারে সভা দেখান না যায়।
তার মুখ আর কর্ম্ম নাহি জানাযায়॥
অশ্রুত সদ্বাক্য থাকে রাজসন্নিধানে।
বেষ্টিত হইয়া দুঃখ দেয় প্রজাগণে॥
কি হেতু সর্ব্বদা সেই থাকিত সভয়।
দৈবায়ত্ত সত্যধর্ম্মে পাছে রত হয়॥
যদি কেহ ইচ্ছা করে প্রবেশ করিতে।
ভয়ানক রবে যায় কুক্কুর পশ্চাতে॥

* কোন জীবের নাম।

Now fierce with rage, now struck with dread,
কভু রাগান্বিত ভয়ে কভু চমকিত।

At once he snarled, and bit, and fled.
তখনি গর্জ্জিয়া দংশে হৈয়া আক্রমিত॥

Aloof he bays, with bristling hair,
ঊর্দ্ধরোমা হৈয়া রব করে অতিদূরে।

And thus in secret growls his fear:
এরূপ গোপনে নিজ ভয় ব্যক্ত করে॥

Who knows but truth, in this disguise,
সত্য নহে ছদ্মবেশ ইহা কেবা জানে।

May frustrate my best guarded lies?
নিরাশ করিতে মম মিথ্যা সাবধানে॥

Should she (thus mask'd) admittance find,
যদি ছদ্মবেশে যাইতে পায় অনুমতি।

That very hour my ruin's sign'd.
তবেত আমার মন্দ হৈবে উৎপত্তি॥

Now, in his howl's continued sound,
ক্রমে ক্রমে নিজনাদে তাহারা তখন।

Their words were lost, their voice was drown'd.
নীরব হইল আর নাহিক নিস্বন॥

Ever in awe of honest tongues,
সর্ব্বদা হইয়া ভীত শরল কথায়।

Thus ev'ry day he strain'd his lungs.
এইরূপ প্রতিদিন মৌনী হৈয়া রয়॥

It happen'd, in ill-omen'd hour,
কোন কুসময়ে হৈল দৈব উপস্থিত।

That *Yap*, unmindful of his pow'r,
ইয়াপ আপন শক্তি হইয়া অজ্ঞাত॥

Forsook his post, to love inclin'd:
প্রেমবিষয়ে মানস করি নিজস্থানে।

A fav'rite bitch was in the wind.
প্রিয়াকুক্কুরির কাছে করিল প্রয়াণ॥

By her seduc'd, in am'rous play
মোহিত হইয়া তথা কাম ক্রীড়া করে।

They frisk'd the joyous hours away.
লম্ফ ঝম্ফ করে কত আনন্দ অন্তরে॥

Thus, by untimely love pursuing,
এইরূপ অকালিকপ্রেমে মত্ত হইল।

Like Antony, he sought his ruin.
এণ্টোনির ন্যায় আত্ম বিনাশ ইচ্ছিল॥

For now the 'Squire, unvex'd with noise,
ঐ ধ্বনী শব্দ শুনি উত্যক্ত হইয়া।

An honest neighbour's chat enjoys.
প্রতিবাসির ইতিহাস দিল আরম্ভিয়া॥

Be free, (says he,) your mind impart;
সে কহিল মনে তুমি জানহ নিশ্চয়।

I love a friendly open heart.
সরলমনুষ্য মম মিত্র জ্ঞান হয়॥

Methinks my tenants shun my gate;
আমি বুঝি প্রজাগণ দ্বারে না আসিবে।

Why such a stranger grown of late?
কি কারণে এত দিনে শত্রু কি হইবে॥

Pray tell me what offence they find:
'Tis plain they're not so well inclin'd.

Turn off your Cur (the Farmer cries)

Who feeds your ear with daily lies.
His snarling insolence offends:
'Tis he that keeps you form your friends.
Were but that saucy puppy check'd,
You'd find again the same respect.
Hear only him, he'll swear it too,
That all our hatred is to you;
But learn from us your true estate;
'Tis that curs'd Cur alone we hate.

The 'Squire heard truth. Now *Yap* rush'd in;

The wide hall echoes with his din:
Yet truth prevail'd: and with disgrace
The dog was cudgell'd out of place.

বলহ আমাতে তারা কি দোষ পাইল।
কেন বা সহসা তারা এ বাঞ্ছা করিল॥

কুক্কুরকে দূর কর কৃষক কহিল।

তবকর্ণে প্রত্যহ যে কুমন্ত্রা দিল॥
অতিভয়ঙ্কররবে বিরক্ত করিত।

কুক্কুর হইতে তব বন্ধু দূরীকৃত॥
ঐ ধূর্ত্ত কপিরুদ্ধ হইবে যথায়।
তদ্রূপ আপন মান তথাপি সে পায়॥
সে কেবল শুনে আর শপথ সংশয়।
আমার যে দ্বেষ তাহা তবপ্রতি হয়॥
আমা হৈতে তোমার ঐশ্বর্য্য হও জ্ঞাত।
ঐ দুষ্টকুক্কুর কেবল হয় তুচ্ছীকৃত॥

তথ্য শুনে ধনী ইয়াপ বলে প্রবেশিল।
পরিসরহর্ম্ম্যে তার প্রতিধ্বনি হৈল॥
সত্য ধর্ম্ম প্রবল হইল বিধিমতে।
কুক্কুর তাড়িত হয় গদার আঘাতে॥

Fable VII.

The Countryman and Jupiter.

To myself.

Have you a friend (look round and spy)
So fond, so prepossess'd as I?
Your faults so obvious to mankind,
My partial eyes could never find.

সপ্তম ইতিহাস।

বিদেশস্থলোক এবং ঈশ্বর।

আত্মপ্রতি।

কোন বন্ধু আছে কি না করহ সন্ধান।
যেরূপ আত্মীয় আমি কর অনুমান॥
এতদ্রূপ দোষ যত প্রকাশ তোমাতে।
মম পক্ষপাৎ চক্ষু নাপায় দেখিতে॥

When, by the breath of fortune blown,
Your airy castles were o'erthrown:
Have I been over-prone to blame,
Or mortify'd your hours with shame?
Was I e'er known to damp your spirit,
Or twit you with the want of merit?
'Tis not so strange, that fortune's frown
Still perseveres to keep you down.
Look round and see what others do,
Would you be rich and honest too?
Have you (like those she rais'd to place)
Been opportunely mean and base?
Have you (as times requir'd) resign'd
Truth, honour, virtue, peace of mind?
If these are scruples, give her o'er;
Write, practise, and be poor.
The gifts of fortune truly rate;
Then tell me what would mend your state.
If happiness on wealth were built,
Rich rogues might comfort find in guilt;
As grows the miser's hoarded store,
His fears, his wants, increase the more.
Think Gay, (what ne'er may be the case,)
Should fortune take you into grace,

দৈবাধীন কভু যদি শ্রীভ্রষ্ট হয়।
তোমার চিন্তার দুর্গ সমভূমি রয়॥
চিকীর্ষাতিরিক্তে আমি দুর্ণাম কি করি।
অথবা বিরক্ত হই নিন্দায় তোমারি॥
আর মনোভঙ্গ আমি করি কি তোমার।
নির্গুণ তোমারে বলে করি কি চিৎকার॥
লক্ষ্মী যে তাচ্ছিল্যা হন্ অতি অসম্ভব।
বরঞ্চ করেন রক্ষা এ হয় সম্ভব॥
কি আচার করে দেখ অন্য অন্য জনা।
ধনী কি সল্লোক হৈতে কর কি বাসনা॥
আধুনিকভাগ্যবান চাহ কি হইতে।
যাহারা অধমক্ষুদ্র আছিল পূর্ব্বেতে॥
তুমি কি ত্যজেছ সব সময়ানুসারে।
সত্য আর মান ধর্ম্ম মনের সুখেরে॥
ক্ষান্ত হও এরা যদি আপত্তি দায়ক।
নীতিকথা সুশীলতা কর্ত্তব্যকারক॥
ঈশদত্তধন তথ্য বহুমূল্য হয়।
তবে বল কিসে তব রাজ্য সুধরায়॥
ধনেতে কেবল যদি লোক হয় সুখী।
বহুধনে তস্কর মনেতে কেন দুঃখী॥
স্তূপাকৃতি কৃপণের ধনেতে যদ্রূপ।
শঙ্কা আর অভাবের বর্দ্ধন তদ্রূপ॥
হে গে গুহস্থকর্ত্তা বুঝহ আশয়।
লক্ষ্মীর কৃপায় কিছু অসম্ভব নয়॥

Would that your happiness augment?
What can she give beyond content?
Suppose yourself a wealthy heir,
With a vast annual income clear!
In all the affluence you possess,
You might not feel one care the less.
Might you not then (like others) find
With change of fortune, change of mind?
Perhaps, profuse beyond all rule,
You might start out a glaring fool.
Your luxury might break all bounds;
Plate, table, horses, stewards, hounds;
Might swell your debts; then lust of play
No regal income can defray.
Sunk is all credit, writs assail,
And doom your future life to jail.
Or were you dignify'd with pow'r,
Would that avert one pensive hour?
You might give avarice its swing,
Defraud a nation, blind a king:
Then, from the hirelings in your cause,
Though daily fed with false applause,
Could it a real joy impart?
Great guilt knew never joy at heart.
Is happiness your point in view?
(I mean the intrinsic and the true:)
She nor in camps or courts resides,
Nor in the humble cottage hides;

ধনেতে বা তোমার কি সুখলাভ হৈবে।
তৃপ্ত বিনা সুখী কোথা হৈয়াছে কে কবে॥
জ্ঞান কর তুমি যেন এক ধনিসুত।
যেন বর্ষে বর্ষে ধনাগম হয় কত॥
প্রচুরধনেতে যদি বিভূষিত হয়।
চিন্তারূপ দুঃখ তার করে সুখ ক্ষয়॥
অন্যের সদৃশ তুমি হইবে বৈফল্য।
লক্ষ্মীর চাঞ্চল্য আর মনের বৈকল্য॥
হয় অসম্যক্ ব্যয়ে নির্ধন হইবে।
নতুবা উন্মত্ত প্রায় হইয়া উঠিবে॥
এইরূপ সুখভোগে সব হৈবে ক্ষতি।
বৈভব যোটক ভৃত্য কুক্কুর প্রভৃতি॥
তোমা তব ক্রীড়া হৈতে দেনা বৃদ্ধি হৈবে।
রাজকীয় আয়ে আর ব্যয়ে না কুলাবে॥
মান নাশে রাজদূত ধরে লৈয়া যাবে।
বিচার করিয়া কারাগারেতে রাখিবে॥
অথবা সদাপি তুমি হও ক্ষমাপন্ন।
কি তাহাতে তাহাতে তুমি হইবে বিষন্ন॥
লোভকে যদ্যপি দিতেপার সে চর্চ্চায়।
তাহে রাজ্য নষ্ট আর রাজা অন্ধ হয়॥
তখন তোমার কর্ম্ম বেশ্যাসহ হয়।
যদ পি সহর্ষ হও মিথ্যাপ্রশংসায়॥
তাহে কি যথার্থসুখ কভু দিতেপারে।
তাহে পাপী সুখী যেই অসুখী অন্তরে॥
সুখ অভিলাষে কি তোমার প্রীতি হয়।
হে সুধনী বিনা ইহা নিষ্পন্ন সংশয়॥
উহা কভু শিবিরে সভায় নাহি স্থিতি।
দুঃখির কুটীরে কভু না করে বসতি॥

Yet found alike in ev'ry sphere ;
Who finds content, will find her there.

তথাপি সে সর্ব্বব্যাপি আছয়ে তথায়।
যে যেখানে তৃপ্ত থাকে সে সেখানে পায়॥

O'erspent with toil, beneath the shade,
A peasant rested on his spade.

এক কৃষি শ্রান্ত হৈয়া বৃক্ষের ছায়ায়।
কুদালে মস্তক রাখি সুখে নিদ্রা যায়॥

Good gods! he cries, 'tis hard to bear
This load of life from year to year.

অসহিষ্ণু কাতরেতে ডাকিছে ঈশ্বরে।
এই ভরিগ্রস্ত আমি প্রত্যেক বৎসরে॥

Soon as the morning streaks the skies,
Industrious labour bids me rise;

অরুণকিরণ যুক্ত হৈলে নভঃ স্থান।
ক্লেশকরকর্ম্ম করিবারে গাত্রোত্থান॥

With sweat I earn my homely fare,
And ev'ry day renews my care.

দুঃখেতে ঘর্ম্মাক্ত হৈয়া আহার্য্য আহরি।
প্রতিদিন চিন্তা আমি নববোধে করি॥

Jove heard the discontented strain,
And thus rebuk'd the murm'ring swain.

ঈশ্বর গোচরে এই অতৃপ্তভোজন।
কৃষকেরে দৈববাণী হইল তখন॥

Speak out your wants then, honest friend;
Unjust complaints the gods offend.

উচ্চৈঃস্বরে কহ মিত্র কি দুঃখ তোমার।
ব্যর্থ আবেদনে হয় রাগ দেবতার॥

If you repine at partial fate,
Instruct me what would mend your estate.

নিজকর্ম্ম দোষে যদি হও তাপযুক্ত।
তবে কিসে শুভ হয় তাহা কর উক্ত॥

Mankind in ev'ry station see.
What wish you? Tell me what you'd be.

নরগণ দেখয়ে অবস্থা পরস্পরে।
কার পদ বাঞ্ছা কর বলহ আমারে॥

So said, upborne upon a cloud,
The clown survey'd the anxious crowd.

ইহা বলি শূন্যমার্গে করেন গমন।
কার পদ লৈব কৃষী ভাবেন তখন॥

You face of care, says Jove, behold,
His bulky bags are fill'd with gold.
See with what joy he counts it o'er!
That sum to-day hath swell'd his store.

ঈশ্বর কহেন দেখ বিষন্নবদনে।
সুবর্ণের তোড়া করে করিছে গমনে॥
ঐ দেখ কি আনন্দে গণিতেছে তূর্ণ।
অদ্য উহা বৃদ্ধি হৈয়া হইয়াছে পূর্ণ॥

Were I that man, (the peasant cry'd)
What blessing could I ask beside?
Hold, says the God; first learn to know
True happiness from outward show.
This optic glass of intuition——
Here, take it, view his true condition.
He look'd and saw the miser's breast,
A troubled ocean, ne'er at rest;
Want ever stares him in the face,
And fear anticipates disgrace:
With conscious guilt he saw him start;
Extortion gnaws his throbling heart;
And never, or in thought or dream,
His breast admits one happy gleam.
May Jove, he cries, reject my pray'r,
And guard my life from guilt and care;
My soul abhors that wretch's fate,
O keep me in my humble state!
But see, amidst a gaudy crowd,
You minister, so gay and proud;
On him what happiness attends,
Who thus rewards his grateful friends!
First take the glass, the God replies:
Man views the world with parti-eyes.

কৃষি কহে যদি হই ঐ নর তুল্য।
তবে কি প্রার্থনা করি আর আনুকূল্য।
ঈশ্বর কহেন অগ্রে ইহা হও জ্ঞাত॥
ঐহিক ঐশ্বর্য্যে হয় সুখবোধ যত॥
দৃষ্টিযন্ত্র লও ইথে হৈবে জ্ঞানোদয়।
লোকের অবস্থা দেখ সকলসময়॥
সেই চক্ষু দিয়া কৃষি দেখে ঐ কৃপণ।
দুঃখসিন্ধু তরঙ্গে নিবিষ্ট সদামন॥
কিছুই তাহার নাই সর্ব্বদাই ক্ষয়।
ভবিষ্যৎ ভাবনায় সদা ভীত হয়॥
মানসিকপাপ তারে করিছে দর্শন।
বলাৎকাররূপ কর্ম্ম করিছে দংশন॥
জাগরণ কালে কিম্বা নিদ্রার সময়।
তাহার হৃদয় কভু প্রফুল্ল না হয়॥
এ দোষ মার্জ্জনা করুণ ঈশ্বরে প্রার্থনা।
পাপ আর চিন্তা নাশ আমার বাসনা॥
এ দুর্দ্দশাগ্রস্ত দেখে আত্মা ঘৃণা করে।
এই বিনিতদশায় রাখুন আমারে॥
আড়ম্বরে অগ্রসর রাজমন্ত্রী হয়।
এইরূপ পুলকিত গর্ব্বী অতিশয়॥
কি জানি কি সুখোদয় হৈতেছে তাহার।
কৃতজ্ঞবন্ধুকে রাখে তুষ্ট আপনার॥
ঐ যন্ত্র লও ঈশ করিল উত্তর।
যেহেতু নরেরা হয় পরস্ত্রী কাতর॥

Good gods! exclaims the startled wight,
Defend me from this hideous sight!
Corruption, with corrosive smart,
Lies cank'ring on his guilty heart:
I see him, with polluted hand,
Spread the contagion o'er the land:
Now av'rice with insatiate jaws,
Now rapine with her harpy claws,
His bosom tears. His conscious breast
Groans, with a load of crimes oppressid.
See him, mad and drunk with pow'r,
Stand tott'ring on ambition's tower.
Sometimes, in speeches vain and proud,
His boasts insult the nether crowd;
Now seiz'd with giddiness and fear,
He trembles lest his fall is near.
Was ever wretch like this, he cries!
Such misery in such disguise!
The change, O Jove, I disavow;
Still be my lot the spade and plough.
He next, confirm'd by speculation,
Rejects the lawyer's occupation:
For he the statesman seem'd in part,
And bore similitude of heart.
Nor did the soldier's trade inflame
His hopes with thirst of spoil and fame;

হা বিধাত বলি কহে চমকিত নর।
ভয়ানকদৃশ্যেতে আমারে রক্ষা কর॥
দুষ্টতা মর্ম্মকে স্পর্শ করয়ে সত্বরে।
অপলাপ দোষির হৃদয় জীর্ণ করে॥
অপবিত্রহস্ত সহ দেখিয়া তাহারে।
অশুচি বিস্তৃত হয় অবনি উপরে॥
লোভ নিজ অতৃপ্তাস্য করে কভু ব্যাস।
হরণ পদার্থ করে ক্রূরতা প্রকাশ॥
দোষিমন ক্ষত হৈয়া করয়ে ক্রন্দন।
তাড়িত হইয়া দোষে করয়ে গর্জ্জন॥
দেখ সেই মত্ত হৈয়া শক্তি মদ বর্গে।
কাল্পিতশরীরে উঠে লোভরূপ দুর্গে॥
কখন বা মিথ্যাদম্ভ কথার সঞ্চার।
অহঙ্কারে নিজদোষে নাকরে প্রহার॥
ক্ষত ভয়ে ধৃত হৈয়া চঞ্চল কখন।
কম্পিত সে হয় পাছে ত্বরায় পতন॥
সেই কহে দুর্ভগা নাহিক ইহা হৈতে।
এই মত দুঃখ যার ছদ্মবেশেতে॥
বিধাতা এরূপ পরীবর্ত্তন নাহি চাই।
চিরকাল যদ্যপিহ দুঃখ করে খাই॥
আলোচনা করিয়া সে করিল নির্দ্ধার্য্য।
উকিলের কর্ম্ম হয় তুচ্ছ অবধার্য্য॥
যেহেতু সতত সেই রাজকার্য্য করে।
এ তুল্যতা সদা সেই ভাবিল অন্তরে॥
সেনাপতিকর্ম্ম সেই বাঞ্ছা না করিল।
লুণ্ঠনে আর মানে তার আশা হৈল॥

The miseries of war he mourn'd;
Whole nations into deserts turn'd.
By these have laws and rights been brav'd,
By these was freeborn man enslav'd:
When battles and invasion cease,
Why swarm they in a land of peace?
Such change (says he) may I decline:
The scythe and civil arms be mine!
Thus, weighing life in each condition,
The Clown withdrew his rash petition.
When thus the God: How mortals err!
If you true happiness prefer,
'Tis to no rank of life confin'd,
But dwells in ev'ry honest mind.
Be justice then your sole pursuit:
Plant virtue, and content's the fruit.
So Jove, to gratify the Clown,
Where first he found him set him down.

যুদ্ধের দুঃখেতে সেই হইত খেদিত।
মরুভূমিতে লোক হইল প্রেরিত॥
ইহা হৈতে হয় বিধি স্বত্ব প্রকাশিত।
ইহাতে অধীন হয় অনধীন যত॥
যুদ্ধ আর আক্রমণে হইলে স্থগিত।
সন্ধিস্থানে কি হেতু তাহারা একত্রিত॥
এই বিবেচনয়ে আমি করি অঙ্গীকার।
শস্য কর্ত্তনী হউক উত্তমাস্ত্র আমার॥
প্রত্যেকের জীবিকা দেখিয়া এইমত।
অবিবিক্ত ইচ্ছা পরে করে সঙ্কুচিত॥
ঈশ্বর কহেন শুন এ সকলভ্রম।
যদি চাহ যথার্থসুখ শুন তার ক্রম॥
এ অবস্থা জীবনের নহে নিবন্ধন।
কিন্তু তাহা থাকে যার সদন্তঃকরণ॥
তবে তুমি বিধেয় সচেষ্ট সদা হও।
ধর্ম্মবীজ রোপ আর তৃপ্তফল পাও॥
কৃষিরে ঈশ্বর তখন তুষ্ট করিবারে।
পূর্ব্বপ্রাপ্তস্থানে পরে বসাইল তারে॥

Fable VIII.

The Man, the Cat, the Dog, and the Fly.

To my native Country.

Hail, happy land, whose fertile grounds
The liquid fence of Neptune bounds;
By bounteous nature set apart,
The seat of industry and art!

অষ্টম ইতিহাস।

মনুষ্য ও বিড়াল ও কুক্কুর এবং মক্ষিকা

স্বদেশী প্রতি।

ধন্য হউক সুখস্থান শস্য প্রসবিত।
বারুণিক পরিখায় যে হয় বেষ্টিত॥
যেহেতু দূরেতে থাকে দানশীল হয়।
পরিশ্রম আর গুণে যে হয় আধেয়॥

O Britain, chosen port of trade,
May luxury ne'er thy sons invade!
May never minister (intent
His private treasures to augment)
Corrupt thy state. If jealous foes
Thy rights of commerce dare oppose,
Shall not thy fleets their rapine awe?
Who is't, prescribes the ocean law?
Whenever neighb'ring states contend,
'Tis thine to be the general friend.
What is't, who rules in other lands?
On trade alone thy glory stands;
That benefit is unconfin'd,
Diffusing good among mankind:
That first gave lustre to thy reigns,
And scatter'd plenty o'er thy plains:
'Tis that alone thy wealth supplies,
And draws all Europe's envious eyes.
Be commerce then thy sole design;
Keep that, and all the world is thine.
When naval traffic ploughs the main,
Who shares not in the merchant's gain?
'Tis that supports the regal state,
And makes the farmer's heart elate:
The num'rous flocks, that clothe the land,
Can scarce supply the loom's demand;

হে ব্রীটন্ দেশ বাণিজ্যের মহানিত।
সুখভোগী নহে যেন তদুদ্ভবসুত ॥
কখন করেনা যেন রাজমন্ত্রীগণে।
তাহার আপন ধন বর্দ্ধন করণে ॥
তব রাজ্য নাশ হেতু যদি শত্রুগণ।
রুদ্ধতে সাহসী নহে বাণিজ্যের ধন ॥
যুদ্ধপোতি তাহার কি ভয়প্রদ নয়।
সে কি সিন্ধুবিধি লিখে এমন কি হয় ॥
নিকটস্থরাজ্যে যুদ্ধ করে সে যখন।
তুমি হও তার এক বন্ধুসাধারণ ॥
বিদেশ শাসন করে সে কি ইহা হয়।
কেবল-মহিমা তব থাকে ব্যবসায় ॥
বাণিজ্যের সেই লাভ অবিরোধে হয়।
নর মধ্যে উৎকৃষ্ট বলিয়া খ্যাত হয় ॥
তাহে তব রাজ্য অগ্রে করিল উজ্জ্বল।
আর তব রাজ্যে বহু শস্য জন্মিল ॥
তাহে তব ধন বৃদ্ধি দিন দিনান্তরে।
ইউরোপীয়লোকসব দেখে হিংসা করে ॥
অতএব বাণিজ্যে তোমার হউক্ মন।
জগৎ তোমার তুমি করহ রক্ষণ ॥
পৌতিকবাণিজ্যে হলকর্ম ভূমিময়।
বণিকের লাভে তখন অংশী কিনা হয় ॥
তাহাতেই নৃপরাজ্য সকলি রক্ষিত।
কৃষকের মন তাহে হয় উল্লসিত ॥
যে মনুষ্যদ্বারা স্থান হয় প্রপূরণ।
অতিকষ্টে তন্তুবায় স্বত্ব নিয়োজন ॥

Prolific culture glads the fields,
And the bare heath a harvest yields.
Nature expects mankind should share
The duties of the public care.
Who's born for sloth? To some we find
The plough-share's annual toil assign'd;
Some at the sounding anvil glow;
Some the swift-gliding shuttle throw;
Some studious of the wind and tide,
From pole to pole our commerce guide;
Some (taught by industry) impart
With hands and feet the works of art:
While some, of genius more refin'd,
With head and tongue assist mankind;
Each aiming at one common end,
Proves to the whole a needful friend.
Thus, born each other's useful aid,
By turns are obligations paid.
The monarch, when his table's spread,
Is to the clown oblig'd for bread:
And when in all his glory drest,
Owes to the loom his royal vest.
Do not the mason's toil and care
Protect him from th' inclement air?
Does not the cutler's art supply
The ornament that guards his thigh?

কৃষিকর্ম্মে বহুশস্যে ক্ষেত্রের সন্তোষ।
ক্ষুদ্রবৃক্ষে শস্যদানে করে পরিতোষ॥
মনুষ্যেরা অংশী হন্ প্রকৃতিবশত।
সামান্যলোকের কর্ম্মে পরিশ্রম কৃত॥
এমন অলসী কেবা জন্মে ভূমণ্ডলে।
কৃষিকর্ম্মে ক্লেশ অতি কেহ কেহ বলে॥
কর্ম্মকার কর্ম্মে কেহ উল্লসিত হয়।
কেহ তন্তুবায় কর্ম্মে হর্ষ অতিশয়॥
নদিরপ্রবাহ চর্চ্চা কেহ কেহ করে।
প্রতি তটে আমাদের বাণিজ্য শিখিবারে॥
কেহ কেহ শ্রম করে হইতে শিক্ষিত।
হস্ত পদ দ্বারা হয় শিল্পকর্ম্ম যত॥
জ্ঞানের বিষয়ে যিনি হন্ সংশোধিতা।
বুদ্ধি আর বক্তৃতার যিনি হন্ দাতা॥
আছে কোন সামান্য আশয় তদন্তরে।
পরস্পর সহায়তা আবশ্যক করে॥
পরস্পর উপকার জন্য জন্মধরে।
বাধ্যতায় বদ্ধ হৈয়া উপকার করে॥
রাজার অশনাসন যখন বিস্তৃত।
অন্ন জন্য কৃষি হৈতে হন্ উপকৃত॥
রাজপরিচ্ছদযুক্ত হয়েন্ যখন।
তন্তুবায় উপকার মানেন্ তখন॥
গৃহনির্ম্মাতার সাবধানে ও শ্রমেতে।
রক্ষা কি না হয় নভ উপদ্রব হৈতে॥
অস্ত্রনির্ম্মাতা কি নহে সাহায্যকারক।
যে সকল অস্ত্র হয় শরীর রক্ষক॥

All these, in duty to the throne,
Their common obligations own.
'Tis he (his own and people's cause)
Protects their properties and laws.
Thus they their honest toil employ,
And with content their fruits enjoy.
In ev'ry rank, or great or small,
'Tis industry supports us all.

The animals, by want oppress'd,
To man their services address'd;
While each pursu'd their selfish good,
They hunger'd for precarious food.
Their hours with anxious cares were vex'd:
One day they fed, and starv'd the next.
They saw that plenty, sure and rife,
Was found alone in social life;
That mutual industry profess'd,
The various wants of man redress'd.

The Cat, half famish'd, lean and weak,
Demands the privilege to speak.

Well, puss, (says man,) and what can you
To benefit the public do?

The Cat replied. These teeth, these claws,
With vigilance shall serve the cause.
The mouse, destroy'd by my pursuit,
No longer shall your feast pollute;

রাজার এসব হয় আবশ্যকর্কর্ম্ম।
সামান্যোপকার করা এই হয় ধর্ম্ম॥
সেসব প্রজার ধন রক্ষার কারণ।
রাজারা আপন রাজ্য করিত শাসন॥
স্বস্বকর্ম্ম করে তারা ধর্ম্ম অনুসারে।
আর তৃপ্তিরূপ ফল সবে ভোগ করে॥
কিবা শ্রেষ্ঠ কিবা নীচ সকলসময়।
শ্রমই পালন করে জানিবে নিশ্চয়॥

পশুচয় দুঃখী হয় সঙ্গতি বিহীনে।
এই হেতু থাকে তারা মনুষ্য অধীনে॥
পরস্পর নিজনিজ কুশল ঈপ্সিত।
অনিশ্চয় আহারে তাহারা বুভুক্ষিত॥
কাল ক্ষয় করে তারা সতত চিন্তায়।
প্রতিদিন হয়ত আহার নাহি পায়॥
ঐ রূপ দেখে আর বিবাদ করয়।
কিন্তু তাহা কেবল নির্জ্জনে লাভ হয়॥
আর যদি পরিশ্রম করে পরস্পরে।
অপ্রত্তলসব তার যায় তবে দূরে॥

এক ওত্ত অনাহারে দুর্ব্বল হইয়ে।
কহিতে লাগিল সেই অনুমতি পায়ে॥
মনুষ্য কহিল ওত্ত কিসে ক্ষম হও।
লোকের মঙ্গলকারী কিরূপেতে হও॥
যেহেত্ত বিশালদন্ত এই মুখে ধরি।
সত্বর হইয়া কোন কর্ম্ম সিদ্ধ করি॥
আমারি দ্বারা যে উন্দুরু নষ্ট হয়।
সেই হেত্ত তব ভক্ষ্য নষ্ট নাহি হয়॥

Nor rats, from nightly ambuscade,
With wasteful teeth your stores invade.
I grant, says Man, to gen'ral use
Your parts and talents may conduce;
For rats and mice purloin our grain,
And threshers whirl the flail in vain:
Thus shall the Cat, a foe to spoil,
Protect the farmer's honest toil.
Then turning to the Dog, he cry'd,
Well, Sir; be next your merits try'd.
Sir, says the Dog, by self-applause
We seem to own a friendless cause.
Ask those who know me, if distrust
E'er found me treacherous or unjust?
Did I e'er faith or friendsihp break?
Ask all those creatures; let them speak.
My vigilance and trusty zeal
Perhaps might suit the public weal.
Might not your flocks in safety feed,
Were I to guard the fleecy breed?
Did I the nightly watches keep,
Could thieves invade you while you sleep?
The man replies. 'Tis just and right:
Rewards such service should requite.
So rare, in property, we find
Trust uncorrupt among mankind;

তাবৎ রজনী আমি থাকি যে সতর্ক।
তাহে নাহি হয় তব ক্ষতির সম্বর্ক ॥
উপকারী বট তুমি ঐ নর কয়।
সামান্যকর্ম্মেতে তব বুদ্ধিযোগ হয় ॥
শস্য নষ্ট করে সব ক্ষুদ্র আখুচয়।
তাহা নাশে কৃষকের যত্ন বৃথা হয় ॥
অতএব মার্জ্জার মূষিক শত্রু হয়।
তাহা হৈতে কৃষকের শ্রম বৃথা নয় ॥
পরে ঐ নর কহে কুক্কুরের প্রতি।
এক্ষণে পরীক্ষা তব দেহ সংপ্রতি ॥
গর্ব্বেতে কুক্কুর কহে শুন মহাশয়।
আমরা যে কর্ম্ম করি বিপক্ষের ন্যায় ॥
যদি না বিশ্বাস হয় জিজ্ঞাস অন্যেরে।
চৌর্য্যকর্ম্ম কি অধর্ম্ম কুক্কুরে কি করে ॥
মিত্রদ্রোহী অধার্ম্মিক যদি কেহ বলে।
জিজ্ঞাস ঐ পশুগণে বলিবে সকলে ॥
মম নিষ্ঠাবৃত্তি আর বিশ্বস্ত কারণ।
হয়ত হইব সর্ব্ব মঙ্গল ভাজন ॥
পাল্ কি নির্ব্বিঘ্নে তব না পারে চরিতে।
সলোমবংশ্যের যদি রাখিয়ে রক্ষাতে ॥
সতর্কেতে থাকি যদি প্রহরে প্রহরে।
নিদ্রাতে তোমার ধন লয় কি তস্করে ॥
নর কহে তুমি বট হিতপ্রদায়ক।
এ কর্ম্মের পুরস্কার করা আবশ্যক ॥
ধনেতে বিশ্বাসী যেমন তোমাদিগে পাই।
মনুষ্যের মধ্যে প্রায় এতদ্রূপ নাই ॥

That, taken in a public view,
The first distinction is your due.
Such merits all reward transcend;
Be then my comrade and my friend.

Addressing now the Fly: From you
What public service can accrue?
From me! (the fluttering insect said)
I thought you knew me better bred.
Sir, I'm a gentleman. Is't fit
That I to industry submit?
Let mean mechanics, to be fed,
By business earn ignoble bread.
Lost in excess of daily joys,
No thought, no care, my life annoys;
At noon (the lady's matin hour),
I sip the tea's delicious flower.
On cates luxuriously I dine,
And drink the fragrance of the vine.
Studious of elegance and ease,
Myself alone I seek to please.

The man his pert conceit derides,
And thus the useless coxcomb chides.

Hence, from that peach, that downy seat;
No idle fool deserves to eat.
Could you have snapp'd the blushing rind,
And on that pulp ambrosial din'd,

উহা হৈলে সামান্যকর্ম্মেতে প্রয়োজিত।
তাহা হৈলে অগ্রে উহা তোমারে অর্পিত॥
যে সকলগুণ তব হয় বহুমূল্য।
অতএব তুমি হও অতিবন্ধু তুল্য॥

পরে তার প্রতি এক মক্ষিকা কহিল।

তোমা হৈতে সাধারণহিত কিবা বল॥
চপলমক্ষিকা বলে বরং আমা হৈতে।
পালিত আছহে তুমি উত্তমরূপেতে॥
আমি এক ভদ্রলোক শুন মহাশয়।
আমার কি পরিশ্রম উপযুক্ত হয়॥
ক্ষুদ্রশিল্পকর হয় উত্তম পোষিত।
পরিশ্রমকর্ম্মে হউক্ কুবংশ পালিত॥
প্রতিদিবসীয়সুখে তাহারা বঞ্চিত।
আমি কভু নাহি ভাবি না হই চিন্তিত॥
বিবির নিকটে প্রাতে সন্ধ্যার সময়।
উত্তমসৌগন্ধি চার রস চোষ্য হয়॥
মার্জ্জার আহারকালে আহার আমার।
সুগন্ধি দ্রাক্ষার রস পান করি আর॥
উত্তমসন্ধানে আর সুখের চিন্তায়।
ইহাতে কেবল মম সুখে কাল যায়॥

ঐ নর বক্তৃতায় বিদ্রূপ করিল।
ঐ স্বেচ্ছাচারী শুনে একপ কহিল॥

এতাবতা সুকোমলপীচফলে বসি।
ভোজনে অক্ষম হয় যে কোন অলসী॥
নবীনবল্কলরস আপনি কি খাও।
তুমি কি সুগন্ধ ভোজক্ষম শস্য হও॥

ROYAL ASIATIC SOCIETY LIBRARY OF THE BOMBAY BRANCH

Had not some hand with skill and toil,
To raise the tree, prepar'd the soil?
Consider, sot, what would ensue,
Were all such worthless things as you.
You'd soon be forced (by hunger stung)
To make your dirty meals on dung;
On which such despicable need,
Unpitied, is reduced to feed.
Besides, vain selfish insect, learn,
(If you can right and wrong discern,)
That he who, with industrious zeal,
Contributes to the public weal,
By adding to the common good,
His own hath rightly understood.
So saying, with a sudden blow,
He laid the noxious vagrant low;
Crush'd in his luxury and pride,
The spunger on the public dy'd.

কায় ক্লেশ কর ক্লেশ বিনা কি কখন।
ক্ষেত্র পারিপাট্য হয় বৃক্ষের রোপণ ॥
বিবেচনা কর মত্ত কি ঘটে সেখানে।
অকৃতী তোমার মত আছয়ে যে স্থানে ॥
যখন আপনি তুমি হও ক্ষুধাতুর।
অমেধ্য আহার কত করহ প্রচুর ॥
ঐ ঘৃণ্যবস্তু তব হয় আরাধিত।
কি দুঃখে কদর্য্যভক্ষে হও তচ্ছীকৃত ॥
ওহে মিথ্যাগর্ব্বিকীট ইহা তুমি জান।
তথ্যাতথ্য বিবেচনা নাহি কর কেন ॥
পরিশ্রমে উৎসাহী হইয়া যেই জন।
লোকের মঙ্গলকারী সদা যিনি হন ॥
মনুষ্যের মঙ্গলে পরে বিশ্বাসী হয়।
তখন আপন বস্তু যথার্থ দর্শায় ॥
ইহাই কহিয়া তারে করে মুষ্টাঘাত।
ঐ হিংসক অপকারী নিম্নেতে পতিত ॥
অতি অহঙ্কারে কীট হইয়া দর্পিত।
পঞ্চত্ব পাইল পদে হইয়া দলিত ॥

Fable IX.

The Jackal, Leopard, and other Beasts.

To a Modern Politician.

I grant corruption sways mankind
That int'rest too perverts the mind;
That bribes have blinded common sense,
Foil'd reason, truth, and eloquence:

নবম ইতিহাস।

শৃগাল ও নাকেশ্বরী ব্যাঘ্র এবং অন্যান্য পশুগণ।

নব্য রাজনীতিজ্ঞ প্রতি।

দুষ্টতা নরেরে যখন করে আক্রমণ।
হয় তাহারকর মন কুপথে গমন ॥
উৎকোচ গ্রহণ লোভ বুদ্ধি তার হরে।
সদ্বক্তৃতা সত্য ধর্ম্ম পরাজয় করে ॥

I grant you too, our present crimes
Can equal those of former times.
Against plain facts shall I engage,
To vindicate our righteous age?
I know, that in a modern fist,
Bribes in full energy subsist.
Since then these arguments prevail,
And itching palms are still so frail,
Hence politicians you suggest,
Should drive the nail that goes the best;
That it shews parts and penetration,
To ply men with the right temptation.
To this I humbly must dissent;
Premising no reflection meant.
Does justice or the client's sense
Teach lawyers either side's defence?
The fee gives eloquence its spirit;
That only is the client's merit.
Does art, wit, wisdom, or address,
Obtain the prostitute's caress,
The guinea (as in other trades,)
From ev'ry hand alike persuades.
Man, Scripture says, is prone to evil,
But does that vindicate the devil?
Besides, the more mankind are prone,
The less the devil's parts are shewn.
Corruption's not of modern date;
It hath been try'd in ev'ry state:

আমাদের বর্ত্তমান দোষসমুদয়।
পূর্ব্বরীতি সহিত কি তুল্য করাযায়॥
নিযুক্ত হৈব কি আমি সত্য ব্যভিচারে।
ধর্ম্মেতে যে কালে রক্ষা হয় করিবারে॥
অধুনা উৎকোচসব হস্ত রোধ করে।
সকলের কর প্রতি পূর্ণশক্তি ধরে॥
তদবধি বলাভাব হইল সবল।
সুখকগুণযুক্ত হস্তই দুর্ব্বল॥
বিবেচনা করে বুঝ রাজমন্ত্রীগণ।
প্রবেশ করায় লৌহশলাকা যেমন॥
নানা উপকারসব দেখায় তাহাতে।
নরেরে লওয়ায় সেই যথার্থলোভেতে॥
প্রণতিপূর্ব্বক আমি ইথে অসম্মত।
কোনরূপে ইহা নাহি হয় অভিপ্রেত॥
বিচারক কি বাদি প্রতিবাদির আশয়।
কোন পক্ষে প্রত্যুত্তর শিক্ষা কি করায়॥
বক্তৃতাশক্তিতে দেয় তাহারে বেতন।
উহাই সুদ্ধ হয় নিবেদকের গুণ॥
চাতরি ও বিদ্যা আবেদনপত্রিকায়।
বেশ্যার যথার্থ আদর কিবা পায়॥
মুদ্রা যেইরূপ অন্য অন্য ব্যবসায়।
মনুষ্যকে তুল্যরূপে যেরূপ জানায়॥
ধর্ম্মপুস্তকেতে লিখে দুষ্ট যে মানব।
মনুষ্য বলিয়া গণ্য হৈবে কি সেসব॥
তদিতর মনুষ্য অধিকবাঞ্ছা ধরে।
ভূতগুণ অতি অল্প নয়নগোচরে॥
দুষ্টতা অধুনা নহে সকলকালেতে।
পরীক্ষিত ইহা হয় প্রত্যেক রাজ্যেতে॥

Great knaves of old their power have fenc'd,
By places, pensions, bribes dispens'd;
By these they glory'd in success,
And impudently dar'd oppress:
By these despotic'ly they sway'd,
And slaves extoll'd the hand that paid:
Nor parts, nor genius were employ'd,
By these alone were realms destroy'd.
Now see these wretches in disgrace
Stripp'd of their treasures, pow'r, and place;
View 'em abandon'd and forlorn,
Expos'd to just reproach and scorn.
What now is all your pride, your boast?
Where are your slaves, your flatt'ring host?
What tongues now feed you with applause?
Where are the champions of your cause?
Now ev'n that very fawning train
Which shar'd the gleanings of your gain,
Press foremost who shall first accuse
Your selfish jobs, your paltry views,
Your narrow schemes, your breach of trust,
And want of talents to be just.
What fools were these amidst their pow'r?
How thoughtless of their adverse hour!

পূর্ব্বের ধূর্ত্তেরা নিজশক্তি প্রকাশিত।
বার্ষিক উৎকোচে তারা হইত বিস্মৃত ॥
পুরুষানুক্রমে তারা মান্য ছিল ইথে।
মূর্খবৎ সাহসী হইত ক্লেশ দিতে ॥
ইহাতে হইয়া শাস্তা প্রভুত্ব করিত।
তাহার ভৃত্যেরা ইথে ধন্যবাদ দিত ॥
গুণ বিদ্যা নাহি ছিল সকলিকুবংশ।
কুকর্ম্ম করিয়া শুদ্ধ করে রাজ্য ধ্বংশ ॥
দেখ এবে ঐ দুষ্ট কৃত অপমান।
হৃত হইল তাহাদের ধন শক্তি স্থান ॥
অধুনা তাহারা দেখ স্বহায় বিহীন।
সকল নিকটে তারা হেয় হাস্যাধীন ॥
পূর্ব্বং গর্ব্ব তব কোথায় এখন।
কোথায় স্তাবক আর কোথা দাসগণ ॥
নিন্দিতকর্ম্মেতে আর কে করিবে স্তব।
কোথায় রহিল তব সেই যোদ্ধাসব ॥
সতত করিত স্তব যেই স্তাবকেরা।
কোথায় রহিল তব লাভে অংশী যারা ॥
এ কুকর্ম্মে প্রথমে যে করয়ে দমন।
নিন্দিত্ব সে নহে তব গর্ব্ব বিনাশন ॥
তার তব ক্ষুদ্রাশয়ে করে প্রশংসন।
জ্ঞান শূন্য পরে বলি করয়ে বর্ণন ॥
ক্ষিপ্তবৎ ক্ষমতায় করয়ে বর্ণনা।
নাহিক তাহার কালাকাল বিবেচনা ॥

What friends were made? A hireling herd,
For temporary votes preferr'd.
Was it, these sycophants to get,
Your bounty swell'd a nation's debt?
You're bit. For these, like Swiss, attend:
No longer pay, no longer friend.

দলবদ্ধ হৈয়া তারা কি বন্ধুত্ব করে।
ঐহিক উত্তম হয় সে সব গোচরে॥
স্তাবক পালনে তুমি হইয়া কি ব্যস্ত।
দান শৌণ্ডতায় তুমি হও ঋণগ্রস্ত॥
সুইস্ সদৃশ এবা অনুগত হয়।
মিত্রতা না থাকে যখন ধন নাহিপায়॥

The Lion is (beyond dispute)
Allow'd the most majestic brute;
His valour and his gen'rous mind
Prove him superior of his kind,
Yet to jackals (as 'tis averr'd)
Some Lions have their pow'r transferr'd;
As if the parts of pimps and spies
To govern forests could suffice.

পশুজাতি মধ্যে এক মৃগেন্দ্র আছিল।
অবিরোধে রাজ্য সেই স্বীকার করিল॥
সদন্তঃকরণ দ্বারা শক্তিতে তাহায়।
পশু মধ্যে যাহারে উত্তম বলাযায়॥
কিন্তু কোন শিবা প্রতি ইহা প্রকাশয়।
সিংহ হৈতে তার শক্তি করে বিনিময়॥
যদ্যপি যোটক আর চরের দ্বারায়।
কানন শাসন করা উপযুক্ত হয়॥

Once, studious of his private good,
A proud Jackal oppress'd the wood;
To cram his own insatiate jaws,
Invaded property and laws.
The forest groans with discontent,
Fresh wrongs the gen'ral hate foment.
The spreading murmurs reach'd his ear;
His secret hours were vex'd with fear.

এক শিবা আপন মঙ্গলাকাঙ্ক্ষী হৈয়া।
ভ্রমণ করয়ে বন্য উত্ত্যক্ত করিয়া॥
আপনার সুখ সেই করিতে পূরণ।
ধন আর বিধি প্রতি করে আক্রমণ॥
তাহে বনে অতৃপ্তের নিনাদ উঠিল।
গুরুতর ভ্রমে সবে বিবাদ করিল॥
ঐ মহাকলহ সে শ্রবণে শুনিল।
তাহা শুনে সুখে তার বিরতি হইল॥

Night after night he weighs the case,
And feels the terrors of disgrace.
By friends (says he) I'll guard my seat,
By those malicious tongues defeat:

যামিনীতে নিদ্রা নাহি উহা ভাবে সদা।
কি জানি কি অপমান কেবা করে কদা॥
সে কহে মিত্রের দ্বারা স্বকার্য্য সাধিব।
তার দুষ্টরসনায় পরাস্ত করিব॥

I'll strengthen pow'r by new allies,
And all my clam'rous foes despise.
To make the gen'rous beasts his friends,
He cringes, fawns, and condescends;
But those repuls'd his abject court,
And scorn'd oppression to support.
Friends must be had. He can't subsist.
Bribes shall new proselytes enlist.
But these nought weigh'd in honest paws;
For bribes confess'd a wicked cause:
Yet think not ev'ry paw withstands
What had prevail'd in human hands.
A tempting turnip's silver skin
Drew a base hog through thick and thin;
Bought with a stag's delicious haunch,
The mercenary wolf was staunch.
The convert fox grew warm and hearty,
A pullet gain'd him to the party;
The golden pippin in his fist,
A chatt'ring monkey join'd the list.
But soon expos'd to public hate,
The fav'rite's fall redress'd the state.
The Leopard, vindicating right,
Had brought his secret frauds to light,

নূতনমিত্রতা দ্বারা বল বৃদ্ধি করি।
বিবাদিশত্রু সব হয় ঘৃণাকারী॥
সদাশয় পশুগণে স্বহায়াভিলাসে।
উপাসনা করে আর ভব্যতা প্রকাশে॥
তার রাজসভাকে যে পরিহার করে।
শুদ্ধ উপদ্রব বলি সহিষ্ণু তাহারে॥
তাহাতে সে মিত্রগণে অবশ্য পাইবে।
উৎকোচ নূতনজনে নিযুক্ত করিবে॥
সাধহস্তে এ সকল নহে বিবেচিত।
যেহেতু উৎকোচ হয় কুকর্ম্ম স্বীকৃত॥
ধৃতিশক্তি আছে বুঝ সকলহস্তেতে।
অধিকন্তু প্রবলতা মনুষ্য করেতে॥
এক লোভপ্রদ সালগ্রমের আভায়।
কানন হইতে এক শূকরে আনায়॥
মৃগমাংস দিয়া সেই শূকরে কিনিল।
ঐ আমিষরি খা তাহে বদ্ধ হৈল॥
এক উল্‌কামুখী তাহে অতিব্যগ্র ছিল।
কুক্কুটর মাংসে তারে দলেতে আনিল॥
স্বর্ণ ন্যায় আতাফল তার হস্তে ধৃত।
বিরোধিবানর এক তাহে একত্রিত॥
পরিহাসযোগ্য হয় পরে সেই জন।
ঐ প্রিয় অপদস্থে রাজ্যের বর্দ্ধন॥
ঐ ব্যাঘ্র নিজস্বত্ব করিয়া রক্ষণ।
তার গুপ্তভেদ সব প্রকাশে তখন॥

As rats, before the mansion falls, গৃহ পাত পূর্ব্বে যথা মূষিক পলায়।
Desert late hospitable walls, পূর্ব্বের উত্তমালয় প্রাচীরের প্রায়॥
In shoals the servile creatures run, মহাগর্ত্ত মধ্যে তারা যায় পলায়নে।
To bow before the rising sun. সমুদিত দিবাকরে প্রণাম করণে॥
The hog with warmth express'd his zeal, ঐ কোল হৈয়া অতি উগ্রতা পুরঃসরে।
And was for hanging those that steal; বধিতে করিল আজ্ঞা তাবত তস্করে॥
But hop'd, though low, the public hoard আশয় করিল কিন্তু করয়ে সঞ্চয়।
Might half a turnip still afford. সালগ্রাম ফলার্দ্ধ প্রস্তুত ক্ষম হয়॥
Since saving measures were profess'd, বলবৎ হৈল যখন রক্ষার উপায়।
A lamb's head was the wolf's request. মেষশির উল্‌কামুখির আহার আশয়॥
The fox submitted, if to touch স্পর্শ করিবারে সে সম্মত হৈল তবে।
A gosling would be deem'd too much. এক হংসবৎস তখন বহুমূল্য হৈবে॥
The monkey thought his grin and chatter, মুখ ব্যাদানেতে কপি রুষান্বিত হৈল।
Might ask a nut, or some such matter. করে ধরে হেন ফল প্রার্থনা করিল॥
Ye hirelings, hence, (the Leopard cries;) নাকেশ্বরীব্যাঘ্র কহে শুন দাসগণ।
Your venal conscience I despise. তোর মানসিক ইচ্ছা ঘৃণিত এখন॥
He who the public good intends, সাংসারিক উপকারে যাহার বাসনা।
By bribes need never purchase friends. উৎকোচে মিত্রতা তারা কখন করেনা॥
Who acts this just, this open part, এই নিয়মানুসারে কর্ম্ম করে যারা।
Is propp'd by ev'ry honest heart. অবশ্য আশ্রয় পায় সাধুলোকদ্বারা॥
Corruption now too late hath show'd অবিলম্বে ভ্রষ্টতা হইবে দরশন।
That bribes are always ill-bestow'd; সর্ব্বদা নিন্দিত হয় উৎকোচের ধন॥
By you your bubbled master's taught, দাস দ্বারা শিক্ষা হয় মৃদু যেই প্রভু।
Time-serving tools, not friends, are bought. কাল সহকারে ইহা বন্ধু নহে কভু॥

FABLE X.

The Degenerate Bees.

To the Rev. Dr. Swift, Dean of St. Patrick's.

Though courts the practice disallow,
A friend at all times I'll avow.
In politics I know 'tis wrong:
A friendship may be kept too long;
And that they call the prudent part,
Is to wear int'rest next the heart:
At the times take a different face,
Old friendships should to new give place
I know too you have many foes;
That owning you is sharing those:
That ev'ry knave in ev'ry station,
Of high and low denomination,
For what you speak, and what you write,
Dread you at once, and bear you spite.
Such freedoms in your works are shown,
They can't enjoy what's not their own;
All dunces too in church and state
In frothy nonsense shew their hate;
With all the petty scribbling crew,
(And those pert sots are not a few,)

দশম ইতিহাস।

অপগামী মধুমক্ষিকাগণ।

সেণ্ট পাট্রিক ধর্ম্মশালার পাদরী ডাক্তর সুইফ্‌ট সাহেব প্রতি।

সভায় অগ্রাহ্য যদি এই অনুষ্ঠান।
মিত্রতা সর্ব্বদা তবু করি মান্য জ্ঞান॥
রাজকীয় কর্ম্মে যদি ইহা মিথ্যা হয়।
তত্রাপি মিত্রতাধর্ম্ম বহুকাল রয়॥
তাহারা যে সৎকর্ম্ম অভিলাষী হয়।
সে কেবল অন্যমন পক্ষপাতাশয়॥
উপযুক্তকালে যেই নানামত কয়।
তাহে গাঢ়মিত্রতার নব প্রকাশয়॥
বহুশত্রু আছে তব আমি তাহা জানি।
স্বীকৃত হৈলে পরে অংশী হয় আপনি॥
যে সকল ধূর্ত্তলোক প্রতি অবস্থায়।
অর্থাৎ কি দুর্দ্দশায় কিবা সুসময়॥
যাহা তুমি কহ কিম্বা করহ লিখন।
তাহে ভীত করে আর শত্রুতাচরণ॥
তব গ্রন্থে দেখিয়াছি বহুস্বাধীনতা।
তাহা ভোগ হয় তার নাহি পারকতা॥
মূঢ়জন গীর্জ্জা আর রাজ্য সহবাসে।
নিরর্থক মূঢ়তায় তুচ্ছতা প্রকাশে॥
ক্ষুদ্র মসিজীবিগণ আছয়ে কতেক।
এরূপ প্রমত্ত আছে গণিতে অনেক॥

'Gainst you and Pope their envy spurt;
The booksellers alone are hurt.
Good gods! by what a powerful race,
(For blockheads may have pow'r and place,)
Are scandals rais'd and libels writ,
To prove your honesty and wit!
Think with yourself: those worthy men,
You know have suffer'd by your pen.
From them you've nothing but your due.
From thence, 'tis plain your frinds are few.
Except myself, I know of none,
Besides the wise and good alone.
To set the case in fairer light,
My fable shall the rest recite;
Which (tho' unlike our present state)
I for the moral's sake relate.
A Bee of cunning, not of parts,
Luxurious, negligent of arts,
Rapacious, arrogant, and vain,
Greedy of pow'r, but more of gain,
Corruption sow'd throughout the hive:
By petty rogues the great ones thrive.
As pow'r and wealth his views supply'd,
'Twas seen in overbearing pride.

তব আর পোপদের বিরুদ্ধ হিংসায়।
পুস্তকবিক্রয়ীগণ শুদ্ধ দুঃখ পায়॥
হে ঈশ্বর মূর্খগণ কি দুর্দ্দান্ত দ্বারা।
শক্তি আর কর্ম্ম স্থান যে পায় তাহারা॥
নিন্দালিপি লিখে তব বিদ্বেষকজন।
ভদ্রতা ও জ্ঞান তব নিশ্চয় কারণ॥
বুঝ তুমি আর উহাদিগে হও জ্ঞাত।
তোমার লিখনে যাহা হয় তিরস্কৃত॥
তাহা হৈতে কিছু নহে তথাপি শোধন।
তদবধি মিত্র তব অল্প বিজ্ঞাপন॥
আমা বিনা আর কোনজনে নাহিজানি।
ভদ্রলোক ব্যতিরেক আর কোন জ্ঞানী॥
এই গ্রন্থচয় মম যথার্থ হইবে।
অবশিষ্ট ইতিহাস প্রকাশ করিবে॥
যদ্যপি এক্ষণে কহা নহে যুক্তমত।
নীতিকথা জন্য তবু হইল কথিত॥
অতি ধূর্ত্ত এক মধুমক্ষিকা আছিল।
সুবেশী অত্যন্ত আর অবিদ্য কেবল॥
সতৃষ সদর্প আর ছিল অকর্ম্মণ্য।
বলবান ছিল যুদ্ধ আহারের জন্য॥
লাভ হেতু দুষ্টতা করিত মৌচাকে।
ক্ষুদ্র ২ চৌর্য্যেতে উন্নত হয় লোকে॥
ধনে ও শক্তিতে তার পূর্ণদশা হইল।
ইহা গর্ব্ব অত্যাচারে প্রকাশ পাইল॥

With him loud impudence had merit;
The bee of conscience wanted spirit;
And those who followed honour's rules,
Were laugh'd to scorn for squeamish fools;
Wealth claim'd distinction, favour, grace,
And poverty alone was base.
He treated industry with slight,
Unless he found his profit by't.
Rights, laws, and liberties gave way,
To bring his selfish schemes in play.
The swarm forgot the common toil,
To share the gleanings of his spoil.
While vulgar souls, of narrow parts,
Waste life in low mechanic arts,
Let us (says he) to genius born,
The drug'ry of our fathers scorn.
The wasp and drone, you must agree,
Live with more elegance than we.
Like gentlemen they sport and play:
No bus'ness interrupts the day:
Their hours to luxury they give,
And nobly on their neighbours live.
A stubborn Bee, among the swarm,
With honest indignation warm,
Thus from his cell with zeal reply'd.
I slight thy frowns and hate thy pride.

মূঢ়তায় গুণ রূপে ছিল প্রকাশিত।
বিবেকী মক্ষিকা হয় সাহস প্রার্থিত॥
মান নিয়মানুগামী হইবে যাহারা।
নিন্দুকের পরিহাসে নিন্দিবে তাহারা॥
ধনেতেই মান্য আর অনুগ্রহ পায়।
অধম কেবল হয় দৈন্যতা দশায়॥
পণ্ডশ্রমে হেয় বোধ সতত করিত।
যাবৎ সে কর্ম্মে নিজলাভ না দেখিত॥
স্বত্ব বিধি স্বাধীনতা হয় ত্যাগকৃত।
গর্ব্বের নিয়মসর্ব্ব করে উপস্থিত॥
যতেক মক্ষিকাগণ ত্যক্ত পরিশ্রমে।
তার নষ্টতায় অংশী হয় ক্রমে ক্রমে॥
তুচ্ছলোক কাল হরে হৈয়া ক্ষুদ্রাশয়।
অতি হেয় শিল্পকর্ম্ম তাহাতে কি হয়॥
জ্ঞান চর্চ্চা করি সবে ইহা সেই কহে।
যেহেতু পৈতৃকধর্ম্ম নীচকর্ম্ম নহে॥
বরটা মক্ষিকা এই উভয়ে জানিবে।
আমাদের অপেক্ষা সুখী অবশ্য মানিবে॥
ভদ্রলোক মত তারা সতত আচরে।
কোন কার্য্যে সুখদিন বিনষ্ট না করে॥
সময় ক্ষেপণ তারা সুখেতে করিত।
প্রতিবাসিগণ মধ্যে প্রাধান্যে থাকিত॥
তাহে এক মক্ষিকা প্রমত্ত হৈয়া অতি।
রাগত হইল সব মক্ষিকার প্রতি॥
স্বস্থান হইতে ব্যগ্রে উত্তর সে করে।
তোর ভয় ওচ্ছ করি ঘৃণা অহঙ্কারে॥

The laws our native rights protect,
Offending thee I those respect.
Shall luxury corrupt the hive,
And none against the torrent strive ?
Exert the honour of your race ;
He builds his rise on your disgrace.
'Tis industry our state maintains ;
'Twas honest toils and honest gains
That rais'd our sires to pow'r and fame.
Be virtuous ; save yourselves from shame.
Know, that in selfish ends pursuing,
You scramble for the public ruin.
He spoke ; and from his cell dismiss'd,
Was insolently scoff'd and hiss'd.
With him a friend or two resign'd,
Disdaining the degen'rate kind.
These drones (says he) these insects vile,
(I treat them in their proper style,)
May for a time oppress the state,
They own our virtue by their hate ;
By that our merits they reveal,
And recommend our public zeal ;
Disgrac'd by this corrupted crew,
We're honour'd by the virtuous few.

নিয়মানুসারে নিজ রক্ষা হয় স্বত্ব।
তোমার নিগ্রহে করি তাহার মহত্ব ॥
সুখ অভিলাসে কিবা মৌচাক নাশিবে।
কেহ কি শত্রুতা করে যত্ন না করিবে ॥
সচেষ্টিত হও স্বীয় সম্মান বর্দ্ধনে।
যেহেতু উন্নতি তার তব অপমানে ॥
রাজ্য রক্ষা হয় তার হেতু পরিশ্রম।
পরিশ্রমে যেই লাভ সেই সে উত্তম ॥
ইথে যশস্বান মম পূর্ব্ব ২ জন।
ধর্ম্মশীল হও কর লজ্জা নিবারণ ॥
ইহাতে শ্লাঘিষ্ট হও শুনহ বচন।
বলের প্রকাশ কর হিতের কারণ ॥
ইহাই শুনিয়া সেই হয় স্থানান্তর।
উপহাস আর অপমান পুরঃসর ॥
তার এক বন্ধু যায় সংসর্গ ত্যজিয়া।
দুরাচারিগণে সেই তাচ্ছিল্য করিয়া ॥
সে কহে অলসিকীট অতিদুরাচার।
তার উপযুক্ত আমি করি ব্যবহার ॥
রাজ্যকে নাশিতে পারে জন্য কিছুকাল।
দ্বেষদ্বারা ধর্ম্মকে তাহারা তুচ্ছ কৈল ॥
উহাহৈতে আমাদের গুণ ব্যক্ত হয়।
আর জনপ্রিয় রূপ গুণ প্রকাশয় ॥
ভ্রষ্ট নিকটেতে হই আমরা অমান্য।
অল্প ধর্ম্মাচারে হই জনগণ গণ্য ॥

Fable XI.

The Pack-Horse and the Carrier.

To a Young Nobleman.

Begin, my Lord, in early youth,
To suffer, nay, encourage truth:
And blame me not for disrespect,
If I the flatt'rer's style reject;
With that, by menial tongue supplyed,
You're daily cocker'd up in pride.
The tree's distinguish'd by the fruit,
Be virtue then your first pursuit;
Set your great ancestors in view,
Like them deserve the title too;
Like them ignoble actions scorn;
Let virtue prove you greatly born.
Though with less plate their sideboard shone,
Their conscience always was their own;
They ne'er at levees meanly fawn'd,
Nor was their honour yearly pawn'd;
Their hands, by no corruption stain'd,
The ministerial bribe disdain'd:
They serv'd the crown with loyal zeal;
Yet, jealous of the public weal,
They stood the bulwark of our laws,
And wore at heart their country's cause;

একাদশ ইতিহাস।

ভারবাহকঅশ্ব এবং তাহার বাহন।

কোন যুবপ্রধানলোক প্রতি।

যবাকালে ওহে প্রভু ধৈর্য্যারম্ভ কর।
অধিকন্তু হও সত্যধর্ম্মেতে তৎপর॥
আমারে দুর্গামী তুমি না কর কদাপি।
স্তাবকের ভাব করি তাচ্ছিল্য যদ্যপি॥
পূর্ণ হয় যাহে তব নিন্দতরসনা।
গর্ব্বে মগ্ন হৈয়া তুমি না জান আপনা॥
সফল হইলে বৃক্ষ হয় সুশোভিত।
অতএব ধর্ম্ম চেষ্টা কর প্রথমতঃ॥
পূর্ব্বপুরুষের রীতি কর আলোচন।
হও তুমি তদুপাধি প্রাপ্তির ভাজন॥
পূর্ব্ব পুরুষের মত ত্যজ নীচক্রিয়া।
থাকহ ধর্ম্মেতে বংশ প্রদীপ্ত করিয়া॥
যদি তাঁহাদের মেজ ছিল অশোভিত।
তথাপি সর্ব্বদা তারা ছিল জ্ঞানযুত॥
নীচকপে সভায় তাহারা নহে গণ্য।
বৎসরে২ তারা নাছিল অমান্য॥
তাহাদের হস্ত কোন দোষে নহে দোষী।
উৎকোচ গ্রহণে তারা না ছিল সন্তোষী॥
কৃতজ্ঞ উৎসাহে ছিল রাজার সেবক।
সামান্য হিতের হেতু তথাপি হিংসক॥
আদি নিয়ামক সেই পূর্ব্বং জন।
রাজকার্য্যে তাঁহাদের ছিল সদা মন॥

By neither place or pension bought,
They spoke and voted as they thought.

ভূম্যাদির দ্বারা কভু বদ্ধ না হইত।
কর্ত্তব্যাকর্ত্তব্য তাহা যথার্থ কহিত॥

Thus did your sires adorn their eat;
And such alone are truly great.

শোভিত করিয়াছিল সিংহাসন ইথে।
এই নীতি যথার্থ জানিবা বিধিমতে॥

If you the paths of learning slight,
You're but a dunce in stronger light;
In foremost rank the coward plac'd,
Is more conspicuously disgrac'd.

বিদ্যার পদ্ধতি তুমি যদি কর হেয়।
মূর্খরূপে তবে তুমি হৈবে নিন্দনীয়॥
ভীরুগণ প্রধানমর্য্যাদা প্রাপ্ত হৈবে।
তাহাতে প্রকাশ্যরূপে অপমান পাবে॥

If you to serve a paltry end,
To knavish jobs can condescend;
To pay you the contempt that's due,
In that you have precedence too.

যদি তুমি ক্ষুদ্রাশয়ে নিবিষ্ট হইবে।
তাহাতে ধূর্ত্তেরা কর্ম্মে স্বীকার করিবে॥
তোমারে যথার্থ তুচ্ছ যখন করিবে।
তুমিও তাহাতে অগ্রে গণনীয় হৈবে॥

Whence had you this illustrious name?
From virtue and unblemish'd fame.
By birth the name alone descends:
Your honour on yourself depends:

মহত মহিম জন কোথা হৈতে পায়।
তাহা লাভ হয় শুদ্ধ ধর্ম্ম নৈষ্ঠতায়॥
বংশের মহিমা শুদ্ধ কীর্ত্তি স্থিরতর।
তোমার সম্ভ্রম কিন্তু তোমাতে নির্ভর॥

Think not your coronet can hide
Assuming ignorance and pride.
Learning by study must be won,
'Twas ne'er entail'd from son to son.
Superior worth your rank requires:
For that mankind reveres your sires;
If you degen'rate from your race,
Their merits heighten your disgace.

মন্ত্রীরা রাখিতে চাহে তোমারে গোপনে।
তাহা তুমি নাহি বুঝ মূঢ়তাভিমানে॥
বিদ্যারে করয়ে জয় তদনুশীলনে।
বংশগুণে তাহা নাহি হয় উপার্জ্জনে॥
মর্য্যাদার প্রতি গুণ প্রধান কারণ।
তাহে নিন্দনীয় তব পূর্ব্বের জন॥
বংশ মধ্যে কর যদি কুপথ গমন।
তার গুণে হৈবে তব কলঙ্ক বর্দ্ধন॥

A Carrier, ev'ry night and morn,
Would see his horses eat their corn:

কোন এক জনের আছিল এক অশ্ব।
প্রতিদিন আহার করিত তার শস্য॥

This sunk the hostler's vails, 'tis true;
But then his horses had their due.
Were we so cautious in all cases,
Small gain would rise from greater places.

The manger now had all its measure;
He hear'd the grinding teeth with pleasure;
When all at once confusion rung,
They snorted, jostled, bit, and flung.
A pack-horse turn'd his head aside,
Foaming, his eye-balls swell'd with pride.

Good gods! (says he,) how hard's my lot!
Is then my high descent forgot?
Reduc'd to drudg'ry and disgrace,
(A life unworthy of my race,)
Must I too bear the vile attacks
Of ragged scrubs, and vulgar hacks?
See scurvy Roan, that brute ill-bred,
Dares from the manger thrust my head!

Shall I, who boast a noble line,
On offals of these creatures dine?
Kick'd by old Ball! so mean a foe!
My honour suffers by the blow.
Newmarket speaks my grandsire's fame,
All jockeys still revere his name:

নানারূপে ছিল শস্য বিনষ্টকারক।
তথাপি সে ছিল কিন্তু উত্তম বাহক॥
সেইরূপ কর্ম্ম যদি পারি করিবারে।
রাজকর্ম্মকারকেরা অল্পলাভ করে॥

তাহার আহারপাত্র খাদ্য পূর্ণ ছিল।
হর্ষে সে চর্ব্বণশব্দ শ্রবণ করিল॥
যখন কলহসব উত্থাপিত হয়।
গণ হন্ত করে আর উচ্চশব্দে কয়॥
তার বাহী অশ্ব এক ফিরাইয়া শির।
ক্লিন্নমুখ আর গর্ব্বে চক্ষু করে স্থির॥

সে কহে ঈশ্বর একি হইল দুর্দ্দশা।
ভুলিল কি মম পূর্ব্বপুরুষ প্রশংসা॥
নীচকর্ম্মে মানগ্লানি তুচ্ছ অতিশয়।
ঈদৃশ অবস্থা মম উপযুক্ত নয়॥
নিন্দিত আক্রম সহ্য করিব কি আমি।
নীচ বৈতনিক রব আর নীচ গামী॥
দেখ ঐ নীচজন্তু হইয়া সাহসী।
ভক্ষপাত্র হৈতে করে আমারে নিরাশী॥

উত্তমবংশের গর্ব্ব করে কোন্ জন।
আমি কি করিব পশু উচ্ছিষ্ট ভক্ষন॥
পদাঘাত কৃত হৈয়া প্রাচীন দ্বারায়।
ক্ষুদ্র শত্রু পদাঘাতে মান হানি হয়॥
পূর্ব্বেপুরুষের যশঃ বর্ণয়ে বাজারে।
ইদানী সে নামে অশ্বারোহী মান্য করে॥

There yearly are his triumphs told,
There all his massy plates inroll'd.
Whene'er led forth upon the plain,
You saw him with a liv'ry train;
Returning too with laurels crown'd,
You heard the drums and trumpets sound.
Let it then, Sir, be understood,
Respect's my due; for I have blood.
Vain-glorious fool! (the Carrier cry'd,
Respect was never paid to pride.
Know, 'twas thy giddy wilful heart
Reduced thee to this slavish part.
Did not thy headstrong youth disdain
To learn the conduct of the rein?
Thus coxcombs, blind to real merit,
In vicious frolics fancy spirit.
What is't to me by whom begot?
Thou restive, pert, conceited sot.
Your sires I rev'rence; 'tis their due:
But, worthless fool, what's that to you?
Ask all the Carriers on the road,
They'll say thy keeping's ill bestow'd.
Then vaunt no more thy noble race,
That neither mends thy strength or pace.

প্রত্যহ তথায় তার জয়ের কথন।
স্বর্ণপাত্র তথা সব করয়ে বেষ্টন॥
যখন নিঃসৃত ছিল পরিসরস্থানে।
তখন সুসজ্জা কত দেখেছ নয়নে॥
জয়পত্র সহ যখন পুনরাগমন।
জয়চক্কা ভেরী ধ্বনি করেছ শ্রবণ॥
কিন্তু তবে ইহা তুমি হও অনভূত।
যেহেতু আমিহ সেই সদ্বংশ প্রসূত॥
বাহন হইয়া মিছা গর্ব্ববাক্য কয়।
মর্য্যাদার হেতু কভু অহঙ্কার নয়॥
জ্ঞাত হও ইহা তব লুব্ধমানসেতে।
ন্যূন করিয়াছে তব দাসত্ব কর্ম্মেতে॥
ঘৃণা নাহি হয় তব যৌবনের ধর্ম্মে।
নিযুক্ত তোমারে করে লাগামের কর্ম্মে॥
সুবেশী যথার্থ হয় অন্ধ এইমত।
নিরর্থক বহুব্যয়ে হইয়া বাঞ্ছিত॥
তাহাতে আমার কভু হয় কি মূঢ়তা।
অবাধ্যতা চঞ্চলতা অধিক গর্ব্বতা॥
পূর্ব্বপুরুষেরা তোর মান্য উপযুক্ত।
তাহে কি হয় তোর হে অকর্ম্মণ্য ক্ষিপ্ত॥
জিজ্ঞাসা করহ যত আছয়ে বাহন।
তোমার আশ্রয় মন্দ কহে সর্ব্বজন॥
পূর্ব্বপুরুষের গুণে মত্ত অহঙ্কারে।
সেগুণে তোমার দোষ সুধরাতে পারে॥

What profits me thy boast of blood?
An ass hath more intrinsic good.
By outward show let's not be cheated;
An ass should like an ass be treated.

কি হৈবে শুনিয়া তব কুলের নিয়ম।
তোমা হইতে গর্দ্দভ হয় যে উত্তম॥
আমরা না ভুলি কদা বাহ্য আড়ম্বরে।
গর্দ্দভ যে হৈবে রবে গর্দ্দভ আচারে॥

Fable XII.

Pan and Fortune.

To a young Heir.

Soon as your father's death was known,
(As if the estate had been their own,)
The gamesters outwardly express'd
The decent joy within your breast.
So lavish in your praise they grew,
As spoke their certain hopes in you.
One counts your income of the year,
How much in ready money clear;
No house, says he, is more complete;
The garden's elegant and great.
How fine the park around it lies!
The timber's of a noble size!
Then count his jewels and his plate.
Besides, 'tis no entail'd estate.
If cash run low, his lands in fee
Are, or for sale, or mortgage free.
Thus they, before you threw the main,
Seem to anticipate their agin.
Would you, when thieves were known abroad,
Bring forth your treasures in the road?

দ্বাদশ ইতিহাস।

পান্ নামক ব্যক্তি এবং ধন।

কোন যুবা উত্তরাধিকারী প্রতি।

পরলোক গত পিতা হইবা মাত্রত।
জ্ঞান কর যেন ধন হৈল হস্তগত॥
দ্যূতক্রীড়ক আসি অনুগত হয়।
তাহাতে আহ্লাদ মনে হয় অতিশয়॥
অপব্যয়ী এসে কত স্তুতায় অনর্থ।
এইরূপ কহে যেন সকলি যথার্থ॥
বার্ষিক আয়ের তব অঙ্ক রাখা যায়।
পরিষ্কার হয় তাহা কতেক মুদ্রায়।
সে কহে এরূপ পর্ণগৃহ আছে কার।
উত্তম উদ্যান আর বৃহৎ বিস্তার॥
কি উত্তম উপবন চত্তরস্থ তার।
অগণ্য বিটপী যাহে অতি মনোহর॥
মণি মুক্তা তৈজসাদি করয়ে গণনা।
উত্তরাধিকারী যোগ্য নহে ইহা বিনা॥
ভূমি উপস্বত্ব যদি অতি অল্প হয়।
ঋণে মুক্ত হৈবে তবে করিয়া বিক্রয়॥
এরূপে তাহারা তার সর্ব্বনাশ করে।
বুঝায় এরূপ তাহা প্রাপ্তি হৈবে পরে॥
তস্কর যখন ইহা বিদিত হইবে।
নজ ধন তখন কি পথেতে আনিবে॥

Would not the fool abet the stealth,
Who rashly thus expos'd his wealth?
Yet this you do, whene'er you play
Among the gentlemen of prey.
Could fools to keep their own contrive,
On what, on whom could gamesters thrive?
Is it in charity you game,
To save your worthy gang from shame?
Unless you furnish'd daily bread,
Which way could idleness be fed?
Could these professors of deceit,
Within the law no longer cheat,
They must run bolder risks for prey,
And strip the trav'ller on the way.
Thus in your annual rents they share,
And 'scape the noose from year to year.
Consider, ere you make the bet,
That sum might cross your taylor's debt:
When you the pilf'ring rattle shake,
Is not your honour too at stake?
Must you not by mean lies invade
To-morrow's duns from ev'ry trade?
By promises so often paid,
Is yet your taylor's bill defray'd?
Must you not pitifully fawn,
To have your butcher's writ withdrawn?

ক্ষিপ্তেরা কি তস্করের সাহার্য্য না করে।
যে নির্ব্বোধ গুপ্তধন প্রকাশে বাহিরে॥
তথাপি খেলার কালে করিহ সেরূপ।
শীকারি জনেরা যেন না হয় বিরূপ॥
আপন উপায়ে ক্ষিপ্ত যদি ক্ষান্ত হৈবে।
দ্যূতক্রীড়ক উন্মত্ত হৈবে কিসে তবে॥
কি দাতৃত্ব গুণে তুমি করহ ক্রীড়ন।
স্বজনদিগের কর লজ্জা নিবারণ॥
প্রতিদিবসীয় খাদ্য যদি নাহি দিবে।
কি রূপে পালিত হৈবে দীর্ঘসূত্রী তবে॥
চত্তর বিষয় কর্ম্মকারক যে জনা।
বিধিমত চলে কিনা করে প্রতারণা॥
উপায় নিমিত্ত তারা উঠে শঙ্কা পরে।
পথে পথিকের প্রতি আক্রমণ করে॥
এরূপ তোমার ধনে অংশী তারা আছে।
হনন হইতে তারা বর্ষে ২ বাঁচে॥
পূর্ব্বে বুঝ অভিপ্রায় পণ করিবার।
এ অর্থ অনর্থ হয় ঋণেতে শিল্পির॥
চৌর্য্যকলহ যখন কর আন্দোলন।
মান গ্লানি না হয় কি তোমার তখন॥
তুমি কি আক্রান্ত নহ সহ প্রবঞ্চনা।
বাণিজ্য বিষয়ে অতিপ্রৌঢ়ি কি কর না॥
স্তূপাকার ধন নানাবার পাইয়াছ।
তথাপিহ শিল্পি ঋণে মুক্ত কি হৈয়াছ॥
তুমি কি করনা ইচ্ছা দয়ালু রূপেতে।
তব যাতকের লিপি বিফল করিতে॥

This must be done. In debts of play
Your honour suffers no delay :
And not this year's and next year's rent
The sons of rapine can content.
Look round. The wrecks of play behold !
Estates dismember'd, mortgag'd, sold!
Their owners, not to jails confin'd,
Shew equal poverty of mind.
Some, who the spoil of knaves were made,
Too late attempt to learn their trade.
Some, for the folly of one hour,
Become the dirty tools of pow'r,
And, with the mercenary list,
Upon court-charity subsist.
You'll find at last this maxim true,
Fools are the game which knaves pursue.
The forest (a whole cent'ry's shade.)
Must be one wasteful ruin made.
No mercy's shewn to age or kind,
The general massacre is sign'd.
The park too shares the dreadful fate,
For duns grow louder at the gate ;
Stern clowns, obedient to the 'Squire,
(What will not barb'rous hands for hire ?)

ক্রীড়াঙ্গণে ইহা তব অবশ্য হইবে।
অবিলম্বে তব মান নিশ্চয় নাশিবে ॥
বর্ত্তমান বর্ষ কর আগত যে হয়।
উপদ্রবরূপ পুত্র তৃপ্ত অতিশয় ॥
খেলায় বিনাশ দেখ হৈল সর্ব্বকাল।
স্থাবরাধমন হয় বিক্রয় সকল ॥
কারাবদ্ধ না হইতে ঐ কর্ত্তাগণ।
দৈন্যতা মনের তুল্য প্রকাশে তখন ॥
চাতুরিতে অপহৃত হৈয়া কোনজন।
স্বীয় ব্যবসায়ে হয় উদ্যোগী তখন ॥
কেহ ২ মুহূর্ত্তের মূঢ়তা কারণ।
শক্তিরূপ মন্দ অস্ত্র হয় যে তখন ॥
অধিকন্তু ভৃত্যগণ লিপি সহকারে।
নৃপের দানেতে নিজকালক্ষয় করে ॥
বোধ হয় শেষে এই মূলবাক্যচয়।
ক্ষিপ্তের শীকার্য্য ধূর্ত্ত ধাবমানী হয় ॥
মহারণ্য চিরকাল ধ্বান্ত না থাকিবে।
মরুভূমি অবশ্যই উর্ব্বরা হইবে ॥
ঈশ্বরের কৃপা নহে বয়োজাতি নিষ্ঠ।
সামান্য বিনাশ কালে আছয়ে নির্দ্দিষ্ট ॥
উপবন পারিপাট্য হইবে সংহার।
উত্তমর্ণ দ্বারে যখন করিবে চীৎকার ॥
মূঢ়কৃষীগণ প্রভু বশীভূত হয়।
কর জন্য নির্দ্দয়ীরা কি দুঃখ না দেয় ॥

With brawny arms repeat the stroke:---
Fall'n are the elm and rev'rend oak.
Through the long wood loud axes sound,
And echo groans with ev'ry wound.
To see the desolation spread,
Pan drops a tear, and hangs his head;
His bosom now with fury burns:
Beneath his hoof the dice he spurns.
Cards too, in peevish passion torn,
The sport of whirling winds are borne.
To snails invet'rate hate I bear,
Who spoil the verdure of the year;
The caterpillar I detest,
The blooming spring's voracious pest;
The locust too, whose rav'nous band
Spreads sudden famine o'er the land.
But what are these? The dice's throw
At once hath laid a forest low.
The cards are dealt, the bet is made,
And the wide park hath lost its shade.
Thus is my kingdom's pride'defac'd,
And all its ancient glories waste.
All this (he cries) is Fortune's doing:
'Tis thus she meditates my ruin.
By Fortune, that false fickle jude,
More havoc in one hour is made,

সবলহস্তেতে করে চুপেট আঘাত।
শিঙ্কুর এলম্ বৃক্ষ হয় তাহে পাত॥
মহারণ্য হৈতে সেই আঘাতের ধ্বনি।
প্রত্যেকের প্রতিধ্বনি উঠয়ে তখনি॥
দেখে এইরূপ অতিনির্দ্দয় আঘাত।
পান্ নামে কোন জন করে অশ্রুপাত॥
তাঁহার হৃদয় রাগে প্রদগ্ধ হইয়া।
অক্ষক্রীড়া দ্রব্য যত পড়ে ছড়াইয়া॥
ক্রোধে তাস্ গুলা পরে চিরিয়া ফেলিল।
ঘূর্ণনীয়বাত বৎ কল্লোল হইল॥
সস্যকের দ্বেষ্টা আমি হই অতিশয়।
যাহারা বার্ষিক নবপত্র নাশী হয়॥
কৃমি কীট গণে আমি সদা করি দোষী।
নবপল্লবের যারা বুভুক্ষু বিনাশী॥
অধিকন্তু পতঙ্গ নিন্দিল পরে তাহায়।
অকস্মাৎ অবনিতে দুর্ভিক্ষ ঘটায়॥
অক্ষক্রীড়া ন্যায় যত এই সমুদয়।
এককালে অরণ্যসমস্ত নষ্ট হয়॥
ক্রীড়াকালে এইসবদ্রব্য রাখে পণ।
ছায়ার সহিত নষ্ট হয় উপবন॥
এইরূপ আমার রাজ্যের গর্ব্ব খর্ব্ব।
মান্য আদি গেল যত ছিল পূর্ব্ব ২॥
সে কহিল অদৃষ্টের খেলা মম এই।
আমার বিনাশ চিন্তা সদা করে সেই॥
দুরদৃষ্ট দ্বারা ঐ মিথ্যা চপলতা।
ক্ষণমাত্রে নাশ করে হয় বিগুণতা॥

Than all the hungry insect race,
Combin'd, can in an age deface.
Fortune, by chance, who near him past,
O'erheard the vile aspersion cast.
Why Pan, (says she,) what's all this rant?
'Tis ev'ry country-bubble's cant.
Am I the patroness of vice?
Is't I who cog or palm the dice?
Did I the shuffling art reveal,
To mark the cards, or range the deal?
In all th' employments men pursue,
I mind the least what gamesters do.
There may, (if computation's just,)
One now and then my conduct trust:
I blame the fool, for what can I,
When ninety-nine my pow'r defy?
These trust alone their fingers' ends,
And not one stake on me depends;
Whene'er the gaming board is set,
Two classes of mankind are met:
But if we count the greedy race,
The knaves fill up the greater space.
'Tis a gross error, held in schools,
That Fortune always favours fools.
In play it never bears dispute;
That doctrine these fell'd oaks confute.

ক্ষুধিতপতঙ্গ কীট এসব হইতে।
ঝটিতি বিনাশ করে আপন ভাগ্যেতে॥
দৈবে তার ভাগ্য যায় সেই স্থান দিয়া।
স্থকিত হইল স্বীয় ভৎর্সনা শুনিয়া॥
ভাগ্য কহে ওহে পান্ কি হেতু অনৈক্য।
সর্ব্বদেশে শুনি এই কাল্পনিক বাক্য॥
দুষ্কর্ম্মের দোষ যত দিতেছ আমারি।
অক্ষ প্রসারণ বদ্ধ আমিই কি করি॥
আমার কর্তৃত্ব কিবা চাতুরি বিদ্যাতে।
তার পৃষ্ঠে চিহ্ন কিবা খেলা করাইতে॥
তাবৎ কর্ম্মেতে চেষ্টা পায় নরগণে।
দ্যূতক্রীড়া আমি অতি হেয় করি মনে॥
ইয়ত্তা থাকিলে ইহা সম্ভব হইত।
কভু কেহ মম কর্ম্মে বিশ্বাস করিত॥
দোষী করি ক্ষিপ্তকে কি পারি করিবারে।
ঊনশত জন মম শক্তি নিন্দা করে॥
অঙ্গুলির অগ্রভাগে বরঞ্চ বিশ্বাসে।
নির্ভর না রাখে কেহ আমার আশ্বাসে॥
যখন ক্রীড়ার স্থানে প্রস্তুত সে সব।
তখন দর্শিত হয় দ্বিবিধ মানব॥
কিন্তু যদি লুব্ধগণে আমি গণ্য করি।
ধূর্ত্তগণে সেইক্ষণে জগত বিস্তারি॥
ইহা অতিশয়ভ্রম হয় বিদ্যাগারে।
যে ভাগ্য সর্ব্বদা ক্ষিপ্তজনে দয়া করে॥
খেলাতে বিবাদ নাহি মম এই কথা।
ছিন্নশির শিঙ্গুরেতে জানিবে সর্ব্বথা॥

Then why to me such rancour shew?
'Tis Folly, Pan, that is thy foe.
By me his late estate he won,
But he by Folly was undone.

কি হেতু আমারে কর দোষের আখ্যান।
দুর্ভাগ্য তোমার শত্রু বুঝ নাহে পান্॥
আমা হৈতে যত পূর্ব্বধন পাইয়াছ।
স্বীয় মূঢ়তায় সব নষ্ট করিয়াছ॥

Fable XIII.

Plutus, Cupid, and Time.

Of all the burdens man must bear,
Time seems most galling and severe:
Beneath this grievous load oppress'd,
We daily meet some friend distress'd.
What can one do? I rose at nine.
'Tis full six hours before we dine.
Six hours! no earthly thing to do!
Wou'd I had doz'd in bed till two!
A pamphlet is before him spread,
And almost half a page is read:
Tir'd with the study of the day,
The flutt'ring sheets are toss'd away.
He opes his snuff-box, hums an air,
Then yawns, and stretches in his chair.
Not twenty by the minute hand!
Good gods! says he, my watch must stand;
How muddling 'tis on books to pore!
I thought I'd read an hour or more.
The morning, of all hours, I hate,
One can t contrive to rise too late.

ত্রয়োদশ ইতিহাস।

কুবের ও কামদেব এবং সময়।

মনুষ্য জাতির সহ্য হয় সব ভার।
সময়কে জ্ঞান করে রিপুর আকার॥
এই দুঃখ ভারাক্রান্ত হৈয়া দুঃখী জন।
এরূপ দুঃখিত দেখি বহু বন্ধুগণ॥
গাত্রোত্থান করি নয় ঘটিকা সময়।
পূর্ণ ছয় ঘটিকা ভোজনে ব্যয় হয়॥
সাংসারিক কর্ম্ম নাহি হয় তদন্তরে।
সার্দ্ধযামদ্বয় থাকি শয়ন আগারে॥
ক্ষুদ্রপুস্তক এক খানি থাকিলে শয্যাতে।
অর্দ্ধেক পত্রার্থ তার পাঠ না হইতে॥
সমস্তদিবস পাঠে যেই শ্রম হয়।
অবোধপূর্ব্বক পত্র করে বিনিময়॥
নস্যাধার পরে খোলে গুণ২ করে।
জৃম্ভন তখন করে শয্যার উপরে॥
বিংশতি পলের মধ্যে সেই জন কয়।
এক্ষণে হে ঈশ্বর ঘটিকা স্থির হয়॥
এ কি কদর্য্যকর্ম্ম গ্রন্থে মনো নিবেশ।
ইচ্ছা ছিল একদণ্ডে পাঠ করি শেষ॥
সকল সময় প্রাতঃকালে তুচ্ছ হয়।
এতেক বিলম্বে উঠে কার শক্তি নয়॥

To make the minutes faster run,
Then too his tiresome self to shun,
To the next coffee-house he speeds,
Takes up the news, some scraps he reads.

পল অনুপল গতি করিলে সত্বরে।
অলসে অধিক শ্রমে আরো ঘৃণা করে॥
ত্বরা করে যায় কাওয়া খাইবার ঘরে।
সম্বাদপত্রিকা পাঠ করে তার পরে॥

Saunt'ring, from chair to chair he trails;
Now drinks his tea, now bites his nails.

ভ্রমিয়া চৌকিতে গিয়া বসে তার পরে।
চা পান করি নখে দন্তাঘাত করে॥

He spies a partner of his woe;
By chat afflictions lighter grow;
Each other's grievances they share,
And thus their dreadful hours compare.

আপন দুঃখের অংশী পরে তত্ত্ব লয়।
কথোপকথনে কিছু দুঃখ হ্রাস হয়॥
চিন্তাকে বণ্টন তারা করে পরস্পরে।
এইরূপ ভয়ানককালে তুল্য করে॥

Says Thom, Since all men must confess,
That Time lies heavy more or less;
Why should it be so hard to get
Till two a party at piquet?
Play might relieve the lagging morn:
By cards long wintry nights are borne;
Does not quadrille amuse the fair,
Night after night, throughout the year?
Vapours and spleen forgot, at play
They cheat uncounted hours away.

টাম * কহে সবে ইহা স্বীকার করিবে।
কাল অতিভার কিম্বা লঘু বোধ হৈবে॥
তাহা লাভে কি হেতু এরূপ কষ্ট হয়।
তাস খেলা দুই ঘটিকায় হয় ক্ষয়॥
সন্ধ্যায় আরম্ভ সান্ধ প্রাতঃকালে নয়।
শীত রাত্র হৈলে তবু নাহি শেষ রয়॥
খেলায় সন্তুষ্টা নাহি থাকে কি বনিতা।
প্রতি নিশি বার মাসে না হয় বিরতা॥
আধি ব্যাধি খেলায় বিস্মৃত সব হয়।
নাশ করে তার কত অগণ্যসময়॥

My case, says Will, then must be hard.
By want of skill from play debarr'd.

ইচ্ছা কহে মমাবস্থা কঠিন হইবে।
জ্ঞানাভাবে খেলা হৈতে রহিত করিবে॥

* কোন জনের নাম।

Courtiers kill Time by various ways ;
Dependance wears out half their days.
How happy these, whose time ne'er stands!
Attendance take it off their hands.
Were it not for this cursed shower,
The park had whiled away an hour.
At court, without or place or view,
I daily lose an hour or two.
It fully answers my design,
When I have pick'd up friends to dine.
The tavern makes our burden light;
Wine puts our Time and care to flight.
At six (hard case!) they call to pay.
Where can one go? I hate the play.
From six till ten! Unless I sleep,
One cannot spend the hours so cheap.
The comedy's no sooner done,
But some assembly is begun ;
Loit'ring from room to room I stray;
Converse, but nothing hear or say :
Quite tir'd from fair to fair I roam.
So soon; I dread the thoughts of home.
From thence, to quicken slow-pac'd night :
Again my tavern friends invite :

বৃথাকাল ক্ষয় করে রাজমন্ত্রী গণ।
অর্দ্ধেকসময় করে দাসত্বে ক্ষেপণ॥
সুখী সেই বৃথাকাল ক্ষয় যার নয়।
অশেষ কার্য্যের সুখে হয় কাল ক্ষয়॥
বৃথাকাল ক্ষয় যদি নিন্দনীয় নয়।
মৃগয়াতে একদণ্ড করিতাম ব্যয়॥
বাহিরে বা কোন স্থানে অথবা সভায়।
প্রতিদিন দুইদণ্ড করি কাল ক্ষয়॥
ইহাতে প্রকৃষ্টে হয় প্রকাশ আশয়।
বন্ধু বাঞ্ছা করি আমি আহার সময়॥
পানশালায় আমাদের ভার লঘু হয়।
মদ্যপানে সাবধানে হয় কাল ক্ষয়॥
দুঃখাবস্থা গণি ছয় দণ্ডের সময়।
হেয় করি খেলায় কে যাইবে কোথায়॥
দশটা পর্য্যন্ত নিদ্রা নাহি নিদ্রাগারে।
হেলায় কেহ না ব্যর্থ কাল ক্ষয় করে॥
না হইতে কৌতুক কাব্যের সমাপন।
কতগুলি একত্রেতে হইল মিলন॥
বিলম্ব করিয়া ভূমি প্রত্যেক ভবন।
কিছুই না শুনি কেহ না কহে বচন॥
শ্রান্ত হৈয়া বিপণিতে করিয়ে ভ্রমণ।
গৃহের চিন্তায় ভীত হই সেইক্ষণ॥
শীঘ্র কাটাইতে ধীর গামিনী যামিনী।
ভেটেরার মিত্রে করি আমন্ত্রণ অমনি॥

Here too our early mornings pass,
Till drowsy sleep retards the glass.
Thus they their wretched life bemoan,
And make each other's case their own.
Consider friends, no hour rolls on,
But something of your grief is gone.
Were you to schemes of bus'ness bred,
Did you the paths of learning tread,
Your hours, your days, would fly too fast;
You'd then regret the minute pass'd.
Time's fugitive and light as wind!
'Tis indolence that clogs your mind!
That load from off your spirits shake;
You'll own and grieve for your mistake.
Awhile your thoughtless spleen suspend,
Then read, and (if you can) attend.
As Plutus, to divert his care,
Walk'd forth one morn to take air,
Cupid o'ertook his strutting pace:
Each star'd upon the stranger's face,
Till recollection set 'em right:
For each knew t'other but by sight.
After some complimental talk,
Time met'em, bow'd, and join'd their walk.

তথায় হইল মম প্রাতঃকাল গত।
নিদ্রাবেশে মদ্যপান হয় বাধাকৃত ॥
এই মত স্ব২ দুঃখে সবে ক্ষেদ করে।
নিজ নিজাবস্থা ঐক্য ভাবিল অন্তরে ॥
বিবেচনা কর মিত্র কত কাল গেল।
কথোপকথনে কিছু শোক শান্তি হৈল ॥
বিষম কর্ম্মেতে পটু হৈতে যদি তুমি।
তবেত হইতে তুমি শাস্ত্রপথ গামী ॥
তখন সময় দিবা সত্বর যাইত।
এক ক্ষণ ব্যর্থ গেলে হইতে দুঃখিত ॥
বায়ুবৎ কাল লঘু স্থির নাহি রয়।
আলস্যের দ্বারা মন জড়রূপ হয় ॥
আত্মাকে চঞ্চল উহা করে যে সময়।
মনভ্রান্তি গ্রাহ্য করি শোকযুক্ত হয় ॥
মূঢ়তার রাগে হও ক্ষণকাল ক্ষান্ত।
পাঠে মনোযোগ কর হইয়া অভ্রান্ত ॥
চিন্তাদুঃখ দূর হেতু কুবের যখন।
বায়ু সেবনার্থ কভু করিছে ভ্রমণ ॥
ধীরগামী কামদেবে দেখে দ্রুত গতি।
বিস্ময় হইল সব উদাসীন প্রতি ॥
যাবৎ স্মরণ নহে যথার্থ কারণ।
পরস্পর জানি দৃষ্টি দ্বারা অন্য জন ॥
সময় নিকটে গিয়া শিষ্টালাপ করে।
সময় প্রণাম করি ভ্রমে পরস্পরে ॥

Their chat on various subjects ran,
But most, what each had done for man.
Plutus assumes a haughty air,
Just like our purse-proud fellows here.
Let kings, (says he,) let cobblers tell,
Whose gifts among mankind excel.
Consider courts: what draws their train?
Think you 'tis loyalty or gain?
That statesman hath the strongest hold,
Whose tool of politics is gold.
By that, in former reigns, 'tis said,
The knave in power hath senates led.
By that alone he sway'd debates,
Enrich'd himself and beggar'd states.
Forego your boast. You must conclude,
That's most esteem'd that's most pursu'd.
Think too, in what a woeful plight
That wretch must live whose pocket's light.
Are not his hours by want depress'd?
Penurious care corrodes his breast.
Without respect, or love, or friends,
His solitary day descends.
You might, says Cupid, doubt my parts,
My knowledge too in human hearts,

তাঁহারা কহেন নানা কথোপকথন।
বিশেষে কহেন যাহা নরে নিয়োজন॥
ইহা শুনি কুবের রুষান্বিতাতিশয়।
ধনিজন রাগী হৈলে যেইরূপ হয়॥
চর্ম্মকারে বলুন্ রাজা কাম ইহা কয়।
যাঁর দান মানবগণেতে শ্রেষ্ঠ হয়॥
কি লাভ করয়ে তারা বুঝ সভাস্থেরা।
প্রভুভক্ততার গুণ লাভ করে তারা॥
রাজসভাস্থের মধ্যে যেই কৃতী জন।
রাজ্য শাসনের অস্ত্ররূপ যে কাঞ্চন॥
পূর্ব্ব ২ জন হৈতে ইহা শ্রুত আছে।
ধূর্ত্তেরা প্রভুত্ব করে ভূপতির কাছে॥
কেবল শঠতা দ্বারা সে হয় প্রধান।
তাহাতেই অতিশীঘ্র হয় ধনবান॥
গর্ব্বিত দেখিয়া তারে দুঃখীলোকে কয়।
মান্যতা যাহাতে তাহা চেষ্টাযুক্তি হয়॥
আরো বুঝ যাহা হয় দুঃখের সময়।
তাহে ঐ হতভাগা ধনে সুখী রয়॥
ধন হৈলে অভাব ভাবনা কি না ভাবে।
কৃপণের ধন হৈলে চিন্তা যায় কবে॥
মান্য অথবা প্রেম ক্রিয়া মিত্রতায়।
কিছু তেই তাহার সময় ক্ষয় নয়॥
মম কর্ম্মে সন্দেহ কি কামদেব কয়।
মম জ্ঞানও মনুষ্যের হৃদয়েতে রয়॥

Should I the pow'r of gold dispute,
Which great examples might confute;
I know, when nothing else prevails,
Persuasive money seldom fa'ls;
That beauty, too, (like other wares,)
Its price, as well as conscience, bears.

হিরণ্যের মর্য্যাদায় করি কি শংসয়।
উৎকৃষ্ট দৃষ্টান্তে যাহা পরিহরণীয়॥
আমি জানি কিছুতে না মান্যতা প্রকাশে।
প্ররোচক মুদ্রা কদা অপ্রত্তল নাশে॥
রূপক অত্যন্ত হয় নয়ন গোচরে।
অন্যান্য দ্রব্যের মত মূল্য ধর্ম্ম ধরে॥

Then marriage (as of late profess'd)
Is but a money job at best.
Consent, compliance, may be sold:
But love's beyond the price of gold.
Smugglers there are, who by retail,
Expose what they call love, to sale;
Such bargains are an arrant cheat:
You purchase flatt'ry and deceit.

অনেক বিলম্ব পরে হয় পরিণয়।
উত্তম বাণিজ্য হৈলে ইহা সিদ্ধ হয়॥
স্বীকার বাধ্যতা দুই বিক্রয়ের তুল্য।
প্রণয় পদার্থ হয় স্বর্ণাধিক মূল্য॥
পণগ্রাহী আছে যারা পণ ব্যবহারে।
প্রণয় বিক্রয় হয় ইহা ব্যক্ত করে॥
পণের গ্রাহক হয় অতিদোষাকর।
তাহে তুমি সুত প্রবঞ্চনা ক্রয় কর॥

Those who true love have ever try'd,
(The common cares of life supply'd,)
No wants endure, no wishes make,
But ev'ry real joy partake.
All comfort on themselves depends;
They want nor power, nor wealth, nor friends.

প্রেম সত্য চির যার আছে পরীক্ষিত।
তাহার সামান্য চিন্তা হয় নিয়োজিত॥
অভাব নাথাকে কোন বাঞ্ছা নাহি করে।
কালক্ষেপ হয় তার সুখ পুরঃসরে॥
সমস্ত স্বচ্ছন্দ তাহে থাকে বিদ্যমানে।
প্রার্থিত নাহয় তারা শক্তি মিত্র ধনে॥

Love then hath ev'ry bliss in store;
'Tis friendship, and 'tis something more.
Each other ev'ry wish they give,
Not to know love, is not to live.

প্রণয় পদার্থ তবে হয় সুখাকর।
মিত্রতা ইহাতে বহু কিবা অতঃপর॥
বাঞ্ছিত প্রদান তারা করে পরস্পরে।
যাবজ্জীবন অন্যে প্রেম নাহি করে॥

Or love, or money, (Time reply'd,)
Were men the question to decide,

কাল কহে প্রীতি অর্থ এ দুই বিষয়।
মনুষ্য হইতে যদি প্রভেদিত হয়॥

Would bear the prize; on both intent,
My boon's neglected or mispent.
'Tis I who measure vital space,
And deal out years to human race.
Though little priz'd, and seldom sought;
Without me love and gold are nought;
How does the miser time employ?
Did I e'er see him life enjoy?
By me forsook, the hoards he won,
Are scatter'd by his lavish son.
By me all useful arts are gain'd:
Wealth, learning, wisdom, is attain'd.
Who then would think, (since such wy pow'r,)
That e'er I knew an idle hour?
So subtle and so swift I fly,
Love's not more fugitive than I.
Who hath not heard coquettes complain
Of days, months, years, mispent in vain.
For time misus'd they pine and waste,
And love's sweet pleasures never taste.
Those who direct their time aright,
If love or wealth their hopes excite,
In each pursuit fit hours employ'd,
And both by Time have been enjoy'd.
How heedless then are mortals grown!
How little is their int'rest known!

লাভাকাঙ্ক্ষী পরস্পর হইবেক তবে।
মম বর বিস্মৃত বা অপব্যয়ী হৈবে॥
পরিমাণ করি আমি জীবের সময়।
নরের বার্ষিক অংশ আমা হৈতে হয়॥
যদি অল্পমূল্য হয় তবু তত্ত্ব করে কে।
কিছুই না হয় ধন আমা ব্যতিরেকে॥
কৃপণ সময় ক্ষয় করে কি প্রকারে।
কখন কি দেখি সুখ ভোগ নাহি করে॥
আমা হৈতে সঞ্চিত যে অর্থ নাশ হয়।
বহুব্যয়ী পুত্র তার করে ধন ক্ষয়॥
আমা হৈতে আবশ্যক বিদ্যা হয় বৃদ্ধি।
অধিকন্তু লাভ হয় ধন গুণ বুদ্ধি॥
একপ অনন্তশক্তি আমি যদি ধরি।
কে বুঝিবে নিষ্কর্ম্মেতে কালক্ষেপ করি॥
আমার একপ গতি শীঘ্র অতিশয়।
আমা হৈতে প্রেম কভু দ্রুতগামী নয়॥
রসিকের আবেদন ইহা কে না জানে।
দিন মাস বৎসর যে গেল অকারণে॥
বৃথাকাল ক্ষয়ে তারা শোক বিষাদিত।
প্রেম সুখাস্বাদ ভোগে কখন বিরত॥
যথার্থ সুখেতে করে সময় যাপন।
প্রেম ধন ভরসাকে করে উদ্দীপন॥
যে কর্ম্মে যে কাল উক্ত করয়ে নিয়োগ।
সুসময়ে উক্ত মত করে সুখ ভোগ॥
নশ্বরগণেরা নাহি থাকে সাবধানে।
বহুমূল্য সময়কে ক্ষুদ্রলাভ মানে॥

In ev'ry view they ought to mind me;
For when once lost they never find me.

তাহার উচিত করে আমারে স্মরণ।
যেহেতু করেনা কাল পুনরাগমন॥

He spoke. The gods no more contest,
And his superior gift confess'd;
That Time (when truly understood)
Is the most precious earthly good.

কাল ইহা কহিলে দেবতা ক্ষান্ত হয়।
তাহার শক্তিকে মান্য করে অতিশয়॥
সেই তথ্য সময়ে যে যথার্থতঃ জানে।
সাংসারিক কর্ম্মে বহুমূল্য করি মানে॥

Fable XIV.

The Owl, the Swan, the Cock, the Spider, the Ass, and the Farmer.

চতুর্দ্দশ ইতিহাস।

পেচক এ ধৃতরাষ্ট্র ও কুক্কুট ও মাকড়শা ও গর্দ্দভ এবং কৃষক।

To a Mother.

কোন মাতৃ প্রতি।

Conversing with your sprightly boys,
Your eyes have spoke the mother's joys.
With what delight I've heard you quote
Thair sayings in imperfect note!

সুবোধ তনয় সহ কথোপকথনে।
মাতৃবৎ হর্ষ বোধ তোমার নয়নে॥
যেইরূপ শুনিয়াছি স্নেহ কর সুতে।
সে কথা সম্পূর্ণরূপে না পারি বর্ণিতে॥

I grant, in body and in mind,
Nature appears profusely kind.
Trust not to that. Act you your part:
Imprint just morals on their heart;
Impartially their talents scan:
Just education forms the man.

শরীর মনেতে মম এই যে নিশ্চয়।
প্রকৃতিকে অপব্যয়ি মত বোধ হয়॥
বিশ্বাস কর না নাহি কহ স্নেহ বাক্য।
নীতি বিষয়ের কথা মনে কর ঐক্য॥
গুণের পরীক্ষা লও বিনা পক্ষপাতে।
বিদ্যাতেই গণ্য হয় মনুষ্যরূপেতে॥

Perhaps, (their genius yet unknown,)
Each lot of life's already thrown;
That this shall plead, the next shall fight,
The last assert the church's right.

বুঝি সেই এপর্য্যন্ত অজ্ঞাতবিষয়।
জীবনের পৃথক ২ ভাগ্য হয়॥
কেহ পূর্ব্বপক্ষ কেহ যুদ্ধ করে তত্ত্ব।
অবশেষে কেহ কহে গীর্জার সত্ত্ব॥

I censure not the fond intent:
But how precarious is th' event!
By talents misapply'd and cross'd,
Consider, all your sons are lost.
One day, (the tale's by Martial penn'd,)
A father thus address'd his friend :--
To train my boy, and call forth sense,
You know I've stuck at no expense!
I've tried him in the sev'ral arts,
(The lad no doubt hath latent parts,)
Yet trying all, he nothing knows;
But crab-like, rather backward goes.
Teach me yet what remains undone;
'Tis your advice shall fix my son.
Sir, says the friend, I've weigh'd the matter;
Excuse me, for I scorn to flatter:
Make him, (nor think his genius check'd,)
A herald or an architect.
Perhaps (as commonly 'tis known)
He heard th' advice, and took his own.
The boy wants wit; he's sent to school,
Where learning but improves the fool.
The college next must give him parts,
And cram him with the lib'ral arts.
Whether he blunders at the bar,
Or owes his infamy to war;

বৃথা আশা করে যে নিন্দাই করি তারে।
কিরূপে নির্ভর রাখে অস্থির ব্যাপারে॥
অনুচিত ব্যবহারে হইয়া বাধিত।
বুঝ তব পুত্র যবে হৈল পরাজিত॥
যোদ্ধার এক ইতিহাস শুন অতঃপরে।
একজন কহিতেছে আপন বন্ধুরে॥
আমার সুতেরে বুদ্ধি আর দেহ জ্ঞান।
বন্ধুতার কর্ম্ম কর বিরহে বেতন॥
নানা মতে তাহার লৈয়াছি পরিচয়।
ঐ বালকের বিদ্যা নাহি স্ফূর্ত্তি হয়॥
সকল সন্ধানে কিছু নাহি উদ্দীপন।
কর্কট সদৃশ করে পশ্চাতে গমন॥
তথাপি করাও শিক্ষা যাহা অবশেষ।
যেহেতু তোমার মত হইবে নিবেশ॥
বন্ধু কহে মহাশয় বুঝেছি আশয়।
ক্ষান্ত হও তব ইহা হইবার নয়॥
পরিচয় লও তবে না কর বারণ।
দৌত্যকর্ম্মে করিবে সে জীবন ধারণ॥
বুঝিবা সামান্যলোকে করে যেই কার্য্য।
সেই পরামর্শে তাহা করিয়াছে ধার্য্য॥
জ্ঞানাকাঙ্ক্ষী ঐ শিশু বিদ্যালয়ে যায়।
ক্ষিপ্তগণ বিদ্যা শিক্ষা করিত তথায়॥
প্রেষিত হইল পরে উচ্চবিদ্যালয়।
উত্তম বিদ্যায় পূর্ণ হইল তথায়॥
কিন্তু সে বিচার কালে বিভ্রম হইত।
অথবা যুদ্ধেতে সেই হইত নিন্দিত॥

Or if by licence or degree
The sexton shares the doctor's fee:
Or from the pulpit by the hour
He weekly floods of nonsense pour,
We find, (the intent of nature foil'd,)
A tailor or a butcher spoil'd.

Thus ministers have royal boons
Conferr'd on blockheads and buffoons:
In spite of nature, merit, wit,
Their friends for ev'ry post were fit.

But now let ev'ry muse confess
That merit finds its due success.
Th' examples of our days regard;
Where's virtue seen without reward;
Distinguish'd and in place you find,
Desert and worth of ev'ry kind;
Survey the rev'rend bench, and see,
Religion, learning, piety:
The patron, ere he recommends,
Sees his own image in his friend's.
Is honesty disgrac'd and poor?
What is't to us what was before?

We all of times corrupt have heard,
When paltry minions were preferr'd;
When all great offices, by dozens,
Were fill'd by brothers, sons, and cousins.

ক্রম আর অনুজ্ঞার লিপি সম্বলিতে।
ধর্ম্মালয়দাস লয় বৈদ্য বেতনেতে॥
সময় বিশেষে কিম্বা মঞ্চোপরি যেতে।
মূঢ়তায় পূর্ণ করে প্রতি সপ্তাহেতে॥
প্রকৃতির আমরা বুঝি হয় মন্দাশয়।
সূচক ঘাতক দুই কুকর্ম্মগামী হয়॥
নৃপ দানাকাঙ্ক্ষী হয় রাজমন্ত্রীগণ।
নটক মূঢ়ের প্রতি করায় প্রদান॥
প্রকৃতির গুণ আর জ্ঞানের দোষেতে।
তাসবার মিত্রগণ স্থানার্হ ভাবতে॥
কিন্তু পরস্পর চিন্তা করুন স্বীকার।
নিজগুনযোগ্য হয় ফল লাভ তার॥
আমাদের দিবার দৃষ্টান্ত পূজ্য হয়।
ফল লাভ ভিন্ন গুণ দর্শিত কোথায়॥
ভিন্ন ২ মতে তুমি পাইবে দেখিতে।
পাপ পুন্য ফলাফল ভদ্রতাব্যপেতে॥
বিচার আসন দেখ বিবেচনা কর।
ধর্ম্ম আর বিদ্যা আর যেরূপ আচার॥
ঐ প্রতিপালক তার জানিবার আগে।
স্বীয় মূর্ত্তি দেখে তার বন্ধু মধ্যভাগে॥
ভদ্রতার্পক হয় তিরস্কৃত যে কখন।
পূর্ব্বানুশোচনে লাভ হৈবে কি এক্ষণ॥

শুনিয়াছি সর্ব্বদা সময় গ্লানিকৃত।
ক্ষুদ্রপ্রিয়পাত্রগণ হয় মনোনীত॥
যখন কর্ম্মের স্থান দ্বাদশ জনেতে।
পূর্ণ ছিল ভাগিনেয় ভ্রাতা তনয়েতে॥

What matter ignorance and pride?
The man was happily ally'd.
Provided that his clerk was good,
What though he nothing understood?
In church and state, the sorry race
Grew more conspicuous fools in place.
Such heads, as then a treaty made,
Had bungled in the cobbler's trade.

Consider, patrons, that such elves
Expose your folly with themselves.
'Tis yours' as 'tis the parent's care,
To fix each genius in its sphere.
Your partial hand can wealth dispense,
But never give a blockhead sense.

An Owl of magisterial air,
Of solemn voice, of brow austere,
Assum'd the pride of human race,
And bore his wisdom in his face;
Not to depreciate learned eyes,
I've seen a pedant look as wise.

Within a barn, from noise retir'd,
He scorn'd the world, himself admir'd,
And, like an ancient sage, conceal'd
The follies public life reveal'd.

Philosophers of old, he read,
Their country's youth to science bred,

অহঙ্কার পদার্থ কি অথবা মূঢ়তা।
মনুষ্যের সখে সবে থাকয়ে মিলিতা॥
যদ্যপি তাহার কর্ম্মকারক উত্তম।
তথাপি সে বুঝে কি না এ হয় অধম॥
ধর্ম্মালয়ে আর রাজ্যে ঐ মন্দজাতি।
স্থানে২ স্লষ্ট দেখি ক্ষিপ্তের আকৃতি॥
এ রূপ আশয়ে সন্ধিপত্র করে ছিল।
তাহে চর্ম্মকার কর্ম্মে অপটু হইল॥

হে রক্ষক প্রেতগণে বুঝহ বিচারে।
তাহাদের সহ দোষ প্রকাশে তোমারে॥
তবসম পিতা মাতার যত্নে নির্দ্ধারিত।
পৃথক্ ২ কর্ম্ম আত্ম বুদ্ধিমত॥

বিতরণক্ষম তব পক্ষপাত কর।
মূর্খে জ্ঞান দানে কিন্তু হইবে কাতর॥

আছিল পেচক এক গাম্ভীর্য্যতা ভাবে।
ভ্রূকুটী করিয়া আর স্বীয় ধীররবে॥
মনুষ্য জাতির ন্যায় গর্ব্বিত হইল।
তার মুখে জ্ঞান চিহ্ন প্রকাশ করিল॥
জ্ঞানচক্ষু প্রশংসিয়া করিল দর্শন।
অল্পাবদ্যজন করে ধীরতাচরণ॥

কোলাহল গোলাঘর হইতে নির্গত।
আপন প্রশংসা করে নিন্দিয়া জগত॥
প্রাচীনপণ্ডিত প্রায় মূঢ়তা গোপন।
করিল উত্তমাবস্থা প্রকাশ তখন॥

গ্রন্থ পাঠ করে যেন প্রাচীনবিদ্বান।
সে দেশে যুবারা হয় অতিজ্ঞানবান॥

OF THE BOMBAY BRANCH ROYAL ASIATIC

Their manners form'd for ev'ry station,
সর্ব্বাবস্থা প্রচলিত তার সেই ধর্ম্ম।

And destin'd each his occupation.
প্রত্যেকে নির্দ্ধার্য্য করে আর তার কর্ম্ম।।

When Xenophon, by numbers brav'd,
নানা ব্যক্তি হৈতে জেনফন্ * বলী ছিল।

Retreated, and a people sav'd,
প্রস্থানে লোকের প্রাণ স্থাপন করিল।।

That laurel was not all his own!
কেবল তাহার নারাপত্রিকা না ছিল।

The plant by Socrates was sown;
সোক্রাত্ * হৈতে ঐ বৃক্ষ রোপিত আছিল।

To Aristotle's greater name
আর্ষ্টটিলের * সম নামের বিস্তারে।

The Macedonian ow'd his fame.
মেসিডোনিয়ার লোক ব্যখ্যা তার করে।।

Th' Athenian bird with pride replete,
ঐ এথিনের পক্ষি + পূর্ণ অহঙ্কারে।

Their talents equall'd in conceit;
তাহার সদৃশ সেই গুণে গর্ব্ব করে।।

And copying the Socratic rule,
সোক্রাতের রীতি নীতি করে অনুরূপ।

Set up for master of a School.
পাঠের শিক্ষক স্থির করিল তদ্রূপ।।

Dogmatic jargon learnt by heart,
সকলি নীচের বাক্য অভ্যাসিল বৃথা।

Trite sentences, hard terms of heart,
সাধারণপদসব আর দৃঢ় কথা।।

To vulgar ears seem'd so profound,
বাহুল্য বোধেতে নীচ করয়ে শ্রবণ।

They fancy'd learning in the sound.
বিদ্যাপদার্থকে করে শব্দমাত্র জ্ঞান।।

The school had fame: the crowded place
জনতায় বিদ্যাগার হইল বিখ্যাত।

With pupils swarm'd of ev'ry race.
নানা বংশ্য হৈতে সবশিষ্য উপস্থিত।।

With these the Swan's maternal care,
ঐ সঙ্গে ধৃতরাষ্ট্র পক্ষি সাবধানে।

Had sent her scarce-fledg'd cygnet heir;
প্রেরণ করিল নিজশাবক সে স্থানে।।

The Hen, (though fond and loth to part,)
তথাপি কুক্কুটী অতিদূর দেশ হৈতে।

Here lodg'd the darling of her heart,
প্রিয়শাবকেরে রক্ষা করে নিকটেতে।।

The Spider, of mechanic kind,
ঊর্ণনাভ শিল্পে অতিনিপুণ আছিল।

Aspir'd to science more refin'd:
উত্তমবিদ্যার জন্য চেষ্টিত হইল।।

The Ass learn'd metaphors and tropes,
উষ্ট্রান্তসকল শিক্ষা গর্দ্দভ করিল।

But most on music fix'd his hopes
অধিকন্তু বাদ্যবিদ্যা আকাঙ্ক্ষী হৈল।।

* বিজ্ঞের নাম। + অর্থাৎ পেচক।

The pupils now advanc'd in age,
Were call'd to tread life's busy stage;
And to the master 'twas submitted,
That each might to his part be fitted.
The Swan, (says he,) in arms shall shine:
The soldier's glorious toil be thine.
The Cock shall mighty wealth attain:
Go, seek it on the stormy main.
The court shall be the Spider's sphere:
Power, fortune, shall reward him there.
In music's art the Ass's fame
Shall emulate Corelli's name.
Each took the part that he advis'd,
And all were equally despis'd.
A Farmer, at his folly mov'd,
The dull preceptor thus reprov'd.
Blockhead, (says he,) by what you've done,
One would have thought 'em each your son:
For parents, to their offspring blind,
Consult nor parts nor turn of mind;
But ev'n in infancy decree
What this, what t'other son should be.
Had you with judgment weigh'd the case,
Their genius thus had fix'd their place:
The Swan had learn'd the sailer's art;
The Cock had play'd the soldier's part;

বয়ঃ প্রাপ্ত হৈয়া ছাত্র গুরুকে কহিল।
নিজ ২ জীবনের উপায় শিখিল ॥
উপাধ্যায় সম্মত হইয়া পরে বলে।
স্বয় কার্য্যে পারদর্শী হৈয়াছে সকলে ॥
গুরু কহে ধৃতরাষ্ট্র অস্ত্রযশ পাবে।
সৈন্যের কার্য্যেতে তুমি প্রশংসিত হৈবে ॥
কুক্কুট অনেকধন হইবে তোমার।
শীঘ্র তুমি জাও সকল্লোল পারাবার ॥
ঊর্ণনাভ রাজস্থানে প্রভুতা পাইবে।
শক্তি আর ভাগ্য তার সাহায্য করিবে ॥
বাদ্যবিদ্যায় অতিযশ গর্দ্দভ পাইবে।
কোরেলির নাম অতিস্পর্দ্ধিত হইবে ॥
পরামর্শমতে কর্ম্ম প্রত্যেকে করিল।
তাহাতেই তুল্যরূপে নিন্দিত হইল ॥
নিজদোষে এক কৃষী ক্রোধিত হইয়া।
উপাধ্যায়ে কহে কত ভৎসনা করিয়া ॥
সেই কহে কি করিলে ওরে দুরাশয়।
সবে জানে তনয় সদৃশ তারা হয় ॥
পিতা মাতা শিশুরে কি কভু মূর্খ করে।
নে কর্ম্ম নাবরা আর না ভাব অন্তরে ॥
অতিশিশুকালে যদি বিদ্যারম্ভ করে।
এ শিশু বা অন্য শিশু এই গুণ ধরে ॥
যদ্যপি দেখিতে তুমি বিবেচনা মতে।
পৃথক ২ বুদ্ধি পৃথকে জানিতে ॥
ধৃতরাষ্ট্র নাবিকের বিদ্যা অভ্যাসিল।
কুক্কুট যোদ্ধার কর্ম্ম প্রকাশ করিল ॥

The Spider in the weaver's trade
With credit had a fortune made;
But for the fool, in ev'ry class
The blockhead had appear'd an Ass.

ঊর্ণনাভ কুবিন্দ কর্ম্মে হইল নিযুক্ত।
সধন হইল সেই সাধুতাপ্রযুক্ত॥
শ্রেণী মধ্যে কিছু২ হৈল সবাকার।
গর্দ্দভ রাহিল কিন্তু স্বরূপ তাহার॥

FABLE XV.

The Cook-maid, Turnspit and the Ox.

To a poor Man.

Consider man in ev'ry sphere,
Then tell me, is your lot severe?
'Tis murmur, discontent, distrust,
That makes you wretched. God is just.
I grant, that hunger must be fed,
That toil too earns thy daily bread.
What then? Thy wants are seen and known.
But ev'ry mortal feels his own.
We're born a restless needy crew:
Shew me the happier man than you.
Adam, though blest above his kind,
For want of social woman pin'd;
Eve's wants the subtle serpent saw,
Her fickle taste transgress'd the law:
Thus fell our sires; and their disgrace
The curse entail'd on human race.
When Philip's son, by glory led,
Had o'er the globe his empire spread;

পঞ্চদশ ইতিহাস।

পাচিকা ও শূল এবং বৃষ।

নির্ধনজন প্রতি।

ওহে নর বুঝ নিজ সময়ানুসারে।
দুর্ভাগ্যের দোষে দোষী না কর আমারে॥
কলহ অতৃপ্তি আর হও অবিশ্বাসী।
ইহাতে ভুঞ্জহ দুঃখ ঈশ্বর কি দোষী॥
আমি বুঝি ক্ষুধা শান্ত অবশ্য হইবে।
পরিশ্রম কর নিত্য আহার পাইবে॥
তবে কি তোমার দুঃখ তাঁহার গোচরে।
আপনারি বোধ করে তাবৎ নশ্বরে॥
আমরা ভূমিষ্ঠ হই দুঃখ সহকারে।
তোমা হৈতে সুখী কিবা দেখাও আমারে॥
আদিপুরুষ যাতি স্বীয় মধ্যে হয় সুখী।
সঙ্গিনী রমণী বিনা থাকিতেন দুঃখী॥
আদ্যার অভাব ক্রূর ভুজঙ্গ দেখিল।
তাঁহার অচির ইচ্ছা বিনষ্ট করিল॥
তাহাতে পতিত পিতৃপিতামহ চয়।
পূর্ব্বপাপে নর জাতি অভিশপ্ত হয়॥
পরে ফিলিপের পুত্র হৈয়া মহাতেজা।
সসাগরা পৃথিবির হৈয়া ছিল রাজা॥

When altars to his name were dress'd,
That he was man, his tears confess'd.
The hopes of avarice are check'd:
The proud man always wants respect.
What various wants on pow'r attend!
Ambition never gains its end.
Who hath not heard the rich complain
Of surfeits and corporeal pain?
He, barr'd from ev'y use of wealth,
Envies the ploughman's strength and health.
Another in a beauteous wife
Finds all the miseries of life;
Domestic jars, and jealous fear
Imbitter all his days with care.
This wants an heir, the line is lost:
Why was that vain entail ingross'd?
Canst thou discern another's mind?
Why is't you Envy? Envy's blind.
Tell Envy, when she would annoy,
That thousands want what you enjoy.
The dinner must be dish'd at one.
Where's this vexatious Turnspit gone?
Unless the skulking cur is caught,
The surloin's spoil'd, and I'm in fault.
Thus said; (for sure you'll think it fit
That I the cook-maid's oath omit,)

তাঁর মহিমায় বেদি হৈলে বিভূষিত।
তাঁর গুণ গানে লোক হয় প্রমোদিত॥
লোভাকাঙ্ক্ষী জনসব হইল দমন।
সর্ব্বদা মর্য্যাদা চাহে অহঙ্কারিজন॥
শক্তিতে অভাব আছে অশেষপ্রকার।
অনন্ত আশার সীমা নাহি পারাবার॥
ধনবান হৈয়া কেবা আহ্লাদ করেনা।
বহুভক্ষণেতে হয় দৈহিকযন্ত্রণা॥
ক্ষান্ত হৈয়া সমস্তধনের ব্যবহারে।
কৃষীবল কায়সুখে সদা দ্বেষ করে॥
সুন্দরী রমণী পায়া কোন ২ জন।
দুঃখসিন্ধু মগ্ন হয় যাবজ্জীবন॥
সাংসারিক বিসম্বাদ ঈর্ষা আশঙ্কায়।
যাবজ্জীবন যায় অসুখ চিন্তায়॥
উত্তরাধিকারী বিনা বংশ লোপ হয়।
কি হেতু অনর্থগর্ব্ব করে দুরাশয়॥
না বুঝে কি অন্যমন হও নিরানন্দ।
কি হেতু করহ হিংসা হিংসা নিজে অন্ধ॥
বলহ বিরক্ত যখন করয়ে হিংসাতে।
সহস্র অভাব হয় ভোগের দ্রব্যেতে॥
প্রস্তুত অবশ্য খাদ্য ভোজন সময়।
তখন সে ঔৎপাতিক শূল কোথা যায়॥
লুক্কায়িত কুক্কুর না হইলে আকৃষ্ট।
দোষী হই আমি সর্ব্বমাংস হৈলে নষ্ট॥
যথার্থ বোধের জন্য এইরূপ কয়।
পাচিকার শপথেতে গ্রাহ্য নাহি হয়॥

With all the fury of a cook,
Her cooler kitchen Nan forsook.
The broomstick o'er her head she waves;
She sweats, she stamps, she puffs, she raves.
The sneaking cur before her flies:
She whistles, calls; fair speesh she tries.
These nought avail. Her choler burns;
The fist and cudgel threat by turns.
With hasty stride she presses near;
He slinks aloof, and howls with fear.
Was ever cur so curs'd! (he cry'd,)
What star did at my birth preside?
Am I for life by compact bound
To tread the wheel's eternal round?
Inglorious task! Of all our race
No slave is half so mean and base.
Had fate a kinder lot assign'd,
And form'd me of the lap-dog kind,
I then, in higher life employ'd,
Had indolence and ease enjoy'd,
And, like a gentleman, caress'd,
Had been the lady's fav'rite guest.
Or were I sprung from spaniel line,
Was his sagacious nostril mine,
By me, their never-erring guide,
From wood and plain their feasts supplip'd,

পাচক সমস্ত তার সহ সর্ব্বরাগ।
নেন্ নাম্নী পাকাগার করে পরিত্যাগ॥
সে করে তাহার শিরে মার্জ্জনী ঘূর্ণন।
স্বেদাক্তা কম্পিতা স্ফীতা পুলাপে তখন॥
ঐ নীচ কুক্কুর তার সম্মুখে বেড়ায়।
শিশ্ দিয়া ডাকে তারে ভাল কথা কয়॥
ফলোদয় না হইলে রাগত হইত।
মুষ্টি আর যষ্টি দ্বারা ভয় দেখাইত॥
সত্বর গমনে অতি সন্নিকৃষ্ট হৈল।
কতমত ভীতবৎ নিম্বন করিল॥
ইহার সদৃশ দুষ্ট কুক্কুর কি আছে।
ইহার জনম কোন্ নক্ষত্রে হৈয়াছে॥
কুক্কুর কহিল কাল বন্ধনে কাটাই।
কর্ম্মচক্রে চিরকাল ঘুরিয়া বেড়াই॥
যেরূপ কুক্কুর যাতি করে নীচকার্য্য।
এ রূপ নাহিক কার অদৃষ্ট নির্দ্ধার্য্য॥
আমাদের ভাগ্য যদি প্রসন্ন হইত।
ক্ষুদ্রকুক্কুরের ন্যায় সৃজন করিত॥
তখন যাইত কাল সুখিলোক মত।
অলসেতে সুখ ভোগ করিতাম কত॥
ভদ্রলোক মত তবে হৈত পূজনীয়।
মান্যাবমণির যদি হইতাম প্রিয়॥
অথবা শিকারি মধ্যে হৈতাম গণিত।
গন্ধগুণ যদ্যপি থাকিত তার মত॥
অভ্রান্তিদৃষ্টির দ্বারা যদি আমা হৈতে।
সে সবার ভোজ্যদ্রব্য পারি যোগাইতে॥

Knights, 'squires, attendent on my pace,
Had shar'd the pleasures of the chase.
Endu'd with native strength and fire,
Why call'd I not the lion sire?
A lion! such mean views I scorn,
Why was I not of woman born?
Who dares with reason's pow'r contend?
On man we brutal slaves depend:
To him all creatures tribute pay,
And luxury employs his day.
An Ox by chance o'erheard his moan,
And thus rebuk'd the lazy drone.
Dare you at partial fate repine?
How kind's your lot compar'd with mine!
Decreed to toil, the barb'rous knife
Hath sever'd me from social life;
Urg'd by the stimulating goad,
I drag the cumbrous waggon's lood:
'This mine to tame the stubborn plain,
Break the stiff soil, and house the grain:
Yet I without a murmur bear
The varions labours of the year.
But then consider, that one day,
(Perhaps the hour's uot far away,)

সঙ্গী হৈয়া আমার গমনে মান্য যত।
শিকারের হর্ষ ভাগী তাহারা হইত॥
জাতীয় শক্তিতে তেজে হৈলে বিভূষত।
মৃগেন্দ্র প্রধান বনে হৈব আমি খ্যাত॥
সিংহ হইবার আশা ঘৃণা আমি করি।
জন্ম না হইল কেন হৈয়া এক নারী॥
বুদ্ধিশক্তি সহ কেবা বিবাদ করিত।
মনুষ্য অধীন হই তাতে দায় এত॥
অবলারে সর্ব্বজীব মান্যজ্ঞান করে।
তাহারা পরমসুখে সর্ব্বকাল হরে॥
অকস্মাৎ এক বৃষ শুনিল বিলাপ।
অলসী অকর্ম্মা বলে করে সে প্রলাপ॥
পক্ষপাত ভাগ্যে তুমি করিছ বিরহ।
মম তুল্য ভাগ্যেতে কি ভাব অনুগ্রহ॥
শুন হেতু শাণিতছুরিকা নিয়োজিত।
আমারে সে সহবাসে করিল বিরত॥
প্রাবর্ত্তক প্রতোদেতে উত্যক্ত হইয়া।
শকটের বহুভার বেড়াই টানিয়া॥
উচ্চ নীচ ক্ষেত্র যাই সমান করিয়া।
লোষ্ট্র ভগ্ন করি আর শস্য যাই লৈয়া॥
কতক্লেশ সহ্য করি নাহি বাসস্থান।
আব্দিকশমের কিছু নাহি পরিমাণ॥
কিন্তু তুমি বিবেচনা কর এক দিন।
সময় ক্ষেপণ হয় বিশ্রাম বিহীন॥

You, by the duties of your post,
Shall turn the spit when I'm the roast;
And for reward shall share the feast,
I mean, shall pick my bones at least.

'Till now, the astonish'd Cur replies,
I look'd on all with envious eyes.
How false we judge by what appears!
All creatures feel their sev'ral cares,
If thus yon mighty beast comylains,
Perhaps man knows superior pains.
Let envy then no more torment:
Think on the Ox, and learn content.

Thus said; close following at her heel,
With cheerful heart he mounts the wheel.

তুমি কর্ম্ম কর সেই নিযোগ হইলে।
ঘূর্ণন করহ শূল মম দগ্ধ কালে॥
প্রতিফল জন্য আমি খাদ্য অংশ ধরি।
আমার বাহিবে অস্থি অভিপ্রায় করি॥

সাংকৃত কুক্কুর কহে হইবে এখন।
হিংসা দৃষ্টে ভ্রব্যসব করিলে দর্শন॥
উপস্থিত বিষয়ে কি ভ্রান্তি বোধ করি।
জীবজন্তু চিন্তা সবে করে আপনারি॥
এই শ্রেষ্ঠপশু যদি ঐরূপ কয়।
নরজাতি তবে অনুভূতক্লেশ হয়॥
হিংসারে অধিকদুঃখ দেওয়া আর নয়।
বৃথ কে স্মরণে হও সাম্য ধর্ম্মাশ্রয়॥

ইহাই বলিয়া হয় চরণে পতিত।
সুখে সে শকটচক্রে হয় নিয়োজিত॥

Fable XVI.

The Ravens, the Sexton, and the Earth-worm.

To Laura.

Laura, methinks you're over nice:
True. Flatt'ry is a shocking vice;
Yet sure, whene'er the praise is just,
One may commend without disgust.
Am I a privilege deny'd,
Indulg'd by ev'ry tongue beside?

ষোড়শ ইতিহাস।

দোণকাক ও ধর্ম্মালয়ের পরিচারক এবং কিঞ্চুকা।

লারা নাম্নী স্ত্রী প্রতি।

তোমারে সুন্দরী লারা করি অনুভব।
যথার্থ তোমারে বলি নাহি করি স্তব॥
তথাপি নিশ্চিত যে যখন স্তব করে।
কেহ ঘৃণা ত্যাগ করে প্রশংসিতে পারে॥
কোন মত অতিক্রম করেছি কি আমি।
অধিকন্তু সকলের গ্রহণীয়া তুমি॥

How singular are all your ways!
A woman, and averse to praise!
If 'tis offence such truths to tell,
Why do your merits thus excel?
Since then I dare not speak my mind,
A truth conspicuous to mankind;
Though in full lustre ev'ry grace
Distinguish your celestial face;
Though beauties of inferior ray,
(Like stars before the orb of day,)
Turn pale and fade: I check my lays,
Admiring what I dare not praise.
If you the tribute due disdain,
The Muse's mortifying strain
Shall like a woman, in mere spite,
Set beauty in a moral light.
Though such revenge might shock the ear
Of many a celebrated fair;
I mean that superficial race
Whose thoughts ne'er reach beyond their face;
What's that to you? I but displease
Such ever-girlish ears as these.
Virtue can brook the thoughts of age,
That lasts the same through ev'ry stage.

কি রূপ সুধারা তব দেখিবারে পাই।
রমণী মণ্ডলে এত প্রশংসিতা নাই॥
যথার্থ কহিতে যদি মম দোষ হয়।
তবে কেন বৃদ্ধি হয় তব গুণচয়॥
তদবধি সাহস না হয় কহি মর্ম্ম।
যথার্থ উচিত বলা মনুষ্যের ধর্ম্ম॥
অতুল্যাক্ষপেতে যদি হও দেদীপিতা।
অবশ্য বদন তব হৈবে প্রভেদিতা॥
রূপসীরা যদি তব সদৃশী না হয়।
সূর্য্যের নিকটে যেন নক্ষত্রের প্রায়॥
বিবর্ণ বিশীর্ণ অবসন্ন বাক্যচয়।
প্রশংসিতে প্রশংসার সাহস না হয়॥
উচিতপ্রশংসা যদি হেয় তব স্থান।
ক্লেশদায়িনী বাণী সম্বন্ধিনী গান॥
যদ্যপি তাহার হিংসা কামিনী সদৃশ।
যথার্থ কহিলে নীতি হইবে প্রকাশ॥
যদ্যপি এ প্রতিফল কর্ণে ঘৃণাকর।
প্রশংসিত বিখ্যাত অনেক সুন্দরীর॥
ঐ জাতিকে প্রশংসিতে উচিত না হয়।
যাহার আশয় মুখ বিনির্গত নয়॥
তোমার কি তাহে কিন্তু হই সন্তোষিত।
বালিকার ন্যায় কর্ণ হয় এই মত॥
বয়ক্রমে গুণে বুদ্ধি বর্দ্ধন করায়।
সেই বুদ্ধি চিরস্থায়ী সকল সময়॥

Though you by time must suffer more
Than ever woman lost before;
To age is such indifference shown,
As if your face were not your own.
Were you by Antoninus taught?
Or is it native strength of thought,
That thus, without concern or fright,
You view yourself by reason's light!
Those eyes of so divine a ray,
What are they? Mould'ring, mortal clay.
Those features, cast in heavenly mould,
Shall, like my coarser earth, grow old;
Like common grass, the fairest flow'r,
Must feel the hoary season's power.
How weak, how vain is human pride!
Dares man upon himself confide?
The wretch who glories in his gain,
Amasses heaps on heaps in vain.
Why lose we life in anxious cares,
To lay in hoards for future years?
Can those, (when tortur'd by disease,)
Cheer our sick heart, or purchase ease?
Can those prolong one gasp of breath,
Or calm the troubled hour of death?
What's beauty? Call ye that your own,
A flow'r that fades as soon as blown?

অবশ্য সময়ে যদি হৈবে সহকারী।
পরাজয় অপেক্ষা কোন করিয়াছে নারী॥
বয়ক্রমে সকলি বিভিন্ন বোধ হয়।
তব মুখ এতাদৃশ যেন ইহা নয়॥
এণ্টোনীনস্ দ্বারা কোথা হৈয়াছ শিক্ষিত।
অথবা ইহা কি তব প্রকৃতি বশত॥
এইরূপ চিন্তা আর ভয় ব্যতিরেকে।
নিরীক্ষণ কর তুমি বুদ্ধির আলোকে॥
নয়নের জ্যোতি হয় ঈশ্বরের দত্ত।
ধূলি কর্দ্দমের ন্যায় ইহা কি অনিত্য॥
ঐ অবয়ব হয় স্বর্গীয় নির্ম্মাণ।
মম সম দেহ তার হৈবে কি প্রাচীন॥
সাধারণ তৃণবৎ ঐ পুষ্প হৈবে।
বৃদ্ধ অবস্থার শক্তি অবশ্য বুঝিবে॥
মনুষ্য কি ক্ষীণ অহঙ্কার বৃথা ধরে।
নির্ভর রাখিতে পারে আপনে কি নরে॥
হতভাগা নিজলাভে থাকে অহঙ্কারে।
নিরর্থক রাশীকৃত ধন বৃদ্ধি করে॥
অনিত্য চিন্তায় আয়ু করিব কি নষ্ট।
ভবিষ্যতে বসু বৃদ্ধি হইবে যথেষ্ট॥
এ সব কি হয় শান্তি চিন্তাজ্বর হৈতে।
দুঃখিতহৃদয় পারে আরোগ্য করিতে॥
উহাতে কাহার কভু আয়ুর্বৃদ্ধি করে।
মৃত্যুর যন্ত্রনা কভু নিবারিতে পারে॥
রূপ কি পদার্থ যাহা ভাবিছ আপন।
বিকশিত পরে পুষ্প হয় যে মলিন॥

What's man in all his boast of sway?
Perhaps the tyrant of a day.
Alike the laws of life take place
Through ev'ry branch of human race;
The monarch of long regal line
Was rais'd from dust as frail as mine.
Can he pour health into his veins,
Or cool the fever's restless pains?
Can he, (worn down in N ture's course,)
New-brace his feeble nerves with force?
Can he (how vain is mortal pow'r!)
Stretch life beyond the destin'd hour?
Consider, man; weigh well thy frame;
The king, the beggar, is the same.
Dust form'd us all. Each breathes his day,
Then sinks into his native clay.
Beneath a venerable yew,
That in the lonely church-yard grew,
Two Ravens sat. In solemn croak
Thus one his hungry friend bespoke.
Methinks I scent some rich repast;
The savour strengthens with the blast:
Snuff then, the promis'd feast inhale;
I taste the carcase in the gale.

মর্ত্য কি কর্তৃত্ব সহ অহঙ্কারযুক্ত।
হয়ত একাহ ভুক্ত অত্যাচার শক্ত॥
তুল্যরূপে পরমায়ু নিয়মিত হয়।
অবস্থা বিশেষে কভু প্রভেদিত নয়॥
পুরুষানুক্রমে রাজচক্রবর্ত্তী যত।
আমাদের ন্যায় তারা মৃত্তিকা বর্দ্ধিত॥
রাখিতে আপন দেহ সুস্থ সে কি পারে।
পারে কি জ্বরের তাপ নিষ্ফল করিবারে॥
পরিশেষ হৈলে প্রকৃতির নিবন্ধন।
সে পারে কি নবশক্তি করিতে ধারণ॥
মনুষ্যের ক্ষমতা কি মৃষাদর্প করে।
নির্ব্বন্ধ আয়ুর বৃদ্ধি করিতে কি পারে॥
নিজ দেহ তুল্য কর বুঝ ওহে নর।
কিবা রাজা কিবা দুঃখী তুল্য পরস্পর॥
ধূলিতে নির্ম্মিত হৈয়া কাল হরে সবে।
এ দেহ কর্দ্দমে পরে প্রোথিত হইবে॥
সর্ব্বজন পূজ্য এক পাদপ আছিল।
গীর্জ্জা ঘরে গুপ্তস্থানে জনমিয়া ছিল॥
তাহে দুই দ্রোণকাক বসি উচ্চস্বরে।
এইরূপ কহে এক মিত্র ক্ষুধাতুরে॥
উত্তমখাদ্যের গন্ধ হইল প্রাপণ।
ঐ গন্ধ গন্ধবহ করিছে বর্দ্ধন॥
ঘ্রাণেতে উত্তমগন্ধ করহ গ্রহণ।
আমি করি চঞ্চুবাতে শব আস্বাদন॥

Near yonder trees, the farmer's steed,
From toil and daily drudg'ry freed,
Hath groan'd his last. A dainty treat;
To birds of taste delicious meat.
A Sexton, busy at his trade,
To hear their chat suspends his spade.
Death struck him with no farther thought,
Than merely as the fees he brought.
Was ever two such blund'ring fowls,
In brains and manners less than owls!
Blockheads, says he, learn more respect,
Know ye on whom you thus reflect?
In this same grave, (who does me right,
Must own the work is strong and tight.)
The 'Squire that you fair hall possess'd,
To-night shall lay his bones at rest.
Whence could the gross mistake proceed?
The 'Squire was somewhat fat indeed.
What then? The meanest bird of prey
Such want of sense could ne'er betray:
For sure some difference must be found,
(Suppose the smelling organ sound,)

অগ্রে ঐ বৃক্ষমূলে শস্য রাশীকৃত।
উহাতে কৃষিরে করে দাসত্বে বিরত॥
আত্মনাদ করি শেষে করে এই রব।
কি সুস্বাদু ভোজন করিছে পক্ষিসব॥
কোন এক ধার্ম্মিক কর্ম্মেতে ব্যস্ত ছিল।
শুনিতে তাহার কথা কুদাল রাখিল॥
নিবিষ্ট নাকরে যম অন্যান্য কর্ম্মেতে।
অপেক্ষা করিয়া সুদ্ধ বেতন যাহাতে॥
ভ্রান্তিযুত দুইপক্ষি ছিল এ প্রকার।
পেচক সদৃশ বুদ্ধি অল্প সদাচার॥
কৃষি কহে মানাকাঙ্ক্ষী মূঢ়জন যত।
কাহাতে সূচিত থাক হও অবগত॥
সমাধিতে মমপ্রতি নিষ্ঠায় যে আচরে।
অবশ্য সে উহা দৃঢ় অঙ্গীকার করে॥
তোমার সদৃশ ধনী হয় অধিকৃত।
অদ্যরাত্রে অস্থি তার হইবে প্রোথিত॥
ভ্রান্তির উৎপত্তি তখন হৈবে কোথা হৈতে।
ঐ ধনী ছিল স্থূলশরীর দেখিতে॥
তাহে কিম্বা আর ক্ষুদ্রশিকার্য্য পক্ষিগণে।
এরূপ বুদ্ধির ভ্রান্তি প্রকাশ করণে॥
কারণ অবশ্য হৈবে কিঞ্চিৎ ভিন্নতা।
হয়ত হইবে ঘ্রাণেন্দ্রিয় উত্তমতা॥

In carcases, (say what we can,)
Or where's the dignity of man?
With due respect to human race,
The ravens undertook the case.
In such similitude of scent,
Man ne'er could think reflexions meant
As epicures extol a terat,
And seem their sav'ry words to eat,
They prais'd dead horse, luxurious food,
The ven'son of the prescient brood.
The Sexton's indignation mov'd,
The mean comparison reprov'd;
Their undiscerning palate blam'd,
Which two-legg'd carrion thus defam'd.
Reproachful speech from either side
The want of argument supplied:
They rail, revile: as often ends
The contest of disputing friends.
Hold, says the Fowl; since human pride
With confutation ne'er complied,
Let's state the case, and then refer
The knotty point: for taste may err.
As thus he spoke, from out the mould
An Earth-worm, huge of size, unroll'd

বল যাহা ক্ষম হই শব বিদ্যমান।
অথবা কোথায় কহ নরের সম্মান॥
মনুষ্য উচিত মান তার সহি হয়।
এই বিষয়ের ভার দ্রোণকাক লয়॥
বিশেষত এইরূপ গন্ধ উপমাতে।
নরে না কখন পারে আভাষ বুঝিতে॥
আস্বাদুরী সেইরূপ আদরে আহারে।
সেই বাক্য সুস্বাদু গ্রহণে বোধ করে॥
মৃত অশ্বমাংসে তারা অত্যন্ত প্রশংসে।
আর পৃথমজ মৃগশাবকের মাংসে॥
ধর্ম্ম যাজকের ইথে ক্রোধ উপজিল।
এই ক্ষুদ্র উপমাকে ভৎর্সনা করিল॥
তাহাদের নীচরসনাকে নিন্দা করে।
দ্বিপদী অখাদ্য বলি যাহা নিন্দা করে॥
ভৎর্সনাজনক বাক্য উপস্থিত যত।
দুইদিগ হৈতে হয় বিবাদ স্থকিত॥
সাঙ্গ হৈলে তিরস্কার পুনঃ করে কত।
বিবাদি মিত্রের বিসম্বাদ সম্বলিত॥
ঐ পক্ষি কহে আর কিছুই বলনা।
মনুষ্যেরা পরিহার কদাপি মানেনা॥
ইহার তদন্ত তবে দেও কহিবারে।
ওই দৃঢ় আস্বাদনে ভ্রান্তি হৈতেপারে॥
পৃথ্ব্যুপরি এরূপ সে যখন কহিল।
পঞ্চাশু এক কিঞ্চুলুকা সরল আছিল॥

His monstrous length. They strait agree
To chose him as their referee.
So to th' experience of his jaws,
Each states the merits of the cause.
He pau'sd, and with a solemn tone
Thus made his sage opinion known.
On carcases of ev'ry kind
This maw hath elegantly din'd;
Provok'd by luxury or need,
On beast, or fowl, or man, I feed:
Such small distinction's in the savour,
By turns I choose the fancy'd flavour.
Yet I must own, (that human beast,)
A glutton is the rankest feast.
Man, cease this boast: for human pride
Hath various tracts to range beside.
The prince who kept the world in awe,
The judge whose dictate fix'd the law,
The rich, the poor, the great, the small,
Are levell'd. Death confounds 'em all.
Then think not that we reptiles share
Such cates, such elegance of fare:
The only true and real good
Of man was never vermin's food.
'Tis seated in th' immortal mind;
Virtue distinguishes mankind,

তৎক্ষণাৎ তাহারা করিল স্বীকার।
তাহে মীমাংসক মনোনীত করিবার ॥
সেই রসে রসজ্ঞ রসনা যে কারণ।
প্রত্যেকে তাহার গুণ করয়ে বর্ণন ॥
বিরাম করিল করে গম্ভীরনিস্বন।
আপনারে বোধ করে অতিবিচক্ষণ ॥
নানাজন্তু শব মাংস আর নানামত।
গলকুণ্ডলিতে আছে হইয়া ভক্ষিত ॥
সুখভোগে ভক্ষিত বা অভাব কারণ।
পশু পক্ষি নরগণে করি হে ভোজন ॥
এইরূপ অতি অল্প প্রভেদ স্বাদুতে।
কখন বা বাঞ্ছা হয় অন্যান্য রসেতে ॥
আমি বুঝি নরজন্তু হয় অতিশয়।
মহাভোজে অতিভোক্তারূপে প্রকাশয় ॥
মনুষ্যেরা ক্ষান্ত হয় এই অহঙ্কারে।
যেহেতু অশেষস্থানে শ্রেণীবদ্ধ করে ॥
যে ভূপতি অবনিকে করেন শাসন।
যে বিচারক বিধি আর করে নিবন্ধন ॥
কিবা দুঃখী কিবা সুখী কিবা শ্রেষ্ঠজন।
যমরাজ ভয়ে সবে ব্যগ্রচিত্ত হন ॥
আমরা অধম অংশী বুঝনা সে ক্ষণে।
এইরূপ অত্যুত্তম দ্রব্যের ভক্ষণে ॥
যথাযোগ্য বিনিযোগ সকল জীবেতে।
কীটের ভক্ষের যোগ্য না হয় নরেতে ॥
অমর মনেতে ইহা আছয়ে নিশ্চয়।
গুণ ভেদে নর জাতি প্রভেদিত হয় ॥

And that, (as yet ne'er harbour'd here,)
Mounts with the soul we know not where.

So good man Sexton, since the case
Apperrs with such a dubious face,
To neither I the cause determine,
For diff'rent tastes please different vermin.

এপর্য্যন্ত আশ্রিত না হইল হেতায়।
জীবন সত্ত্বেও তাহা নাজানি কোথায়॥

অতএব সাধু যাঁরা ধর্ম্ম পুরোহিত।
বোধ হয় সুসন্দিগ্ধচিত্তের সহিত॥
এতদ্বয় বিষয়ে নাপারি নির্দ্ধারণে।
রসনা বিশেষে স্বাদু নানা প্রকরণে॥

Fable XVII.

Aye and No.

In fable all things hold discourse;
Then words, no doubt, must talk of course.

Once on a time, near Cannon Row,
Two hostile adverbs, Aye and No,
Were hast'ning to the field to fight,
And front to front stood opposite.
Before each gen'ral join'd the van,
Aye, the more courteous knight, began---
Stop, peevish particle, beware;
I'm told you are not such a bear,
But sometimes yield when offer'd fair.

Suffer yon folks awhile to tattle;
'Tis we who must decide the battle.
Whene'er we wander on yon stage
With various fate and equal rage,

সপ্তদশ ইতিহাস।

সম্মতি এবং অসম্মতি।

বিবিধ বৃত্তান্ত যাহে সেই ইতিহাস।
নির্ণায়ক শব্দগত অর্থের প্রকাশ॥

কেননরো নামক স্থানে বিপক্ষ দর্জন।
বিধি আর প্রতিষেধ ক্রিয়াবিশেষণ॥
দ্রুত যায় রণভূমি যুদ্ধ অভিলাষী।
সমুখেতে দাণ্ডাইল পরস্পর আসি॥
দুই সেনাপতি অগ্রে পতাকা যোজিল।
বিধি নামে মান্যযোদ্ধা যুদ্ধ আরম্ভিল॥

স্থির হও ক্ষুদ্ররাগী সাবধান হও।
শুনিয়াছি তুমি এক রক্ষ তুল্য নও॥

সকল বিষয়ে কভু সুসম্মত হও।

স্থির থাক মনুষ্যের কথোপকথনে।
আমরা পারক হই যুদ্ধ নিষ্পাদনে॥
অগ্রবর্ত্তী স্থানে হই ভ্রামক যখন।
আর তুল্য অবস্থায় ক্রোধেতে সমান॥

The nation trembles at each blow
That No gives Aye, and Aye gives No;
Yet, in expensive long contention,
We gain nor office, grant, or pension,
Why then should kinsfolks quarrel thus?
(For two of you make one of us.)
To some wise statesman let us go
Where each his proper use may know:
He may admit two such commanders,
And make those wait who serv'd in Flanders.
Let's quarter on a great man's tongue,
A treasury lord--not Maister Young.
Obsequious at his high command,
Aye shall march forth to tax the land.
Impeachments, No can best resist,
And Aye support the civil list:
Aye, quick as Cæsar, wins the day,
And No, like Fabius, by delay.
Sometimes, in mutual sly disguise,
Let Ayes seem Nos, and Nos seem Ayes;
Ayes be in courts denials meant,
And Nos in bishops give consent.
Thus Aye propos'd--and, for reply,
No, for the first time, answer'd Aye.
They parted with a thousand kisses,
And fight e'er since for pay, like Swisses.

প্রত্যেক আঘাতে সবে হয় কম্পান্বিদি।
নিষেধ না দেয় বিধি না নিষেধে বিধি ॥
ব্যয়সাধ্য যুদ্ধ বহুদিবস প্রমাণ।
কর্ম্মস্থা ন নাহি পাই বার্ষিক প্রদান ॥
কি হেতু বিরোধী তবে কুটুম্ব স্বজনে।
আমাদের এক হয় তোমার মিলনে ॥
এস তবে যাই কোন রাজার সভায়।
যাহার যে ব্যবহার প্রকাশি তথায় ॥
নিযুক্ত করয়ে দুই সেনাপতি ইব।
ফ্লাণ্ডরে যে কর্ম্ম করে অপেক্ষা করাব ॥
আশ্রিত হইব চল জিহ্বাতে প্রধান।
মাষ্টর * যুবা নহে হয় ধনবান ॥
তার মহামহিমায় আমি লইব শরণ।
নির্ব্বাহ্য করিতে কর যাইব তখন ॥
অপরাদ বাধা হৈবে নিষেধের প্রায়।
বিধিপত্রে পোষকতা করিবে নিশ্চয় ॥
সিজরের † মত বিধি হইবেন জয়।
বিলম্বতে ফেবিয়স্ ‡ তুল্য নাহি হয় ॥
শঠতায় গুপ্ত কভু হয় পরস্পর।
বিধি নিষেধের সম নিষেধ বিধির ॥
সভায় বিধির অর্থ প্রতিষেধ লয়।
নিষেধের সম্মত্যর্থ ধর্ম্মাধ্যক্ষে হয় ॥
এইরূপ বিধি যদি প্রসঙ্গ করিল।
নিষেধ সম্মতি জন্য প্রত্যুত্তর দিল ॥
চুম্বন করিয়া তারা স্বস্বস্থানে গেল।
সুইজের মত যুদ্ধ দোঁহে ক্ষান্ত হৈল ॥

* স্থান নাম † রাজ নাম ‡ সেনাপতি নাম।

ERRATA.

Read.	Instead of.	Page.	Line.
sweet	sweat	5	14
wolves	woles	7	5
so	to	8	15
ranges	range	—	21
speck	apeck	11	19
Fox	Fow	17	2
shews the sugar	sshowss he ugar	20	21
ambition	abitlon	21	22
wonders	wouders	22	23
contradiction	contradiection	—	27
Cupid	Cudid	27	18
and asks	asks	29	10
hamper'd	hampers'd	—	19
pleas'd	plea'd	—	2
great	graet	33	3
circumvent	circumvnt	34	20
truce	truc	38	3
attitude	attiue	40	13
And	Anpd	44	27
hunger	hoager	50	28
gale	gele	60	18
Fox	Fow	—	23
He rais'd his head with whining moan,	His numerous race around him stand	61	1
inordinate	inordinete	—	16
hogs	hoge	73	22
ware	were	76	20
you	yon	78	25
for prey	fit for prey	83	22
night	nighs	84	11
proud	pround	85	4
roll	rolt	100	30
betray	betry	103	18
and	aud	113	22
train	traiu	115	11
ministerial	mihisterial	117	—
too	to	—	28
while	hwile	118	25
fraud	frand	125	12
self-knowledge	sel-knowledge	126	4
seif-imp irt-ance	salf-importanee	—	6
peasant	peasent	133	8
able	Flble	137	21

Read.	Instead of.	Page.	Line.
practise moral,	practise,	138	10
As	At	155	12
friends	frinds	156	15
supply'd	supplyed	159	8
heard	chear'd	161	—
gain	agin	163	27
the	lhe	165	18
jade	jude	166	30
in	ino	172	33
fails	fa'ls	173	4
my	wy	174	15
ev'ry	ev'y	182	10
load	lood	184	23
'Tis	'This	—	21
complains	comylains	185	11
chuse	chose	191	3
distinctions	distinclions	—	12
Appears	Apperrs	192	6
battle	batte	—	27

শুদ্ধিপত্রিকা

শুদ্ধ	অশুদ্ধ	পত্র	পঙক্তি
বিদ্যা	বদ্যার	২	৮
গৃহণ	গৃহগ	৪	ঐ
বিনয়	বিনীত	৬	২১
শ্রেষ্ঠ	শ্রেষ্ট	৭	২৩
কৃকলাস	কাকলাস	৮	৮
তাঁরস্ত্রির	কুক্কুরির	ঐ	১৬
বিহীনা	বিহিনা	১০	ঐ
বিপরীতা চারি	বপরিতা চারি	১৩	১০
পণ্ডিতের দেখহ তাহারা	পণ্ডিতের গৃহ দেখে তারা	২৩	১২
শ্রেষ্ঠ	শ্রেষ্ট	২৪	১
বর্দ্ধন	বন্ধন	৩০	২৩
আকর্ষিল	আকর্ষিল	৩৩	২১
করে	জ্ঞানে	৩৫	৪
কারিগির	করিগির	৩৬	২৪
কভনা	হারানা	৪১	২৩
গর্দভ	গদ্ধভ	৪২	১৩
র্দভাকার	গর্দ্ধবাকার	ঐ	১৭
গর্দ্ধভ	গর্দ্ধভ	৪২	২৫
নিখিল	নখিন	৪৩	২০
কোল	কোন	৪৫	১৩
দুঃখি	দুঃর্খি	৪৬	১৪
বিশেষেতে	বিশষেতে	৪৯	৯
কাছে	কছে	৫০	২
কণ্টক	কণ্ট	৫২	১৮
আমারে	আহারে	৬১	৯
এয়স্ত্রিংশৎ	ত্রয়োত্রিংশৎ	৬৮	১১
আবর্ত্ত	অর্বত্ত	ঐ	২৫
বিক্রয়ার্থে	বক্রয়া র্থ	৭৬	১৬
ঊনচত্বারিংশৎ	ঊনত্রিংশৎ	৭৯	১
ত্রিচত্বারিংশৎ	তৃচত্বারিংশৎ	৮৮	১১
ন্যায্য	নৈজ্য	৯৮	৩
ঊনপঞ্চাশৎ	ঊনচত্বারিংশৎ	১০০	১৩
ভাস্কর	ভাস্কার	১০১	১৫
মনোনীত	ইঙ্গিত	১০৮	১৯
বদনে বিদিত	বিদিত বদনে	ঐ	২০

শুদ্ধ	অশুদ্ধ	পত্র	পঙক্তি
নাম	নম	১১০	২৭
আতা	অতা	১১৮	৩
যেহেতু	যহেতু	১২২	২
ইহারা	ইহার	১২৬	২৫
স্নানদেশি	অতিরাগি	১৩৫	৭
কুকুরের	জীবের	ঐ	২৫
স্থান	স্থানে	১৩৬	২৩
কিকারণে	ককারণে	ঐ	২৩
গ্রন্থ	গ্রহন্থ	১৩৮	২৩
বিনীত	বিনিত	১৪১	১৮
বলকল	কক্কল	১৪৮	২৫
পূর্ণাশা	পূর্ণশা	১৫৬	২৩
নজ	নজ	ঐ	২৭
বিষয়	বিষম	১৭১	৭
বিরত	বিরতা	১৭৪	২০
পূর্ব্বাণু শোচনে	পূর্ব্বান্ শোচনে	১৭৯	২২
দৃষ্টান্ত	ষ্টান্ত	ঐ	২৫
উপাধ্যারে	উপাধ্যারে	১৮০	১০
সম্মত্যর্থ	সম্মত্যর্থ	১৯০	২৪

00048884

Digitized with financial assistance from the
Government of Maharashtra
on 16 January, 2016